عمران سیریز
رانگ برڈ میلکیس
مظہر کلیم ایم اے

بات مجھے کھٹکتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کسی مصیبت میں پھنستے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کچھ نہیں ہو گا۔ اس طرح سسپنس ختم ہو جاتا ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ ہر دو چار ناولوں کے بعد عمران کے کسی ساتھی کے ساتھ کچھ ایسا ہو جانا چاہئے جس سے آئندہ یہ تاثر پیدا نہ ہو سکے"۔

محترم ظفر اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ سسپنس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ لامحالہ اس کا انجام کسی نہ کسی انسان کے خاتمے پر ہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ جس انداز میں پھنس کر موت کے منہ تک پہنچ جاتے ہیں وہ اس سے نجات کس طرح حاصل کرتے ہیں، کیا طریقہ استعمال کرتے ہیں، کس طرح چویشن کو ڈیل کرتے ہیں ورنہ اگر آپ کی تجویز پر عمل کیا جائے تو پھر چند ناولوں کے بعد سسپنس کے لئے سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر ہی باقی نہ رہے گا۔ مجھے امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

رات کا وقت تھا۔ عمران کار ڈرائیو کرتا ہوا دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلومیٹر دور واقع ایک چھوٹے سے شہر سے واپس دارالحکومت کی طرف آ رہا تھا۔ اس شہر میں عمران کی بہن ثریا کی ایک سہیلی رہتی تھی جس کے ہاں کوئی خصوصی فنکشن تھا۔ ثریا کا شوہر ان دنوں چونکہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے ثریا اپنے والدین کے ہاں ٹھہری ہوئی تھی۔ ثریا کے اصرار پر عمران کو مجبوراً ثریا اور اماں بی دونوں کو اس شہر میں ثریا کی سہیلی کے ہاں پہنچانا پڑا۔ لیکن چونکہ فنکشن کا تعلق صرف خواتین سے تھا اس لئے عمران رات کو وہاں ٹھہرنے کی بجائے رات کا کھانا کھا کر کار لے کر واپس دارالحکومت روانہ ہو گیا۔ ثریا اور اماں بی نے ابھی دو روز تک وہیں رہنا تھا اور ان کی واپسی کی ذمہ داری بھی میزبانوں پر تھی۔ اس لئے عمران کے وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا تھا۔ کار میں پاپ میوزک بڑے زور شور سے بج رہا تھا

اور عمران کار چلاتا اور میوزک پر جھومتا ہوا تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ سڑک سائیڈ روڈ تھی اور اس نے کافی آگے جا کر مین روڈ سے ملنا تھا اسی لئے اس سائیڈ روڈ پر کسی قسم کی کوئی ٹریفک موجود نہ تھی۔ سڑک بھی سنگل تھی لیکن ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تنگی خودبخود وسعت میں بدل گئی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں گھنے درخت تھے اور کار کی ہیڈ لائٹس کا رخ چونکہ سامنے کی طرف تھا اس لئے دونوں اطراف گھپ اندھیرا سا تھا۔ درخت اس طرح بھاگتے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے اندھیرے میں جنات بھاگ رہے ہوں۔ عمران میوزک کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی خوب انجوائے کر رہا تھا کہ اچانک اس کا پیر پوری قوت سے بریک پیڈل پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا رخ موڑا اور کار کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا اور کار کو اگر عمران اپنی مہارت سے بروقت نہ سنبھال لیتا تو یقیناً کار ایک بڑے سے درخت کے تنے سے پوری قوت سے ٹکرا جاتی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اچانک سامنے آ جانے والے ایک بوڑھے کو کار سے ٹکرانے سے نہ بچا سکا تھا۔ بوڑھا آدمی کار سے ٹکرا کر نیچے سڑک پر گرتا ہوا اسے دکھائی دیا تھا لیکن پھر کار کا رخ بدل جانے کی وجہ سے وہ نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار رکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کیا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف گیا جہاں اس کے خیال کے مطابق بوڑھا آدمی کار سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا لیکن اندھیرے میں وہاں نہ کوئی بوڑھا تھا نہ کوئی اور۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھا لیکن سڑک خالی تھی۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور اس نے کار کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹی سی لیکن انتہائی طاقتور روشنی دینے والی ٹارچ نکالی اور پھر ٹارچ جلا کر اس نے ادھر ادھر کے ماحول کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ بوڑھا واقعی کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ حالانکہ عمران نے اسے اچھی طرح دیکھا تھا۔ اس کی لمبی سی سفید داڑھی تھی۔ اس نے سفید رنگ کا عام سا دیہاتی لباس پہنا ہوا تھا۔ ابھی تک اس کی آنکھوں کے سامنے اچانک کار کے سامنے آ جانے کی وجہ سے خوف سے بگڑی ہوئی شکل صاف دکھائی دی تھی۔ عمران سڑک کی اس سائیڈ کی طرف بڑھا جدھر سے اس نے بوڑھے کو اچانک سڑک پر نمودار ہوتے ہوئے دیکھا تھا لیکن دور دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں میں ٹارچ کی تیز روشنی کے باوجود جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور واپس کار کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن جیسے ہی وہ کار کے قریب پہنچا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ وہی بوڑھا جسے وہ تلاش کر رہا تھا' کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا دانت نکالے اس طرح ہنس رہا تھا کہ عمران کو محسوس ہوا کہ اس بوڑھے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ نجانے وہ کس وقت کار میں آ کر بیٹھا تھا کیونکہ عمران نے نہ ہی کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی اور نہ ہی دروازہ بند ہونے کی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ ناٹ بابا جی"---- آپ ہیں تو

انسان۔ کہیں قوم جنات میں سے تو نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹارچ کو ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔

"اگر میرا تعلق قوم جنات سے ہو تو پھر کیا تم ڈر جاؤ گے"۔ بوڑھے نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ٹھٹھک کر پیچھے کی طرف ہٹا۔

"اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر یقیناً آپ مسلمان جن ہیں اور میں مسلمان جنوں سے قطعاً نہیں ڈرتا۔ کیونکہ مسلمان جن، جن ہونے کے باوجود بڑے مہربان قسم کے جن ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کر کے سیدھا کیا اور پھر آگے بڑھانے کی بجائے اسے وہیں روک دیا۔

"ارے۔ اب اس عمر میں تم مجھے کافر بنانے پر تلے ہوئے ہو۔ میں مسلمان ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوڑھے کے چہرے پر یکلخت انتہائی خجالت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے آئینہ شکستہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں یکلخت آنسو بھر آئے اور اس نے ڈیش بورڈ پر سر رکھ کر بے اختیار رونا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا کہ جیسے اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔

عمران نے بے اختیار سر کھجانا شروع کر دیا۔ اس وقت ماحول واقعی عجیب تھا۔ اکیلی سڑک۔ رات کا وقت اور کار سڑک کے درمیان رکی ہوئی تھی۔ کار کے اندر کی لائٹ ہی جل رہی تھی اور باہر ہیڈ لائٹس کی روشنی بھی سامنے دور تک جاتی ہوئی نظر آ رہی تھی اور کار کے اندر ایک بوڑھا ڈیش بورڈ پر سر رکھے ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ڈیک کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ڈرم کی تیز اور کان پھاڑتی ہوئی آواز سے کار گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ہچکیاں لے کر روتا ہوا بوڑھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار قہقہے مارنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے تیز میوزک پر اس طرح جھومنا شروع کر دیا جیسے نوجوانوں کا یہ پاپ میوزک اسے بیحد پسند آ رہا ہو۔ عمران نے ایک بار پھر اپنا سر کھجانا شروع کر دیا۔

"بابا جی۔ اگر آپ نے کہیں جانا ہے تو مجھے بتا دیں میں پہنچا دیتا ہوں لیکن میں نے تو سنا ہوا ہے کہ جن جہاں چاہیں پلک جھپکنے میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ تو ہم انسان ہیں جنہیں کہیں جانے کے لئے کاروں کا سہارا لینا پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے اسے بند کرو۔ میں نے تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم میرے

گھر چلو۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ میں جن نہیں ہوں۔ اشرف المخلوقات انسان ہی ہوں"۔ بوڑھے نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اب اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی مسکرایا ہی نہ ہو۔

"ویسے مجھے آپ میں اپنا مستقبل نظر آ رہا ہے۔ شاید آپ کی عمر میں پہنچ کر میری بھی یہی حالت ہو کہ روتے روتے ہنسنا شروع کر دوں اور ہنستے ہنستے رونا شروع کر دوں۔ لیکن بابا جی۔ میں نے بہت دور دارالحکومت پہنچنا ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے گھر نہیں جا سکتا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دارالحکومت پہنچا سکتا ہوں۔ راستے میں باتیں کرتے رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صبح ہی واپس آ جاؤں گا۔ چلو"۔۔۔۔ بوڑھے نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"اب تم اپنا تعارف کراؤ"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ والد صاحب کا نام سر عبدالرحمٰن ہے۔ کنگ روڈ پر ایک مانگے تانگے کے فلیٹ میں رہتا ہوں۔ آغا سلیمان پاشا میرا باورچی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسے اب یقیناً بوڑھے کی وجہ سے بوریت سی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"میرا نام اے اے یعنی احمد علی ہے۔ میری عمر ستر سال ہے اور

میں نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں گزارے ہیں"۔ بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اسرائیل میں۔ کیا مطلب۔ آپ وہاں کیسے پہنچ گئے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو رو رہا تھا کہ اتنا عرصہ یہودیوں میں گزارنے کی وجہ سے میں سلام کا جواب دینے کا عادی ہی نہیں رہا اور سلام کا جواب دینا بھول جاتا ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

"اور آپ ہنس کیوں رہے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بوڑھا اسے بیوقوف بنانے پر تلا ہوا ہے۔

"ہنس اس لئے رہا تھا کہ جس سے پورا اسرائیل کانپتا ہے وہ شخص اس قدر احمق ہے کہ اچھے بھلے انسان کو جن سمجھ رہا ہے"۔ بوڑھے نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کس سے اسرائیل کانپتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ اب بڑے غور سے بوڑھے کو دیکھ رہا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے"۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ وہ اب تک دوسروں کو احمق بنا کر لطف لیتا تھا لیکن آج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس بوڑھے کے مقابل وہ خود احمق بن گیا ہے۔

"آپ مجھے جانتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو بوڑھا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ابھی تم نے خود ہی تو اپنا تعارف کرایا ہے اور اب پوچھ بھی خود ہی رہے ہو" ---- بوڑھے نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن میں نے اپنی ڈگریاں تو نہیں بتائی تھیں" ---- عمران نے کہا۔

"اس دنیا میں ایک ہی تو علی عمران ہے جو ولد سر عبدالرحمن ہے اور اس نے یہ ڈگریاں نہ صرف حاصل کی ہیں بلکہ باقاعدگی سے ان کا پروپیگنڈہ بھی کرتا رہتا ہے" ---- بوڑھے احمد علی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھ میں مزید حیران ہونے کی سکت باقی نہیں رہی۔ اس لئے باقی حیرت دارالحکومت جا کر پوری کر لوں گا فی الحال میوزک سنتے ہیں" ---- عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میوزک آن کر دیا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ جب دارالحکومت آ جائے تو مجھے جگا دینا" ---- بوڑھے نے کہا اور سیٹ سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد پاپ میوزک کے شور میں اس کے خراٹے بھی شامل ہو گئے۔ عمران کا دماغ واقعی انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ وہ بار بار بوڑھے کو دیکھتا اور پھر کار چلانا شروع کر دیتا۔ بوڑھے نے واقعی اپنی باتوں سے اسے الجھا دیا تھا۔ بوڑھے کے بقول اس کے چالیس سال اسرائیل میں گزرے تھے۔ وہ اسے جانتا بھی تھا لیکن وہ مقامی زبان بول رہا تھا۔ چہرہ بھی مقامی تھا اور میک اپ میں بھی نہ لگتا

تھا۔ لباس بھی مقامی اور خالصتاً دیہاتی تھا۔ پھر اس کی اس پراسرار انداز میں آمد اور اب اس کے اس پر شور میوزک میں خراٹے۔ یہ سب کچھ واقعی عمران کے ذہن میں دھماکے پیدا کر رہا تھا۔ اسے واقعی یہی محسوس ہو رہا تھا کہ یہ بوڑھا اس کا مستقبل ہے۔ وہی عمران جیسا انداز اور عمران جیسی حرکتیں۔ وہی الجھی ہوئی باتیں جو دوسروں کو حیران کر دیتیں۔ وہی ایک لمحے سنجیدہ ہو جانا' دوسرے لمحے ہنسنا' رونا اور پھر اسی طرح خراٹے۔ لیکن اگر یہ بوڑھا اسرائیل کا نام نہ لیتا تو شاید عمران اس قدر نہ الجھتا لیکن اسرائیل کا نام سن کر اس کے ذہن میں مسلسل خطرے کی گھنٹیاں تو ایک طرف سائرن بجنے شروع ہو گئے تھے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بوڑھے کو رانا ہاؤس لے جائے گا اور پھر اس سے ساری تفصیلات معلوم کرے گا۔ اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ سائیڈ روڈ سے مین روڈ پر پہنچ کر اس نے کار کی رفتار مزید بڑھا دی تھی۔ پھر تقریباً دو ڈھائی گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد آخر کار وہ رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ بوڑھا مسلسل سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے خراٹے لے رہا تھا۔ عمران نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کو مخصوص انداز میں پش کر دیا۔

"کون ہے" ---- دور فون سے جوزف کی کرخت سی آواز سنائی

"پھاٹک کھولو جوزف۔ میں عمران ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا باس"۔۔۔۔ ڈور فون سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران واپس مڑا اور ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بوڑھا پہلے جیسی حالت میں ہی تھا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر اس نے کار جیسے ہی پورچ میں روکی بوڑھے نے یکلخت سر اونچا کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی بہت بڑے خطرے سے بچ نکلا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے کار سے نیچے اترا تو اسی لمحے ایک طرف سے جوانا آتا دکھائی دیا۔ پورچ میں جلنے والی تیز روشنی میں اس کی نظریں اس بوڑھے پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ تم کسی مانگے تانگے کے فلیٹ میں رہتے ہو"۔۔۔۔ بوڑھے نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جوزف بھی اس دوران پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"میں نے سوچا کہ آپ جیسے بزرگ کو اب اس چھوٹے سے فلیٹ میں لے جانا زیادتی ہوگی۔ ویسے یہ عمارت بھی فلیٹ کی طرح مانگے تانگے کی ہے۔ رانا تہور علی صندوقی میرے مہربان ہیں اور یہ عمارت ان کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ماسٹر رات گئے اس وقت آپ کی یہاں آمد۔ خیریت ہے"۔ جوانا نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ خیریت میرے ساتھ ہے۔ اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے ملیں۔ یہ جوانا اور جوزف ہیں۔ یہ اس عمارت میں رہتے ہیں اور جوانا اور جوزف۔ یہ اے اے یعنی احمد علی صاحب ہیں۔ ان کی عمر ستر سال ہے اور ان کی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں گزرے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو اسرائیل کا سن کر جوزف اور جوانا دونوں ہی عمران کی طرح چونک کر حیرت بھرے انداز میں بوڑھے کو دیکھنے لگے تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسرائیل کا نام سن کر آپ سب اس طرح حیران ہو جاتے ہیں جیسے اسرائیل میں انسانوں کی بجائے جن بستے ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جن نہیں جناب شیطان"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوڑھا ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ شیطان بھی تو قوم جن سے ہی ہے۔ بہت خوب"۔۔۔۔ بوڑھے نے اس انداز میں جواب دیا جیسے جوانا کے خوبصورت جواب کا لطف لے رہا ہو اور عمران بھی بوڑھے کی حاضر جوابی کا قائل ہو گیا کیونکہ بوڑھے نے جوانا کی بات کا بڑا گہرا اور خوبصورت جواب دیا تھا۔

"آیئے اے اے صاحب۔ اندر چل کر بیٹھتے ہیں"۔ عمران نے بوڑھے سے کہا اور بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف۔ تم ہمارے لئے ہاٹ کافی لے آؤ۔ اے اے صاحب نے مجھ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں اور سارے راستے یہ گہری نیند سوتے آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ باتیں کرتے کرتے پھر سو جائیں"۔ عمران نے جوزف سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"تم نے میوزک ہی ایسا لگا دیا تھا کہ اس میں جب تک خراٹوں کی آوازیں شامل نہ کی جائیں وہ مکمل ہی نہیں ہوتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے سونا پڑا"---- بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران ایک بار پھر اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں موجود تھے۔ جوزف نے ہاٹ کافی کی دو پیالیاں لا کر ان کے سامنے رکھ دی تھیں۔

"ہاں تو جناب اے اے صاحب۔ اب فرمایئے کہ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور آپ نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں کس حیثیت سے گزارے ہیں اور اب آپ یہاں کیسے آئے"۔ عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اگر اجازت دو تو پہلے یہ ہاٹ کافی پی لوں ورنہ باتیں شروع ہو گئیں تو یہ ہاٹ کافی کی بجائے کولڈ کافی ہو جائے گی اور کولڈ کافی مجھے پسند نہیں ہے"---- بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے تو کوئی جلدی نہیں۔ میں تو آپ کی وجہ سے کہہ رہا تھا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوڑھا ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"اب مجھے بھی کوئی جلدی نہیں ہے"---- بوڑھے نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے واقعی کافی کی پیالی ختم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گریبان کے بٹن کھولنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھتا رہا۔ پھر بوڑھے نے کرتے کے اندرونی طرف بنی ہوئی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک پتلا سا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ پہلے پڑھ لو۔ اس کے بعد باتیں ہوں گی"---- بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ لفافے پر کسی قسم کی کوئی عبارت لکھی ہوئی نہ تھی۔ وہ بالکل ہی سادہ لفافہ تھا۔ عمران نے اسے سائیڈ سے پھاڑا۔ اندر ایک کاغذ تھا۔ عمران نے کاغذ نکال کر اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کاغذ پر صرف ایک فون نمبر درج تھا اور اس کے ساتھ ایک آدمی کے ٹیڑھے میڑھے سے دستخط تھے جن کے نیچے دو حرف اے ایچ لکھے ہوئے تھے اس کے علاوہ کاغذ پر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوا تھا۔

"اس کا کیا مطلب ہے"---- عمران نے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بوڑھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"اے ایچ۔ مطلب ابوحماس ہے اور ابوحماس کے دستخط آپ

پہچانتے ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے ایک بار پھر کاغذ پر موجود دستخطوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ ابوحماس اسرائیل کی انتہائی طاقتور خفیہ تنظیم اے اے کا سربراہ تھا اور عمران نے اسرائیل میں اپنے ایک مشن کے دوران نہ صرف اے اے سے مدد حاصل کی تھی بلکہ اس کی دو بار ابوحماس سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور ابوحماس نے اسے اپنے دستخطوں پر مبنی ایک خصوصی کارڈ جاری کیا تھا جس کی مدد سے عمران اے اے کے پورے اسرائیل میں پھیلے ہوئے آدمیوں سے رابطہ کرتا تھا۔ وہ کارڈ ابھی تک اس کے پاس موجود تھا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ابوحماس صاحب کے دستخط ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"دستخطوں کے ساتھ ان کا فون نمبر ہے۔ آپ اس نمبر پر ان سے رابطہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"لیکن آپ اپنے متعلق تو بتائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا نام واقعی احمد علی ہے لیکن میرے بچپن میں ہی میرے والدین پاکیشیا سے قبرص مستقل طور پر شفٹ ہو گئے تھے۔ میں نے وہاں سے سول انجینئرنگ کی ڈگری لی۔ میرے والدین ایک حادثے میں فوت ہو گئے تو میں اے اے گروپ سے مستقل طور پر منسلک ہو گیا۔ میرا کام ان کے خفیہ اڈے تعمیر کرنا تھا۔ میں نے وہاں واقعی چالیس

سال گزارے ہیں لیکن وہاں رہتے ہوئے بھی مجھے اپنا آبائی وطن اور آبائی شہر اور زمینیں نہ بھولی تھیں۔ یہاں میرے والدین کے رشتہ دار رہتے ہیں۔ وہ سب زمیندارہ کرتے ہیں چنانچہ دو چار سال بعد میں یہاں آتا اور ایک دو ماہ یہاں گزار کر واپس چلا جاتا تھا۔ اس طرح مجھے یہاں کی مقامی زبان بھی یاد رہی اور میرا تعلق بھی اپنی سرزمین سے رہا۔ آج سے پندرہ روز پہلے مجھے ابوحماس صاحب نے طلب کیا۔ انہوں نے مجھے یہ خط دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط لے جا کر آپ کو دوں لیکن اس طرح کہ کسی کو اس کا علم ہی نہ ہو سکے۔ میں وہاں سے اپنے گاؤں پہنچا۔ میرا خیال تھا کہ میں یہاں دو چار روز رہنے کے بعد اطمینان سے دارالحکومت جاؤں گا اور آپ کو تلاش کر کے آپ کو یہ خط دے دوں گا کہ اچانک مجھے معلوم ہوا کہ دارالحکومت سے دو آدمی میرا نام پوچھتے ہوئے میرے گاؤں میں آئے ہیں۔ میں اس وقت اپنے ایک پرانے دوست کو ملنے کے لئے ساتھ والے گاؤں گیا ہوا تھا اور یہ اتفاق ہے کہ گھر میں کسی کو بھی علم نہ تھا کہ میں کہاں گیا ہوں۔ چنانچہ آنے والوں سے انہوں نے یہی کہہ دیا کہ میں دارالحکومت گیا ہوا ہوں۔ وہ دونوں چلے گئے۔ میں رات کو جیسے ہی واپس آیا تو مجھے ان کے متعلق بتایا گیا تو میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں کیونکہ ابوحماس نے مجھے خاص طور پر کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میرا تعاقب کیا جائے اس لئے میں نے ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے۔ چنانچہ میں نے رات کو ہی دارالحکومت پہنچنے کا فیصلہ کر لیا اور یہ لباس پہن کر میں

کھیتوں میں سے ہوتا ہوا سڑک کی طرف بڑھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں راستے میں وہ دونوں آدمی موجود نہ ہوں۔ جیسے ہی میں سڑک کے قریب پہنچا میں نے آپ کی کار کی ہیڈ لائٹس دیکھیں۔ میں سمجھا کہ وہی دونوں آدمی مجھے تلاش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا لیکن جب مجھے احساس ہوا کہ کار میں ایک آدمی ہے تو میرا شک دور ہو گیا اور میں کار کو روکنے کے لئے سڑک پر آیا لیکن مجھے اندازہ نہ تھا کہ کار اس قدر تیز رفتاری سے آ رہی ہے۔ ایک لمحے کے لئے تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کار کے پہیوں کے نیچے آ کر کچلا گیا ہوں لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ مجھے صرف معمولی سا دھکا لگا ہے۔ میں اٹھ کر تیزی سے سڑک پار کر کے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں آپ میرے اس طرح اچانک سامنے آ جانے پر مجھے ماریں گے لیکن آپ نے کار سے ٹارچ نکال کر مجھے تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کار کی ہیڈ لائٹس میں آپ کا چہرہ دیکھا تو میں قدرت کے حسن اتفاق پر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ ابوحماس صاحب نے مجھے آپ کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا تھا اور ساتھ ہی آپ کی تمام خصوصیات بھی بتا دی تھیں تاکہ میں کسی غلط آدمی تک یہ خط نہ پہنچا دوں۔ چنانچہ جب آپ کھیتوں میں ٹارچ کی مدد سے مجھے تلاش کر رہے تھے اس وقت میں کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد تو آپ جانتے ہیں"۔۔۔۔ احمد علی نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا۔

"آپ کو یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے مجھے یہ خط پہنچانا چاہئے تھا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ وہاں سے نکلتے ہوئے اور یہاں تک پہنچتے ہوئے جو واقعات گزرے ہیں ان سے مجھے احساس ہوا کہ میرا واقعی تعاقب ہو رہا تھا۔ اس لئے میں براہ راست پاکیشیا نہیں آیا بلکہ ایکریمیا سے پہلے کافرستان گیا اور پھر وہاں سے بذریعہ ٹرین ایک سرحدی شہر پہنچا اور وہاں سے بس کا سفر کر کے اپنے آبائی گاؤں پہنچا۔ مجھے یقین تھا کہ دارالحکومت میں میری تلاش ہو رہی ہو گی لیکن کسی کو میرے اس آبائی گاؤں کا علم نہ ہو گا۔ دو چار روز میں جب یہ لوگ تھک جائیں گے تو پھر میں خاموشی سے دارالحکومت جا کر آپ سے مل لوں گا۔ میرا خیال تھا کہ وہ لوگ یقیناً آپ کے فلیٹ کی بھی نگرانی کر رہے ہوں گے اور آپ کا فون بھی انہوں نے ٹیپ کیا ہوا ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے جواب دیا۔

"یہ سب احساس آپ کو کیسے ہوا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ایکریمیا کے ہوائی اڈے پر پہلی بار میری انتہائی تفصیل سے تلاشی لی گئی حالانکہ میں نے کاغذات بھی کافرستان سے بنوائے تھے اور یہ کاغذات درست تھے اور میرے پاس ٹکٹ بھی کافرستان کا تھا۔ انہوں نے مجھ سے بڑی تفصیل سے بات کی لیکن میں نے انہیں بتایا

کہ میں بزنس مین ہوں اور بزنس کے سلسلے میں ایشیا کے کئی ملکوں میں آتا جاتا رہتا ہوں۔ پھر راستے میں بھی کئی افراد میرے ارد گرد منڈلاتے رہے۔ اس کے بعد جب کافرستان پہنچا تو وہاں بھی میری نگرانی ہوتی رہی لیکن میں انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا اور آج دو افراد میرے بارے میں پوچھتے ہوئے میرے گاؤں پہنچ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو میری اصلیت کا بھی علم ہو چکا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میں یہاں پہنچ چکا ہوں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ابوحماس نے آپ کو خط دے کر بھیجا ہے۔ ایسی صورت میں اب ابو حماس صاحب سے اس فون پر کیسے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس نمبر پر فون کر کے کوئی تفصیلی بات نہیں کرنی۔ ابوحماس صاحب کو بھی شاید معلوم تھا کہ ان کے گروپ میں اسرائیلی مخبر موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ خط دینے کے ساتھ ساتھ تفصیل بھی بتا دی تھی تاکہ میں آپ کو زبانی یہ تفصیل بتا دوں۔ جہاں تک اس فون نمبر کا تعلق ہے اس سے آپ صرف میرے بارے میں کنفرم کر سکتے ہیں کہ میں درست آدمی ہوں یا نہیں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"کیا تفصیل بتائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابوحماس صاحب نے کہا ہے کہ اسرائیل انتہائی خفیہ طور پر ایک

خصوصی طیارے پر کام کر رہا ہے۔ اس طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے۔ یہ انتہائی تیز رفتار جنگی طیارہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طویل فاصلہ درمیان میں کسی جگہ رکے بغیر طے کر سکتا ہے۔ یہ طیارہ میزائل پروف ہے۔ اس کے اندر کوئی ایسا سسٹم خصوصی طور پر رکھا گیا ہے کہ کوئی طیارہ شکن میزائل اسے ٹارگٹ نہیں بنا سکتا۔ یہ طیارہ تل ابیب سے پرواز کرنے کے بعد بغیر راستے میں رکے مسلسل اور انتہائی تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا براہ راست پاکیشیا پہنچ سکتا ہے۔ ابوحماس صاحب کو معلوم ہوا ہے کہ یہ طیارہ اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس طیارے کی تیاری کا مقصد پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کرنا ہے کیونکہ اسرائیل کے لئے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کی تباہی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ اسے راستے میں کسی نہ کسی ملک کی مدد حاصل کرنا پڑتی تھی یا پھر کافرستان پہنچ کر وہاں سے پاکیشیا پر حملہ کر سکتا تھا لیکن ایسی صورت میں اسے کافرستان کو اعتماد میں لینا پڑتا اور اس طرح پاکیشیا کے ایجنٹوں کو علم ہو جاتا تھا اور ان کا پروگرام سبوتاژ کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے براہ راست اور اچانک حملے کی منصوبہ بندی کی اور اس منصوبہ بندی کا نتیجہ یہ لانگ برڈ ہے۔ یہ اس قدر بلندی پر پرواز کرے گا اور اس قدر تیز رفتاری سے فاصلہ طے کرے گا کہ جب تک پاکیشیا سنبھلے گا اس وقت تک اس کے ایٹمی مراکز تباہ ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے ابوحماس صاحب نے فوراً مجھے یہاں آپ کے پاس بھجوایا کہ آپ اس

طیارے کو تکمیل سے پہلے کسی طرح تباہ کر دیں ورنہ پاکیشیا کے لئے یہ تباہ کن ثابت ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے جواب دیا۔

"لیکن ایک طیارہ تباہ کرنے سے کیا ہو گا۔ وہ دوسرا بنا لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بات تو آپ کی درست ہے۔ بہرحال میں نے تو آپ تک یہ ساری باتیں پہنچانی تھیں اور الحمدللہ پہنچا دیں۔ باقی آپ کا اپنا کام ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں اور کیا نہیں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"آپ کا اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے واپس جانا ہے اور کیا کرنا ہے"۔ احمد علی نے کہا۔

"لیکن جو لوگ آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ان کا کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اسی لئے داڑھی بڑھائی ہوئی ہے اور بالوں کو بھی رنگ کرنا چھوڑ دیا ہے تاکہ اگر انہیں وہاں سے میرا حلیہ بتایا گیا ہو تو وہ مجھے پہچان نہ سکیں۔ میں اب خاموشی سے واپس جاؤں گا۔ اپنے کاغذات دکھاؤں گا اور خاموشی سے ایکریمیا پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے ابوحماس صاحب کے اڈے پر۔ اس کے علاوہ میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں"۔ احمد علی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کی جان کو بھی تو خطرہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جس تنظیم سے میرا تعلق ہے وہاں میری زندگی کا

ایک ایک لمحہ خطرات میں گزرتا رہا ہے اس لئے خطرے میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ پاکیشیا کی فکر کریں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"آپ ابھی یہیں رہیں گے احمد علی صاحب۔ میں ان لوگوں کو ٹریس کراتا ہوں۔ اس کے بعد صحیح صورتحال سامنے آ جائے گی تو پھر میں آپ کو خود ایکریمیا پہنچوا دوں گا۔ آپ کی سلامتی بھی پاکیشیا کے لئے انتہائی ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سلامتی اور پاکیشیا کے لئے ضروری۔ میں سمجھا نہیں"۔ احمد علی نے چونکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ہر قیمت پر آپ کو مجھ تک پہنچنے سے روکنا چاہتے ہیں اور آپ نے شاید پچھلے دو تین روز سے اخبارات بھی نہیں پڑھے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبریں وغیرہ بھی نہیں سنیں ورنہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ ابوحماس صاحب پر دو روز پہلے قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ اس حملے میں شدید زخمی ہو کر شہید ہو چکے ہیں۔ اخبارات میں پوری تفصیل آ چکی ہے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی۔ اور آپ سے ملنے کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ابوحماس صاحب بھی اسی سلسلے میں شہید ہو گئے ہیں۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ ابھی تک زندہ ہیں ورنہ ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہوتی کہ آپ کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ مجھ تک یہ راز نہ پہنچ سکے اور ہو سکتا ہے کہ میرے فلیٹ کی بھی انتہائی سخت نگرانی ہو رہی ہو۔ اگر ہم یہاں آنے کی بجائے

سیدھے فلیٹ پہنچتے تو شاید اب تک ہماری کار میزائل سے اڑائی جا چکی ہوتی"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو احمد علی کے چہرے پر گہرے رنج و غم کے تاثرات پھیل گئے۔

"مجھے ابو حماس کی موت پر شدید رنج ہے۔ فلسطینیوں کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ ابو حماس جیسا نڈر' دلیر اور ذہین لیڈر اب شاید ہی فلسطینیوں کو ملے"۔۔۔۔ احمد علی نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان کا خلا پُر نہیں ہو سکتا۔ لیکن انسان بہرحال فانی ہے"۔ عمران نے کہا تو احمد علی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"جوزف"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے کسی جن کی طرح جوزف کمرے میں داخل ہو گیا۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی جوزف صاحب کیسے آ گئے"۔ احمد علی نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جب تک میں یہاں رہوں گا جوزف دروازے کے باہر رہے گا تاکہ اسے بلانے کے لئے مجھے زحمت نہ اٹھانی پڑے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"احمد علی صاحب ہمارے انتہائی معزز مہمان ہیں۔ انہیں سپیشل گیسٹ روم میں پہنچا دو تاکہ یہ وہاں آرام کریں اور ان کی حفاظت

بھی اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ رانا ہاؤس کا سسٹم اب آن رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی وجہ سے رانا ہاؤس پر بھی حملہ کر دیا جائے"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کب تک یہاں رہنا ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ میرے پاس کچھ لوگوں کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں جو اسرائیل یا یہودیوں کی تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں۔ میں انہیں ٹٹولوں گا۔ جلد ہی معاملات سامنے آ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اگر میں ان دونوں آدمیوں کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیتا جو گاؤں آئے تھے تو آپ کو آسانی ہو جاتی"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"وہ لامحالہ میک اپ میں ہوں گے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ آپ کو زیادہ دیر یہاں ٹھہرنا نہیں پڑے گا۔ ہاں ایک بات بتا دیں کہ ابو حماس صاحب کی شہادت کے بعد اس فون نمبر پر کس سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ابو حماس کی شہادت کے بعد ان کے نمبر ٹو ابو خالد صاحب ہیں۔ شاید اب وہی اے اے کے سربراہ بنیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس

فون نمبر پر آپ سے بات کرلیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سرے سے ہی اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو" ---- احمد علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لوں گا۔ آپ آرام کریں۔ کل آپ سے پھر ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ" ---- عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت کرسیوں پر تین افراد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک جی پی فائیو کا انچارج کرنل ڈیوڈ تھا دوسرا اسرائیل کی انتہائی خفیہ تنظیم بلیک ماسک کا چیف کرنل رچرڈ تھا اور تیسرا اسرائیل کی ملٹری انٹیلی جنس کا نیا چیف کرنل شیفرڈ تھا۔ تینوں کرنل بڑے اطمینان سے لیکن خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ کو معلوم ہے کہ یہ میٹنگ کس سلسلے میں کال کی گئی ہے" ---- اچانک بلیک ماسک کے چیف کرنل رچرڈ نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اور نہ ہی میرے پاس اتنا فالتو وقت ہے کہ میں اس بارے میں سوچتا رہوں۔ جو کچھ ہو گا ابھی سامنے آ جائے گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے

کرنل رچرڈ نے بات کر کے اسے ڈسٹرب کیا ہو۔ کرنل رچرڈ نے برا سا منہ بنایا اور پھر خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر کرنل ڈیوڈ کے لئے ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کرنل ڈیوڈ کے اس جواب کا برا نہ منائیں۔ ان کی عادت ہی ایسی ہے"---- کرنل شیفرڈ نے کرنل رچرڈ سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے جو یہ برا منائیں گے اور ویسے بھی اگر منائیں گے تو مناتے رہیں میری صحت پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ ایسی تنظیمیں اسرائیل میں اب تک نجانے کتنی بنیں اور کتنی ختم ہو گئیں لیکن جی پی فائیو شروع سے لے کر آج تک قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی"---- کرنل ڈیوڈ نے اونچے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ قیامت تک جی پی فائیو کے سربراہ نہیں رہیں گے"---- کرنل رچرڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا تو کرنل شیفرڈ بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی' دروازہ کھلا اور صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور ان تینوں نے فوجی سیلوٹ کئے۔

"تشریف رکھیں"---- صدر مملکت نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا اور خود بھی سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔

"موجودہ میٹنگ ایک خاص مقصد کے تحت کال کی گئی ہے۔ اسرائیل کے ایک انتہائی اہم منصوبے کو ایک بار پھر خطرہ لاحق ہو گیا

ہے اور ہم نے ہر صورت میں اس منصوبے کو اس خطرے سے محفوظ رکھنا ہے"---- صدر مملکت نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں کرنل ڈیوڈ پر جمی ہوئی تھیں۔

"اور یہ خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لیڈر علی عمران کی طرف سے لاحق ہو رہا ہے"---- صدر نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران اور پاکیشیا سروس سے خطرہ۔ لیکن جناب۔ ان کا یہاں کیا ٹارگٹ ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے کے لئے تو موجودہ میٹنگ کال کی گئی ہے۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں پوری طرح اس خطرے سے واقف نہیں ہیں جبکہ ہمارے وزیراعظم بھی گذشتہ سال نئے منتخب ہوئے ہیں اس لئے انہیں بھی اس بارے میں پوری تفصیل کا علم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ خطرہ کس قدر خوفناک ہے"---- صدر نے کہا تو کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کے چہروں پر حیرت اور تجسس کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔ ظاہر ہے پروٹوکول کے مطابق وہ صدر سے سوال نہ کر سکتے تھے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر علی عمران طویل عرصے سے اسرائیل نہیں آئے کیونکہ ہم نے بھی اپنی پالیسی بدل دی تھی۔ ہم نے اسرائیل میں ایسی منصوبہ بندی کرنا چھوڑ دی تھی جس سے پاکیشیا کو براہ راست خطرہ لاحق ہوتا۔ اس لئے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے

طویل عرصے سے محفوظ بھی رہے۔ لیکن ایک بار پھر اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے جس سے پاکیشیا براہ راست خطرے کی زد میں آتا ہے لیکن ہم نے کوشش کی کہ اس بارے میں کسی کو معمولی سا بھی علم نہ ہو سکے۔ حالانکہ اس بارے میں ہمارے ملک کے اعلیٰ ترین حکام کو بھی علم نہ تھا۔ اس کے باوجود ہم نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ راز کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہ ہو سکے۔ حالات سے باخبر رہنے کے لئے ایک نئی مخبر تنظیم بھی بنائی گئی جو براہ راست میرے تحت کام کرتی ہے اور جو صرف مجھے ہی جواب دہ ہے۔ اس تنظیم کا کوڈ نام ڈارک آئی ہے۔ اس کا زیادہ تر جال فلسطینی خفیہ گروپوں میں بچھایا گیا اور ڈارک آئی کے کمانڈر میجر گیلارگر نے یہ کام انتہائی کامیابی سے کیا اور تقریباً تمام فلسطینی گروپوں میں ڈارک آئی کے آدمی پہنچ گئے اور مجھے ایسی اطلاعات ملنے لگ گئیں جو ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہوئیں۔ اس کے بعد اسرائیل اور فلسطینی لیڈر کے درمیان معاہدہ ہو گیا اس سے حالات یکلخت بدل گئے اور ہماری براہ راست جنگ ختم ہو گئی لیکن ڈارک آئی بہرحال کام کرتی رہی۔ پھر اچانک ابوحماس کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کو بلا کر ایک خط دیا ہے اور اسے کہا کہ وہ پاکیشیا میں جا کر علی عمران سے ملے اور اسے اسرائیل کے اس خفیہ منصوبے کے متعلق بتائے جو اسرائیل پاکیشیا کے خلاف بنا رہا ہے ڈارک آئی کی طرف سے یہ اطلاع جب مجھ تک پہنچی تو مجھے بیحد فکر لاحق ہو گئی۔ میں نے

فوری طور پر ڈارک آئی کے میجر گیلارگر کو حکم دیا کہ ہر صورت میں ابوحماس کو پکڑ کر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے کہ اسے اس منصوبے کے بارے میں کتنا علم ہے۔ چنانچہ ڈارک آئی نے دن رات کام کر کے آخر کار ابو حماس کو اغواء کر لیا۔ ابوحماس سے میرے سامنے پوچھ گچھ کی گئی اور اس نے بے پناہ تشدد کے بعد آخر کار زبان کھول دی۔ اس تشدد سے وہ بہرحال ہلاک ہو گیا تو ہم نے اس پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ رچایا اور اس کا الزام ایک اور فلسطینی گروپ پر ڈال دیا۔ بہرحال یہ علیحدہ قصہ ہے۔ اب میں آپ کو اصل منصوبے کے متعلق بتاتا ہوں۔ اسرائیل ہر قیمت پر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اسرائیل نے بے شمار کوششیں کیں لیکن اس کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہوئی۔ پاکیشیا کے ہمسایہ اور دشمن ملک کافرستان کی بھی امداد حاصل کی گئی لیکن کامیابی پھر بھی نہ مل سکی۔ چنانچہ اسرائیلی ماہرین نے ایک نئے منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ یہ ایک انتہائی جدید ساخت کے جنگی طیارے کی تیاری تھی جس میں چند ایسی خاصیتیں ہیں جن کی وجہ سے یہ مشن بہرحال کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طیارے میں ایسا ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے کہ یہ باوجود انتہائی طویل فاصلے کے اسرائیل سے براہ راست پاکیشیا تک بغیر کسی جگہ رکے پرواز کر سکتا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس سے ہم کسی بھی دوسرے ملک کی امداد حاصل کرنے اور اسے اس منصوبے میں شامل کرنے کی محتاج

سے نکل گئے۔ دوسری خصوصیت اس طیارے کی سپیڈ ہے۔ یہ انتہائی برق رفتار طیارہ ہے اور یہ کم سے کم وقت میں اسرائیل سے پاکیشیا پہنچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایسا خصوصی سسٹم بھی رکھا جا رہا ہے کہ یہ اپنی بے پناہ سپیڈ اور سسٹم کی وجہ سے موجودہ دور کے ہر قسم کے طیارہ شکن میزائلوں کی زد سے باہر ہو جائے گا۔ اس لئے راستے میں بھی اور پاکیشیا میں بھی اس پر کسی قسم کا طیارہ شکن میزائل استعمال نہ کیا جا سکے گا اور اس میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ یہ اس قدر بلندی پر پرواز کرے گا کہ سوائے سیٹلائٹس کے زمین پر موجود انتہائی جدید ترین راڈار بھی اسے چیک نہ کر سکیں گے اور اس کے اندر ایسا سسٹم موجود ہو گا کہ جس کی وجہ سے سیٹلائٹس بھی اس کے بارے میں فوری معلومات مہیا نہ کر سکیں گے اور سب سے اہم اور آخری صلاحیت یہ ہے کہ اپنے پاس موجود مخصوص بموں کو جنہیں میگا بم کہا جاتا ہے سو فیصد درست نشانے پر پھینک سکتا ہے۔ ان تمام صلاحیتوں پر مبنی اس خصوصی طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ رکھا گیا ہے۔ آپ ان مختصر سی باتوں سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ طیارہ کس قدر قیمتی ہے اور اس پر کس قدر سرمایہ صرف ہو رہا ہے لیکن اس طیارے کی کامیابی اسرائیل کو پوری دنیا میں فتح دلا سکتی ہے اور نہ صرف پاکیشیا بلکہ دوسرے اسلامی ممالک بھی اس طیارے کی زد میں رہیں گے۔ حتیٰ کہ اگر ہم چاہیں تو ایکریمیا جیسی سپرپاور کو بھی اس طیارے کی مدد سے تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ اس کا پہلا

ٹارگٹ بہرحال پاکیشیا ہو گا اور پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کی مکمل تباہی کا مطلب، اسرائیل کے انتہائی دیرینہ خواب کی تعبیر ہو گا بلکہ یہ اس کی دیرینہ حسرت پوری کرے گا۔ اس طیارے پر ایک لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی فیکٹری بھی ہے اور ساتھ ہی اس کا خصوصی رن وے بھی۔ مطلب یہ کہ جہاں یہ طیارہ تیار ہو رہا ہے وہاں اس طیارے کا مکمل کمپلیکس تیار کیا جا رہا ہے اس طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے اس لئے اس کمپلیکس کا کوڈ نام بھی لانگ برڈ کمپلیکس ہے۔ اس کی حفاظت ایک علیحدہ خفیہ فوجی تنظیم کے ذمہ ہے جس کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے۔ بہرحال لانگ برڈ کے بارے میں ابوحماس کو نجانے کس طرح علم ہو گیا۔ یہ بات باوجود کوشش کے اس سے معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ اس سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اسے منصوبے کی اہم باتوں کا علم ہو گیا تھا اور اس نے ایک پاکیشیائی نژاد احمد علی کے ذریعے پاکیشیا میں علی عمران کو اس خفیہ منصوبے کے بارے میں تفصیلات بھجوا دی ہیں۔ چنانچہ فوری طور پر ایک ایسی یہودی تنظیم سے رابطہ قائم کیا گیا جس کا ایک موثر گروپ پاکیشیا میں کام کرتا ہے۔ احمد علی کے بارے میں بھی مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں کہ ایکریمیا ایئرپورٹ پر ایکریمین خفیہ تنظیموں نے اسے مشکوک سمجھ کر اس کی بڑی تفصیلی چیکنگ کی اور پھر اس کا پیچھا بھی کیا گیا لیکن وہ شخص پاکیشیا جانے کی بجائے ایکریمیا سے براہ راست کافرستان پہنچا۔ وہاں سے وہ اچانک غائب ہو گیا چونکہ اسے صرف مشکوک سمجھا گیا تھا اس کے

بارے میں کوئی واضح بات سامنے نہیں تھی اس لئے اسے گرفتار نہ کیا
جا سکا تھا اور وہ کافرستان پہنچ کر غائب ہو گیا۔ اب اس کی تلاش پاکیشیا
میں کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس علی عمران کے فلیٹ کی
بھی نگرانی کی جا رہی ہے تاکہ اگر احمد علی وہاں پہنچے تو اسے اندر داخل
ہونے سے پہلے ہی گولی ماری جا سکے۔ لیکن بہرحال ابھی تک اس سلسلے
میں کسی قسم کی کوئی رپورٹ نہیں ملی"---- صدر نے کہا۔

"اگر وہ گروپ علی عمران کو جانتا ہے تو علی عمران کو وہیں پاکیشیا میں
ہی گولی ماری جا سکتی ہے"---- کرنل رچرڈ نے اٹھ کر خوشامدانہ لہجے
میں کہا۔

"آپ تشریف رکھیں کرنل رچرڈ۔ آپ کو ابھی اس علی عمران اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ آپ کو
اور کرنل شیفرڈ دونوں کو ان کے سابقہ مشنز کی فائلیں بھجوا دی جائیں
گی تاکہ آپ انہیں پڑھ کر ان کے بارے میں پوری تفصیلات سے باخبر
ہو سکیں۔ اگر یہ شخص اتنی آسانی سے مارا جا سکتا تو اب تک ایک
کروڑ بار مارا جا چکا ہوتا"---- صدر نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل
رچرڈ کا چہرہ اتر سا گیا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر طنز کے تاثرات ابھر
آئے۔

"سر۔ اس گروپ کی جو بھی کارکردگی ہو بہرحال ہمیں اپنے طور پر
انتہائی چوکنا رہنا ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے اٹھ کر کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے۔ لانگ برڈ کے

منصوبے کو مکمل طور پر عمل میں لانے کے لئے بہت تھوڑا وقت رہتا
ہے۔ لانگ برڈ لیبارٹری میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ فیکٹری
میں ساتھ ساتھ کام ہوتا رہا ہے اس لئے طیارہ بھی تیار ہے۔ اس میں
ساتھ ساتھ مختلف سسٹم بھی نصب ہوتے رہے ہیں۔ صرف ایک ہفتے
بعد اس میں آخری سسٹم بھی نصب ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کی
مختلف مشقیں ہوں گی۔ اس میں بھی ایک ہفتہ لگ جائے گا اور پھر
اس کی فائنل مشق ہو گی اور اس کے بعد لانگ برڈ اپنے ٹارگٹ کو
ہٹ کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی
بات ہے۔ اگر ایک ماہ تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانگ برڈ
تک نہ پہنچنے دیا جائے تو پھر اسرائیل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو مکمل طور
پر تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا"---- صدر نے کہا۔

"یس سر"---- کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اس میٹنگ کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ تینوں پوری طرح الرٹ
رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت میں بھی اسرائیل
میں داخل نہ ہونے دیں اور اگر وہ داخل ہو جائیں تو انہیں ہر صورت
میں لانگ برڈ تک پہنچنے سے روکیں"---- صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ صاحب کے علاوہ کرنل
رچرڈ اور مجھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات
کا علم نہیں ہے۔ میں نے بھی صرف عمران کا نام سنا ہوا ہے اور شاید
کرنل رچرڈ صاحب کی معلومات تو اس بارے میں مجھ سے بھی محدود

ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ان لوگوں کے خلاف کیا کام کر سکتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے ہمیں اس بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کی جائیں۔ اس کے بعد ہمیں مخصوص ٹارگٹ دیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی چاہے مافوق الفطرت ہی کیوں نہ ہوں بہرحال وہ زندہ اسرائیل میں داخل نہیں ہو سکیں گے"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال مخصوص ٹارگٹ یہی ہے کہ یہ لوگ کسی صورت بھی اسرائیل میں داخل نہ ہو سکیں۔ پہلے چار پانچ بار وہ مختلف حیثیتوں سے اسرائیل میں داخل ہو چکے ہیں اور جی پی فائیو، ریڈ آرمی، دیگر تنظیمیں اور اسرائیلی سیکرٹ سروس سب انہیں روکنے میں ناکام رہیں یہاں تک کہ انہیں ٹارگٹ تک پہنچنے سے روکنے میں بھی ناکام رہیں۔ آج سے پہلے، عمران اور اس کے ساتھی ہی اپنے مشن میں ہمیشہ کامیاب رہے لیکن اس بار میں چاہتا ہوں کہ کامیابی اسرائیل کے حصے میں آئے۔ آپ کیا کہتے ہیں کرنل ڈیوڈ۔ آپ تو شروع سے ہی اس عمران کے خلاف کام کرتے آئے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب صدر۔ مجھے اعتراف ہے کہ اب تک کامیابی علی عمران کے حصے میں ہی آئی ہے لیکن اس کامیابی میں اصل کام یہاں کے فلسطینی گروپ کرتے رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان گروپس کی ہی پناہ ملتی رہی ہیں۔ ان کے اڈے وہ استعمال کرتے رہے

ہیں۔ ان گروپس کے افراد بھی ان کی رہنمائی کرتے رہے ہیں لیکن اس بار حالات مختلف ہیں۔ فلسطین کے بڑے گروپس کا اب اسرائیل کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے اس لئے یہ بڑے گروپس اب عمران کا ساتھ نہیں دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ ڈارک آئی کی مخبری کا وسیع جال ان تمام گروپس میں پھیلا ہوا ہے اس لئے جیسے ہی عمران ان میں سے کسی گروپ کی امداد حاصل کرے گا ہمیں اس بارے میں حتمی معلومات مل جائیں گی اور پھر ہم بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی اگر آئیں گے تو صرف مرنے کے لئے۔ کامیابی کے لئے نہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کھڑے ہو کر اپنی عادت کے مطابق جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو صدر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے واقعی بڑا عملی تجزیہ کیا ہے۔ میرے اپنے ذہن میں بھی یہی بات تھی لیکن اس کے باوجود آپ لوگوں کو مکمل طور پر ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ فلسطین اور اسرائیل کے موجودہ حالات کے بارے میں عمران کو بھی علم ہو گا اور مجھے اعتراف ہے کہ وہ انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اگر اس تک لانگ برڈ کی اطلاع پہنچ گئی تو وہ اس بار کوئی نئی منصوبہ بندی کرے گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ اس کا اصل ٹارگٹ تو بہرحال لانگ برڈ

کمپلیکس ہی ہو گا۔ اس لئے ہمیں اس لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں حتمی معلومات ہونی چاہئیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ اس بار میں نے تمام پالیسی تبدیل کر دی ہے۔ لانگ برڈ کمپلیکس کہاں ہے۔ اس بارے میں سوائے میری ذات کے اور کمپلیکس میں کام کرنے والے افراد اور اس کی حفاظت کرنے والی خفیہ تنظیم کے اور کسی کو علم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ وزیراعظم صاحب کو بھی اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ یہ کمپلیکس بہرحال اسرائیل میں ہے اور کمپلیکس تک پہنچنے کے لئے تل ابیب سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ تینوں کا کام اس عمران کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور اگر وہ کسی بھی طرح داخل ہو جائے تو اسے ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ باوجود اسے انتہائی خفیہ رکھنے کے ابوحماس تک اس کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی اور ابوحماس نے یہ اطلاع عمران تک پہنچا دی اور عمران کے بارے میں آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ ٹارگٹ پر پہنچ بھی جائے اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ بیشک اس کمپلیکس کی تفصیلات ہمیں نہ بتائیں لیکن کم از کم اس کے محل وقوع کا ہمیں علم ہونا چاہئے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور اب ساری بات چیت کرنل ڈیوڈ ہی کر رہا تھا۔

"سوری۔ فی الحال اس بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ صدر نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ کا حکم"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کی صلاحیتوں سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے اس بار میں ان دونوں پر زیادہ اعتماد کر رہا ہوں۔ آپ دونوں نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس طرح کام کرنا ہے کہ کامیابی آپ کے حصے میں آئے اور میں یہ بھی بتا دوں کہ اس بار آپ تینوں میں سے جو ایجنسی بھی ناکام رہی اسے ختم کر دیا جائے گا۔ صرف وہی ایجنسی باقی رہے گی جو کامیاب ہو گی۔ اس سے پہلے ناکامیوں کی وجہ سے ریڈ آرمی' سیکرٹ سروس اور ایسی کئی ایجنسیاں ختم کی جا چکی ہیں۔ لیکن جی پی فائیو کو ہر بار کسی نہ کسی وجہ سے برقرار رکھا گیا ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا کیونکہ لانگ برڈ کمپلیکس پر اسرائیل کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اب پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دوسرے اسلامی ممالک بھی ایٹمی ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں اس لئے اگر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے گئے تو پھر یہ سب ممالک بھی آئندہ ایسی جرات نہ کر سکیں گے اور اگر پاکیشیا کے خلاف کارروائی کامیاب نہ ہو سکی تو پھر کسی بھی ملک کو نہ روکا جا سکے گا اور اگر تمام اسلامی ممالک نے ایٹمی ہتھیار تیار کر لئے تو پھر ایکریمیا' اسرائیل کو مسلمانوں کے ہاتھوں نہیں بچا سکے گا۔ اس لئے اس مشن

پر اسرائیل کی بقا اور اس کے مستقبل کا انحصار ہے"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ہم اسرائیل کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے"۔ تینوں کرنلوں نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تینوں ایجنسیاں اپنے اپنے طور پر کام کریں گی۔ کوئی دوسرے کے ماتحت نہیں ہو گی لیکن کسی بھی اہم معاملے میں تینوں کے سربراہ ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں گے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ یہ تجربہ پہلے بھی کئی بار کیا جا چکا ہے اور اس تجربے کی وجہ سے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بے شمار فائدے اٹھائے ہیں کیونکہ اس طرح ایک دوسرے سے مقابلے کی فضا پیدا ہونے کی بجائے حسد کی فضا پیدا ہو جاتی ہے اور معاملات الجھ جاتے ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ کسی دو ایجنسیوں کو کسی ایک ایجنسی کے ماتحت کر دیں البتہ یہ اپنے اپنے دائرہ کار میں کام کرتی رہیں گی"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن اس طرح ماتحت ایجنسیوں کی کارکردگی صفر ہو جاتی ہے۔ یہ تجربہ بھی پہلے ہو چکا ہے"۔۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ملٹری انٹیلی جنس کا دائرہ کار تو ویسے ہی محدود ہے۔ یہ تو دفاعی چھاؤنیوں کی حفاظت کرے گی۔ اصل میں فیلڈ میں کام کرنے والی دو ایجنسیاں ہیں۔ بلیک ماسک اور جی پی فائیو۔ اور جی پی فائیو کو بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں وسیع تجربہ حاصل ہے اس لئے آپ بے شک کرنل ڈیوڈ صاحب کو ہم دونوں کا چیف بنا دیں۔ کم

از کم مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن یہ ماتحتی ایجنسی کی حد تک نہیں ہو گی بلکہ چیفس کی حد تک ہو گی"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح حیرت سے کرنل رچرڈ کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات کرنل رچرڈ بھی کہہ سکتا ہے کیونکہ صدر صاحب کی آمد سے پہلے وہ کرنل رچرڈ کو ڈانٹ چکا تھا۔

"گڈ شو۔ آپ کی یہ تجویز واقعی قابل قبول ہے کہ صرف چیفس کی حد تک دونوں ایجنسیاں جی پی فائیو کی ماتحت ہوں گی ورنہ تمام ایجنسیاں اپنے اپنے طور پر کام کریں گی"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا بندوبست واقعی درست رہے گا"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے بھی کرنل رچرڈ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر ایسا ہے کہ کرنل ڈیوڈ آپ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کو ہدایات بھی دے سکیں گے اور ان سے معلومات بھی حاصل کر سکیں گے"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کام آج سے بلکہ ابھی سے شروع ہونا چاہئے۔ اور مجھے باقاعدگی سے رپورٹیں ملتی رہنی چاہئیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"مبارک ہو کرنل رچرڈ۔ اب آپ تینوں ایجنسیوں کے چیف بن گئے ہیں۔ میں تو بہرحال اپنے آپ کو ویسے ہی آپ کا شاگرد سمجھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے تجربے سے بہت کچھ سیکھ لوں

گا"۔ کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ اگر اسی طرح تمہارے خیالات رہے تو تم واقعی بہت کچھ سیکھ سکو گے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم دونوں پہلے اس شیطان عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تمام تفصیلات پڑھ لو۔ پھر ہم ایک میٹنگ کریں گے اور اس میں تمام صورت حال کو اچھی طرح ڈسکس کر کے فیصلے کریں گے کیونکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ گئے تو پھر ہمیں سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملے گی۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ آگے آگے تھا جبکہ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں اس کے پیچھے ماتحتوں کی طرح چل رہے تھے لیکن ساتھ ساتھ وہ دونوں ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرا بھی رہے تھے اور ان کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ دنوں کرنل ڈیوڈ کے خلاف ذہنی طور پر کوئی متفقہ فیصلہ کر چکے ہیں۔

"دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اور بلیک زیرو دونوں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"---- عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"---- دوسری طرف سے جولیا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"---- عمران نے کہا۔

"نعمانی نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے بلیکی کو ٹریس کر لیا ہے۔ بلیکی کا اڈہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں روز ڈم کلب میں ہے اور اس کا اصل نام جارج ہے۔ یہاں روز ڈم کلب میں اسے جارج کے نام سے لوگ جانتے ہیں جبکہ اپنی تنظیم میں وہ بلیکی کے نام سے پکارا جاتا ہے"---- جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس جارج بلیکی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ۔ میں عمران کو کال کر کے وہاں بھجواتا ہوں۔ وہ اس سے خود ہی پوچھ گچھ کرے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب۔ اس بلیکی سے آپ کو کیا حاصل ہو گا"—— بلیک زیرو نے کہا۔

"جب بلیک سے زیرو حاصل ہو تو بلیکی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بے پناہ سنجیدگی تو ختم ہوئی۔ میں تو حقیقتاً آپ کی اس بے پناہ سنجیدگی سے وحشت زدہ ہو گیا تھا"—— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احمد علی سے جو ابتدائی معلومات اس لانگ برڈ کے بارے میں ملی ہیں۔ اس نے مجھے بھی وحشت زدہ کر دیا ہے اور بدقسمتی یہ کہ ابو حماس بھی شہید ہو گیا ہے اور اس کے جانشین ابو خالد کو سرے سے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"—— عمران نے کہا۔

"لیکن اس بلیکی سے آپ کو کیا معلوم ہو گا۔ یہ تو مقامی گروپ ہے"—— بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اسے ہائر کس نے کیا ہے کیونکہ اس کو احمد علی کے خلاف ہائر کرنے کا مطلب ہے کہ اسرائیل کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ابوحماس نے احمد علی کو میرے پاس بھجوایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ابوحماس پر قاتلانہ حملہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے اور

جس نے احمد علی کے خلاف بلیکی کو ہائر کیا ہے وہ بہرحال اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا"—— عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ابو حماس کے علاوہ بھی تو اسرائیل میں فلسطینی گروپ ہیں۔ ان سے بھی تو مدد حاصل کی جا سکتی ہے"—— بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"پہلے کی نسبت اب صورت حال کافی تبدیل ہو چکی ہے۔ اب شاکر سرات نے اسرائیل سے صلح کر لی ہے اس لئے اس سے متعلق تمام گروپس اب اسرائیل کے خلاف کھل کر ہماری مدد نہیں کریں گے البتہ اب شاکر سرات کے مخالف گروپس ہمارے کام آ سکتے ہیں مگر ان سے ہم واقف ہی نہیں ہیں اور ان پر مکمل اعتماد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس بار جو کچھ بھی کرنا ہو گا ہمیں اپنے طور پر کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں مشن مکمل کرنے کے لئے بہرحال کسی نہ کسی گروپ سے تو آپ کو مدد لینی ہی پڑے گی"—— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اس کا فیصلہ اسرائیل سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے"—— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد جولیا کی طرف سے رپورٹ آ گئی کہ نعمانی اور چوہان نے بلیکی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا ہے تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔

"احمد علی صاحب کہاں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اپنے کمرے میں ہیں۔ وہ تو باہر بجد کم نکلتے ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"انہیں بلیک روم میں بھجوا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ نعمانی اور چوہان بلیکی کو رانا ہاؤس پہنچا کر واپس جا چکے تھے عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں راڈز سے جکڑا ہوا کرسی پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ بلیک روم میں جوانا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"۔۔۔۔ عمران نے اس نوجوان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ اس آدمی کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوانا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اسی لمحے احمد علی جوزف کے ساتھ بلیک روم میں داخل ہوا۔

"آئیے احمد علی صاحب۔ بیٹھئے۔ یہ آدمی اس گروپ کا لیڈر ہے جو آپ کو تلاش کر رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے احمد علی سے مخاطب ہو کر کہا تو احمد علی اس نوجوان کو غور سے دیکھتا ہوا عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ

گیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ اور یہ میں کہاں ہوں"۔۔۔۔ نوجوان نے ہوش میں آتے ہی حیرت اور بوکھلاہٹ سے پر لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظریں احمد علی پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام جارج بلیکی ہے اور تم اور تمہارا گروپ اسرائیل کے لئے کام کرتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیکی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"اسرائیل کے لئے۔ نہیں۔ ہمارا اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل سے براہ راست نہ سہی۔ یہودی تنظیموں کے ذریعے ہی سہی۔ بہرحال تم احمد علی صاحب کو دیکھ کر چونکے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں احمد علی صاحب کا حلیہ باقاعدہ بتایا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"تم کون ہو اور یہ مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے تم نے"۔ بلیکی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جوانا"۔۔۔۔ عمران نے سائیڈ پر موجود جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بلیکی کی ایک آنکھ نکال دو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے

میں کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے بلیکی کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"۔ بلیکی نے جوانا کو اپنی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے ہوئے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ لیکن نہ ہی عمران نے کوئی جواب دیا اور نہ ہی جوانا رکا۔ وہ بلیکی کے سامنے پہنچ کر رکا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی نیزے کی طرح اکڑاتے ہوئے اس کی بائیں آنکھ میں اتار دی اور کمرہ بلیکی کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ احمد علی نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ بلیکی کا پورا جسم بری طرح پھڑک رہا تھا۔ جوانا نے اپنی انگلی واپس کھینچی اور پھر اسے بلیکی کے لباس سے صاف کرنے لگا۔ بلیکی کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا تھا۔

"جوانا۔ اسے پانی پلاؤ اور آنکھ پر بھی پانی ڈال دو"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے پانی سے بھری ہوئی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور واپس بلیکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بلیکی کا منہ اونچا کیا اور پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ایک۔ دو گھونٹ پانی

بلیکی کے حلق میں اتارا بلیکی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو جوانا نے پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور بلیکی نے پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ آدھی سے زیادہ بوتل پینے کے بعد اس نے منہ دوسری طرف کر لیا تو جوانا نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے سر اور آنکھ پر انڈیل دیا اور بلیکی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کی آنکھ میں اب خوفناک گڑھا نظر آ رہا تھا جبکہ دوسری آنکھ تیز سرخ رنگ کی ہو گئی تھی۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا بلیکی کہ میرے سوال کا جواب نہ دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ تمہاری دوسری آنکھ ابھی سلامت ہے۔ اس کے بعد تمہارے ناک کان کٹ سکتے ہیں۔ پھر تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ شخص جو سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا حلیہ مجھے بتایا گیا تھا اور اس کے آبائی گاؤں کے متعلق بھی بتایا گیا تھا۔ مجھے کہا گیا تھا کہ اس شخص کو میں نے ہر قیمت پر تلاش کر کے ختم کرنا ہے اور اسے کنگ روڈ کے فلیٹ پر رہنے والے ایک آدمی علی عمران سے کسی صورت بھی نہیں ملنے دینا"۔۔۔۔ بلیکی نے جلدی جلدی سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ بس اس کے فلیٹ کا نمبر اور روڈ کا نام

بتایا گیا تھا۔ میں نے اپنے گروپ کے دو آدمیوں کو وہاں بھجوا دیا لیکن میرے آدمیوں نے دیکھا کہ فلیٹ کو تالا لگا ہوا ہے۔ وہ نگرانی کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں نے دو آدمی اس شخص کے آبائی گاؤں بھی بھجوا دیئے۔ انہوں نے واپس آکر رپورٹ دی کہ یہ شخص گاؤں سے دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ بہرحال اس فلیٹ پر ہی آئے گا چنانچہ میں نے مزید دو آدمی وہاں بھجوا دیئے لیکن پھر مجھے رپورٹ ملی کہ میرے چاروں آدمی غائب ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد اچانک میرے دفتر میں دو آدمی داخل ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا میرے سر پر چوٹ ماری گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے"۔۔۔۔ بلیکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہیں ہائر کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا کی تنظیم لاسٹ راؤنڈ نے۔ ہم اس کے لئے کام کرتے ہیں"۔ بلیکی نے جواب دیا۔

"اس کا لیڈر کون ہے پوری تفصیل بتاؤ۔ اور یہ بھی سوچ لو کہ ہم نے اسے بہرحال چیک کرنا ہے اگر تم نے معمولی سی بھی غلط بیانی کی تو پھر تم اپنا حشر خود سمجھ سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ناراک میں اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اسلحہ اور منشیات دونوں کا دھندہ کرتی ہے۔ یہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس کا سربراہ رافٹ ہے۔

رافٹ کلب کا مالک"۔۔۔۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم رافٹ سے کبھی ملے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی بار مل چکا ہوں"۔۔۔۔ بلیکی نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بلیکی نے رافٹ کا حلیہ بتا دیا۔

"وہ فون نمبر بتاؤ جس پر رافٹ بذات خود مل سکے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بلیکی نے فون نمبر بتا دیا۔

"تم رافٹ کو رپورٹ کس طرح دیتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"فون پر"۔۔۔۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں چیک کر لوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی احمد علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے احمد علی صاحب"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور احمد علی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"احمد علی صاحب۔ ابو حماس کی جگہ لینے والے ابو خالد سے بات ہوئی ہے۔ وہ اس معاملے میں سرے سے ہی بے خبر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ابو حماس نے کسی کو اعتماد میں نہیں لیا لیکن مجھے بہرحال یہ معلوم کرنا ہے کہ ابو حماس کا ذریعہ خبر کیا تھا۔ کیا آپ اس سلسلے میں

کوئی مدد کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سٹنگ روم میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابو حماس ایسا ہی آدمی تھا۔ وہ معاملات کو انتہائی خفیہ رکھنے کا عادی تھا۔ نجانے اس پر قاتلانہ حملہ کیسے ہو گیا حالانکہ وہ انتہائی محتاط زندگی گزارنے کا عادی تھا۔ بہرحال عمران صاحب مجھے زیادہ تو علم نہیں ہے البتہ اتنا ضرور علم ہے کہ ابو حماس کا انتہائی بااعتماد شخص اس کے گروپ میں ایک آدمی مسلم ہے۔ مسلم بوڑھا آدمی ہے۔ اس لئے وہ فیلڈ میں کام نہیں کرتا لیکن ابو حماس اس سے ہر معاملے میں مشورہ کرنے کا عادی تھا اور کہا جاتا ہے کہ مسلم' ابو حماس کی ناک کا بال ہے اس کے مشورے کے بغیر ابو حماس کوئی بڑا تو بڑا کوئی چھوٹے سے چھوٹا اقدام بھی نہیں کرتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ مسلم کو اس بارے میں علم ہو"۔ احمد علی نے کہا۔

"مسلم سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ابو خالد کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"نہیں۔ میں براہ راست اس سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی بیٹی زلیخا ایکریمیا کی گرین وڈ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ زلیخا مسلم۔ اس کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے۔ اور تو مجھے معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"گرین وڈ یونیورسٹی میں وہ کس کلاس کی طالبہ ہے"۔۔۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور مسلم اکثر اس سے ملنے ایکریمیا جاتا رہتا ہے"۔ احمد علی نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ بلیکی اور اس کا پورا گروپ تو بہرحال ختم کر دیا گیا ہے۔ لیکن وہاں آپ کے لئے کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے یہاں سے ایکریمیا اور وہاں سے قبرص جانا ہو گا۔ اگر میں بخیر وعافیت پہنچ گیا تو پھر وہاں سے میں بحفاظت اپنے اڈے تک پہنچ جاؤں گا۔ پھر مجھے کوئی خطرہ نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کو یہاں سے میک اپ میں بھیجا جائے گا اور آپ کے لئے کاغذات تیار کرا لئے جائیں گے۔ اس طرح آپ آسانی سے اور بحفاظت قبرص پہنچ جائیں گے۔ فی الحال آپ آرام کریں۔ کل آپ کی روانگی کا بندوبست ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو احمد علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کو میری وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔ احمد علی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر پاکیشیا کو انتہائی خطرناک منصوبے سے آگاہ کیا ہے احمد علی صاحب۔ پاکیشیا تو آپ کا مشکور رہے گا۔ تکلیف کیسی"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل پہنچ چکا تھا۔

"کچھ پتہ چلا اس بلیکی سے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے ایک بین الاقوامی تنظیم لاسٹ راؤنڈ کا نام لیا ہے۔ جس کا سربراہ کوئی رافٹ ہے جس کا ناراک میں رافٹ کلب ہے۔ یہ تنظیم اسلحہ اور منشیات کا دھندہ کرتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گارڈن کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں پرنس آف ڈمپ"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد راجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"ناراک میں کوئی تنظیم ہے لاسٹ راؤنڈ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ کافی بڑی تنظیم ہے۔ اسلحہ اور منشیات کو ڈیل کرتی ہے"۔ راجر نے جواب دیا۔

"یہ یہودی تنظیم تو نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا تو علم نہیں ہے۔ یہاں ایکریمیا میں تو سب ہی یہودی ہیں۔ بس یہاں تو دولت کی پوجا کی جاتی ہے"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا چیف رافٹ ہے۔ رافٹ کلب کا مالک۔ جانتے ہو اسے"۔ عمران نے پوچھا۔

"رافٹ لاسٹ راؤنڈ کا چیف نہیں ہے۔ ناراک آفس کا چیف ہے۔ بہرحال اچھی طرح جانتا ہوں۔ خاصے گہرے تعلقات ہیں اس سے"۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل پاکیشیا کے خلاف ایک انتہائی اہم ترین مشن بروئے کار لا رہا ہے۔ اسرائیل میں ایک فلسطینی گروپ ابو حماس نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے مجھے پاکیشیا میں اس سلسلے میں پیغام بھیجا۔ یہاں پاکیشیا میں اس آدمی کو گھیرنے کی کوشش کی گئی اور یہاں ایک مقامی گروپ جسے بلیکی گروپ کہا جاتا ہے اسے اس سلسلے میں رافٹ نے ہائر کیا ہے اس بلیکی سے اس رافٹ اور لاسٹ راؤنڈ کے بارے میں معلوم ہوا

ہے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ راجر نے پوچھا۔

"میں اصل آدمی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جس نے اس لاسٹ راؤنڈ کو ہائر کیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"رافٹ نے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر یہ کام کیا ہو گا۔ وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہے کہ اس کے براہ راست اسرائیل سے تعلقات ہوں"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کیا تم جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر جنوبی ایکریمیا میں ہے لیکن کہاں ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن اگر آپ مہلت دیں تو میں معلوم کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"کتنی مہلت چاہئے۔ یہ سن لو کہ ایک ایک لمحہ پاکیشیا کی سلامتی کے رسک پر گزر رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو بس صرف ایک گھنٹہ دے دیں"۔ راجر نے کہا۔

"ایک گھنٹے میں تم حتمی معلومات حاصل کر لو گے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا ہو جائے گا کیونکہ ولنگٹن میں مخبری کرنے والی ایک ایسی تنظیم ہے جو ایسی تنظیموں کے اندر بہت دور تک گھسی ہوئی ہے۔ اس کا چیف میرا ذاتی دوست ہے"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"او کے۔ لیکن مجھے حتمی معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ میں آپ کی پوزیشن سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اصل بات تو یہ ہے کہ اس لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری کا محل وقوع کہاں ہے۔ یہ کیسے معلوم ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل آدمی سامنے آجائے۔ تب شاید اس کا بھی علم ہو جائے۔ اس بار وقت بیحد کم ہے اور ہمیں وہاں کسی قسم کی کوئی بھرپور مدد بھی نہیں ملنی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے جب میں روانہ ہوں تو میرے سامنے حتمی ٹارگٹ موجود ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر راجر سے کال ملائی۔

"راجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ راجر کی آواز سنائی دی۔

"فون محفوظ کر لو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ معلومات مل گئی ہیں۔ لاسٹ راؤنڈ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم کے کسی میجر گیلارگر نے کیا ہے۔ اس خفیہ تنظیم کا نام ڈارک آئی ہے اور یہ ابھی حال میں ہی قائم کی گئی ہے۔ اس کا زیادہ تر کام فلسطینیوں کی مخبری ہے۔ لیکن میجر گیلارگر کا صرف نام استعمال ہوتا ہے اس شخص کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی جانتا ہے۔ لاسٹ راؤنڈ کا تعلق بھی براہ راست

اسرائیل سے ہے اور اسرائیل کے صدر نے لاسٹ راؤنڈ کے چیئرمین سے بات کرتے ہوئے ڈارک آئی اور میجر گیلارگر کے بارے میں بریف کیا اور میجر گیلارگر نے کال کر کے اس احمد علی کے بارے میں تفصیل بتائی۔ چونکہ ایشیا میں لاسٹ راؤنڈ کا تعلق رافٹ گروپ سے ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر نے یہ کام رافٹ کے ذمے لگا دیا اور رافٹ نے یہ کام پاکیشیا میں اپنے آدمیوں کے ذمے لگا دیا"۔ راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس میجر گیلارگر کی گفتگو کا ٹیپ مل سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹیپ۔ کس گفتگو کا ٹیپ"۔۔۔۔ راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جن تنظیموں کا تعلق براہ راست اسرائیل سے ہوتا ہے ان میں ہمیشہ یہ اصول ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی ہر قسم کی اہم گفتگو کو ٹیپ کیا جاتا ہے تاکہ کسی بھی وقت اعلیٰ حکام اسے سن سکیں۔ اس لئے اگر واقعی صدر نے خود فون کر کے میجر گیلارگر کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو بریف کیا ہو گا تو لامحالہ میجر گیلارگر نے جو گفتگو کی ہو گی وہ ٹیپ کی گئی ہو گی اور اگر اس ٹیپ کی کاپی مل جائے تو یہ تمہارا سب سے بڑا کارنامہ ہو گا اور جو معاوضہ تم مانگو گے اس سے دوگنا ملے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"معاوضے کی مجھے فکر نہیں ہے پرنس۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ

آپ معاوضہ دینے کے بارے میں بہت فراخ دست واقع ہوئے ہیں۔ لیکن اس ٹیپ کی کاپی۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں اگر کسی بھی طرح مل گئی تو کیا میں اسے آپ تک بھجوا دوں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"نہیں۔ تم اسے حاصل کرو اور مجھے فون پر صرف سنوا دینا بس"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو کام آسان ہو گیا ہے۔ اوکے۔ ایک گھنٹہ مزید دے دیں"۔ راجر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ڈارک آئی اور میجر گیلارگر اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل میں ہمارے طویل عرصے سے نہ جانے سے کافی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ پتہ نہیں اب جی پی فائیو موجود ہو گی یا اسے بھی ختم کر کے کوئی نئی تنظیم بنائی گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب۔ باقی تنظیمیں تو پہلے والی ہوں گی لیکن یہ تنظیم نئی بنائی ہو گی فلسطینی گروپس میں مخبری کے لئے اور شاید اسی لئے اس تنظیم نے ابو حماس کے اس احمد علی صاحب کو بھیجنے کا پتہ چلا لیا ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے صرف سرہلا دیا۔

"اگر یہ لانگ برڈ پراجیکٹ اسرائیل میں ہوا تو آپ کا کیا پروگرام ہو گا۔ وہاں تو انٹری ہی کافی مشکل ہو گی۔ کیونکہ صدر کے درمیان میں ملوث ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی اطلاع آپ تک پہنچ گئی ہے اس لئے اب وہ پوری طرح چوکنے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کوئی نہ کوئی طریقہ تو بہرحال سوچنا ہی پڑے گا۔ فی الحال حتمی معلومات تو مل جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پراجیکٹ اسرائیل سے ہٹ کر کسی جگہ بنایا جا رہا ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر راجر سے کال ملائی۔

"ٹیپ کے بارے میں کیا ہوا راجر"۔۔۔۔ عمران نے فون محفوظ کرانے کے بعد پوچھا۔

"ٹیپ مل گئی ہے۔ وہیں سے ہی براہ راست ٹیپ کرائی گئی ہے"۔ راجر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ اسے سنواؤ"۔۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو میجر گیلارگر بول رہا ہوں چیف آف ڈارک آئی"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ عمران کے لئے اجنبی تھا۔

"یس۔ لارڈ جیفرے چیئرمین آف لاسٹ راؤنڈ"۔۔۔۔ ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب نے آپ کو میرے متعلق بریف کیا ہے"۔۔۔۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"یس فرمایئے کیا حکم ہے"۔۔۔۔ لارڈ جیفرے نے جواب دیا۔

"اسرائیل کے ایک خفیہ فلسطینی گروپ کے لیڈر ابو حماس نے

ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کو پاکیشیا کے ایک شخص علی عمران سے ملنے کے لئے بھجوایا ہے اور اسرائیل کے ایک اہم اور خفیہ پراجیکٹ کے سلسلے میں اسے معلومات دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم نے ابو حماس کو کور کر لیا ہے۔ اسی سے یہ حتمی معلومات ملی ہیں۔ اس آدمی کو ہر صورت میں اس علی عمران سے ملنے سے روکنا ہے اور اس کا خاتمہ کرنا ہے"۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"لیکن میجر صاحب۔ ہمارا کوئی گروپ براہ راست پاکیشیا میں تو کام نہیں کرتا بلکہ پورے ایشیا میں کوئی گروپ نہیں ہے۔ ہمارا دائرہ کار تو ایکریمیا اور یورپ تک محدود ہے"۔۔۔۔ لارڈ جیفرے نے جواب دیا۔

"ہمیں معلوم ہے لیکن صدر صاحب کا خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اس اہم معاملے سے کسی اور کو آگاہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اس بارے میں کوئی بندوبست کریں۔ یہ معاملہ اسرائیل کی بقا اور مستقبل کا معاملہ ہے"۔۔۔۔ میجر گیلارگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اس احمد علی اور اس علی عمران کے بارے میں تمام تفصیلات نوٹ کرا دیں۔ کام ہو جائے گا"۔۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا تو دوسری طرف سے احمد علی کا حلیہ' اس کے آبائی گاؤں کا پتہ بتانے کے علاوہ علی عمران کا حلیہ' اس کا قدوقامت اور اس کے فلیٹ کا پورا پتہ بتا دیا گیا۔

"اگر یہ احمد علی فوری ٹریس نہ ہو سکے تو کیا اس علی عمران کا خاتمہ

کر دیا جائے"۔۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا۔

"صدر صاحب کا خصوصی حکم ہے کہ اس علی عمران کو اس بارے میں کسی قسم کا کوئی شک تو ایک طرف بھنک بھی نہیں پڑنی چاہئے ورنہ سب کیا دھرا ختم ہو جائے گا۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے اس احمد علی کے ساتھ کرنا ہے"۔۔۔۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہو گا"۔۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹیپ آف ہو گئی۔

"آپ نے سن لی ٹیپ پرنس"۔۔۔۔ راجر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بے حد شکریہ۔ اپنا معاوضہ بھی بتا دو اور بنک اکاؤنٹ بھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ خود ہی بھجوا دیں معاوضہ جو جی میں آئے۔ آپ کا کام کر کے مجھے دلی خوشی ہوئی ہے پرنس۔ بنک اکاؤنٹ وہی پہلے والا ہے"۔۔۔۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"طاہر۔ راجر کا اکاؤنٹ نمبر بک میں موجود ہو گا۔ اس کے اکاؤنٹ میں دس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرا دو۔ اس نے انتہائی اہم ترین معلومات اتنے کم وقت میں مہیا کر دی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں پہلے چیک تو کر لوں کہ ناراک میں ہمارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم موجود ہے۔ کافی عرصے سے تو چیک کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"رقم کی فکر مت کرو۔ گذشتہ کیس میں ناراک میں چودہ روز فرصت کے گزارے تھے اس میں یہی کام کیا تھا کہ گیم کلبوں سے رقمیں جیت کر اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دی تھیں۔ میں کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو ہی پوری کرنے کا قائل ہوں۔ پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی کھانے والے اور کم ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اب پراجیکٹ کا کیسے پتہ چلے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ایک کوشش کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے ایکریمیا کے رابطہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب ایکریمیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر ڈائل ہو گئے تو اس نے ولنگٹن سے تل ابیب کا خصوصی رابطہ نمبر ڈائل کر دیا اور ٹون آنے پر اس نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی نمبر ڈائل کر دیئے۔ اس طرح وہ ایکریمیا کے ذریعے اسرائیل سے رابطہ قائم کر لیتا تھا ورنہ پاکیشیا سے تو براہ راست اسرائیل کال نہیں ہو سکتی تھی۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میجر گیلارگر بول رہا ہوں چیف آف ڈارک آئی۔ صدر صاحب سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ انتہائی اہم بات"۔۔۔۔ عمران نے ٹیپ میں سنی ہوئی میجر گیلارگر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب ایک خصوصی میٹنگ میں مصروف ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد کال کر لیں۔ ان کا سختی سے حکم ہے کہ کسی صورت بھی انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس قسم کی میٹنگ ہے۔ کہیں اسی سلسلے کی میٹنگ نہ ہو جس سلسلے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"سلسلے کا تو مجھے علم نہیں۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ، بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شیفرڈ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے"---- ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"کتنی دیر میں ختم ہو جائے گی یہ میٹنگ"---- عمران نے کہا۔

"میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد فون کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو کال کر لوں گا"۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"سوری مسٹر ملٹری سیکرٹری۔ ڈارک آئی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارے متعلق ہی میٹنگ ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اس بات سے معلوم ہو گیا ہے کہ کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو تو موجود ہے باقی وہ سیکرٹ سروس شاید ختم کر کے اس کی جگہ کوئی نئی تنظیم بلیک ماسک بنائی گئی ہے جس کا انچارج کرنل رچرڈ ہے اور

ملٹری انٹیلی جنس کا انچارج بھی نیا ہے کرنل شیفرڈ۔ میجر گیلارگر کی اس میٹنگ میں شرکت نہ کرنے کا مطلب ہے کہ اسے واقعی انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس میٹنگ کی کارروائی کا علم ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا بس چلے تو یہیں فون پر بیٹھے بیٹھے پورا کیس ہی حل کر لیا کرو"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ملٹری سیکرٹری کو کال کیا لیکن اسے بتایا گیا کہ ابھی میٹنگ جاری ہے۔ چنانچہ عمران نے ایک بار پھر پندرہ منٹ بعد کال کی۔

"میٹنگ ختم ہو گئی ہے۔ میں بات کراتا ہوں"---- اس بار ملٹری سیکرٹری نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہیلو"---- چند لمحوں بعد صدر کی آواز سنائی دی۔ لہجے میں گو وہی پہلے جیسی ہی گونج تھی لیکن انداز سے محسوس ہو رہا تھا کہ صدر صاحب پہلے کی نسبت کچھ زیادہ ہی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ شاید یہ حکومت کے کاموں کا مسلسل دباؤ تھا جس کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔

"جناب۔ میں میجر گیلارگر بول رہا ہوں"---- عمران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے آج فون کیوں کیا ہے۔ پہلے تو تم ہمیشہ

ٹرانسیٹر پر ہی کال کرتے تھے"۔ صدر نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت جہاں موجود ہوں جناب۔ وہاں ٹرانسیٹر مہیا نہیں ہو سکتا جناب۔ اور بات انتہائی اہم ہے۔ مجھے اپنے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاسٹ راؤنڈ کو جو مشن دیا گیا تھا اس میں وہ ناکام رہا ہے اور اس احمد علی اور عمران کے درمیان ملاقات ہو چکی ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ کہ ابو حماس نے اس احمد علی کو لانگ برڈ کے محل وقوع کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اور اب اس محل وقوع کا علم علی عمران کو ہو چکا ہے"۔۔۔۔ عمران نے میجر گیلارگر کے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ابو حماس کو محل وقوع کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ محل وقوع کا علم تو سوائے میرے اور کمپلیکس میں کام کرنے والے لوگوں کے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔ لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب میں نے پاکیشیا ایک مخبر گروپ سے براہ راست رابطہ قائم کیا ہے اور میں نے انہیں احمد علی کا حلیہ بتایا۔ عمران کو وہ پہلے سے جانتے تھے اور انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت میں کوئی عمارت ہے جس کا نام رانا ہاؤس ہے۔ اس میں عمران کے دو ایکریمی ساتھی جوزف اور جوانا رہتے ہیں۔ احمد علی کو عمران وہاں لے گیا ہے اور وہ وہیں پر ہی موجود ہے اور جناب۔ لاسٹ راؤنڈ نے ناراک میں

اپنے گروپ کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ اس گروپ کا انچارج رافٹ ہے۔ رافٹ نے پاکیشیا میں اپنے گروپ بلیکی کے ذمے یہ کام لگایا ہے لیکن وہاں بلیکی سمیت اس کا سارا گروپ پکڑا گیا اور محل وقوع کا علم بھی میرے مخبر گروپ کو اتفاق سے ہوا ہے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کا فون ٹیپ کیا تو عمران اپنے کسی ساتھی صفدر سے باتیں کر رہا تھا۔ اس گفتگو کے دوران لانگ برڈ کمپلیکس کے محل وقوع کا بھی ذکر آیا اور عمران نے اپنے ساتھی صفدر کو بتایا کہ احمد علی نے بتایا ہے کہ یہ لانگ برڈ کمپلیکس تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف ویران پہاڑیوں کے نیچے بنایا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ چونکہ صدر صاحب نے لفظ کمپلیکس استعمال کیا تھا اس لئے عمران نے بھی کمپلیکس کہہ دیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی تقریباً درست محل وقوع ہے۔ ویری سیڈ۔ جس کو ہم نے اس قدر راز رکھا وہی راز نہ رہا۔ ویری سیڈ"۔ صدر نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"پھر جناب اب کیا حکم ہے۔ ویسے میری ایک تجویز ہے اگر آپ منظور فرمائیں تو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا"۔۔۔۔ صدر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہیں پاکیشیا میں ہی کیوں نہ گھیر لیا جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں پہنچیں انہیں وہیں الجھا دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ ہم ادھر ادھر الجھ جائیں گے اور وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ اس طرح ہماری توجہ دو طرف بٹ جائے گی۔ وہ اب لازماً اسرائیل آئے گا اس سے یہیں نمٹ لیا جائے گا۔ اوکے"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے کیسے درست محل وقوع کا اندازہ لگا لیا عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر یہ کمپلیکس اسرائیل کے اندر بنایا گیا ہے تو بہرحال اس سے مناسب جگہ اور نہیں ہو سکتی تھی اور اگر باہر بنایا گیا ہے تو پھر کسی بھی علاقے میں بنایا جا سکتا تھا۔ لیکن میرا آئیڈیا تھا کہ اس قدر اہم کمپلیکس یہ لوگ اسرائیل سے باہر بنانے کا رسک نہیں لیں گے۔ اس لئے میں نے اندازاً ہی بتایا تھا اور میرا اندازہ درست ثابت ہوا"---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح آپ نے انہیں مزید الرٹ کر دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آدمی جس قدر الرٹ ہو اتنی ہی وہ غلطیاں بھی کرتا ہے۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"---- عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ مشن کے لئے

تیار ہو جائیں۔ میں ضروری انتظامات کر لوں۔ اس کے بعد میں خود ان سے مل لوں گا"---- عمران نے کہا۔

"صالحہ کو ساتھ نہیں لے جائیں گے"---- بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی تیز رفتار مشن ہے اور صالحہ پہلے وہاں نہیں گئی اور اس بار ہمیں وہاں فلسطینی گروپوں کی امداد بھی حاصل نہیں ہو گی۔ اس لئے اس بار ہمارا مشن انتہائی کٹھن ہو گا"---- عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں کرنل ڈیوڈ، کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ داخل ہوئے۔ یہ صدر صاحب کا آفس تھا۔ صدر صاحب بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تینوں نے اندر داخل ہو کر صدر صاحب کو فوجی سیلوٹ کیے۔

"بیٹھو"۔ صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو وہ تینوں میز کی دوسری طرف رکھے ہوئے صوفوں پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں اس لئے فوری کال کیا ہے کہ عمران نے مجھ سے فون پر ابھی ایک گھنٹہ پہلے بات کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو تینوں کرنل بے اختیار چونک پڑے۔

"سر۔ عمران نے آپ سے فون پر بات کی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"ہاں۔ اس نے ڈارک آئی کے سربراہ میجر گیلارگر بن کر مجھ سے

بات کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو وہ تینوں کے چہرے مزید حیرت سے بگڑ گئے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے۔

"میں اس شخص کی معلومات اور اس کی ذہانت کا واقعی قائل ہو گیا ہوں۔ میں آخر تک سمجھ نہ سکا کہ بات کون کر رہا ہے۔ لیکن میں اس وقت چونکا جب اس نے لانگ برڈ کمپلیکس کے محل وقوع کی بات کی اور بتایا کہ یہ کمپلیکس اسرائیل میں تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف ویران پہاڑیوں کے نیچے ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں پہلی بار یہ خیال آیا کہ یہ میجر گیلارگر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میجر گیلارگر کا اس محل وقوع سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ ایسا آدمی ہے جو صرف اپنے کام سے کام رکھنے کا عادی ہے چنانچہ میں نے اسے کنفرم کر دیا کہ واقعی محل وقوع درست ہے۔ کال ختم ہونے کے بعد میں نے میجر گیلارگر کو کال کیا تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ میجر گیلارگر کو سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ تھا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ میجر گیلارگر کے بارے میں تو ہم بھی نہیں جانتے۔ پھر اس عمران کو اس کا کیسے علم ہو گیا اور اس نے اس کی آواز اور لہجے کی کس طرح نقل کر لی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہی تو اس کی ذہانت ہے۔ بہرحال اس نے کسی نہ کسی طرح یہ سب کچھ کر لیا۔ لیکن اس سے ایک فائدہ ہو گیا ہے کہ عمران اب سو فیصد کنفرم ہو گیا ہو گا کہ کمپلیکس کا محل وقوع ان پہاڑیوں میں ہے

اس لئے وہ لامحالہ اپنے مشن کے تمام اقدامات اسی محل وقوع کو سامنے رکھ کر کرے گا اور اس سلسلے میں میں چاہتا ہوں کہ وہ بری طرح الجھ جائے۔ اس سلسلے میں تمہاری کیا تجاویز ہیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ان پہاڑیوں کو فوج کے حوالے کر دیا جائے"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"جناب ان پہاڑیوں کے نیچے اگر ہمارا کوئی پراجیکٹ ہے تو پھر کام زیادہ اچھا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ایک چھوٹی سی معمولی لیبارٹری موجود ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تو اس لیبارٹری کو لانگ برڈ کمپلیکس قرار دے دیا جائے اور اس کی بالکل اسی طرح حفاظت کی جائے جس طرح لانگ برڈ کمپلیکس کی کی جاتی ہے۔ اس طرح عمران اسے تباہ کرنے کے لئے کام کرے گا اور ہم آسانی سے اس کا خاتمہ کر دیں گے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ آپ"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل شیفرڈ اور کرنل رچرڈ دونوں کی تجاویز اچھی ہیں جناب لیکن ہمیں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے۔ یہ ضروری نہیں کہ عمران آخری لمحے تک غلط فہمی کا شکار رہے۔ اس کے معلومات کے ایسے ذرائع ہیں کہ جو کسی کے تصور میں بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے

میری تجویز ہے کہ اصل کمپلیکس کی طرف سے قطعاً غفلت نہ برتی جائے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے اس کی حفاظت تو بہرحال ہو رہی ہے اور اس کے لئے علیحدہ تنظیم ہے۔ آپ لوگوں نے کمپلیکس کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ویسے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس لیبارٹری میں عارضی طور پر ایسی مشینری پہنچا دیں اور چند ایسے سائنس دان بھی پہنچا دیں جن کا تعلق لانگ برڈ کمپلیکس سے ہے۔ اس طرح ہم اسے عملی طور پر لانگ برڈ کمپلیکس کی شکل دے دیں۔ کرنل شیفرڈ فوج لے کر اوپر سے اس کی حفاظت کرے اور بلیک ماسک اندر سے اس کی حفاظت کرے جبکہ کرنل ڈیوڈ عمران اور اس کے ساتھیوں کو باہر سے روکے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ کی تجویز شاندار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی اس شاندار پلاننگ کی وجہ سے عمران اس بار یقینی طور پر موت کا شکار ہو جائے گا"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کی تمام تر ذمہ داری میں جی پی فائیو پر ڈال رہا ہوں۔ اس بار جی پی فائیو کو ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہر صورت میں"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر اس تجویز پر ہی عمل ہو گا۔ اب آپ جا سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا تو وہ تینوں اٹھے۔ انہوں نے فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد جب دروازہ بند ہو گیا تو صدر نے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"گیسٹ ہاؤس میں مس ڈومیری موجود ہیں۔ انہیں ملاقات کے لئے بھجواؤ"۔۔۔۔ صدر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر انتہائی شوخ رنگ کا اسکرٹ تھی، اندر داخل ہوئی۔ لڑکی کے چہرے پر انتہائی دلآویز مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ اس کے کانوں میں سرخ رنگ کے ٹاپس تھے۔ اپنے شوخ لباس کی وجہ وہ خاصی کم عمر اور چنچل سی لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔

"ڈومیری جناب صدر کی خدمت میں مودبانہ سلام عرض کرتی ہے"۔ لڑکی نے اندر داخل ہو کر مترنم آواز میں کہا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ صدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود صوفے کی طرف اشارہ کر دیا۔ ڈومیری اس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا پرس تھا جو اس نے اپنی جھولی

میں رکھ لیا تھا۔ صدر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکال کر میز پر رکھی اور پھر اسے کھول کر اس کے پہلے صفحے پر موجود فوٹو کو غور سے دیکھنے کے بعد انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر فائل بند کر دی۔

"تمہیں دیکھنے اور تم سے ملنے کے بعد جو کچھ اس فائل میں لکھا ہوا ہے اس پر یقین نہیں آتا۔ کیا واقعی فائل میں تمہارے جو کارنامے درج ہیں وہ حرف بحرف درست ہیں"۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر آپ کے تصور میں سیکرٹ ایجنٹ کی تصویر کسی خرانٹ، جھریوں بھرے چہرے، دہکتی ہوئی آنکھوں، لمبے چوڑے جسم اور اس پر سیاہ اوورکوٹ اور سیاہ ہیٹ، بغل میں جدید ہتھیار کی موجودگی پر مبنی ہے جبکہ یہ جدید دور ہے اس دور میں یہ سب چیزیں مفقود ہو چکی ہیں۔ میری فائل میں جو کچھ درج ہے وہ اس سے بہت کم ہے جو میں کر چکی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا کے علی عمران سے واقف ہو"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ علی عمران پرنس آف ڈھمپ۔ اسی کے متعلق پوچھ رہے ہیں ناں آپ"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی کے متعلق۔ تمہارا کیا خیال ہے کیسا سیکرٹ ایجنٹ ہے وہ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لومڑی اور انسان کی مشترکہ خصوصیات اس میں پائی جاتی

ہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا تو صدر صاحب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"گڈ۔ یہ اس کی شخصیت پر سب سے درست تبصرہ ہے۔ تمہارا کبھی اس سے ٹکراؤ ہوا ہے"۔۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ آج تک کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ میری خدمات مستقل طور پر لارڈ پیٹر کے پاس ہیں اور لارڈ پیٹر کے کسی معاملے کا پاکیشیا سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن عمران اور کرنل فریدی دو ایجنٹ ایسے ہیں جن کے تمام کارناموں کی فائلیں میرے پاس موجود ہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

"اس لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ علی عمران کی پرستار لگتی ہیں"۔ صدر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں اس کی صلاحیتوں کے بارے میں جو کچھ جانتی ہوں وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے برا منانے کی بجائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تمہیں اس کے خلاف کوئی مشن دیا جائے تو تمہارا ردعمل کیا ہو گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ردعمل کیا ہونا ہے جناب۔ میں اپنا مشن مکمل کروں گی"۔ ڈومیری نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں ان مشکلات کا پوری طرح اندازہ ہے جو اس کے مقابل مشن کے دوران تمہیں پیش آئیں گی"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"سیکرٹ ایجنٹ کی زندگی ہی مشکلات سے کھیلتے ہوئے گزرتی ہے۔ طریقہ کار اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جس طرح عمران کا کام کرنے کا اپنا مخصوص طریقہ ہے۔ اسی طرح میرا بھی کام کرنے کا اپنا طریقہ ہے اور آج تک مجھے کسی بھی مشن میں ناکامی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

"تمہاری فائل سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کیا تم اسرائیل سیکرٹ سروس کی سربراہ بننا پسند کرو گی"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تو میری زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے سر"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہیں عمران کے خلاف مشن میں کامیاب ہونا پڑے گا"۔ صدر نے کہا۔

"اگر آپ ایسا کوئی مشن مجھے سونپیں گے تو میں ویسے بھی اس مشن میں کامیاب ہونے کی کوشش کروں گی۔ کیونکہ یہ میرا فرض ہو گا"۔ ڈومیری نے کہا تو صدر صاحب مسکرا دیئے۔

"اوکے۔ پھر سرکاری طور پر مشن قبول کرو"۔۔۔۔ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مختصر طور پر اسرائیل کے مشن اور علی عمران کے اس مشن کے خلاف کام کرنے کی تفصیل بتا دی۔

"آپ کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسرائیل آئے گا اور لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا اور میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روکنا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ صدر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ لانگ برڈ کمپلیکس ہے کہاں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اس بارے میں کسی کو علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو بتایا جا سکتا ہے۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ تم نے صرف ایک کام کرنا ہے کہ پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور اگر وہ داخل ہو جائیں تو انہیں ان کے ٹارگٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دینا ہے۔ یہی مشن اسرائیلی تنظیم جی پی فائیو سرانجام دے گی جس کا انچارج کرنل ڈیوڈ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"کیا مجھے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ مل کر کام کرنا ہو گا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنے طور پر کام کرو گی اور کرنل ڈیوڈ اپنے طور پر کام کرتا رہے گا۔ جی پی فائیو تک تمہارے بارے میں اطلاعات پہنچا دی جائیں گی تاکہ تمہارا کسی بھی لمحے آپس میں ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ تمہیں سپیشل ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا جائے گا تاکہ پورے اسرائیل کی انتظامیہ۔ پولیس حتیٰ کہ فوج بھی تمہارے احکامات کی پابندی کرے۔

اس کے بعد تم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا' یہ سب تمہارا اپنا کام ہے۔ مجھے بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ مشن کامیاب رہے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے سر۔ لیکن ایک شرط ہے سر"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"شرط۔ کون سی شرط"۔۔۔۔ صدر نے چونک کر پوچھا۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات البتہ ضرور ابھر آئے تھے۔

"صرف اتنی شرط جناب کہ میں کام کرنے کے سلسلے میں پوری طرح آزاد ہوں گی۔ آپ اس بارے میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کیسی مداخلت۔ میں سمجھا نہیں۔ بہتر ہے کہ تم کھل کر بات کرو۔ کیونکہ یہ اسرائیل کی بقا اور مستقبل کا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا کام کرنے کا طریقہ عام سیکرٹ ایجنٹوں سے مختلف ہوتا ہے۔ میں بعض اوقات دوست بن کر مشن مکمل کرتی ہوں اور بعض اوقات دشمن بن کر۔ ہو سکتا ہے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی بھی روپ میں ٹکرا جاؤں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں ان کی ساتھی بن کر اسرائیل میں داخل ہوں اور اسرائیل کے خلاف کام شروع کر دوں لیکن بہرحال میں اپنا مشن مکمل کروں گی۔ یہ میں نے صرف مثال دی ہے۔ ضروری نہیں کہ میں ایسا ہی کروں۔

ایسے حالات میں اگر آپ تک رپورٹیں پہنچیں تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ ڈومیری غداری کر رہی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں مشن دینے کے بعد بھول جاؤں کہ تمہیں مشن دیا گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور بہتر یہی ہے کہ آپ جی پی فائیو یا کسی بھی دوسری ایجنسی تک یہ بات نہ پہنچائیں کہ میں اسرائیل کے لئے کام کر رہی ہوں۔ میں سب کام خود ہی کر لوں گی۔ آپ کو مشن کی کامیابی چاہئے وہ آپ کو مل جائے گی۔ یہ میرا وعدہ رہا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تھینک یو سر"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تو تمہیں ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایسی چیزیں الٹا میرے کام میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس لئے مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں آپ کی خصوصی فریکونسی پر بات کر کے آپ سے جاری کرا لوں گی"۔ ڈومیری نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو ڈومیری اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھ پر اس حد تک اعتماد کرنے کا بیحد شکریہ صدر صاحب۔ آپ یقیناً اس اعتماد پر مستقبل میں فخر کریں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی صدر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر پڑی ہوئی اس کی سرخ رنگ کی فائل اٹھا کر انہوں نے دوبارہ میز کی دراز میں ڈالی اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کرنل ڈیوڈ اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ---- کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں سر" ---- دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو" ---- کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"گروپ تھری کی طرف سے اطلاع ملی ہے جناب کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو قبرص میں مارک کر لیا گیا ہے" ---- کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ" ---- کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں

بے پناہ جوش امڈ آیا تھا۔

"گروپ تھری قبرص میں ڈیوٹی دے رہا ہے سر" ---- کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم ہے نانسنس۔ ڈیوٹی بھی میں نے ہی لگائی ہے اور بتا بھی مجھے ہی رہے ہو۔ اصل بات کرو۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ وہ کس طرح مارک ہوئے اور کس نے انہیں مارک کیا ہے۔ کس میک اپ میں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں" ---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"گروپ تھری نے بتایا ہے کہ ایکریمیا کی ریاست نواڈا سے ایک پرواز قبرص کے دارالحکومت نکوشیا پہنچی تو اس میں ایک عورت اور چار ایکریمی مرد شامل تھے۔ انہیں چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ لوگ سیاح ہیں اور قبرص کی سیر کرنے آئے ہیں۔ یہ لوگ ایئرپورٹ سے ایک بڑے ہوٹل میں منتقل ہو گئے لیکن ان کی نگرانی جاری رکھی گئی۔ اس ہوٹل کے مخصوص ویٹر کو ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ الیون گروپ کے ایک آدمی نے لے لی۔ جب ویٹر ان کے کمرے میں کھانا لے کر گیا تو اس نے وہ گفتگو سن لی جو یہ لوگ آپس میں کر رہے تھے۔ یہ گفتگو ایکریمی زبان میں ہو رہی تھی لیکن اس گفتگو کے درمیان ایک لفظ ایسا استعمال ہوا جو ایشیائی زبان کا تھا۔ چونکہ یہ آدمی پاکیشیا میں رہ چکا ہے اس لئے وہ اس لفظ کو سمجھتا ہے۔ یہ لفظ تھا "چائے" یعنی ٹی۔ اس کے اطلاع دینے پر ان کی خصوصی چیکنگ کے آرڈر کر دیئے گئے چنانچہ ریز

تھرٹی سکس کیمرے استعمال کئے گئے تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک عورت کے علاوہ باقی سب مرد ایشیائی ہیں۔ انہوں نے ایکریمی میک اپ کیا ہوا ہے۔ ان کیمروں نے جو تصویریں اتاریں ان کو جب مزید چیک کیا گیا تو عمران کا اصل چہرہ سامنے آگیا۔ اس طرح یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"۔ کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ریئلی گڈ نیوز۔ پھر کیا کیا گروپ تھری نے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ ابھی تک نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے رپورٹ بھیج کر ہدایات طلب کی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر نے جواب دیا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً قبرص سے اسرائیل میں داخل ہوں گے۔ گروپ تھری سے کہہ دو کہ وہ کسی قسم کی مداخلت کئے بغیر صرف یہ چیک کرتا رہے کہ یہ لوگ کس طرح اسرائیل میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کی اطلاع وہ فوراً دے گا تاکہ ہم اسرائیل کی سرزمین پر ان لوگوں کا استقبال موت کی صورت میں کر سکیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو قبرص میں ہی انہیں موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔ گروپ تھری ان معاملات میں بیحد تیز ہے"۔ کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"احمق تو نہیں ہو گئے۔ تم حملے کی بات کر رہے ہو۔ اگر انہیں

معمولی سی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ اس طرح غائب ہو جائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ میں تو حیران ہوں کہ گروپ تھری نے انہیں چیک بھی کر لیا اور ابھی تک انہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ تم انہیں فوری کہہ دو کہ وہ مزید محتاط ہو جائیں۔ کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔ صرف اطلاع دیں کہ وہ کس ذریعے سے اور کب اسرائیل روانہ ہوتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور جیسے ہی اطلاع ملے چاہے وہ آدھی رات کا وقت کیوں نہ ہو تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر مجھے رپورٹ دینی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو اس بار وہ قبرص کے راستے داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن اس بار وہ موت کے منہ میں داخل ہوں گے۔ یقینی موت کے منہ میں"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی فائل پر جم گئیں۔ لیکن پھر اس نے فائل کو ایک جھٹکے سے بند کیا اور اسے اٹھا کر میز کی دراز میں اس طرح پھینکا جیسے وہ کوئی انتہائی فضول چیز ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی آخری دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی بھری ہوئی ایک بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شراب کی بوتل منہ سے لگا لی۔ بوتل میں موجود پوری

شراب جب اس کے حلق میں نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور اسے ایک طرف پڑی ہوئی ٹوکری کی طرف اچھال دیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن مارک بول رہا ہوں جناب"---- دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی پرجوش تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ گروپ ون نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے کیپٹن مارک نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"گروپ ون نے۔ لیکن وہ تو مصر میں ڈیوٹی دے رہا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اور عمران اور اس کے ساتھی مصر کے سرحدی شہر القیس کے ایک ہوٹل میں موجود ہیں"---- کیپٹن مارک نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کب کی رپورٹ ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے رپورٹ ملی ہے"---- کیپٹن مارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس طرح معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"گروپ ون مصر کی طرف سے اسرائیل آنے والے تمام ممکنہ راستوں پر ڈیوٹی دے رہا ہے۔ القیس کے ہوائی اڈے پر ایکریمیا سے ایک فلائٹ پہنچی تو اس میں ایک عورت اور چار مردوں کا گروپ موجود تھا۔ وہ القیس کے ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ سیاح تھے لیکن گروپ ون کو ان کے قدو قامت پر شک گزرا تھا چنانچہ انہوں نے ریز تھرٹی سکس کیمرے استعمال کئے تو پتہ چلا کہ اس عورت کے علاوہ باقی چاروں مرد ایشیائی ہیں۔ وہ چاروں میک اپ میں ہیں۔ وہ اس وقت بھی اسی ہوٹل میں موجود ہیں"۔ کیپٹن مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی گروپ تھری نے بھی رپورٹ دی ہے کہ قبرص کے دارالحکومت نکوشیا میں بھی ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں۔ انہیں بھی ریز تھرٹی سکس کیمروں سے چیک کیا گیا۔ وہ بھی عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ القیس شہر میں موجود ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا یہ مافوق الفطرت لوگ ہیں کہ بیک وقت دونوں جگہوں پر موجود ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ رپورٹ تو یہی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان کے میک اپ چیک ہو چکے ہیں"۔ کیپٹن مارک

نے جواب دیا۔

"تم گروپ ون سے کہہ دو کہ وہ ان کی نگرانی کریں۔ لیکن انتہائی محتاط انداز میں اور جب وہ وہاں سے اسرائیل کے لئے روانہ ہوں کسی بھی ذریعے سے تو وہ فوراً اطلاع دیں۔ سمجھ گئے ہو۔ فوراً اطلاع دیں تاکہ یہاں ان کی یقینی موت کا بندوبست کیا جا سکے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن مارک نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ ان سب کو اب خواب میں بھی عمران اور اس کے ساتھی نظر آنے لگ گئے ہیں۔ ہونہہ۔ کارکردگی کا رعب ڈالا جا رہا ہے۔ نانسنس"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جیمز بول رہا ہوں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن جیمز کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"کہیں تم نے بھی یہ اطلاع دینے کے لئے فون تو نہیں کیا کہ گروپ ٹو نے شام کے سرحدی شہر وینا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ وہاں کے ہوٹل میں سیاحوں کے روپ میں موجود ہیں اور ریز تھرٹی سکس کیمروں سے انہیں چیک کر لیا گیا

ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہی رپورٹ دینی تھی سر۔ لیکن آپ کو تو پہلے ہی علم ہے سر۔ آپ کی معلومات حیرت انگیز ہیں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن جیمز نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا دل چاہا کہ اٹھ کر دیوار میں ٹکریں مارنی شروع کر دے۔

"میری معلومات کو گولی مارو۔ ابھی تم سے پہلے گروپ تھری اور گروپ ون بھی یہی رپورٹ دے چکے ہیں۔ گروپ تھری کی رپورٹ کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی نکوشیا میں موجود ہیں۔ گروپ ون کی رپورٹ کے مطابق مصر کے سرحدی شہر اتیس میں اور اب تمہاری رپورٹ کے مطابق شام کے سرحدی شہر وینا میں۔ میرا خیال ہے کہ اب مجھے مینٹل ہسپتال میں داخل ہو جانا چاہئے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس کہ یہ وہاں بھی ہوں"۔۔۔ کیپٹن جیمز نے کہا۔

"ممکن نہیں ہے ناں۔ تم بھی جانتے ہو ناں اسے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ گروپ تھری اور گروپ ون دونوں کی رپورٹیں غلط ہیں سر۔ یہ لوگ وینا میں ہی موجود ہیں سر"۔ کیپٹن جیمز نے کہا۔

"اس لئے کہ تمہارے گروپ ٹو کی یہی رپورٹ ہے۔ یہی کہنا

چاہتے ہو ناں۔ جبکہ کیپٹن کارٹر اور کیپٹن مارک دونوں کا بھی یہی اصرار ہے کہ وہ وہیں موجود ہیں جہاں وہ کہہ رہے ہیں۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ آپ باس ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن جیمز نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کی نگرانی کرو اور جب وہ اسرائیل کے لئے روانہ ہوں تو مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اسے واقعی یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہے۔

"تین گروپ بھیجے تھے۔ تینوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا۔ اگر چار پانچ اور گروپ بھی بھیجے ہوتے تو وہ بھی انہیں ٹریس کر لیتے۔ نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھلا بھی نہ تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ۔ اسے کیا ہو گیا ہے کیا اسے بھی پہاڑیوں پر تو عمران نظر نہیں آ گیا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا فرمایا ہے سر آپ نے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی

حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ نانسنس۔ فرمانا کیا ہے میں نے"۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ایک اطلاع۔ اطلاعات کہیں کرنل رچرڈ اطلاعات"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اطلاعات۔ کیا مطلب ہے۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ دوسری طرف سے کرنل رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے اسرائیل کو آنے والے تین راستوں پر چیکنگ گروپ بھیجے تھے ایک گروپ قبرص' دوسرا مصر کے سرحدی شہر القیس اور تیسرا گروپ شام کے سرحدی شہر وینا۔ تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ان علاقوں سے اسرائیل آئیں تو ان کو پہلے ہی مارک کیا جا سکے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے واقعی بے مثال ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ پلاننگ"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اب اس ذہانت کا انجام بھی سن لو۔ دس دس منٹ کے وقفے سے تینوں گروپس نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہوں نے چیک کر لیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یعنی تینوں جگہوں پر۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل رچرڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں اور تینوں گروپ بضد ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جگہ پر موجود ہیں جہاں وہ چیکنگ کر رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اب کرنل رچرڈ سے لطف لے کر بات کر رہا تھا۔

"انہیں شک پڑا ہو گا۔ اندازہ ہو گا اور اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اندازہ نہیں۔ کنفرم بات۔ کیونکہ تینوں گروپس کے پاس انتہائی جدید ترین کیمرے ہیں۔ ریز تھرٹی سکس کیمرے۔ ایسے کیمرے جو ہر قسم کے میک اپ کے بغیر اصل چہروں کی تصویر کھینچ لیتے ہیں اور سب جگہوں پر کیمروں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں کھینچی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں کہ یہ بیک وقت قبرص میں بھی موجود ہیں۔ مصر میں بھی اور شام میں بھی"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نہیں کہنا چاہتا۔ گروپ اور کیمروں کی تصویریں کہہ رہی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ابھی تل ابیب کے ایئرپورٹ سے۔ بندرگاہ سے

اور سرحدی پہاڑیوں سے، سب اطراف سے جہاں جہاں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ ہو رہی ہے، یہی رپورٹ آئے گی اور سب نے اپنی اپنی جگہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"حیرت ہے۔ انتہائی حیرت۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اگر یہ درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے کھیل کھیلا ہے کہ نقلی آدمی دو جگہوں پر بھیج دیئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نقلی تو وہ تب ہوتے، جب وہ اصل چہروں میں ہوتے اور کیمرے رپورٹ دیتے کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ وہ تو میک اپ میں ہیں جبکہ کیمرے ان کے اصل چہروں کی رپورٹیں دے رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اب اسے باقاعدہ اس گفتگو میں لطف آنے لگ گیا تھا کیونکہ جیسے جیسے کرنل رچرڈ کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے کرنل ڈیوڈ کی جھلاہٹ ختم ہوتی جا رہی تھی اور اسے لطف آنے لگ گیا تھا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ لیکن پھر یہ کیا مطلب ہوا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے ایک لحاظ سے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"آ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ خود میری سمجھ میں نہیں آ رہا اور جب میری سمجھ میں نہ آ رہا ہو تو پھر تمہاری سمجھ میں کیسے آ سکتا ہے۔ لیکن

تم نے کال کیوں کی ہے۔ تمہاری ڈیوٹی تو صدر صاحب نے لیبارٹری کے اندر لگائی تھی۔ کہیں وہاں تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نہیں پہنچ گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری ڈیوٹی تو لیبارٹری میں ہی ہے۔ لیکن مجھے معلوم تو ہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہو رہا ہے"---- کرنل رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب میں تمہیں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہوں۔ اب میں اسی کام کے لئے رہ گیا ہوں۔ ایک تو تم لوگوں کے ساتھ یہی مصیبت ہے کہ ذرا سا تمہیں منہ لگالو تو تم سر چڑھ جاتے ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"لیری تم اور یہاں۔ کیا بات ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے نوجوان کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ لیری پریذیڈنٹ ہاؤس میں کام کرتا تھا اور وہ کرنل ڈیوڈ کا مخبر بھی تھا۔

"باس۔ ایک اہم بات بتانے آیا ہوں۔ یہ فون پر کرنے والی بات نہیں تھی"---- لیری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

"بیٹھو۔ بولو کیا بات ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کسی ڈومیری کو جانتے ہیں"---- لیری نے میز کی طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈومیری۔ کیا مطلب۔ کون ڈومیری۔ یہ تم نے کیا پہیلیاں بجھوانا شروع کر دی ہیں۔ کیا اس کام کے لئے تمہیں میں ہی نظر آیا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اگر آپ اسے جانتے ہیں تو پھر مجھے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے"---- لیری نے کہا۔

"کون ہے وہ۔ مرد ہے۔ عورت ہے۔ جانور ہے۔ الو ہے۔ گدھا ہے۔ کون ہے یہ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ خاتون سیکرٹ ایجنٹ ہے اور صدر صاحب نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن سونپا ہے"---- لیری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون ہے یہ ڈومیری"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے تو حاضر ہوا ہوں باس۔ آپ صدر صاحب سے ملنے تشریف لے گئے تو اس وقت یہ محترمہ گیسٹ ہاؤس میں موجود تھی۔ نوجوان لڑکی ہے۔ پھر صدر صاحب نے آپ کے واپس جانے کے فوراً بعد اسے کال کر لیا۔ اس پر میں چونکا اور میں نے سپیشل چیکنگ کی تو

مجھے معلوم ہوا کہ ان محترمہ کا تعلق کارمن سے ہے اور لارڈ پیٹر کی تنظیم سے متعلق ہے اور صدر صاحب نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن سونپا ہے تو ڈومیری نے باقاعدہ شرط لگا دی"——— لیری نے کہا۔

"کیسی شرط۔ پوری تفصیل بتاؤ"——— کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو لیری نے تقریباً وہ تمام گفتگو دوہرا دی جو صدر اور ڈومیری کے درمیان ہوئی تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ کل کی لونڈی اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرے گی"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ بہت تیز لڑکی ہے باس۔ اس نے جو باتیں کی ہیں اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کی پلاننگ یہ ہے کہ عمران سے دوستی کر کے وہ اسے ختم کرنا چاہتی ہے"——— لیری نے کہا۔

"وہ انتہائی احمق عورت ہے۔ عمران اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے۔ بہرحال جو کرے گی سو بھگتے گی۔ تم جاؤ"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور لیری اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ صدر صاحب کا بس نہیں چل رہا کہ جا کر خود عمران کی گردن دبا لیں"——— کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ۔ چیف آف۔ جی پی فائیو"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ حکم باس"——— دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ایک بار کسی لارڈ پیٹر کا ذکر کیا تھا جو کارمن میں بہت بڑی حیثیت کا مالک ہے"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لارڈ پیٹر کارمن کا بہت بڑا آدمی ہے"——— انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا کرتا ہے وہ۔ کیا دھندہ ہے اس کا"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ ویسے تو پورے کارمن میں روز ریسٹورنٹ' روز ہوٹل اور روز گیم کلبوں کا جال پھیلا ہوا ہے جو سب لارڈ پیٹر کی ملکیت ہیں لیکن وہ انتہائی حساس ترین اسلحے کا ڈیلر ہے"——— انتھونی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"حساس ترین اسلحے کا ڈیلر۔ کیا مطلب"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ انتہائی حساس اور اہم اسلحہ جو کارمن کی خفیہ لیبارٹریوں اور فیکٹریوں میں تیار ہوتا ہے۔ سرکاری یا غیر سرکاری طور پر۔ لارڈ پیٹر ایسے اسلحے کے فارمولے اور نمونے اسرائیلی حکومت کو سپلائی کرتا

ہے وہاں سے چوری کرا کر یا دولت کے ذریعے چرا کر"۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو وہ حکومت اسرائیل کا اہم ترین آدمی ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتھونی نے جواب دیا۔

"اس نے سیکرٹ ایجنٹوں کا بھی کوئی گروپ بنایا ہوا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ پوری تنظیم ہے جس کا نام ریڈ روز ہے۔ اس کی سربراہ ایک نوجوان لڑکی ڈومیری ہے"۔۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"کیا تم اس لارڈ اور ڈومیری سے ذاتی طور پر واقف ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ جی پی فائیو میں شفٹ ہونے سے پہلے میں ریڈ روز کے ساتھ ہی کام کرتا تھا"۔۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ ڈومیری مجھے کاٹنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ اس چڑیا کے اڑنے سے پہلے ہی پر کاٹ دوں۔ بولو کس طرح کٹ سکتے ہیں اس کے پر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔۔۔۔ انتھونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم میرے دفتر میں موجود ہوتے تو میں تمہارے سر پر دس جوتے مار کر تمہیں مطلب سمجھا دیتا نانسنس۔ اس کا مطلب ہے کہ میں جو

بات کروں' پہلے اس کا مطلب سمجھاؤ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ڈومیری میرے مقابلے پر کام کر رہی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ کام کرے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ وہ تو کارمن میں کام کرتی ہے جبکہ جی پی فائیو اسرائیل میں کام کرتی ہے۔ پھر وہ کیسے آپ کے مقابلے میں کام کر سکتی ہے"۔۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ تم احمق آدمی ہو۔ انتہائی احمق"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ احمق۔ نجانے کون احمق لوگ ہیں جو ایسے بیوقوفوں کو بھرتی کر لیتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا کہ انٹرکام کا گھنٹی بج اٹھی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا اب میں ہی رہ گیا ہوں اس کام کے لئے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ میجر براؤن آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میجر براؤن۔ لیکن وہ تو ایکریمیا گیا ہوا تھا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس وقت وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیجو اسے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہوا براؤن آ گیا۔ مجھے اب اس کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی تھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ دریائی گھوڑے کی طرح لمبا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ٹھوڑی کی مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی خوشامدانہ انداز میں بات کرنے والا آدمی ہے۔ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"آؤ میجر براؤن۔ اچھا ہوا تم خود آ گئے۔ ورنہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ تمہیں بلواؤں۔ آؤ بیٹھو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ یقین کریں کہ ایکریمیا میں دو ماہ گزارنے میرے لئے انتہائی کٹھن ہو گئے حالانکہ جناب ایکریمیا میں بڑے بڑے افسر ہیں۔ لیکن جناب آپ کی ذہانت۔ آپ جیسا جاہ و جلال۔ آپ جیسا رعب و دبدبہ میں نے وہاں کسی میں نہیں دیکھا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن تمہارا کورس تو ابھی رہتا تھا۔ پھر تم پہلے کیسے آ گئے"۔

کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ کورس مکمل ہو گیا اور میں واپس آ گیا ہوں۔ اور باس یہاں آتے ہی مجھے معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف آپ مشن مکمل کر رہے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی سر۔ کیونکہ مجھے یقین ہے سر کہ آپ اس مشن میں سو فیصد کامیاب رہیں گے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تمہاری سوچ اچھی ہے میجر براؤن۔ لیکن اس بار صدر صاحب کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہرا یرا غیرا نتھو خیرا کو عمران کے خلاف مشن دیتے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شیفرڈ کیا کم تھے کہ اب انہوں نے کارمن کی ایک نوجوان لڑکی کو بھی یہ مشن سونپ دیا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ صدر صاحب کو فون کر کے کہہ دوں کہ پہلے آپ ان سب کو اچھی طرح لڑا لیں جب ان کا خاتمہ ہو جائے تو پھر مجھے کہیں۔ لیکن۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ بھی اس مشن پر کام کر رہے ہیں سر"۔ میجر براؤن نے حیران ہو کر کہا۔

"جب میں نے ابھی خود تمہیں بتایا ہے کہ تو پھر تم نے سوال کیوں پوچھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔ جھوٹ بول رہا ہوں۔ بکواس کر رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو یکلخت پلٹ گئی۔ اس لئے اس کے لہجے میں یکلخت غصہ عود کر آیا تھا۔

"سوری باس۔ میرا یہ مطلب نہ تھا بلکہ میں تو اس لئے حیران ہو رہا تھا کہ صدر صاحب تو آپ کی صلاحیتوں کے بیحد مداح ہیں پھر وہ آپ کی موجودگی میں کیسے دوسروں کو مشن دے سکتے ہیں"---- میجر براؤن نے فوراً ہی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ ادھر عمران کی طرف سے بھی اس بار عجیب رپورٹیں مل رہی ہیں۔ وہ نکوشیا میں بھی موجود ہے۔ القیس میں بھی اور ویانا میں بھی۔ اس بار تو میرا خیال ہے کہ سب کے ہی دماغ خراب ہو رہے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نکوشیا میں۔ مگر باس۔ میں تو یہاں آنے سے پہلے نکوشیا میں رکا تھا وہاں کیپٹن گراہم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ انہیں ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں مل سکیں"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کب کی بات ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے کی باس۔ میں خصوصی چارٹرڈ ہیلی کاپٹر پر آیا ہوں اور نکوشیا سے سیدھا ہیڈکوارٹر ہی پہنچا ہوں"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے کیپٹن کارٹر نے خود فون پر کہا ہے کہ گروپ تھری نے نکوشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو مارک کیا ہے اور ریز تھرٹی سکس کیمروں سے ان کی تصویریں کھینچی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن مجھے تو اس نے کوئی ایسی بات نہیں بتائی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں براہ راست کیپٹن گراہم سے بات کروں"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ہاں ابھی کرو اور میرے سامنے کرو۔ کیا چکر چل رہا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو میجر براؤن کالنگ۔ اوور"---- میجر براؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا خوشامدانہ لہجہ یکسر تحکمانہ رنگ میں تبدیل ہو گیا تھا۔

"یس کیپٹن گراہم اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن گراہم۔ تم نے اپنے ہیڈکوارٹر انچارج کیپٹن کارٹر کو اطلاع دی ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ اوور"---- کیپٹن گراہم نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں نے تو ایسی کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی تک نکوشیا میں کھوج لگ سکا ہے۔ میں نے آپ کو بھی رپورٹ دی تھی کہ ہم پوری طرح چوکنا ہیں۔ اوور"۔ کیپٹن گراہم نے کہا۔

"لیکن کیپٹن کارٹر نے چیف کرنل ڈیوڈ کو اطلاع دی ہے کہ تم نے اسے رپورٹ دی ہے کہ تم نے نکوشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں نے تو ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"۔ کیپٹن گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ کیا چکر ہے۔ کیا اس کیپٹن کارٹر کے کان بجنے لگ گئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن کارٹر سے بات کراؤ فوراً"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ پی اے نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں سر"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ گروپ تھری نے نکوشیا میں

عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے بلکہ ریڈ تھرٹی سکس کیمروں سے ان کی تصویریں بھی کھینچ لی ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹن نے جواب دیا۔

"لیکن کیپٹن گراہم نے ابھی میجر براؤن کو بتایا ہے کہ اس نے تمہیں ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ سر اس کی کال کی ٹیپ موجود ہے سر۔ اور میں نے آپ کے حکم پر اسے نگرانی کا حکم دیا ہے۔ وہ ٹیپ بھی موجود ہے سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دونوں ٹیپ لے کر میرے دفتر میں آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ اقلیس میں گروپ ون کے انچارج سے بات کرو۔ اس نے بھی تو ایسی ہی رپورٹ دی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ لیکن جب وہاں کے انچارج نے بھی ایسی رپورٹ سے لاعلمی ظاہر کی تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ پھر اس کے کہنے پر جب میجر براؤن نے ویٹا میں گروپ ٹو کے انچارج سے بات کی تو وہاں سے بھی یہی رپورٹ ملی۔ اب تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مائیکرو ٹیپس موجود تھیں۔ یہ کارٹر تھا۔ اس نے

اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کیپٹن کارٹر۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں یا تم سب پاگل ہو گئے ہو۔ تم نے رپورٹ دی۔ پھر کیپٹن مارک نے رپورٹ دی۔ پھر کیپٹن جیمز نے رپورٹ دی۔ لیکن اب ان تینوں گروپس کے انچارج صاف انکاری ہیں۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر آپ ٹیپ سن لیں"---- کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"سناؤ۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن کارٹر نے ٹیپیں میز پر رکھیں اور مڑ کر دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں موجود ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکالا اور الماری بند کر کے واپس مڑا۔ اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور ایک ٹیپ اٹھا کر اس نے اس میں ایڈ جسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن گراہم بول رہا ہوں"---- کیپٹن گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"---- کیپٹن کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"باس ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے"۔ کیپٹن گراہم کی جوشیلی آواز سنائی دی اور پھر اس نے وہی رپورٹ دینی شروع کر دی جو کیپٹن کارٹر، کرنل ڈیوڈ کو دے چکا تھا۔

"یہ تو کیپٹن گراہم کی ہی رپورٹ ہے۔ یہ آخر چکر کیا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں یہ آواز پہچان گیا ہوں۔ یہ آواز کیپٹن گراہم کی نہیں ہے۔ یہ بلیک ماسک کے کیپٹن پاؤل کی آواز ہے۔ وہ کیپٹن گراہم کی آواز کی نقل کر کے بول رہا ہے"---- میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن کارٹر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ۔ تم کس بنیاد پر کہہ رہے ہو۔ آواز تو کیپٹن گراہم کی ہی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہ کیپٹن گراہم نہیں ہے بلکہ کیپٹن پاؤل کی آواز ہے۔ میں اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ وہ اور میں دس سال تک ملٹری انٹیلی جنس میں اکٹھے رہے ہیں جناب۔ اس کی گردن کے اندر سے ایک اور مخصوص آواز آتی ہے۔ یہ اس کے گلے کے ٹانسلز میں ایک مخصوص خرابی کی وجہ سے ہے اور ویسے بھی اسے آواز کی نقل کرنے کا شوق ہے بلکہ یہ اس کی ہابی ہے۔ میں ابھی اس کا ثبوت بھی دے سکتا ہوں"---- میجر براؤن نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ثبوت ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن کارٹر۔ ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کے انچارج کیپٹن شام کو بلاؤ اور اسے کہو کہ کمپیوٹرائزڈ وائس چیکر بھی لے آئے"۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن کارٹر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اگر یہ آواز واقعی کیپٹن پاؤل کی ہے تو کیا اقیس اور وینا سے بھی اس نے کال کی ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے یہ سب کچھ ان گروپوں کے متعلق بھی معلوم ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک ماسک کے مخبر ہمارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں انہیں ٹریس کرنا پڑے گا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن کارٹر کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں پر ایک بڑی مستطیل نما مشین اٹھائی ہوئی تھی جو اس نے میز پر رکھی اور پھر فوجی سیلوٹ کر دیا۔

"کیپٹن شام۔ تمہاری لائبریری میں کیپٹن گراہم کی آواز ہے"۔ میجر براؤن نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا۔

"اور بلیک ماسک کے کیپٹن پاؤل کی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن شام نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پہلے اس ٹیپ میں موجود آواز کو کمپیوٹر میں چیک کر کے بتاؤ کہ کیا یہ آواز کیپٹن گراہم کی ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر کس کی ہے۔ کیپٹن پاؤل کی آواز ہے یا کسی اور کی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن شام نے ٹیپ اٹھائی اور اسے مشین کے ایک مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر اس نے بٹن آن کر کے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"نو سر۔ یہ کیپٹن گراہم کی آواز نہیں ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شام نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ دیکھئے سر کمپیوٹر کاشن"۔۔۔۔ کیپٹن شام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو گھما کر اس کے سامنے کا حصہ کرنل ڈیوڈ کی طرف کر دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اب چیک کرو کہ کیا یہ کیپٹن پاؤل کی آواز ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن شام نے مشین کا رخ دوبارہ اپنی طرف کیا اور پھر اس نے ایک بار پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ یہ واقعی کیپٹن پاؤل کی ہی آواز ہے"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میجر براؤن کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن شام نے ایک بار پھر مشین کا رخ گھمایا اور پھر کمپیوٹر کاشن کے بارے میں سمجھانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو میجر براؤن۔ اور مجھے تم پر فخر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف باقاعدہ پلان کے تحت سازش کی جا رہی ہے۔ میں اس کرنل رچرڈ کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑوں گا۔ اسی لئے اس نے مجھ سے فون پر پوچھا تھا کہ عمران کے بارے میں کیا

اطلاع ہے۔ اور پھر جب میں نے اسے بتایا کہ تین مختلف جگہوں پر بیک وقت انہیں دیکھا گیا ہے تو اس نے باقاعدہ حیرت کا اظہار کیا تھا۔ میں ابھی صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلے یہ تو معلوم ہو کہ اس سے ان کا اصل مقصد کیا ہے"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اصل مقصد کیا ہونا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ میں غلط اطلاعات پر الجھ جاؤں اور وہ اپنی کارکردگی دکھا جائے۔ یہ دوسرا کرنل شیفرڈ بھی یقیناً اس کے ساتھ اس سازش میں شریک ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ پھر پہلے باقی دو کالوں کو بھی چیک کر لیں۔ پھر صحیح صورت حال سامنے آئے گی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب چیکنگ مکمل ہو گئی تو پتہ چلا کہ باقی دونوں کالیں بہرحال گروپ ٹو اور گروپ ون کے انچارجوں کی نہیں بلکہ وہ بھی کیپٹن پاؤل کی ہی ہیں تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے، پی اے کی آواز

سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب سے بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیپٹن کارٹر اور کیپٹن شام پہلے ہی اس کے اشارے سے باہر جا چکے تھے۔ اب کمرے میں صرف میجر براؤن موجود تھا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری سے بات کیجئے"۔۔۔۔ پی اے نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ آف جی پی فائیو سپیکنگ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ فارغ ہوں تو میری ان سے بات کرائیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

بند باڈی کی ایک بڑی سی فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایک پہاڑی علاقے کے درمیان وسیع سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک فوجی جوان موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر عمران' صفدر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور ان سب کے جسموں پر بھی فوجی کمانڈوز جیسی یونیفارمز تھیں۔ جس پہاڑی علاقے سے جیپ گزر رہی تھی یہ علاقہ ملک شام اور اسرائیل کا سرحدی علاقہ تھا اور اس پہاڑی علاقے میں شامی ایئر فورس کا اڈہ تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود نوجوان شامی فوج سے تعلق رکھنے والا کیپٹن اسد تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے پہلے آران اور پھر آران سے سیدھے ترکیہ اور پھر ترکیہ سے وہ شام پہنچے تھے شام کے دارالحکومت دمشق کے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال شامی فوج کے اعلیٰ افسر نے کیا۔ پھر

ایئرپورٹ سے ایئر فورس کے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر نے انہیں سرحدی علاقے ماشیکا پہنچایا گیا اور ماشیکا کی ایک چھوٹی سی فوجی چوکی سے وہ کیپٹن اسد کے ساتھ اس جیپ میں سوار ہو کر اسرائیلی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے مسلسل سفر کیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کے چہروں پر کسی قسم کی تھکاوٹ کے آثار موجود نہ تھے۔ عمران نے اس بار اسرائیل میں شام سے داخل ہونے کا پلان بنایا تھا۔ عمران نے بحیثیت ایکسٹو شامی سیکرٹ سروس کے چیف جنرل طیب سے مدد مانگی تھی اور جنرل طیب نے اس سلسلے میں واقعی انتہائی تیزی سے اور فول پروف انداز میں تمام کارروائی کی تھی اور یہ اسی کارروائی کا نتیجہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اب اسرائیلی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"سر۔ اگر میں ایک بات پوچھوں تو آپ ناراض تو نہیں ہوں گے"---- اچانک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن اسد نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے ملک میں ایک خاص قسم کے کباب ملتے ہیں جنہیں ہم شامی کباب کہتے ہیں اور یہ شامی کباب کافی لذیذ ہوتے ہیں اور مجھے ذاتی طور پر بھی بیحد پسند ہیں اور آپ چلو کباب نہ سہی' بہرحال شامی کیپٹن تو ہیں۔ اس لئے آپ بھی اس پسندیدگی کے دائرے میں داخل ہیں اور جو پسندیدگی کے دائرے میں داخل ہو جائے اس کی کسی بات کا برا نہیں منایا جاتا"---- عمران نے جواب میں پوری تقریر کرتے

ہوئے کہا تو کیپٹن اسد بے اختیار ہنس پڑا۔

''شکریہ سر۔ آپ واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ نے اس سرحد سے اسرائیل میں داخل ہونے کا پروگرام کیوں بنایا ہے۔ اس علاقے میں تو اسرائیلی فوج کی بہت بڑی چھاؤنی ہے اور ایئر فورس کا ایک بہت بڑا اڈہ بھی۔ یہاں تو چپے چپے پر اسرائیلی فوجی پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرف سے تو اسرائیل میں داخل ہونا خود کشی کرنے کے مترادف ہے''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''اسرائیلی سرحد پر تو ہر طرف ایسا ہی حال ہے۔ کیا تمہارے ذہن میں کوئی اور ایسا راستہ ہے جو محفوظ ہو اور ہم اطمینان سے تل ابیب پہنچ جائیں''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بہرحال یہاں تو انتہائی زیادہ فوج ہے اور علاقوں میں کم ہو گی''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''جہاں زیادہ احتیاطیں اور چیکنگ وغیرہ ہو۔ وہیں زیادہ آسانیاں بھی ہوتی ہیں کیونکہ ذمہ داریاں بٹی ہوئی ہوتی ہیں''۔۔۔۔ عمران نے گول مول سا جواب دیا تو کیپٹن اسد نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہا۔ جیپ مسلسل سفر کرتے کرتے اچانک پہاڑی کے دامن میں جا کر رک گئی۔

''کیا ہوا''۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اس پہاڑی پر چڑھتے ہی ہم اسرائیلی فوجیوں کی نگاہ میں آجائیں گے سر''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''کیا اس پہاڑی کی دوسری طرف اسرائیلی علاقہ ہے''۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

''جی نہیں۔ سرحد تو ابھی دس بارہ کلو میٹر دور ہو گی لیکن ان کی چیک پوسٹ کافی بلند ہے۔ وہاں سے باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے البتہ رات کے وقت پیدل سرحد تک پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت جیسے ہی جیپ اوپر پہنچی وہ اسے مارک کر لیں گے''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''یہاں سے اسرائیلی ایئر فورس کا اڈہ کتنے فاصلے پر ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''وہ اسرائیل کی سرحد کے اندر تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصے پر ہے''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''اوکے۔ آپ ہمیں یہیں ڈراپ کر دیں اور خود واپس چلے جائیں۔ آگے ہم جانیں اور ہمارا خدا''۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

''سر اس وقت سرحد پار کرنا حماقت ہے۔ آپ رات کا انتظار کر لیں''۔۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں کیپٹن اسد۔ ہم بھی اس بات کو سمجھتے ہیں۔ ہم دن کے وقت یہاں اس لئے آئے ہیں تاکہ رات تک نہ صرف پورے علاقے کا جائزہ لے لیں بلکہ اپنے آپ کو ماحول سے مانوس بھی

کرلیں"---- عمران نے کہا تو کیپٹن اسد نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھرانہیں خدا حافظ کہہ کر اس نے جیپ موڑی اور پھر تیزی سے اسے دوڑاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ کا پروگرام کیا ہے عمران صاحب"---- صفدر نے کہا۔

"تل ابیب پہنچنا"---- عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہاڑی پر چڑھنا شروع کر دیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ چوٹی پر پہنچ کر عمران ایک چٹان کی اوٹ میں لیٹ گیا اور اس نے گلے میں لٹکی ہوئی انتہائی طاقتور دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ باقی ساتھی خاموشی سے ادھر ادھر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو کر ویسے ہی دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دوسری طرف ایسا ہی پہاڑی علاقہ تھا لیکن کچھ فاصلے پر انہیں ایک پہاڑی چوٹی پر بنی ہوئی ایک چیک پوسٹ نظر آ رہی تھی جس پر اسرائیل کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا۔ عمران کی نگاہیں دوربین کے شیشوں کے پیچھے اسی چیک پوسٹ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ دوربین کی وجہ سے چیک پوسٹ اسے بالکل قریب نظر آ رہی تھی۔

چیک پوسٹ پر اس وقت چار مسلح فوجی موجود تھے جن میں سے دو تو کرسیوں پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ دو شام کی سرحد کی طرف منہ کئے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ چیک پوسٹ پر دو بڑی بڑی مشینیں بھی اسے نظر آ رہی تھیں لیکن ان مشینوں کو سیاہ رنگ کے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ عمران نے اب اس چیک پوسٹ

اور اس پہاڑی کے درمیانی علاقے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چیک پوسٹ سے نیچے دو بڑی بڑی بیرکیں بنی ہوئی تھیں جن کے قریب کئی فوجی نظر آ رہے تھے اور دو بڑی بڑی جیپیں بھی موجود تھیں۔ چیک پوسٹ سے عمران اور اس کے ساتھیوں والی پہاڑی کے درمیان ایک جگہ اسے خاردار تار گزرتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور خاردار تار اور اس چیک پوسٹ کا درمیانی فاصلہ تقریباً پانچ چھ سو گز تھا۔ خاردار تار دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کافی دیر تک حالات کا جائزہ لینے کے بعد عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"تمہیں تمہارے چیف نے مشن کے بارے میں تو بریف کر دیا ہو گا"---- عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بےحد سنجیدہ تھا۔

"ہاں۔ چیف نے بتایا ہے کہ اسرائیل کوئی ایسا طیارہ بنا رہا ہے جو براہ راست پرواز کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کر سکتا ہے۔ اس کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے اور اس کا کمپلیکس تل ابیب کے شمال میں پہاڑیوں کے نیچے ہے اور ہم نے اس لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنا ہے"---- جولیا نے بھی اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے زیادہ تو کچھ نہیں بتایا"---- جولیا نے جواب

دیا۔

"تو پھر باقی باتیں مجھ سے سن لو۔ کیونکہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ مشن ایسا ہے کہ شاید پھر ہمیں اطمینان سے بیٹھنے اور باتیں کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ پہلے ہم نے اسرائیل میں جتنے بھی مشن مکمل کئے ہیں ان میں ہمیں شاکر سرات صاحب کے فلسطینی گروپس کی حمایت حاصل ہوتی تھی لیکن اب اسرائیل اور شاکر سرات صاحب کے درمیان صلح کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اب فلسطینی گروپس ہماری کھل کر مدد نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ اسرائیل کے مخبر لازماً ان گروپس میں شامل ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اب ان گروپس پر ہم پہلے کی طرح مکمل اور بھرپور اعتماد نہیں کر سکتے۔ شاکر سرات کی تنظیم کے علاوہ دو بڑی تنظیمیں ایسی ہیں جو اس معاہدے کے خلاف ہیں اور وہ ابھی تک اسرائیل کے خلاف گوریلا کارروائیوں میں مصروف ہیں لیکن ان کا دائرہ کار خاصا محدود ہے۔ شاکر سرات صاحب کی تنظیم فلسطینیوں میں سب سے بڑی اور سب سے منظم تنظیم تھی اور اس کے تحت بے شمار گروپس کام کرتے تھے۔ بہرحال ان تنظیموں میں ایک ذیلی تنظیم ابو حماس گروپ ہے۔ ابو حماس گروپ پہلے شاکر سرات صاحب کی تنظیم کا گروپ تھا لیکن جب شاکر سرات صاحب نے اسرائیل سے معاہدہ کیا تو ابو حماس کا گروپ اس معاہدے سے متفق نہ تھا اس لئے وہ اس سے ٹوٹ کر مخالف تنظیم سے جا ملا۔ ابو حماس صاحب کو اس لانگ برڈ کے بارے میں اطلاعات ملیں تو انہوں نے

ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کے ذریعے مجھے پیغام بھجوایا لیکن شاید اس کا علم اسرائیلی ایجنسیوں کو ہو گیا چنانچہ وہ حرکت میں آگئیں۔ انہوں نے اس آدمی کو مجھ تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کام شروع کر دیا۔ تفصیل تو بہت لمبی ہے لیکن مختصر طور پر اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ یہ آدمی مجھ تک پہنچ گیا لیکن اس دوران اخبارات میں یہ خبر آ چکی تھی کہ ابو حماس صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور ابو حماس صاحب اس قاتلانہ حملے میں شہید ہو گئے۔ ان کی جگہ اس گروپ کی کمان ابو خالد صاحب نے سنبھال لی میری ان سے فون پر بات ہوئی لیکن وہ لانگ برڈ کے بارے میں بے خبر تھے اور ان کا رویہ بھی حوصلہ شکن تھا۔ بہرحال مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اسرائیلی حکام کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ لانگ برڈ کی اطلاع مجھ تک اور میرے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچ گئی ہے چنانچہ انہوں نے فوری طور پر مجھے اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر لئے۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس تو ختم کر دی گئی لیکن جی پی فائیو اور اس کا سربراہ کرنل ڈیوڈ ابھی موجود ہے۔ ایک نئی تنظیم بلیک ماسک بنائی گئی ہے جس کا سربراہ کوئی کرنل رچرڈ ہے۔ اسی طرح ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ بھی کوئی نیا آدمی کرنل شیفرڈ ہے۔ اور اس کے علاوہ اسرائیل نے فلسطینی تنظیموں میں بھی مخبری کا جال پھیلایا ہے اور اس مخبری کرنے والی تنظیم کا کوڈ نام ڈارک آئی ہے اور اس کا سربراہ کوئی میجر گیلارگر ہے۔ میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کر لیں۔

لانگ برڈ کا یہ اڈہ تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف پہاڑیوں کے نیچے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ لانگ برڈ منصوبہ تکمیل کے بالکل قریب ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر اندر یہ طیارہ کام شروع کر سکتا ہے اور اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز ہوں گے۔ اس لئے اسے فوری طور پر تباہ کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ اگر یہ طیارہ کام کر گیا اور اس نے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے تو پھر پاکیشیا کا دفاع ناممکن ہو جائے گا اور کافرستان یقیناً اس پر حملہ کر دے گا۔ اس طرح پاکیشیا کی سلامتی اور بقا اور اس کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ انہیں بھی شاید احساس ہو گیا تھا کہ یہ مشن کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس قدر خطرناک اور مشکل بھی ہے۔

"اسرائیل میں داخلہ ہر بار ہمارے لئے ایک مسئلہ رہا ہے لیکن اس بار یہ مسئلہ بیحد اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کسی دور دراز علاقے سے داخل ہوں اور پھر آہستہ آہستہ کارروائیاں کرتے ہوئے تل ابیب پہنچیں۔ ہمیں فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے اور تل ابیب پہنچتے ہی ہمیں فوری طور پر لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنا ہے ہمیں ساری کارروائیاں برق رفتاری سے انجام دینی ہیں اس لئے میں نے اس بار تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کی منصوبہ بندی کی ہے۔ چیف ایکسٹو نے میری درخواست پر شام کی

سیکرٹ سروس کے چیف جنرل طیب سے بات کی اور جنرل طیب کی وجہ سے ہم مسلسل سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچ چکے ہیں۔ شام نے جو کچھ ہماری مدد کرنی تھی وہ کر دی اب آگے ہم نے اپنی مدد آپ کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آگے کے لئے بھی آپ بتا دیں کہ آپ کے ذہن میں کیا منصوبہ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہی بتا رہا ہوں کہ شاید پھر بتانے کا موقع نہ مل سکے۔ آپ لوگوں نے سامنے اسرائیلی سرحدی چیک پوسٹ دیکھ لی ہو گی۔ اس سے پہلے خاردار تار سے یہ حد بندی کی گئی ہے۔ اس تار میں یقیناً الیکٹرک کرنٹ ہو گا اور الارم بجانے والی مخصوص تار بھی۔ اس چیک پوسٹ کے بعد ایئر فورس کا اڈہ ہے اور اس کے بعد اسرائیلی فوجی چھاؤنی۔ میرا منصوبہ یہ ہے کہ ہم ایئر فورس کے اڈے سے ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں اور اس پر پرواز کرتے ہوئے سیدھے تل ابیب پہنچ جائیں۔ پھر تل ابیب سے آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ ہیلی کاپٹر اگر ہم نے اغوا کیا تو ہمیں تل ابیب تک پہنچنے ہی نہ دیا جائے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے ایسا ہی کرنا پڑے گا کیونکہ ویسے تو ہمیں ہیلی کاپٹر کوئی نہ دے گا اور ہم لمبے چوڑے چکر میں بہرحال نہیں پڑنا چاہتے۔ کم از کم اتنا تو ہو گا کہ اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہم جتنا فاصلہ بھی ممکن ہو گا طے کر جائیں گے اس کے بعد آگے جو ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم

یہاں سے تل ابیب پہنچ جائیں۔ یہ سب حالات پر منحصر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم نے بالکل درست منصوبہ بنایا ہے لیکن ہیلی کاپٹر کی بجائے ہمیں کوئی جنگی جیٹ طیارہ اغوا کرنا چاہئے"۔۔۔ تنویر نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

"جنگی جیٹ طیارہ سے واقعی ہم کافی فاصلہ طے کر جائیں گے لیکن ایک تو اسے نیچے سے میزائل کے ذریعے تباہ بھی کیا جا سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اسے نیچے اترنے کے لئے ہمیں لازماً کسی بڑے ایئرپورٹ پر پہنچنا ہو گا اور ہم وہاں پھنس جائیں گے جبکہ ہیلی کاپٹر کو کسی بھی جگہ اتارا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کا پلان زیادہ محفوظ ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن ایئر فورس کے اڈے تک ہم پہنچیں گے کیسے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات اب میں آخر میں سمجھانا چاہتا ہوں ایئر فورس کے اڈے تک پہنچنے کے لئے ہمیں اس چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا ہو گا۔ یہاں جیپیں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک جیپ ہم نے حاصل کرنی ہے اس لئے یہاں سے ہم دو گروپوں کی صورت میں کام کریں گے۔ ایک گروپ کھل کر سامنے کام کرے گا تاکہ چیک پوسٹ والوں کی توجہ اس طرف مبذول ہو جائے جبکہ دوسرا گروپ اس دوران چیک پوسٹ پر قبضہ کرنے کی کارروائی کرے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ خاردار تاریں تو بہرحال دونوں کو کاٹنی پڑیں گی اور اسرائیلی سپاہی تو دیکھتے ہی گولی مار دیتے ہیں۔ وہ تو پوچھ گچھ کے چکر میں ہی نہیں پڑتے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ کام تو رات کو ہو سکتا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ رات کو خطرات مزید بڑھ جائیں گے۔ ابھی اور اسی وقت یہ کام ہونا ہے"۔۔۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"عمران کا فیصلہ درست ہے"۔۔۔ تنویر نے کھل کر عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر گروپ بھی آپ خود ہی بنا دیں اور انہیں کام بھی سمجھا دیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"۔۔۔ اچانک جولیا نے کہا۔

"کونسی تجویز"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس چیک پوسٹ پر موجود گنوں کی رینج چیک کی جائے اور پھر اس رینج سے باہر کارروائی کی جائے۔ اس طرح چیک پوسٹ والے لامحالہ جیپ میں فوجی بھیجیں گے پھر ان فوجیوں کو ختم کر کے جیپ پر قبضہ کر لیا جائے اور واپس چیک پوسٹ پر جا کر وہاں موجود باقی افراد کا خاتمہ کر دیا جائے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے رینج چیک کر لی ہے۔ چیک پوسٹ میں جو گنیں موجود ہیں ان کی رینج کافی وسیع ہے اور اگر زیادہ دور سے سرحد میں داخل ہوئے

تو ہمیں واپس چیک پوسٹ تک پہنچنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اور اس دوران چیک پوسٹ والے اپنی مدد کے لئے چھاؤنی کو بھی کال کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی خفیہ کیمپ بھی بنایا ہوا ہو جہاں زیادہ تعداد میں مسلح فوجی موجود ہوں۔ اس لئے ہم نے جو کچھ کرنا ہے اسی چیک پوسٹ کے قریب کرنا ہے تاکہ ہم جلد از جلد اس چیک پوسٹ تک پہنچ سکیں۔ جولیا اور تنویر ایک طرف سے بم مار کر خاردار تار اڑائیں گے اور اس کے بعد وہ گنوں سے بچنے کے لئے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ اس کے بعد صفدر اکیلا اس ٹوٹی ہوئی جگہ سے گزرے گا اور تیزی سے چیک پوسٹ کی طرف دوسری سمت سے بڑھے گا اور پھر چیک پوسٹ پر جو بھی پہلے پہنچے گا وہ حملہ کر دے گا۔ دوسرا گروپ اس کی مدد کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اور تم۔ تم کیا کرو گے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں یہاں بیٹھ کر تماشہ دیکھوں گا اور اگر تمہاری کارکردگی اچھی رہی تو تالیاں بجا کر تمہیں داد بھی دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے بے تکلف مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار مسکراہٹ کی وجہ سے کھل سے اٹھے۔

"یہ علیحدہ ہی کارروائی ہے جو میں نے بتائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کہا۔

"نہیں۔ تم ہمارے ساتھ رہو گے بس"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے

میں کہا۔

"لیکن پھر تنویر کی کارکردگی زیرو ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ اپنی بات کرو"۔۔۔۔ تنویر نے بھی خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں علیحدہ رہنا چاہتا ہوں تاکہ صرف اپنی فکر کر سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو اس کے خوبصورت طنزیہ جواب پر سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ایک اور تجویز بھی تو ہو سکتی ہے کہ اگر ہم سب علیحدہ علیحدہ جگہوں سے بم مار کر خاردار تار اڑا دیں اور علیحدہ علیحدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھیں تو ظاہر ہے کہ یہ لوگ بیک وقت ہر آدمی کو نہ گھیر سکیں گے۔ اور جیسے ہی ہم میں سے کوئی چیک پوسٹ پر پہنچے گا وہاں کارروائی کا آغاز ہو جائے گا اور پھر یہ لوگ چیک پوسٹ بچانے کی فکر میں ہٹ ہو جائیں گے۔ اس طرح مزید آسانی ہو جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر ہم میں سے کوئی ہٹ ہو گیا یا زخمی ہو گیا تو اسے سنبھالنے کے لئے کوئی بھی اس تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح ہم سب کی کارکردگی زیرو ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیدھی طرح بتاؤ تم نے اپنے لئے کیا کارروائی تجویز کی

ہے"---- جولیا نے کہا۔

"میں تم دونوں گروپوں سے علیحدہ چیک پوسٹ پر پہنچنے کی کوشش کرنا چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ میری تجویز تم میں سے کسی کو بھی پسند نہیں آئی۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ میں صفدر کے ساتھ شامل ہو کر آگے بڑھوں"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سب اکٹھے ہی آگے بڑھیں۔ اس طرح ایک دوسرے کو سنبھالنے میں بھی آسانی رہے گی اور ہماری کارروائی بھی زیادہ بہتر اور موثر ہو جائے گی"---- صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ ہمیں اکٹھا ہی گھیر لیں گے"---- عمران نے کہا۔

"اب فیصلہ بھی کرو۔ اس طرح بیٹھے بحث ہی کرتے رہیں گے"۔ تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تو فیصلہ کر دیا تھا۔ اب آگے تمہاری مرضی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔ میں اکیلی تاروں کو کاٹ کر دوسری طرف جاتی ہوں ظاہر ہے مجھے عورت سمجھ کر وہ فوری طور پر ہلاک نہ کریں گے بلکہ وہ مجھے پکڑ کر چیک پوسٹ میں لے جائیں گے۔ اس طرح ان کی تمام تر توجہ مجھ پر ہی ہو جائے گی اور تم لوگ

اس سے فائدہ اٹھا کر چیک پوسٹ پر حملہ کر سکتے ہو"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ یہ لوگ بے حد چوکنا ہو جائیں گے اور آپ کی جان کو بھی شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ مس جولیا اچانک دوڑ پڑیں۔ اس طرح دوڑیں جیسے وہ کسی کے تعاقب سے بچنے کے لئے ایسا کر رہی ہو اور پھر خاردار تاروں سے ٹکرا کر رک جائیں۔ تنویر دوڑتا ہوا ان کے پیچھے جائے اور انہیں پکڑ کر واپس لانے کی کوشش کرے جبکہ مس جولیا مزاحمت کریں۔ اس دوران دوسری طرف سے میں اور عمران صاحب کسی بھی طرح خاردار تاروں کو کاٹ کر یا پھلانگ کر دوسری طرف جائیں اور پھر جب چیک پوسٹ والوں کی توجہ ہماری طرف ہو تو مس جولیا اور تنویر ان خاردار تاروں کو کاٹ کر دوسری طرف پہنچ جائیں۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"---- صفدر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کی اس تجویز پر کوئی تبصرہ کرتا عمران کی جیب سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ نکال لیا۔ یہ آلہ ٹرانسمیٹر جیسا ضرور تھا لیکن ظاہری شکل کے لحاظ سے ٹرانسمیٹر بہرحال نہ لگتا تھا۔ ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کے ایک بٹن پر انگلی رکھ کر دبایا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور سیٹی کی جگہ ٹک ٹک کی ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے گھڑی چل رہی ہو۔

عمران کچھ دیر خاموش بیٹھا یہ آوازیں سنتا رہا۔ پھر اس نے بٹن سے انگلی ہٹائی تو ایک بار پھر وہی ہلکی ہلکی سیٹی کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے پہلے والے بٹن کے ساتھ موجود دوسرے بٹن پر انگلی رکھ کر اسے مخصوص انداز میں بار بار دبانا شروع کر دیا تو آلے میں سے ایک بار پھر وہی ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن یہ آوازیں عمران کی انگلی کی حرکت سے پیدا ہو رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد عمران نے انگلی ہٹائی تو اس بار سیٹی کی آواز نہ نکلی اور عمران نے اس آلے کو واپس جیب میں رکھ لیا۔

"گول میز کانفرنس ختم اور کام کرنے کا وقت آگیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسا پیغام تھا اور کس کا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ کیپٹن شکیل کا پیغام تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیپٹن شکیل کا۔ کیا مطلب۔ کیپٹن شکیل کہاں ہے۔ تم نے بتایا تھا کہ اس بار وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کیپٹن شکیل ہم سے پہلے شام پہنچ گیا تھا اور اس وقت وہ شامی ایئرفورس کے ایک اڈے پر موجود ہے۔ اس نے پیغام دیا ہے کہ وہ چھوٹے طیارے میں سوار ہو کر اڈے سے پرواز کر چکا ہے۔ اس

طیارے پر اقوام متحدہ کا خصوصی نشان پینٹ کر دیا گیا۔ وہ اس طیارے سمیت ابھی تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا۔ اس طیارے کی پرواز کا اجازت نامہ اسرائیلی ایئر فورس کے اڈے کے کمانڈر سے حاصل کر لیا گیا ہے۔ کیپٹن شکیل اقوام متحدہ کا مبصر ہے اور ایک خصوصی مشن پر ایئر فورس کے اس اڈے پر پہنچ رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اگر اس طرح کیپٹن شکیل ایئر فورس کے اڈے پر پہنچ سکتا ہے تو ہم بھی پہنچ سکتے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اڈے پر اگر ہم اس طرح پہنچتے تو پھر وہاں سے ہم کوئی چیز بھی حاصل نہ کر سکتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ اب ہمیں احساس ہو گیا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی اور پلاننگ تھی اور آپ نے صرف وقت گزارنے کے لئے ہمارے سامنے یہ پلاننگ رکھ کر ہم سے خوامخواہ اس پر بحث کراتے رہے ہیں۔ اب آپ پلیز کھل کر بتائیں کہ ہونا کیا ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اب پلاننگ تبدیل ہو گئی ہے۔ مجھے خدشہ تھا کہ شاید ہی اسرائیلی ایئر فورس کا کمانڈر اقوام متحدہ کے طیارے کو سرحد پار کرنے اور اپنے اڈے پر اترنے کی اجازت دے۔ اس لئے میں نے اس کا ذکر تم لوگوں سے نہ کیا تھا۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں ہمیں اس پلاننگ پر ہی عمل کرنا پڑتا جو میں نے پہلے بتائی ہے۔ لیکن بہرحال مجھے کیپٹن شکیل

کی طرف سے فائنل کال کا انتظار تھا اب جبکہ اس نے بتا دیا ہے کہ اجازت مل گئی ہے تو اب یہ پلاننگ تبدیل ہو چکی ہے۔ کیپٹن شکیل اس چھوٹے طیارے پر یہاں پہنچے گا اور ہمارے اوپر سے پرواز کرتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھے گا اور پھر چیک پوسٹ پر پہنچتے ہی وہ میزائل گنوں سے چیک پوسٹ پر حملہ کر دے گا۔ جیسے ہی وہ حملہ کرے گا اس وقت ہم بھی حرکت میں آ جائیں گے۔ ظاہر ہے چیک پوسٹ والوں کی اس وقت ساری توجہ اس طیارے پر ہو گی۔ حملے کرتے ہی کیپٹن شکیل پیراشوٹ کی مدد سے نیچے کود جائے گا جبکہ طیارہ پہاڑیوں سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔ اس دوران ہماری کارروائی شروع ہو چکی ہو گی اور پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"لیکن طیارے کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کریش لینڈنگ بھی تو ہو سکتی ہے"---- صفدر نے کہا۔

"ایئرفورس اڈے پر موجود دفاعی نظام انتہائی جدید ترین ہے طیارہ جیسے ہی دمشق ایئرفورس کے اڈے سے پرواز کرے گا وہ ان کی نظروں میں ہو گا۔ اس لئے جیسے ہی اس طیارے سے چیک پوسٹ پر میزائل فائر ہوں گے' اڈے والوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے طیارے کو تباہ کرنے کا خودکار نظام حرکت میں آ جائے گا اور اگر کیپٹن شکیل نے کودنے میں ذرا سی بھی دیر کی تو طیارے سمیت اس کے پرزے اڑ جائیں گے اور اگر انہوں نے طیارہ فوری طور پر تباہ نہ بھی

کیا تو بہرحال اس طیارے سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جا سکے گا جبکہ اس کا اصل مقصد ہمیں کوریج دینی ہے اور بس"---- عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"چلو پھر تیار ہو جاؤ۔ تھیلوں میں سے لیزر گنیں نکال لو۔ اب ساری کارروائی ہم نے انتہائی برق رفتاری سے کرنی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہیں سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھیلوں میں سے چھوٹی لیکن انتہائی جدید اور تباہ کن سیاہ رنگ کی لیزر گنیں نکال لی گئیں اور سب نے ایک ایک گن ہاتھ میں پکڑ لی۔ ان سب کے چہروں پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ ایک انتہائی تیز اور خوفناک ایکشن کا آغاز کرنے والے ہیں جس کا انجام نجانے کیا ہو۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ڈومیری نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- ڈومیری نے کہا۔

"مادام۔ کراسٹن کی کال ہے آپ کے لئے"---- دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ لیکن کال ڈائریکٹ کر دینا"---- ڈومیری نے چونک کر کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کراسٹن بول رہا ہوں مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے مادام"---- دوسری طرف سے اس بار ایک پرجوش مردانہ آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے والے ہیں"---- کراسٹن نے کہا۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ کراسٹن"---- ڈومیری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"دمشق سے ہمارے آدمی نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سیکرٹ سروس کے چیف کی مدد سے ایئرفورس کے ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسرائیلی سرحد کی طرف گئے ہیں۔ ان کا پلان یہ ہے کہ وہ سرحدی علاقے میں ہیلی کاپٹر چھوڑ کر جیپ کے ذریعے سرحد پر پہنچیں گے اور پھر وہاں سے وہ اسرائیل میں داخل ہوں گے۔ اس وقت وہ سرحد پر پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن اس طرف تو اسرائیلی فوجی چھاؤنی اور ایئرفورس کا بڑا اڈہ ہے۔ وہ وہاں سے کیسے تل ابیب پہنچیں گے"---- ڈومیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اطلاع حتمی طور پر درست ہے مادام۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس ایئرفورس کے اڈے سے کوئی ہیلی کاپٹر ہائی جیک کرے گا اور پھر اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ تل ابیب کی طرف بڑھے گا لیکن ظاہر ہے اسے زیادہ دور تک نہ جانے دیا جائے گا۔ میں نے نقشے کو چیک کیا ہے میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اڈے سے چار سو کلو میٹر دور ایک شہر نما قصبے اطلس تک پہنچ سکے

گا اور میرا خیال ہے کہ اس کا پلان بھی یہی ہے۔ اطلس سے وہ یقیناً کسی فلسطینی گروپ کی پناہ گاہ میں چھپے گا اور پھر وہاں سے کسی بھی ذریعے سے وہ تل ابیب پہنچنے کی کوشش کرے گا"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تمہارے تجزیے کو اگر درست مان لیا جائے تو یہ انتہائی خطرناک ترین مہم ہو گی۔ انتہائی خطرناک"۔۔۔۔ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ عمران ایسے ہی کھیل کھیلنے کا عادی ہے میں اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے فوراً اطلس پہنچ جانا چاہئے تاکہ جب بھی یہ لوگ اطلس پہنچیں تو ہم وہاں پہلے سے تیار ہوں جبکہ انہیں اس کا اندازہ تک نہیں ہو گا اور اس طرح ہم آسانی سے وہاں انہیں چھاپ لیں گے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن اطلس میں ہمارے گروپ کو کارروائی کرنے کے لئے کوئی اڈہ بھی تو چاہئے۔ کیا اس کا انتظام ہو سکے گا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اس کا انتظام کر کے ہی میں نے آپ کو کال کیا ہے مادام"۔ کراسٹن نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہاں سے اطلس کا فاصلہ کتنا ہے اور ہم کس طرح فوری طور پر وہاں پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے گروپ کو ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہلے ہی وہاں

روانہ کر دیا ہے جبکہ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی میں نے ہائر کر لیا ہے۔ آپ اور میں اس ہیلی کاپٹر میں وہاں پہنچیں گے"۔۔۔۔ کراسٹن نے جواب دیا۔

"ویری گڈ کراسٹن۔ تم واقعی کام کرنا جانتے ہو"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"آپ تیار ہو جائیں۔ میں آپ کے پاس ہوٹل پہنچ رہا ہوں"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا تو ڈومیری نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو وہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔ اب اس کے جسم پر جینز کی چست پتلون اور چمڑے کی جیکٹ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھی تل ابیب کی معروف سڑکوں پر گزر رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں اور سرخ رنگ کے فریم والی گاگل تھی اس نے بھی جیکٹ اور جینز ہی پہنی ہوئی تھی۔

"عمران کے خلاف تمام کارروائی تم نے ہی انجام دینی ہے کراسٹن۔ میں اس کارروائی کی نگرانی کروں گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے نوجوان سے جو اس کا نمبر ٹو کراسٹن تھا' مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیوں مادام"۔۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دراصل عمران سے دشمن کی حیثیت سے نہیں بلکہ دوست کی

حیثیت سے ملنا چاہتی ہوں"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ عمران ہماری کارروائی سے بچ کر تل ابیب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تمہاری صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے تو امکان بے حد کم ہے لیکن عمران کی صلاحیتوں کو بھی اگر سامنے رکھا جائے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر تو عمران اور اس کے ساتھی تمہاری کارروائی سے ہلاک ہو جاتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے اور مشن ختم ہو جائے گا لیکن اگر وہ بچ کر نکل جاتے ہیں تو پھر لامحالہ وہ تل ابیب پہنچیں گے اور ہم نے اپنے ذہن میں جو پلاننگ بنائی ہے اس کے مطابق میں اس سے دوست کی حیثیت سے ملوں گی اور پھر اس کے ساتھ اسرائیل کے خلاف کارروائی کرنے میں بھی شریک رہوں گی تاکہ میں یہ دیکھ سکوں کہ اسرائیلی ایجنسیاں اس کے خلاف کیا کرتی ہیں۔ جب میں دیکھوں گی کہ عمران اپنے مشن کے قریب پہنچ رہا ہے تو میں اسے ہلاک کر دوں گی"۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو کراسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم ہنسے کیوں ہو۔ کیا میری پلاننگ غلط ہے"۔ ڈومیری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف غلط ہے بلکہ انتہائی بچگانہ بھی ہے۔ عمران ہزار آنکھیں اور کروڑ دماغ رکھنے والا آدمی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ آپ کو قبول کر لے گا اور آپ کو ساتھ لے کر مشن پر کام کرتا رہے گا، نہیں مادام نہیں۔ آپ اس کے پنجے میں پھنس کر رہ جائیں گی"۔

کراسٹن نے کہا۔

"کیا تم میری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہے ہو"۔۔۔ ڈومیری نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی صلاحیتوں کو کیسے چیلنج کر سکتا ہوں مادام۔ لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بھی درست ہے۔ ایسے آدمی کو تو آپ بس فوری طور پر ہلاک کرنے کی پلاننگ کریں"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تم مجھے واپس چھوڑ آؤ اور خود اکیلے جاؤ۔ اگر عمران بچ کر تل ابیب میں آجائے تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام کہ آپ جو بات سوچ لیں اسے بہرحال پورا کرتی ہیں تو پھر میری ایک تجویز ہے"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"کیا"۔۔۔ ڈومیری نے چونک کر کہا۔

"آپ میرے ساتھ اطلس چلیں۔ وہاں آپ ہم سے علیحدہ ہو جائیں۔ جب ہم عمران کے خلاف کارروائی کا آغاز کریں تو آپ عمران سے مل کر اس کی مدد کریں اور ہمارے خلاف کام کریں۔ اس طرح شاید آپ عمران کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر وہ ہماری کارروائی سے ہلاک ہو گیا تو مسئلہ ختم۔ ورنہ آپ اس کے ساتھ ہی تل ابیب پہنچیں"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن میں اپنے آپ کو کس حیثیت سے اس کے سامنے لے آؤں گی۔ یہاں تل ابیب میں تو ظاہر ہے کہ مشہور ہے کہ میں کارمن ایجنٹ

ہوں اور یہودیوں کے خلاف کام کر رہی ہوں لیکن وہاں اطلس میں میری موجودگی کی کیا صورت ہو گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مسئلہ تو ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے پہلے وہاں تو پہنچیں پھر جو حالات ہوں گے ویسے ہی کر لیں گے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار جس پر جی پی فائیو کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا انتہائی تیزی سے تل ابیب کی ایک بڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر کرنل ڈیوڈ اس طرح اکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے اگر اس نے اپنے جسم کو ذرا بھی ڈھیلا کیا تو شاید کار چلنا بند ہو جائے گی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا خاص ڈرائیور تھا جو انتہائی تیز ڈرائیونگ میں پورے تل ابیب میں مشہور تھا۔ کرنل ڈیوڈ کو تیز رفتاری بے حد پسند تھی۔ اس لئے اس نے اس ڈرائیور کو جس کا نام مورگن تھا اپنی کار کے لئے مخصوص کر لیا تھا اور مورگن بھی ہمیشہ اس کی خواہش کے عین مطابق کار کو انتہائی رفتار پر چلاتا تھا چونکہ کار پر لگا ہوا ہوٹر مسلسل بجتا رہتا تھا اس لئے ٹریفک اس ہوٹر کی آواز سنتے ہی خود بخود کائی کی طرح چھٹ جاتی تھی اور کرنل ڈیوڈ کی کار جیٹ جہاز کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جاتی تھی۔ فرنٹ سیٹ پر اس

وقت میجر براؤن بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس معاملے میں کرنل ڈیوڈ سے قطعاً مختلف تھا۔ اسے تیز رفتاری سے ہمیشہ خوف آتا تھا۔ اس لئے وہ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھ کر کہیں جانے سے ہمیشہ اجتناب کرتا تھا لیکن ظاہر ہے جب کرنل ڈیوڈ حکم دے دے تو اسے یہ مجال نہ ہوتی تھی کہ وہ کوئی بہانہ بنائے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت وہ فرنٹ سیٹ پر سکڑا اور سہا ہوا بیٹھا تھا۔ گو اس کا دل بار بار چاہ رہا تھا کہ وہ ڈرائیور کو سپیڈ کم کرنے کا کہہ دے لیکن اسے معلوم تھا کہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے اس کی گردن مروڑ دینی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ غصے میں آکر اسے اس قدر تیز رفتاری سے چلتی ہوئی کار سے ہی نیچے اترنے کا حکم دے دے۔ اس لئے وہ اپنے آپ پر جبر کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ کار پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک سات منزلہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر کار کی بریکیں لگنے کی آواز سے پورا ماحول چیخ اٹھا۔ ڈرائیور مورگن نے اسی رفتار سے ہی کار موڑی تھی اور اسی رفتار سے وہ پارکنگ میں پہنچا تھا اور پھر اس نے پوری قوت سے بریک لگا دیئے تھے۔ اگر یہ مخصوص کار نہ ہوتی تو اس قدر اچانک اور فل بریکیں لگنے سے کار میں بیٹھے ہوئے افراد کم از کم چار قلابازیاں کھا جاتے لیکن کار کے انتہائی شاندار سسپنشن کی وجہ سے بس ایک معمولی سا جھٹکا لگا تھا۔ ڈرائیور نے کار رکتے ہی انتہائی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس نے

جلدی سے عقبی سیٹ کا دروازہ کھول دیا اور اندر بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ اس طرح نیچے اترا جیسے وہ کسی ملک کا شہنشاہ ہو۔ اس سے پہلے میجر براؤن خود ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر چکا تھا۔ کرنل ڈیوڈ اسی طرح سر اکڑائے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف چل پڑا جبکہ میجر براؤن اس کے پیچھے غلاموں کی انداز میں چل رہا تھا۔ وہاں موجود افراد کرنل ڈیوڈ کو دیکھتے ہی تیزی سے ادھر ادھر ہو جاتے تھے کیونکہ کرنل ڈیوڈ پورے تل ابیب میں شیطان کی طرح مشہور تھا۔ بڑے سے بڑے آدمی کو وہ گھاس نہ ڈالتا تھا۔ اس لئے لوگ اس سے خوف کھاتے تھے۔ کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا جب ہوٹل کے مین گیٹ پر پہنچا تو وہاں پر موجود دونوں دربان اس کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسی جھکے ہوئے انداز میں شیشے کا دروازہ کھول دیا۔ کرنل ڈیوڈ ان کی طرف توجہ کئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں اس کے داخل ہوتے وقت خاصا شور تھا۔ لوگ کھل کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے لیکن جیسے ہی کرنل ڈیوڈ اندر داخل ہوا سب لوگ یکلخت خاموش ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو خوبصورت مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔ ان دونوں لڑکیوں کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سر۔ یس سر" ---- کرنل ڈیوڈ کے قریب پہنچتے ہی دونوں لڑکیوں نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مینجر کو بلاؤ فوراً" ---- کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لہجے

میں کہا۔

"یس سر"---- ایک لڑکی نے کہا اور جلدی سے کاؤنٹر پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سر۔ جی پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ صاحب کاؤنٹر پر موجود ہیں سر۔ انہوں نے آپ کو فوراً طلب کیا ہے"---- لڑکی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"سر۔ مینجر صاحب سے بات کر لیں"---- لڑکی نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ اسے یہاں بلاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو لڑکی نے ایک بار پھر فون پر بات کرنا شروع کر دی۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور رکھ دیا۔

"مینجر صاحب آ رہے ہیں سر"---- لڑکی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس نے دوسری جنگ عظیم جیت لی ہو۔ چند لمحوں بعد ایگزیکٹو لفٹ سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور آنکھوں پر سنہری کمانی کا نفیس چشمہ۔ وہ خاصی پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔

"یس سر۔ میرا نام بارکنز ہے اور میں ہوٹل کا مینجر ہوں"۔ اس

آدمی نے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کو مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے پہلے یہاں آنے سے کیوں انکار کیا تھا۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں کون ہوں اور اگر میں چاہوں تو یہ ہوٹل ہی زمین بوس کر دوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے انکار تو نہیں کیا تھا سر۔ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ جیسی شخصیت کو ہال میں کھڑے رہنے کی بجائے میرے دفتر میں تشریف رکھنا چاہئے"۔ مینجر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے ہوٹل کے کمرہ نمبر اٹھارہ چوتھی منزل پر ایک عورت ڈومیری رہائش پذیر تھی۔ وہ اب کہاں ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔ مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"مینجر بول رہا ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ میں کون ٹھہرا ہوا ہے"۔ مینجر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"کیا وہ کمرے میں موجود ہیں"---- مینجر نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔

"کہاں ہیں"---- مینجر نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد پوچھا۔

"کمرہ لاکڈ ہے"---- مینجر نے پوچھا اور پھر او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ان کا نام ڈومیری ہے۔ وہ کارمن سے آئی ہیں اور ابھی دو گھنٹے پہلے گئی ہیں۔ ایک کارمن نوجوان آیا تھا جو انہیں اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ ان کا کمرہ لاکڈ ہے"---- مینجر نے جواب دیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ کہاں گئی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ تو نہیں بتایا جا سکتا جناب۔ وہ مرضی کی مالکہ ہیں۔ کہیں بھی جا سکتی ہیں"---- مینجر نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے ہوٹل میں کمروں میں ہونے والی کالیں ٹیپ کی جاتی ہیں"۔ اچانک میجر براؤن نے پوچھا۔

"میں ابھی بتاتا ہوں سر"---- مینجر نے جواب دیا اور ایک بار پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"مینجر بول رہا ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ چوتھی منزل میں پچھلے چوبیس گھنٹے کے دوران کوئی کال کی گئی ہے"---- مینجر نے پوچھا۔

"ایک کال ہوئی ہے جناب"---- مینجر نے دوسری طرف سے جواب سن کر رسیور رکھتے ہوئے میجر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا ٹیپ منگواؤ"---- میجر براؤن نے کہا اور مینجر نے ٹیپ لانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

"جناب آپ میرے آفس میں تشریف لے چلیں۔ وہاں ٹیپ بھی سنیں اور مجھے آپ کی خدمت کر کے بڑی خوشی ہو گی اور یہ میرے

لئے اعزاز بھی ہو گا"---- مینجر نے رسیور رکھ کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میجر براؤن"---- کرنل ڈیوڈ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ساتھ کھڑے میجر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"---- میجر براؤن نے یکلخت اٹن شن ہوتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم جا کر اس ڈومیری کے کمرے کی تلاشی لو جبکہ میں اس دوران مینجر کے دفتر میں بیٹھوں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- میجر براؤن نے کہا۔

"چلو مسٹر۔ دیکھیں تمہارا دفتر کیسا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے مینجر سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے مینجر کے دفتر میں جانے کا فیصلہ کر کے اس نے مینجر پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا سر"---- مینجر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیا بعد کرنل ڈیوڈ مینجر کے دفتر میں موجود تھا۔

"جناب کی خدمت میں کونسی شراب پیش کی جائے"---- مینجر نے کہا۔

"میں ڈیوٹی پر ہوں سمجھے۔ اور ڈیوٹی کے دوران شراب نوشی نہیں کی جاتی"---- کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافی۔ جوس۔ کچھ تو لیجئے سر"---- مینجر پوری طرح خوشامد کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"ٹیپ منگواؤ اور یہ باتیں چھوڑو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ڈیوٹی پر ہوں تو پھر تم کیوں بار بار میرا سر کھا رہے ہو"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ اس شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہوتے ہی خراب ہو گیا تھا کیونکہ گو اس نے اپنا دفتر بھی انتہائی شاندار انداز میں سجا رکھا تھا لیکن اس کے دفتر سے کہیں زیادہ قیمتی اشیاء اور خوبصورت انداز میں سجا رکھا تھا۔

"یس سر"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا اور انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"ٹیپ اور ٹیپ ریکارڈر دونوں لے کر فوراً پہنچو۔ فوراً"۔ مینجر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹیپ اور ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔

"بڑے صاحب کو ٹیپ سنواؤ"۔۔۔ مینجر نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ میں موجود ٹیپ اس کے اندر ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اند داخل ہوا۔

"باس۔ وہاں عام سا سامان موجود ہے اور کچھ بھی نہیں ہے"۔ میجر براؤن نے اندر داخل ہو کر کرنل ڈیوڈ کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر براؤن بھی سامنے والے

صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹیپ آن کروں سر"۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"ہاں تو اور کیا تمہاری شکل دیکھنے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے جلدی سے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس"۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام۔ کراسٹن کی کال ہے آپ کے نام"۔۔۔ ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"بات کراؤ۔ لیکن کال ڈائریکٹ کر دینا"۔۔۔ پہلی آواز میں کہا گیا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یس مادام"۔۔۔ مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کراسٹن بول رہا ہوں مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ اور میجر براؤن دونوں یہ بات سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

"تفصیل بتاؤ"۔۔۔ مادام نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے والے ہیں"۔۔۔ کراسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے عضلات اس طرح پھڑکنے لگے جیسے اس کا چہرہ کسی خوفناک

زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ گفتگو ہوتی رہی اور کرنل ڈیوڈ کے ہونٹ بھنچتے چلے گئے پھر جب رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہم یہاں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں اور یہ لوگ وہاں اطلس بھی پہنچ گئے۔ ویری سیڈ۔ جلدی کرو میجر براؤن۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً اطلس پہنچنا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑا۔

"میں ایکشن گروپ کو بھی تیاری کا حکم دے دیتا ہوں باس۔ تاکہ جب ہم ہیڈ کوارٹر پہنچیں تو وہ لوگ تیار ہوں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جلدی کرو جلدی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اس ڈومیری نے وہاں کام دکھا دیا تو بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اور دروازے کے قریب جا کر وہ اتنی ہی تیزی سے واپس پلٹا۔

"اس ڈومیری کی تصویر۔ کہاں ہے اس کی تصویر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہوٹل کے مینجر سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنی کرسی کے ساتھ کھڑا خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"تصویر۔ جی۔ مگر۔۔۔۔" مینجر نے کرنل ڈیوڈ کے بوکھلائے ہوئے انداز کی وجہ سے خود بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ تمہارے ہوٹل میں لازماً اس کے کاغذات ہوں گے اور ان میں اس کی تصویر بھی ہو گی۔ جلدی کرو منگواؤ تصویر"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس۔ یس سر۔ میں لے آتا ہوں سر"۔۔۔۔ مینجر نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور خود ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکا کھا کر واپس مڑا۔

"نانسنس۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہاں سے فون کر کے منگواؤ۔ ورنہ تم جیسے مینڈک کو تو آنے جانے میں کافی دیر لگ جائے گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دے کر واپس موڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔ مینجر نے کہا اور جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کئے اور کسی کو ڈومیری کے کاغذات لانے کا حکم دینے لگا۔ کمرے میں یوں لگ رہا تھا جیسے بھونچال آ گیا ہو۔ اس دوران میجر براؤن کال کر کے فارغ ہو چکا تھا۔

"اس ڈومیری کی تصویر لے کر جلدی آؤ۔ فوراً"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ اس کی تصویر دیکھنے میں ہی نہ مست ہو جانا۔ ورنہ

گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دروازے میں رک کر چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب بکھر کر آگے بڑھ رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ باقی ساتھی اس سے چند قدم پیچھے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ خاردار تار کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں جہاز کی آواز سنائی دی تو ان سب نے گردنیں موڑ کر دیکھا تو دور سے ایک چھوٹا جہاز ان کی طرف آ رہا تھا۔

"تیار ہو جاؤ۔ جہاز جیسے ہی چیک پوسٹ پر پہنچے گا ہم نے کارروائی شروع کر دینی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ وہ اب خاردار تاروں سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھے۔ تھوڑی دیر بعد جہاز ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جہاز پر اقوام متحدہ کا مخصوص نشان دور سے دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے لیزر گن کو سیدھا کیا۔ چند لمحوں بعد جہاز جیسے ہی چیک پوسٹ کے قریب پہنچ

اچانک جہاز سے کوئی چیز نیچے گرتی دکھائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی چیک پوسٹ کے پرزے ہوا میں بکھر گئے۔ جہاز اب انتہائی تیزی سے مسلسل فائر کر رہا تھا۔ اسی لمحے عمران نے لیزر گن کا فائر کیا تو گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکلی اور پھر یہ شعاع جیسے ہی خاردار تار پر پڑی ایک دھماکہ سا ہوا اور تار کا کافی سارا حصہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیئے۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد وہ خاردار تار پار کر کے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہو گئے لیکن ان کا رخ اسی چیک پوسٹ کی طرف ہی تھا کہ اچانک انہوں نے فضا میں خوفناک دھماکے کی آواز سنی اور دوسرے لمحے ان سب کے دل یہ دیکھ کر دھک سے رہ گئے کہ جہاز فضا میں ہی کریش ہو گیا تھا۔ اس کے ٹکڑے فضا میں ہی بکھر گئے اور جہاز کا ڈھانچہ شعلہ بن کر نیچے گر رہا تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جہاز پر میزائل فائر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کیپٹن شکیل کو اترنے کا موقع ہی نہ مل سکا ہو گا۔

"تم سب چیک پوسٹ کی طرف جاؤ۔ میں جہاز کی طرف جا رہا ہوں"۔ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدل لیا۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں جہاز کا ملبہ گرا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔

عمران کے باقی ساتھی چیک پوسٹ کی طرف نکل گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میں یہاں ہوں"۔۔۔۔ اچانک عمران کے کانوں میں کیپٹن شکیل کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے گھوما اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے آواز آئی تھی۔ عمران کو بہرحال یہ حوصلہ ہو گیا تھا کہ کیپٹن شکیل نہ صرف زندہ ہے بلکہ اپنے ہوش و حواس میں بھی ہے۔ عمران جیسے ہی ایک چٹان کے پیچھے پہنچا۔ اس نے کیپٹن شکیل کو چٹان کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم پر موجود لباس جلا ہوا تھا۔ چہرے اور بالوں پر بھی جلنے کے نشانات تھے۔

"عمران صاحب مجھے پیرا شوٹ سے اترنے کا موقع ہی نہیں ملا"۔ کیپٹن شکیل نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا۔

"فریکچر تو نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شاید نہیں۔ مگر چوٹیں کافی آئی ہیں لیکن پھر بھی پیرا ٹروپنگ کی وجہ سے جان بچ گئی ہے۔ ورنہ تو شاید ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے کیپٹن شکیل کہ اس طرح جہاز کے اچانک فضا میں کریش ہونے جانے کے باوجود تم زندہ سلامت نیچے کودنے اور اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ ویل ڈن"۔۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بے اختیار مسرت کی چمک ابھر آئی۔ عمران نے اسے

اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"چلو"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے قدم آگے بڑھایا۔ ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر سنبھل گیا۔

"خدا کا شکر ادا کرو کہ جان بچ گئی ہے اور ہڈیاں بھی نہیں ٹوٹیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ لباس نے آگ پکڑ لی تھی لیکن پیرا ٹروپنگ کے بعد لڑھکنے کی وجہ سے آگ خود بخود بجھ گئی"---- کیپٹن شکیل نے اپنے آپ کو سنبھال کر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خود چل سکتے ہو یا سنبھالنا پڑے گا"---- عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"میں اب ٹھیک ہوں عمران صاحب"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر آؤ"---- عمران نے کہا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دوڑتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اس نے چیک پوسٹ کی طرف سے ایک فوجی جیپ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

"عمران۔ عمران"---- جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران جو ایک چٹان کی اوٹ میں ہونے لگا تھا تیزی سے سیدھا ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جیپ میں اس کے ساتھی ہیں۔ چند لمحوں بعد جیپ ان کے قریب پہنچ کر رک گئی اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

"کیپٹن شکیل کا کیا ہوا۔ اس کا جہاز تو فضا میں ہی کریش ہو گیا

تھا"---- جولیا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی میری طرح ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا ہے۔ بچ گیا ہے۔ دوسری جیپ کہاں ہے اور کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"---- عمران نے کہا۔

"دوسری جیپ بموں سے تباہ ہو گئی ہے۔ ایک میزائل گن اور دس فوجی بچ گئے تھے جنہیں ہم نے آپریشن کے دوران ختم کر دیا"۔ صفدر نے کہا۔

"چلو جا کر کیپٹن شکیل کو لے آؤ۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے"---- عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر کیپٹن شکیل تھا۔

"عمران۔ اس طیارے کی تباہی کی وجہ سے اب ایئر فورس کا ہیلی کاپٹر کا پروگرام تو ختم ہو گیا"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اڈے میں جا کر ہیلی کاپٹر حاصل کرنے والا پروگرام تو واقعی ختم ہو گیا۔ کیونکہ اگر ہیلی کاپٹر نیچے گر کر تباہ ہوتا تو وہ یہی سمجھتے کہ کسی فنی خرابی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لیکن اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ جہاز کو میزائل سے باقاعدہ فضا میں ہی ہٹ کیا گیا ہے اور یقیناً یہاں ٹرانسیٹر لنک ہو گا اور اب انہیں ٹرانسیٹر پر کال کا جواب نہ ملے گا تو یقیناً انہیں شدید گڑبڑ کا احساس ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ قدرت جو کچھ کرتی ہے وہ بہتر ہی کرتی ہے۔ ایئر فورس کے اڈے سے وہ فوری طور پر صورت حال معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں گے اور چونکہ یہ ایئر فورس کا اڈہ ہے اس لئے نفسیات کے مطابق وہ لازماً ہیلی

کاپٹر لے کر آئیں گے اور اگر ہم اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیں تو ہم اڈے میں گھس کر وہاں سے ہیلی کاپٹر حاصل کرنے کی جدوجہد سے بچ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے تنویر اور صفدر، کیپٹن شکیل کو لے کر واپس آ گئے۔

"تنویر۔ جیپ کو وہیں اس کی جگہ پر کھڑی کر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا۔

"واپس۔ وہ کیوں"۔۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر وہی بات بتا دی جو وہ پہلے جولیا سے کر چکا تھا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ اچھی تجویز ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے اچھل کر جیپ میں بیٹھا۔ دوسرے لمحے جیپ تیزی سے مڑ کر بیک ہوئی اور پھر واپس تباہ شدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"اب ہمیں اس تباہ شدہ چیک پوسٹ کے قریب بکھر کر اوٹ لینی ہو گی لیکن جب تک میں فائر نہ کروں، کوئی فائر نہ کھولے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ اور پھر وہ سب تباہ شدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ادھر ادھر موجود چٹانوں کی اوٹ لے کر اس طرح بیٹھ گئے کہ ایئر فورس کے اڈے کی طرف سے آنے والا ہیلی کاپٹر انہیں چیک نہ کر سکے۔ تنویر بھی جیپ کو اس کی جگہ کھڑی کر کے واپس آ گیا۔ عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

"وہ لوگ جیپوں پر بھی تو آ سکتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آنے کو تو وہ پیدل بھی آ سکتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ہیلی

کاپٹروں پر ہی آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں دور سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کی چوٹیوں سے نکل کر چیک پوسٹ کی طرف آتے دکھائی دیئے اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ کے اوپر پہنچ کر کچھ دیر تک معلق رہے۔ پھر انہوں نے ایک راؤنڈ لگایا اور واپس جانے لگے۔ عمران نے انہیں واپس جاتے دیکھ کر ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد دونوں ہیلی کاپٹر واپس پہاڑیوں کی چوٹیوں کے پیچھے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی اوٹوں سے باہر آ گئے۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ واپس کیوں چلے گئے ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ابھی پھر واپس آئیں گے۔ انہیں شک پڑ گیا ہے کہ یہاں کچھ لوگ چھپے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے یقیناً ٹوٹی ہوئی خاردار تار دیکھ لی ہوگی۔ اب ہمیں اس تباہ شدہ چیک پوسٹ کے ایریے میں چھپنا ہو گا کیونکہ اب یہ لمبا راؤنڈ لگا کر آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور تیزی سے چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر انہوں نے چیک پوسٹ کے تباہ شدہ حصوں کی اوٹ اس انداز میں لی کہ فضا سے کسی طرح بھی انہیں چیک نہ کیا جا سکے اور تھوڑی دیر بعد ہی عمران کی بات سو فیصد درست ثابت ہوئی۔ دونوں ہیلی کاپٹر مختلف سمتوں سے اور لمبا راؤنڈ لگاتے ہوئے

انتہائی تیز رفتاری سے یکلخت چیک پوسٹ کے علاقے پر پہنچ گئے اور پھر اسی طرح تیز رفتاری سے انہوں نے دو راؤنڈ مکمل کئے اور ایک بار پھر وہ چیک پوسٹ کے اوپر فضا میں معلق ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی دم سادھے اپنی اپنی جگہ پر دبکے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ایک ہیلی کاپٹر نیچے نہ اترے اور دوسرا اوپر ہی رہے۔ اس طرح ان کے لئے معاملہ مزید مشکل ہو جائے گا اور پھر اس کا خدشہ درست ثابت ہوا اچانک ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ چیک پوسٹ سے کچھ فاصلے پر اتر رہا تھا۔ عمران خاموش رہا۔ چونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ چکا تھا کہ جب تک وہ فائر نہ کرے' کوئی فائر نہیں کرے گا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی حرکت میں نہیں آئیں گے اور ویسے بھی وہ سب اس مشکل چویشن کو بہرحال سمجھتے تھے۔ ہیلی کاپٹر ایک مسطح چٹان پر اترا اور پھر اس میں سے چار مسلح فوجی نیچے اترے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے چند لمحوں تک وہ ادھر ادھر کا جائزہ لیتے رہے پھر وہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگے لیکن ان کا انداز خاصا محتاط تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چیک پوسٹ کے ایریے میں داخل ہو گئے۔ وہ سب سے پہلے اس جیپ کی طرف بڑھے جو درست حالت میں تھی اور جسے تنویر نے واپس لا کر کھڑا کیا تھا۔ جیپ کو اچھی طرح چیک کر کے وہ تباہ شدہ بیرکوں کی طرف بڑھنے لگے اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ

اب ان کا دیکھ لیا جانا یقینی تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں حملہ آوروں کی لاشیں چیک کرنی چاہئیں۔ اگر یہاں کوئی زندہ ہوتا تو اب تک نظر آچکا ہوتا"۔ اچانک ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

"جہاز کا ملبہ تو یہاں سے کافی دور پڑا ہے۔ پھر یہ چیک پوسٹ کے سب فوجی کیسے ہلاک ہو گئے۔ کوئی نہ کوئی تو بہرحال بچ ہی جاتا"۔ دوسری آواز سنائی دی۔ وہ سب اس جگہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے جہاں عمران چھپا ہوا تھا۔

"یہاں کوئی زندہ آدمی نہیں ہے۔ میں کیپٹن ہیرسن کو کال کرتا ہوں"۔۔۔۔ پہلے نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ٹرانسیٹر کال کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ چاروں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں سے چار پانچ فٹ کے فاصلے پر موجود تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن ہیری کالنگ۔ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن۔ کیا رپورٹ ہے۔ ہمیں تو کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسیٹر سے آواز نکلتی ہوئی صاف سنائی دے رہی تھی۔

"یہاں کوئی زندہ آدمی نہیں ہے۔ ہر طرف فوجیوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ہم نے چیکنگ کر لی ہے۔ میرا خیال ہے کہ حملہ آور بھی فوجی یونیفارم میں ہی تھے اور انہوں نے اس وقت چیک پوسٹ پر حملہ کیا جب جہاز کو میزائل سے ہٹ کیا گیا اور یہ لوگ یقیناً میک اپ میں

ہوں گے اس لئے ان کو تلاش کر کے علیحدہ کرنا پڑے گا۔ تم ہیلی کاپٹر اتار لاؤ۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اوور"۔۔۔۔ پہلے آدمی نے کہا۔

"لیکن یہ حملہ کیوں ہوا اور اس کا مقصد کیا تھا۔ اوور"۔ ہیرسن کی آواز سنائی دی۔

"یہ بعد میں معلوم ہو گا بہرحال کوئی نہ کوئی تو مقصد ہو گا۔ پہلے ہمیں چیکنگ کرنا ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔ کال کرنے والے نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ وہ چاروں چونکہ اکٹھے ہی کھڑے تھے اس لئے عمران نے آہستہ سے لیزر گن کی نال کو اوٹ سے نکالا اور پھر فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے وہ چاروں کے چاروں ہلکی سی چیخ مار کر گرے اور صرف پلک جھپکنے کے عرصے تک ہی تڑپ سکے پھر ساکت ہو گئے۔ ان کے جسم سیاہ پڑ چکے تھے۔ عمران نے یہ کارروائی اس لئے کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب دوسرے ہیلی کاپٹر والے نیچے اترنے میں مصروف ہوں گے اور ان کی توجہ اس طرف نہ ہو گی۔ اور پھر وہ اسی طرح مختلف بیرکوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جدھر ہیلی کاپٹر تھے۔ آخری حد پر پہنچ کر وہ سب رک گئے۔ دوسرا ہیلی کاپٹر اب پہلے ہیلی کاپٹر کے قریب ہی اتر چکا تھا اور اس میں سے پانچ مسلح فوجی نیچے اتر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی پہلے والے ہیلی کاپٹر سے بھی ایک فوجی نیچے اتر آیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اسے سب سے زیادہ

خطرہ یہی تھا کہ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹ اگر اندر موجود رہے تو ان کے لئے ہیلی کاپٹروں پر قبضہ کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن چونکہ انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ اب ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے وہ سب اب صورت حال کو دیکھنے کے لئے آ رہے تھے۔ اب چیک پوسٹ کی طرف چھ فوجی بڑھ رہے تھے لیکن ان کا انداز پہلے جیسا محتاط بہرحال نہ تھا۔

"جب یہ رینج میں آ جائیں تو سب سے آگے والے کو چھوڑ کر باقیوں پر فائر کھول دینا۔ سب سے آگے والے کو زندہ پکڑنا ضروری ہے تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب جیسے ہی قریب پہنچے' اچانک ان پر ریز گنوں سے فائر ہوئے اور ان میں سے پانچ فوجی بے اختیار اچھل کر گرے اور ایک لمحے تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے جبکہ چھٹا فوجی پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس فوجی نے بے اختیار دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا دیئے۔ فوجی تربیت کی وجہ سے بہرحال اتنی بات وہ سمجھ گیا تھا کہ صورت حال ان کے خلاف ہے۔ اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اکیلا رہ گیا ہے۔ ایسی صورت میں بہتری اسی میں ہے کہ مرنے کی بجائے قیدی بن جائے۔

"گن پھینک دو۔ دور پھینک دو"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا

کیونکہ فوجی نے گن سمیت دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے اور عمران کی بات سنتے ہی فوجی نے ایک جھٹکے سے گن دور پھینک دی۔

"اباؤٹ ٹرن لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور سنو۔ اس وقت تم یہاں اکیلے ہو۔ تمہارے سب ساتھی یہاں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس فوجی نے جلدی سے اپنا رخ مخالف سمت میں کر لیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے۔

"تنویر۔ تمہارے پاس کلپ ہتھکڑی ہو گی۔ وہ اسے ڈال دو"۔ عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر سرہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر نے اس فوجی کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"تمہارا نام کیپٹن ہیرسن ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ تم تو ایکریمی لگتے ہو۔ جبکہ میرا خیال تھا کہ یہ حملہ شام کے کسی دہشت گرد گروپ نے کیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایئر فورس میں اڈے کا کمانڈر کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر پارتھی ہے۔ مگر۔۔۔۔" کیپٹن ہیرسن نے انتہائی بے چین

لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں کس نے بھیجا تھا اور تم رپورٹ کس کو دو گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کمانڈر پارتھی نے۔ وہی رپورٹ لے گا"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے جواب دیا۔

"اڈے کے بعد فوجی چھاؤنی کتنے فاصلے پر ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے"۔ کیپٹن ہیرسن نے جواب دیا۔

"اور اس کے بعد سب سے بڑی آبادی کونسی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سب سے بڑی آبادی شہر اطلس کی ہے جو چھاؤنی سے تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ کافی بڑا شہر ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے کہا۔

"کیپٹن ہیرسن کو ہاف آف کردو صفدر"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر آگے بڑھتا' تنویر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے کیپٹن ہیرسن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"سوری عمران۔ میں اس مشن میں کسی قسم کا رسک لینے کا قائل نہیں ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے عمران سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کیپٹن ہیرسن کی لاش کو پلٹ کر اس کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کھولی اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"دیکھو تنویر۔ آئندہ خوامخواہ کی خونریزی سے بچنے کی کوشش کرنا۔ سمجھے۔ یہ آدمی یہاں زندہ رہ کر ہمارا کیا بگاڑ سکتا تھا"۔ عمران نے خشک لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ بھی کر سکتا تھا اور کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ یہ ہمارے حلیے وغیرہ سب کچھ بتا سکتا تھا۔ اس طرح پوری ٹیم رسک میں پڑ جاتی جبکہ اب یہ کسی کو کچھ نہ بتا سکے گا"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشین گنیں اور دوسرا ضروری اسلحہ اکٹھا کرو۔ ایک ہیلی کاپٹر کی مشینری لیزر گن سے جلا دو۔ ہم سب ایک ہی ہیلی کاپٹر میں جائیں گے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ جولیا اور عقبی سیٹ پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کچھ بلندی پر پہنچا اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی لہجہ بےحد تحکمانہ تھا۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن ہیرسن کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ دوسرا ہیلی کاپٹر کیوں رک گیا ہے وہاں۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"چیک پوسٹ مکمل تباہ ہو چکی ہے۔ چیک پوسٹ پر موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حملہ آور جو اقوام متحدہ کے جہاز میں سوار ہو کر آئے تھے وہ تو جہاز کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں البتہ باقی حملہ آور شامی سرحد کی طرف سے آئے ہیں کیونکہ خاردار تار کئی جگہوں سے غائب ہے۔ حملہ آوروں میں سے کسی کی بھی لاش وہاں نہیں ہے شاید وہ حملہ کے بعد واپس فرار ہو گئے ہیں کیپٹن ہیری اپنے ساتھیوں سمیت انہیں تلاش کر رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مودبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واپس آجاؤ۔ میں اعلیٰ حکام سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اب پوری رفتار سے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایئرفورس کے اڈے کو کراس کرتا ہوا آگے نکل گیا اور اس نے تھوڑا ہی فاصلہ مزید طے کیا ہو گا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی کی انتہائی غصہ بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن ہیرسن کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو کیپٹن ہیرسن۔ تم اڈہ کراس کر کے آگے جا رہے ہو۔ وجہ بتاؤ۔ اوور" ——— کمانڈر پارتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمانڈر پارتھی۔ آئی ایم سوری کہ میں آپ کو اطلاع نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میرے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر یکطرفہ ہو چکا ہے میں پرائم منسٹر کی ایک خصوصی کال کی وجہ سے فوری طور پر تل ابیب جا رہا ہوں اور آپ مجھے روکنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ یہ پرائم منسٹر صاحب کا حکم ہے۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو پرائم منسٹر صاحب سے خود بات کر لیں۔ وہ آپ کو سمجھا دیں گے۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب کچھ دیر بہرحال گزر جائے گی اور ہم چھاؤنی کراس کر جائیں گے"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہم تل ابیب نہیں پہنچ سکیں گے" ——— ساتھ بیٹھی جولیا نے کہا۔

"مشکل لگتا ہے کیونکہ یہ کمانڈر پارتھی مجھے فطرتاً انتہائی غصیلا لگتا ہے۔ میں نے یہ کوشش تو کی ہے کہ اسے پرائم منسٹر کے چکر میں ڈال دوں لیکن ظاہر ہے ایک اڈے کا کمانڈر براہ راست تو پرائم منسٹر سے بات نہ کر سکے گا۔ وہ پہلے ایئر مارشل سے بات کرے گا پھر ایئر مارشل پرائم منسٹر سے بات کرے گا اس طرح ہمیں بہرحال اتنا وقت مل سکتا ہے کہ ہم تل ابیب تک پہنچ جائیں لیکن شاید یہ آدمی اتنا موقع نہ

دے" ——— عمران جواب دیا اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا۔ عمران چند لمحے تو کال کی آواز سنتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ یو۔ اوور" ——— کمانڈر پارتھی کی آواز سنائی دی۔ وہ غصے کی شدت سے حلق کے بل چیخ کر بول رہا تھا۔

"یس کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور" ——— عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ہیرسن سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا جبکہ تم مجھے عجیب کہانی سنا رہے ہو۔ فوراً واپس آ جاؤ۔ ورنہ میں تمہارے کورٹ مارشل کا آرڈر کر دوں گا۔ اوور" ——— کمانڈر پارتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر میں نے پہلے بتایا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے ایک خصوصی پیغام کے ذریعے بلایا ہے۔ آپ کو یقیناً معلوم نہیں ہے اور مجھے کسی کو بتانے کا اختیار بھی نہیں تھا لیکن اب آپ کے غصے کو دیکھتے ہوئے میں بتا رہا ہوں کہ میں اسرائیل کی انتہائی خفیہ فوجی تنظیم ریڈ الرٹ کا ممبر ہوں۔ یہ انتہائی خفیہ تنظیم صرف پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر اسرائیل کے لئے انتہائی خفیہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے کام کرتی ہے اور ایک خصوصی آلے پر پرائم منسٹر صاحب کی کال پر فوراً عمل کرتی ہے۔ جب آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تو اسی وقت اچانک یہ کال آگئی اور مجھے فوری تل ابیب طلب کر لیا گیا اور حکم دیا گیا کہ میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تل ابیب پہنچ جاؤ۔ اس لئے میری مجبوری ہے۔

اوور"۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ ایک کہانی بنا کر سناتے ہوئے کہا۔

"تم تل ابیب میں کہاں اترو گے۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس میں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پرائم منسٹر ہاؤس کال کر کے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب شاید کچھ اور وقت مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اب ان کا ہیلی کاپٹر چھاؤنی کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تل ابیب میں سیدھا ان پہاڑیوں کے قریب اترنا چاہئے جہاں پر لانگ برڈ کا اڈہ ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"پہلے تل ابیب تو پہنچ جائیں پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چھاؤنی کراس کر گئے اور عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا۔ لیکن ابھی وہ چھاؤنی سے کچھ ہی فاصلے پر گئے تھے کہ ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا۔

"اب شاید فوجی چھاؤنی والے کال کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم بغیر پاس ورڈ کے گزر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ یو۔ ہیلی کاپٹر لے کر واپس آؤ۔ ورنہ میں جنگی طیاروں کا اسکوارڈن بھجوا رہا ہوں جو تمہیں واپس لے آئیں گے اور اگر تم نہ آئے تو تمہیں فضا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا۔ فوراً واپس آؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب میں نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے تو آپ کیوں بار بار کال کر رہے ہیں اوور"۔۔۔۔ عمران نے اس بار کیپٹن ہیرسن کی آواز میں ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ کمانڈر کی کال سے جھلا گیا ہو۔

"بکواس مت کرو۔ تم کیپٹن ہیرسن نہیں ہو۔ تم یقیناً کوئی اور ہو اور کیپٹن ہیرسن کی آواز میں بات کر رہے ہو پرائم منسٹر ہاؤس میں نے کال کی ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب تو گزشتہ کئی روز سے غیر ملکی دورے پر ہیں اور ان کے پی اے نے مجھے بتایا ہے کہ ریڈ الرٹ نام کی کوئی خفیہ تنظیم نہیں ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم اصل نہیں ہو۔ تم یقیناً چیک پوسٹ پر حملہ کرنے والے گروپ میں سے ہو اور کسی خاص مقصد کے لئے کیپٹن سے اندر کوئی ہیلی کاپٹر لے جا رہے ہو۔ فوراً واپس آ جاؤ۔ فوراً میں آدمی کا بازو موڑنے کے لئے میں تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں صورت سے نمایاں کمانڈر پارتھی نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری سر۔ آپ کو یہ ہیلی کاپٹر اب پرائم منسٹر ہاؤس سے ہی مل سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسکواڈرن ہی تمہیں لائے گا اور مجھے اس کی سزا تمہیں دینی ہی ہو گی اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس کم بخت پرائم منسٹر کو ان دنوں ہی غیر ملکی دورے پر جانا تھا۔ نانسنس"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم کسی شہر کے قریب پہنچ رہے ہیں"۔ جولیا نے آنکھوں سے دوربین لگا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی اطلس نامی شہر ہے۔ اب میں ہیلی کاپٹر اتار رہا ہوں۔ ورنہ واقعی ہمیں ہٹ کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کی بلندی گھٹانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب وہ کافی نیچے آ گئے تو انہوں نے چار لڑاکا جنگی طیاروں کو اپنے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے دیکھا لیکن عمران اس دوران کافی نیچے آ چکا تھا اور پھر ایک درختوں کے جھنڈ کے قریب

"ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ چونکہ پہاڑی علاقہ کافی پہلے ختم ہو چکا تھا عمران نے جہاں دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے اور درختوں کا یہ نے بے اختیار درمیان ہی تھا۔

سب سے بڑا۔ اب تک کافی سیر کر لی ہے ہیلی کاپٹر کی"۔۔۔۔ عمران گئے تھے چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر رکھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

"ہیلی کاپٹر کو تباہ نہ کر دیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح دھماکوں سے شہر کی انتظامیہ اور پولیس چوکنا ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے دور ایک زرعی فارم جیسی عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

"شاید یہاں سے کوئی ویگن وغیرہ مل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس زرعی فارم کے قریب پہنچے تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ فارم میں واقعی ایک بڑی سی ویگن موجود تھی۔ فارم کا پھاٹک بند تھا لیکن یہ دیہاتی انداز کا پھاٹک تھا۔ اس لئے عمران نے اوپر سے ہاتھ ڈال کر اندر سے کنڈا کھول دیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

"پہلے فارم کو چیک کر لو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے فارم کی اندرونی طرف کو لپک گئے۔ ویسے فارم پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ لیکن فارم کا کنڈا اندر سے بند تھا۔ اس لئے لازماً عمارت کے اندر کوئی نہ کوئی موجود ہو گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد صفدر ایک آدمی کا بازو پکڑے اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔ وہ آدمی شکل و صورت سے دیہاتی لگتا تھا اور اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔ اس آدمی

نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"تنویر اسے ختم کر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ شاید اس شہر کے بارے میں اس سے معلومات مل جائیں"---- صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تنویر نے عزرائیل کی نیابت سنبھال لی ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس آدمی سے مخاطب ہوا۔

"کیا نام ہے تمہارا"---- عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

"میرا نام عباس ہے"---- اس آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم مسلمان ہو"---- عمران نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ فارم کس کا ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"سردار عتبہ کا"---- عباس نے جواب دیا۔

"سردار عتبہ کہاں رہتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ شہر میں رہتا ہے"---- عباس نے جواب دیا۔

"شہر سے تمہارا مطلب اطلس ہے"---- عمران نے کہا تو عباس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہاں اکیلے رہتے ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"میں چوکیدار ہوں۔ فارم میں بیجوں کا ذخیرہ ہے"---- عباس نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمیں سردار عتبہ کے ڈیرے تک لے جا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو۔ تم ہو تو ایکریمین۔ لیکن تم ہماری زبان اس طرح بول رہے ہو جیسے یہاں کے مقامی آدمی ہو"۔ عباس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہم بھی الحمدللہ مسلمان ہیں اور ایک خاص مقصد سے یہاں آئے ہیں۔ یہاں کی فوج ہمارے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ تم ہمیں سردار عتبہ تک پہنچا دو تو تمہیں انعام بھی ملے گا اور ہو سکتا ہے کہ سردار عتبہ تمہاری ترقی بھی کر دے"---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بیٹھو ویگن میں"۔ عباس نے کہا تو عمران نے صفدر کو اشارہ کیا کہ وہ اس کا بازو چھوڑ دے اور صفدر نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور چند لمحوں بعد وہ سب ویگن میں بیٹھ گئے۔ عباس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ ویگن فارم کے پھاٹک سے باہر نکلی اور پھر تیزی سے اس سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پختہ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر اس سڑک پر سفر کرتے ہوئے وہ اطلس شہر میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی اور پھر ایک بڑی لیکن پرانی طرز کی کوٹھی کے کھلے ہوئے گیٹ میں مڑ کر اندر داخل ہو گئی۔ اندر دو کاریں پہلے سے موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"آؤ۔ یہ سردار عتبہ کا ڈیرہ ہے۔ میں تمہیں ملاقات والے کمرے

میں پہنچا دوں پھر جا کر سردار کو اطلاع دوں"۔۔۔ عباس نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔

"یہاں کوئی آدمی نظر نہیں آرہا"۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

"ملازم ہوتے ہیں۔ اندر کام میں مصروف ہوں گے"۔ عباس نے جواب دیا اور پھر انہیں برآمدے کے کونے میں موجود ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ یہ کمرہ واقعی کسی سردار کا مہمان خانہ اور سٹنگ روم دکھائی دے رہا تھا۔

"میں سردار کو اطلاع کرنے جا رہا ہوں۔ اسے کیا کہوں آپ کے متعلق"۔ عباس نے کہا۔

"انہیں صرف اتنا کہو کہ مہمان آئے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو عباس سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی سردار عتبہ ہو گا اس لئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"میرا نام سردار عتبہ ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے مہمان آئے ہیں لیکن۔۔۔" سردار عتبہ نے حیرت سے عمران اور اس کے

ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم واقعی مہمان ہیں سردار عتبہ۔ اور مہمانوں کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ پہلے سے میزبان کے واقف ہوں"۔۔۔ عمران نے مقامی زبان میں کہا تو سردار عتبہ چونک پڑا۔

"آپ تو ایکریمین ہیں لیکن آپ مقامی زبان اس طرح درست لہجے میں بول رہے ہیں اور روانی سے بھی۔ کون ہیں آپ"۔ سردار عتبہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چہروں پر نہ جائیں سردار۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم سب میک اپ میں ہیں اور ہم اسرائیل کے خلاف ایک ایسے مشن پر کام کر رہے ہیں جس میں پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر"۔۔۔ سردار عتبہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابو حماس صاحب نے پاکیشیا میں ایک خصوصی آدمی بھیج کر اسرائیل کے اس خوفناک منصوبے کی اطلاع دی تھی۔ لیکن ابو حماس صاحب کو شہید کر دیا گیا ہے ورنہ ہم ان سے رابطہ کر کے یہاں آتے۔ ویسے تو ہمارے نام سے شاکر سرات صاحب اور ان کے سارے گروپس اچھی طرح واقف ہیں لیکن اب ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ شاکر سرات صاحب اور ان کی تنظیم نے اسرائیل سے امن

معاہدہ کرلیا ہے اس لئے اب وہ اسرائیل کے خلاف ہماری مدد نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار عتبہ کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آگئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ وہ علی عمران صاحب ہیں جو پوری دنیا کے مسلمانوں کے ہیرو ہیں یہ تو میری خوش قسمتی ہے جناب کہ آپ میرے مہمان بنے ہیں۔ میرا تعلق بھی ابو حماس گروپ سے ہی ہے اور میں یہاں اطلس میں اس گروپ کا انچارج ہوں ویسے بھی اب مجھے آپ کی بات پر یقین آگیا ہے کیونکہ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ جی پی فائیو کا سربراہ کرنل ڈیوڈ اطلس پہنچا ہے اور وہ انتہائی بے چین ہے یہاں اس کا ایک گروپ بھی موجود ہے میں حیران ہو رہا تھا کہ اس غیر اہم قصبے میں ایسی کیا بات ہوگئی ہے کہ کرنل ڈیوڈ جیسا آدمی خود یہاں آیا ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے پیچھے آیا ہے خوش آمدید جناب"۔۔۔۔ سردرا عتبہ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پہلے عمران سے اور پھر باری باری سب سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا جبکہ جولیا کے سامنے اس نے صرف سر جھکایا تھا اور مصافحہ کئے بغیر آگے بڑھ گیا۔

"کرنل ڈیوڈ اگر یہاں آیا ہے سردار عتبہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ صورت حال توقع سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہمارا تو خیال تھا کہ کسی ایجنسی کو ہماری یہاں آمد کا علم نہیں ہے لیکن آپ کی بات سن کر اب معلوم ہوا ہے کہ کسی نہ کسی ذریعے سے ہماری یہاں آمد کا علم انہیں

ہوگیا ہے ایسی صورت میں کیا ہمیں فوری طور پر کوئی محفوظ پناہ گاہ مل سکتی ہے جہاں ہم لباس اور میک اپ وغیرہ تبدیل کر سکیں"۔ عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میرے اس ڈیرے کے نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ ہے جو انتہائی محفوظ ہے آپ وہاں چلیں"۔ سردار عتبہ نے کہا۔

"لیکن آپ کا ملازم عباس۔ وہ اگر ان کے ہتھے چڑھ گیا تو مسئلہ خراب ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اسے کال کر کے آپ کے پاس ہی پہنچا دیتا ہوں آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔۔۔۔ سردار عتبہ نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں سب سمجھتا ہوں اور انتہائی ذمہ دار آدمی ہوں یہاں آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا عباس کو بلا کر میں ابھی یہیں پہنچا دیتا ہوں"۔۔۔۔ سردار عتبہ نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"ہم تہہ خانے میں پھنس گئے ہیں عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن فوری طور پر اب اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ کرنل

ڈیوڈ یہاں پہنچ گیا ہے یہ واقعی میرے لئے انتہائی حیران کن خبر ہے بہرحال میک اپ باکس نکالو اور پہلے میک اپ واش کر کے نئے مقامی میک اپ کر لو" ـــــ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چونکہ ان کے پاس میک اپ واشر اور میک اپ صاف کرنے کا مکمل اور جدید ترین سامان موجود تھا اس لئے وہ سب تیزی سے اس کام میں مصروف ہو گئے ابھی وہ سب اس کام میں مصروف تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سرخ رنگ کا تیز غبار پھیلتا چلا گیا۔ دروازہ جس طرح دھماکے سے کھلا تھا اسی طرح دھماکے سے بند ہو گیا تھا عمران نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کراسٹن اس طرح اندر داخل ہوا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈومیری اس کے اس طرح اندر داخل ہونے پر بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا۔ یہ کیا انداز ہے" ـــــ ڈومیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم کامیاب ہو گئے ہیں مادام۔ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں" ـــــ کراسٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈومیری کے چہرے پر ابھرنے والے غصے کے تاثرات یکلخت مسرت میں تبدیل ہو گئے۔

"کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ" ـــــ ڈومیری نے انتہائی اشتیاق اور تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایئر فورس کے اڈے سے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر یہاں پہنچے ہیں میں نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی تھی جس میں اڈے کا انچارج کمانڈر پارتھی کسی کیپٹن ہیرسن سے بات کر رہا تھا اور ان کی گفتگو سے میں سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن ہیرسن کے روپ میں یقیناً عمران ہی ہے چنانچہ میں نے اپنے آدمی اطلس کے بیرونی علاقے میں بھجوا دیئے ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اطلس کے شمال مشرق کی طرف کھیتوں میں اترا ہے۔ میرے آدمی جب وہاں پہنچے تو انہوں نے وہاں کے ایک زرعی فارم سے ایک ویگن کو باہر آتے دیکھا انہیں شک گزرا کہ اس ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں کیونکہ ویگن میں موجود افراد کے جسموں پر کمانڈوز کی یونیفارمز تھیں اور تھے وہ ایکریمی۔ جبکہ ویگن ڈرائیور کو یہاں کے مقامی گروپ کے افراد جانتے تھے وہ یہاں کے ایک بڑے آدمی سردار عتبہ کا ملازم تھا چنانچہ انہوں نے گروپ انچارج کو اطلاع دی گروپ انچارج نے مجھے اطلاع دی۔ گروپ انچارج جانتا تھا کہ سردار عتبہ کا ڈیرہ کہاں ہے اسے یقین تھا کہ یہ لوگ سردار عتبہ کے ڈیرے پر ہی پہنچے ہوں گے چنانچہ میں نے اپنے خاص گروپ کے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ سردار عتبہ کے ڈیرے پر اس طرح ریڈ کریں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور وہاں ان لوگوں کو ٹریس کر کے انہیں انتہائی زود اثر گیس کی مدد سے بیہوش کریں ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے اس ویگن کو واپس جاتے گھیر لیا اور اس کے ڈرائیور نے بتایا کہ یہ

لوگ مسلمان ہیں اور سردار عتبہ کے ڈیرے پر گئے ہیں اس آدمی نے بتایا کہ سردار عتبہ کے ڈیرے میں ایک خفیہ تہہ خانہ بھی ہے چنانچہ اب میرے آدمی وہاں گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ابھی یہ اطلاع مل جائے گی کہ انہیں کور کر لیا گیا ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تمہیں خود جانا چاہئے تھا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ اب یہ لوگ کہیں نہیں جا سکتے"۔ کراسٹن نے کہا تو ڈومیری نے ہونٹ بھینچ لئے اسی لمحے کراسٹن کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور کراسٹن اور ڈومیری دونوں چونک پڑے۔ کراسٹن نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پورٹر کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس کراسٹن اٹنڈنگ یو پورٹر۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ سردار عتبہ کے ڈیرے پر ریڈ کر دیا گیا ہے وہاں موجود سب افراد اور سردار عتبہ کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ تہہ خانے میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود تھے چنانچہ وہاں زیڈ سی کیپسول فائر کر دیا گیا اور وہ سب لوگ بیہوش ہو گئے ہیں میں اس وقت اسی تہہ خانے سے ہی کال کر رہا ہوں اب ان کا کیا کرنا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"کتنے افراد ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کراسٹن نے پوچھا۔

"چار مرد اور ایک عورت۔ اور باس یہ سب میک اپ وغیرہ کرنے میں مصروف تھے ان کے پاس جو تھیلے ہیں ان میں انتہائی جدید ترین اسلحہ کے ساتھ ساتھ انتہائی عجیب سا سائنسی سامان بھی موجود ہے۔ اوور"۔۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"انہیں وہاں سے نکالو اور فوراً آرم سٹرانگ ہاؤس کے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ فوراً۔ لیکن سب کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے میں اور مادام وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کراسٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی جبکہ ڈومیری کی بھی یہی حالت تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دونوں مسرت کی شدت سے ناچنا شروع کر دیں گے۔

"مبارک ہو مادام۔ ہم نے ایک بہت بڑا مشن مکمل کر لیا ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور یہ اصل کام تمہارا ہے مجھ سے اسرائیل کے صدر نے وعدہ کیا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ میں نے کر دیا تو وہ مجھے اسرائیل سیکرٹ سروس کی سربراہ بنا دیں گے اور تم میرے نمبر ٹو ہو گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"لیکن مادام۔ آپ ان کی شناخت ہوتے ہی انہیں لاشوں میں تبدیل کر دیں۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں۔ یہ تو یوں سمجھئے کہ

ہماری لاٹری نکل آئی ہے ورنہ اتنی آسانی سے شاید یہ لوگ ہاتھ نہ آ سکتے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو کراسٹن۔ اب یہ لوگ کہیں نہیں جا سکتے۔ اب انہیں لاشوں میں تبدیل ہونا ہو گا۔ آؤ چلیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور کراسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کار میں بیٹھے اطلس کی ایک مصروف سڑک سے گزرتے ہوئے اس کے جنوبی حصے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آرم سٹرانگ ہاؤس اس مقامی گروپ کا ہیڈ کوارٹر تھا جو شہر کے جنوبی حصے میں ایک عمارت تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ کے سامنے دو مسلح مقامی افراد موجود تھے۔

"گیٹ کھولو"۔۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کراسٹن نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا جو کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ اس آدمی نے کراسٹن کو دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھل گیا اور کراسٹن کار اندر لے گیا۔ یہ خاصی بڑی اور وسیع عمارت تھی۔ اس پر براکس کلب نام کا ایک پرانا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کراسٹن نے کار پورچ میں جا کر روکی اور پھر وہ اور ڈومیری نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک لمبے قد لیکن دبلے جسم کا آدمی ایک طرف سے تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا پورٹر۔ وہ لوگ پہنچ گئے"۔۔۔۔ کراسٹن نے اس آدمی سے پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔۔ پورٹر نے کراسٹن اور مادام کو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی پرابلم"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"نہیں باس۔ البتہ اس سردار عتبہ اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کرنا پڑا ہے۔ اس لئے پولیس کا مسئلہ بنے گا"۔۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ گلبرٹ یہاں کی پولیس اور انتظامیہ کو خود سنبھال لے گا۔ وہ یہاں کا بہت بااثر آدمی ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"گلبرٹ بھی تہہ خانے میں موجود ہے"۔۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آیئے مادام"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا اور ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں فرش پر چار مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ چاروں مرد پاکیشیائی تھے۔ جبکہ عورت سوئس نژاد تھی۔

"یہ عمران ہے مادام"۔۔۔۔ کراسٹن نے ایک آدمی کے جسم کو بوٹ سے چھوتے ہوئے کہا۔

"گلبرٹ۔ کیا یہاں کوئی ایسا انتظام نہیں ہے کہ انہیں راڈز وغیرہ میں جکڑ دیا جائے اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کی جائے"۔۔۔۔ ڈومیری نے تہہ خانے میں پہلے سے موجود ایک درمیانے قد لیکن بھینسے کی طرح پلے ہوئے جسم کے مالک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جس کا چہرہ لمبوترا تھا۔ آنکھیں چھوٹی اور گول تھیں۔

سر کے بال اس کے کاندھوں تک آرہے تھے اور چہرے پر زخموں کے کئی نشانات بھی تھے۔ وہ اپنی شکل وصورت' قدوقامت اور انداز سے ہی بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔

"یس مادام۔ ساتھ ہی ایک دوسرا تہہ خانہ ہے۔ وہاں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور ٹارچنگ کا سب سامان بھی ہے"۔ گلبرٹ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انہیں وہاں شفٹ کرو اور کرسیوں میں جکڑ دو"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ گلبرٹ نے کہا اور اس نے تہہ خانے میں موجود اپنے دو ساتھیوں کو حکم دینا شروع کر دیا۔ اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔

"آیئے مادام۔ ہم اوپر بیٹھتے ہیں۔ جب یہ لوگ کرسیوں میں جکڑے جائیں گے تو ہمیں اطلاع مل جائے گی"۔۔۔۔ گلبرٹ نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"گلبرٹ۔ سردار عتبہ اور اس کے ڈیرے پر موجود اس کے ملازم ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کو تم نے سنبھالنا ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے گلبرٹ سے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ پورٹر نے پہلے ہی مجھے بتا دیا ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا ہے۔ وہاں سے لاشیں ہی غائب کر دی جائیں گی"۔۔۔۔ گلبرٹ نے کہا تو کراسٹن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ میجر براؤن اور جی پی فائیو کے ایکشن گروپ کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلس پہنچا تھا۔ ان کا ہیلی کاپٹر اطلس شہر کے مغرب میں ایک گیم کلب کی وسیع عمارت میں اترا تھا۔ گیم کلب ایک مقامی آدمی لائن کی ملکیت تھا۔ لائن اطلس کا میئر بھی تھا اور پولیس چیف بھی۔ جب ان کا ہیلی کاپٹر یہاں پہنچا تو لائن خود اس کے استقبال کے لئے موجود تھا پھر کرنل ڈیوڈ کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر میجر براؤن اس لائن کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔ انہیں گئے ہوئے اب ایک گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن نہ ہی میجر براؤن واپس آیا تھا اور نہ لائن۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی فون آیا تھا۔ اس لئے کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا ہوا تھا اور وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"کہاں مر گئے تھے تم۔ میں تمہارا قیدی ہوں کہ مجھے یہاں چھوڑ کر غائب ہو گئے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں لائن کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں اور ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ پتہ چلا"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اتنا پتہ چلا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے شام کی سرحد کے قریب ایک چیک پوسٹ پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا ہے جب ایئر فورس کے اڈے سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں صورت حال معلوم کرنے کے لئے بھجوائے گئے تو انہوں نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا اور پھر وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر پر اڈے اور فوجی چھاؤنی سے گزر گئے تو کمانڈر کو ان پر شک پڑا اس نے جنگی طیاروں کا اسکوارڈن انہیں واپس لانے کے لئے بھیجا تو گن شپ ہیلی کاپٹر یہاں کھیتوں میں اتر گیا اس کے بعد یہ لوگ غائب ہو گئے ہیں اب لائن اور اس کے آدمی انہیں پورے شہر میں تلاش کر رہے ہیں سارے شہر کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے اور انہیں تلاش کیا جا رہا ہے جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ جن بھوت تو نہیں تھے کہ یہاں آتے ہی غائب ہو گئے۔ یقیناً یہاں فلسطینی دہشت گردوں کا کوئی اڈہ ہو گا۔ لائن کو کہو کہ اس اڈے کو ٹریس کرے وہ لوگ لازماً وہیں چھپے ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لائن اسی لائن پر کام کر رہا ہے جلدی ہی معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اور وہ ڈومیری۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ڈومیری اور اس کے ساتھی بھی غائب ہیں ایک اطلاع ملی ہے کہ ان کا یہاں کے ایک مقامی بدمعاش گروپ کے چیف گلبرٹ سے رابطہ ہوا ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"تو پھر اس گلبرٹ کو پکڑو اور اس سے اگلواؤ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے اپنی تمام توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف رکھی ہوئی ہے باس"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تم قطعی احمق آدمی ہو۔ سراسر نانسنس اور الو۔ اگر وہ ڈومیری ہم سے پہلے اس عمران تک پہنچ گئی تو پھر۔ وہ یہاں پہلے سے آئی ہوئی ہے اور اس نے بدمعاش گروپ سے رابطہ کیا ہے جبکہ تمہارا یہ لائن تو سرکاری آدمی ہے اور سرکاری آدمی کو وہ معلومات نہیں مل سکتیں جو یہ بدمعاش حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے اس ڈومیری کی کوریج انتہائی ضروری ہے فوراً معلوم کرو کہ یہ گلبرٹ کہاں ہے۔ ہمیں ہر طرف کا

خیال رکھنا پڑے گا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ واقعی آپ ذہانت کا شاہکار ہیں جناب۔ جو کچھ آپ سوچتے ہیں ایسا کوئی بھی نہیں سوچ سکتا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا غصے سے پھڑکتا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اسی لئے تو باقی ساری تنظیمیں ختم ہو گئی ہیں لیکن جی پی فائیو نہ صرف قائم ہے بلکہ ایک لحاظ سے وہی اب اسرائیل کی اصل حاکم ہے اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہم نے اس ڈومیری کو ہر صورت میں کامیاب ہونے سے روکنا ہے صدر صاحب نے اسے علیحدہ یہ مشن دے کر دراصل مجھے چیلنج کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو میجر براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اور سنو۔ اس گلبرٹ سے معلومات میں خود حاصل کروں گا سمجھے۔ فوراً اس کا کھوج لگاؤ اور اسے اغوا کرا کر یہاں لے آؤ یہاں اور ابھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ جو پہلے بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا اب کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد

ایک بار پھر دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"باس۔ گلبرٹ کا تو پتہ نہیں چل سکا البتہ اس کے اسسٹنٹ ٹونی کو پکڑ کر یہاں لایا گیا ہے وہ یقیناً سب کچھ جانتا ہو گا"---- میجر براؤن نے کہا۔

"نہ بھی جانتا ہو گا تو اسے جاننا پڑے گا چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر میجر براؤن کی رہنمائی میں عمارت کے ایک تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں ایک نوجوان کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا نوجوان شکل و صورت سے ہی زیر زمین دنیا کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"تم لوگ کون ہو اور تم نے مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے"---- اس نوجوان نے کرنل ڈیوڈ کو اپنے سامنے پہنچ کر رکتے دیکھ کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ کرنل ڈیوڈ کا بازو گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ اس نوجوان کے چہرے پر اس قدر زوردار پڑا تھا کہ نوجوان کا چہرہ لٹو کی طرح گھوم گیا تھا۔

"تم دو ٹکے کے بدمعاش نالی میں رینگنے والے کیڑے مجھ سے اس لہجے میں بات کرتے ہو مجھ سے کرنل ڈیوڈ سے جی پی فائیو کے سربراہ سے تمہاری یہ جرات"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ تو نوجوان کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"جج۔ جج۔ جی پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے معلوم نہیں تھا جج۔ جناب میں تو خادم ہوں جناب"---- نوجوان نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا جی پی فائیو کی دہشت سے پورا ملک کانپتا تھا اور کرنل ڈیوڈ کا نام تو پورے اسرائیل میں وحشت اور سفاکی کے لحاظ سے شیطان کی طرح مشہور تھا اس لئے نوجوان کی یہ حالت ہوئی تھی وہ تو بے چارہ ایک چھوٹے درجے کا بدمعاش تھا۔ کرنل ڈیوڈ کا نام سن کر تو تل ابیب کے بڑے بڑے بدمعاش کانپ جایا کرتے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"---- کرنل ڈیوڈ نے اپنے رعب دبدبے کو محسوس کرتے ہی فاخرانہ انداز میں سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب اس نوجوان کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فاخرانہ انداز میں بیٹھ گیا تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے جناب"---- نوجوان نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تمہارا باس گلبرٹ کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔

"گگ۔ گگ۔ گلبرٹ۔ پتہ نہیں جناب۔ وہ تو کسی کو کچھ نہیں بتاتا جناب"---- ٹونی نے کہا۔

"میجر براؤن"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"---- ساتھ کھڑے ہوئے میجر براؤن نے مودبانہ

لہجے میں کہا۔

"اس حرامزادے کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالو۔ اس کی آنکھیں نکال دو۔ اس کے کان کاٹ دو جلدی کرو۔ حکم کی تعمیل کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور ٹونی کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں رک جاؤ"۔۔۔۔ ٹونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ ورنہ یاد رکھو جی پی فائیو کے شکنجے میں پھنس کر تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کٹ جائے گی بولو جلدی کرو۔ جلدی بتاؤ۔ اور اگر تم نے سچ بتایا تو پھر تمہیں انعام بھی مل سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اطلس میں تمہیں جی پی فائیو کا انچارج بنا دیا جائے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ باس گلبرٹ کو کارمن کی ایک پارٹی کراسٹن نے ہائر کیا ہے اس کراسٹن کے ساتھ ایک لڑکی ڈومیری بھی ہے جو اس کی باس بتائی جاتی ہے انہوں نے باس گلبرٹ کو بتایا تھا کہ پاکیشیا کے ایجنٹوں کی ایک ٹیم اطلس پہنچ رہی ہے انہیں پکڑنا ہے چنانچہ باس نے سارے گروپ کو اطلس میں پھیلا دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ یہ ایجنٹ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر اطلس پہنچے ہیں وہ سردار عتبہ کے فارم میں گئے اور وہاں سے سردار عتبہ کے ملازم کے ساتھ ویگن

میں سوار ہو کر سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے۔ ہمارے گروپ نے وہاں ریڈ کیا اور سردار اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور ان لوگوں کو ایک خاص گیس سے بے ہوش کر دیا گیا اب بھی وہ لوگ بے ہوش ہیں۔ پھر انہیں آرم سٹرانگ ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ باس گلبرٹ بھی وہیں ہے مجھے اس نے کہا تھا کہ میں سردار عتبہ کے ڈیرے پر جا کر سردار عتبہ اور اس کے ملازموں کی لاشیں اٹھوا کر انہیں غائب کر دوں میں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر میں جیسے ہی کلب واپس پہنچا مجھے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی پکڑے گئے ہیں اور کن حلیوں میں تھے وہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے عالم میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک عورت اور چار مرد تھے جب وہ سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے تھے تو وہ سب ایکریمی تھے لیکن جب انہیں بے ہوش کیا گیا تو وہ سردار عتبہ کے ڈیرے کے تہہ خانے میں میک اپ کر رہے تھے لیکن میک اپ مکمل ہونے سے پہلے وہ بے ہوش ہو گئے تھے اس وقت وہ عورت سوئس نژاد تھی اور باقی چار مرد ایشیائی تھے۔ کراسٹن نے آرم سٹرانگ ہاؤس میں بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کو پیر سے چھوتے ہوئے اس عورت ڈومیری سے کہا تھا کہ یہ علی عمران ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے اعصاب بری طرح پھڑکنے لگے۔

"کک۔ کک۔ کتنی دیر ہوئی ہے۔ کتنی دیر پہلے یہ سب کچھ ہوا

ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کی بات ہے"---- ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ کہاں ہے آرم سٹرانگ ہاؤس۔ جلدی بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے عالم میں دونوں پیر فرش پر مارتے ہوئے کہا تو ٹونی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"میجر براؤن۔ جلدی کرو سب کو بلاؤ لائمن اور اس کے آدمیوں کو بھی ہم نے فوری طور پر اس آرم سٹرانگ ہاؤس پر ریڈ کرنا ہے اس نامراد ڈومیری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا ہے جلدی کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر میجر براؤن سے کہا اور میجر براؤن سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا کہ اس کے پر لگ جائیں اور وہ اڑ کر اس آرم سٹرانگ ہاؤس تک پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے بغیر آدمیوں کو اکٹھا کئے وہ وہاں نہ جا سکتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر جھلاہٹ کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی پھر جیسے جیسے اس کا شعور جاگتا گیا اس کے ذہن میں وہ منظر ابھرتا چلا گیا جب وہ سردار عتبہ کے ڈیرے میں تہہ خانے میں موجود تھے اور میک اپ کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک تہہ خانے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر سرخ رنگ کا غبار سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی تھی اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے محسوس کیا کہ اس وقت بھی وہ کسی تہہ خانے میں ہے اور لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس کے جسم کے گرد راڈز موجود ہیں اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں تہہ خانے کا اکلوتا دروازہ جو اس کی نظروں کے سامنے تھا بند تھا اور تہہ خانے میں کوئی آدمی بھی نہ تھا البتہ تہہ خانے کی دیواروں کے

ساتھ باقاعدہ مختلف قسموں کے خنجر اور ایسا ہی دوسرا سامان ٹنگا ہوا تھا
ٹارچنگ کا جدید سامان بھی پڑا ہوا نظر آرہا تھا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا
تھا کہ وہ کس کی قید میں چلا گیا ہے کہ دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت
اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور
جیکٹ تھی اور قومیت کے لحاظ سے وہ کارمن لگ رہی تھی۔ اس کے
پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان تھا جب کہ اس کے پیچھے
چار مسلح افراد تھے جن میں سے ایک اپنی شکل و صورت سے کوئی گھٹیا
سا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے۔ اسے تو ہوش آگیا ہے یہ کیسے ممکن ہو گیا انٹی گیس کے
بغیر تو یہ کسی طور پر ہوش میں نہیں آسکتا"۔۔۔۔ اس لڑکی نے عمران
کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران ہے مادام۔ اور اس میں ایسی ہی عجیب و غریب
خاصیتیں ہیں"۔۔۔۔ اس کے ساتھ آنے والے لمبے اور بھاری جسم
کے نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو واقعی عجیب و غریب صلاحیت ہے بہرحال ٹھیک ہے
باقی افراد کو ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا اور پھر وہ عمران کے
سامنے پڑی ہوئی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اس کی نظریں عمران پر
جمی ہوئی تھیں اور اس کی نظروں میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے
تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کیا تم واقعی وہی علی عمران ہو پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ، جس کی

شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے اس بار عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے باوجود کنوارہ ہوں۔ اب تم خود سوچو کہ کیسی شہرت ہے
میری"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار
کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی یہ حیرت انگیز بات ہے کہ انتہائی وجیہہ مرد ہونے اور اس
قدر شہرت کا مالک ہونے کے باوجود ابھی کنوارے ہو"۔۔۔۔ لڑکی نے
بے اختیار ہنستے ہوئے کہا جبکہ اس دوران ایک آدمی ہاتھ میں نیلے
رنگ کی بوتل پکڑے عمران کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی
کارروائی میں مصروف نظر آرہا تھا جبکہ باقی ساتھی اس لڑکی کے عقب
میں خاموش اور مؤدب کھڑے ہوئے تھے۔

"اگر آج میرا ستارہ عروج پر آگیا ہے تو تم بھی حیرت ظاہر کرنے کی
بجائے کوئی عملی قدم اٹھالو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
لڑکی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"مجھے بیوی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے"۔۔۔۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے
کہا۔

"تمہارا ساتھی تو تمہیں مادام کہہ رہا ہے اور ہمارے ہاں تو مادام
اس عورت کو کہا جاتا ہے جو کئی شوہروں کی فاتحہ دلوا چکی ہو"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ماتحت مجھے مادام ہی کہہ سکتے ہیں۔ مس تو کہنے سے

رہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو اپنا تفصیلی تعارف تو کرا دو تاکہ کم از کم میں اس لسٹ میں تمہارا تعارف درج کرا دوں جس میں پہلے ہی تم جیسی کئی معزز خواتین کے نام لکھے ہوئے ہیں تاکہ میرے مرنے کے بعد جب یہ لسٹ میرے سامان سے نکلے تو لوگ کم از کم یہ تو سوچیں کہ اتنی معزز خواتین مجھ سے شادی کی خواہشمند تھیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ تمہارے ساتھی اب ہوش میں آچکے ہیں اس لئے اب مجھے تعارف کرانے میں کوئی حرج نہیں تاکہ تمہارے ساتھیوں کو بھی معلوم ہو سکے کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں آنے والی ہے۔ میرا نام ڈومیری ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ کراسٹن ہے۔ ہمارا تعلق کارمن سے ہے مجھے اسرائیل کے صدر صاحب نے خصوصی طور پر تمہارے خاتمے کے لئے ہائر کیا ہے اور دیکھ لو کہ ہم نے تمہیں اسرائیل میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیا ہے اور اب تمہاری زندگی میری انگلی کے ایک اشارے پر منحصر ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا تعلق کارمن کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"۔ عمران نے ٹانگ کو اندر کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ کرسی کے نیچے کوئی پلیٹ وغیرہ بھی نہیں ہے اس لئے وہ اپنا پیر آسانی سے موڑ کر عقبی پائے تک لے جا سکتا ہے۔

"میرا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے البتہ میرا اسسٹنٹ کراسٹن سرکاری ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اس لئے یہ تمہیں پہچانتا بھی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا صدر صاحب کو کرنل ڈیوڈ پر اعتبار نہیں رہا کہ انہوں نے تمہیں اس مشن کے لئے خصوصی طور پر ہائر کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پیر کو موڑ کر عقبی پائے میں موجود بٹن کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب کو میری صلاحیتوں کے بارے میں خصوصی طور پر بتایا گیا ہے۔ کرنل ڈیوڈ تو تل ابیب میں بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہو گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ تمہاری لاشیں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ چکی ہیں تو پھر اس کی حالت دیکھنے والی ہوگی"۔۔۔۔ ڈومیری نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی تمہارے دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے مس ڈومیری اور ابھی تم چھوٹی سی بچی ہو جو گڑیا سے کھیلتے کھیلتے یہ سمجھ بیٹھی ہو کہ تم بڑی ہو گئی ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم میری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہے ہو"۔ ڈومیری نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے پیر کا دباؤ عقبی بٹن پر بڑھایا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز واپس کرسی میں غائب ہو گئے اور پھر اس سے پہلے کہ یہ آوازیں ختم ہوتیں کمرے میں کھٹاک کھٹاک کی کئی آوازیں پھر ابھریں اور ڈومیری اور اس کے

ساتھی کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ڈومیری اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو ڈومیری کی نازک سی گردن ایک لمحے میں ٹوٹ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تنویر' صفدر اور کیپٹن شکیل بھی پارے کی طرح تڑپ کر آگے بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہاں موجود افراد سنبھلتے کمرہ کئی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ڈومیری کے علاوہ باقی سب افراد فضا میں اچھلتے ہوئے فرش پر جا گرے اور پھر مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی سب کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں نکلیں اور وہ ساکت ہو گئے۔ عمران کے سینے سے لگی کھڑی ڈومیری کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اس کے جسم کو رعشہ کی بیماری ہو گئی ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے کراسٹن۔ کراسٹن بھی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ سب"۔۔۔۔ ڈومیری کے حلق سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"جلدی کرو۔ باقی ساتھیوں کو رہا کراؤ ہم نے یہاں سے فوراً نکلنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈومیری کو فرش کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے باہر سے تیز فائرنگ اور بموں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئی ہوں دوسرے لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی

سے اندر داخل ہوا لیکن اندر کا ماحول دیکھ کر وہ یکلخت ٹھٹک کر رک گیا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا ہو رہا ہے باہر"۔۔۔۔ عمران نے اس نوجوان کی گردن پر مشین گن کی نال رکھتے ہوئے کہا یہ مشین گن اس نے ڈومیری کو نیچے دھکیل کر فرش سے اٹھائی تھی۔

"وہ۔ وہ ایک پارٹی نے چاروں طرف سے ہیڈ کوارٹر کو گھیر کر حملہ کر دیا ہے وہ تعداد میں بہت ہیں سرکاری لوگ ہیں۔ اور۔ اور مگر باس اور یہ سب تو ہلاک ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے نکلنے کا خفیہ راستہ کہاں سے ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"س۔ س۔ سامنے دیوار سے راستہ نکلتا ہے"۔ نوجوان نے کہا۔

"جلدی کرو۔ آگے بڑھو۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو راستہ کھول دو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"دروازہ اندر سے بند کر دو اور آؤ۔ جلدی کرو۔ اسلحہ لے لو"۔ عمران نے اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر واقعی وہ ایک خفیہ سرنگ سے گزرتے ہوئے کافی دور درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان باہر نکل آئے۔ جھنڈ کے اندر لکڑی کا ایک

کیبن بنا ہوا تھا لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا باہر آتے ہیں عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تو صفدر کی لات گھومی اور وہ نوجوان تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ ان سے کچھ فاصلے پر ایک زرعی فارم جیسی بڑی سی عمارت تھی اور واقعی اس کے گرد پولیس کے افراد باقاعدہ مورچے لگائے ہوئے موجود تھے۔ دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔

"چلو عقبی طرف سے نکلو اور کھیتوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے یہاں سے جس قدر دور ہو سکتا ہو نکلو"---- عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے اس عمارت کی مخالف سمت پر کھیتوں کے درمیان جھکے جھکے انداز میں بھاگتے چلے گئے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچ گئے جس پر بسیں وغیرہ جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ابھی وہ سڑک کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہوں نے ایک آدمی کو سڑک کی طرف سے کھیتوں کے درمیان کچی پگڈنڈی پر اتر کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ یہ مقامی عرب لگتا تھا۔ وہ سائیکل پر سوار تھا اور اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"رک جاؤ"---- عمران نے اچانک اس کے سامنے آ کر اس کے سائیکل کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے اٹھا کر نیچے زمین پر کھڑا

کر دیا جبکہ صفدر نے اس کی سائیکل سنبھال لی۔ وہ سب درختوں کی اوٹ میں موجود تھے۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم"---- اس مقامی آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔ ادھر کون رہتا ہے"---- عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میں سردار یوسف کو اطلاع دینے جا رہا تھا۔ وہ۔ وہ ادھر فائرنگ اور بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ پولیس نے گلبرٹ کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرا ہوا ہے"---- نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سردار یوسف کون ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ اس علاقے کا سردار ہے۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں"---- اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں رہتا ہے سردار یوسف۔ اس کا کیا تعلق ہے اس گلبرٹ اور اس کے ہیڈ کوارٹر سے"---- عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اس علاقے کا سردار ہے۔ بڑا آدمی ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اگر گلبرٹ کے ہیڈ کوارٹر پر پولیس حملہ کرے تو اسے فوراً اطلاع دی جائے"---- اس آدمی نے کہا۔

"تمہار کیا نام ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"میرا نام عزیز ہے"---- اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو عزیز۔ تم تو غریب آدمی لگ رہے ہو۔ اس لئے ہاتھیوں کی [illegible]۔ اپنی جان نہ گنواؤ اور جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ سب سچ بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماسٹر آپ اس سے نرمی کیوں برت رہے ہیں۔ میں ایک لمحے میں اس کے حلق سے سب کچھ اگلوا لیتا ہوں"۔۔۔۔ جوانا نے عزیز کی گردن پکڑ کر اسے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں۔ میں بے گناہ ہوں"۔۔۔۔ عزیز نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی بتاؤ کہ سردار یوسف کون ہے اور تم اسے کیوں اطلاع دینے جا رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سردار یوسف یہاں اطلس میں ایک فلسطینی گروپ کا سردار ہے اس کا اڈہ بھی اسی علاقے میں ہے۔ گلبرٹ یہاں کا مقامی بدمعاش ہے۔ وہ سردار یوسف کا ماتحت ہے۔ یہ حویلی بھی اسے سردار یوسف نے ہی دی ہوئی ہے۔ میں سڑک کی دوسری طرف واقع باغ میں چوکیدار ہوں۔ اس عمارت کے سامنے وہاں میں نے دیکھا کہ اچانک پولیس کی گاڑیاں آئیں اور انہوں نے اس عمارت کو گھیر لیا اور پھر وہاں فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس لئے میں سائیکل پر سردار یوسف کو اطلاع دینے جا رہا تھا"۔۔۔۔ عزیز نے کہا۔

"کہاں ہے سردار یوسف کا اڈہ۔ کیا وہ یہیں قریب رہتا ہے"۔

عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو شہر میں رہتا ہے۔ یہاں اس کا خفیہ اڈہ ہے"۔ عزیز نے کہا۔

"تو چلو دکھاؤ اڈہ۔ ہم نے بھی سردار یوسف سے ہی بات کرنی ہے اور اس کی تلاش میں ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں"۔ عمران نے کہا تو عزیز پاکیشیا کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم پاکیشیائی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ سردار یوسف تو پاکیشیائیوں کی بڑی تعریفیں کرتا ہے۔ وہ ایک بار اسرائیلی فوج کے پنجے میں پھنس گیا تھا۔ اسے ایک پاکیشیائی نے ہی چھڑوایا تھا۔ اس پاکیشیائی کا نام عمران تھا اور سردار یوسف اس عمران کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس عمران کو"۔۔۔۔ عزیز نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو عزیز اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ کی ننگی تار چمٹ گئی ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر کانوں سے جا لگی تھیں۔

"عمران صاحب۔ درختوں کے جھنڈ سے پولیس کے سپاہی نکل رہے ہیں"۔۔۔۔ اچانک ایک طرف سے کیپٹن شکیل نے آتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جلدی کرو عزیز ہمارے پیچھے پولیس آ رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آیئے آیئے جناب۔ ادھر آیئے بائیں ہاتھ پر"---- عزیز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے درختوں کے اندر سے گزر کر کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر دوڑنے لگا۔

"اس کا سائیکل بھی لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے ایک ہاتھ میں سائیکل اٹھا لیا اور وہ سب عزیز کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے جانے کے بعد عزیز تیزی سے درختوں کے ایک چھوٹے سے جھنڈ میں داخل ہوا اور پھر کسی بندر کی سی تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد ہلکی سی چرر کی آواز سنائی دی اور ایک چوڑے تنے والے درخت میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عزیز درخت سے نیچے اتر آیا۔

"آیئے جناب"---- عزیز نے تنویر کے ہاتھ سے اپنی سائیکل لیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک زیر زمین بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جہاں اسلحہ بھی موجود تھا اور کھانے پینے کا سامان بھی۔ یہ کافی بڑا اڈہ تھا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ عمران ایسے اڈے پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اسے اس پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔ اس اڈے کی تعمیر میں خاص تکنیک استعمال کی جاتی تھی کہ یہاں ہروقت تازہ ہوا آتی جاتی رہتی تھی اور بظاہر اس ہوا کی آمد کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ عزیز ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے کمرے کے درمیان پڑی میز پر رکھ کر اس نے

اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اے اے کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور"۔ عزیز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہی کہا۔

"یس وائی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سردار یوسف کو پہچان گیا تھا۔ سردار یوسف کا تعلق فلسطین کے مشہور زمانہ گروپ سے تھا جو پہلے تو شاکر سرات کے ساتھ منسلک تھا لیکن جب شاکر سرات نے اسرائیل سے صلح کر لی تو وہ اس سے علیحدہ ہو گیا اس گروپ کا کوڈ نام ریڈ ایگل تھا اور اسرائیلیوں پر اس گروپ کی بے پناہ دہشت تھی کیونکہ اس گروپ کی گوریلا کارروائیوں نے اسرائیل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔ ریڈ ایگل کا سربراہ شاکر سرات ٹائپ کا لیڈر ابو صالح تھا۔ شاکر سرات نے تو اسرائیل سے امن کا معاہدہ کر لیا تھا لیکن ابو صالح اور اس کے ساتھیوں نے اس کی مخالفت کی تھی اس لئے ریڈ ایگل ابھی تک اسرائیل کے خلاف برسر پیکار تھا اور ریڈ ایگل کے بھی اسی طرح پورے اسرائیل میں اڈے تھے اور چھوٹے گروپ تھے جس طرح شاکر سرات کی تنظیم کے تھے۔ عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی اس غیر متوقع مدد پر شکر ادا کرنے لگا کیونکہ ابو صالح کی یہ تنظیم اس کے ذہن میں تو تھی لیکن اس کا اس سے براہ راست رابطہ نہ تھا جبکہ اب اتفاق سے اس تنظیم سے اس کا رابطہ ہو گیا تھا۔

"سردار۔ گلبرٹ کی عمارت کو پولیس نے گھیر لیا ہے اور وہاں فائرنگ بھی ہو رہی ہے اور بموں کے دھماکے بھی۔ اور سردار۔ جب میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے ایس ایس میں آ رہا تھا تو مجھے سڑک سے اترتے ہیں ایک گروپ نے پکڑ لیا۔ سردار۔ اس گروپ میں ایشیائی بھی ہیں اور یورپ کی ایک عورت بھی ہے اور سردار۔ ایک ایشیائی بتا رہا ہے کہ وہ علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جس کا آپ ذکر کرتے رہتے ہیں سردار۔ اوور"۔۔۔۔ عزیز نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں وہ۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ' سردار یوسف۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اب آپ کی بائیں ٹانگ کا کیا حال ہے۔ وہی ٹانگ جو اسرائیلی فوجیوں نے چار جگہ سے توڑ دی تھی۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ اور یہاں اسرائیل میں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اتنے طویل عرصے بعد آپ سے اس طرح اچانک ملاقات ہو رہی ہے۔ آپ وہیں رہیں میں خود آ رہا ہوں وہاں۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"یہ گلبرٹ کی عمارت میں فائرنگ اور بم دھماکے شاید ہماری وجہ

سے ہی ہو رہے ہیں۔ ہم وہاں قید تھے۔ ہم وہیں سے نکل کر آ رہے تھے کہ تمہارا آدمی عزیز ہم سے ٹکرا گیا۔ اس لئے یہاں آتے ہوئے ذرا محتاط رہنا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ میں محتاط رہوں گا۔ آپ میرا انتظار کریں۔ باقی باتیں زبانی ہوں گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس خود آ رہے ہیں۔ میں باہر جا رہا ہوں۔ آپ یہاں رہیں"۔ عزیز نے کہا۔

"کیا تمہارا باہر جانا ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سردار تو درخت پر چڑھ کر اڈے کا راستہ نہیں کھول سکتے۔ یہ کام تو مجھے ہی کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عزیز نے کہا۔

"لیکن باہر وہ لوگ پھیلے ہوئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ان کی آپ فکر نہ کریں۔ یہاں کے سب لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ مجھ پر کسی نے شک نہیں کرنا"۔۔۔۔ عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرادر یوسف تو ظاہر ہے کار پر ہی آئے گا۔ وہ تو مشکوک ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سردار تو اس باغ میں آئیں گے۔ میں انہیں وہاں سے لے آؤں گا۔ وہ اکثر یہاں آتے رہتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ انہی کی ملکیت ہے۔

آپ بے فکر رہیں جناب"۔۔۔۔ عزیز نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا اور عزیز تیزی سے بیرونی راستے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سردار یوسف قابل اعتماد آدمی بھی ہے یا نہیں۔ پہلے بھی اس سردار عتبہ کی وجہ سے ہم اس ڈومیری کے ہاتھ لگ گئے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ ریڈ ایگل کا آدمی ہے اور ریڈ ایگل فلسطین کی بہت بڑی اور منظم تنظیم ہے۔ بالکل شاکر سرات کی تنظیم کی طرح۔ پورے اسرائیل میں اس کے اڈے اور گروپ پھیلے ہوئے ہیں۔ ریڈ ایگل کا سربراہ ابو صالح ہے جو شاکر سرات کی طرح فلسطین کا بہت بڑا لیڈر ہے۔ شاکر سرات نے تو اسرائیل سے صلح کر لی لیکن ابو صالح نے اسرائیل سے معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سردار یوسف ایک بار ایک مشن کے دوران اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ اس وقت ابو صالح اور شاکر سرات دونوں اکٹھے تھے اور اتفاق سے میں اس وقت ریڈ ایگل کے ایک ایسے اڈے میں تھا جہاں سے اسرائیلی فوجی چھاؤنی قریب تھی۔ چنانچہ جیسے ہی اطلاع ملی میں بھی اس اڈے سے اس گروپ کے ساتھ سردار یوسف کو چھڑانے کے لئے چلا گیا اور پھر سردار یوسف کو چھڑا لیا گیا لیکن اسرائیلیوں نے اس کی بائیں ٹانگ کو چار جگہوں سے توڑ دیا تھا۔ اس عزیز نے جب سردار یوسف کا ذکر کیا تو یہ آدمی میرے ذہن میں نہ آ رہا تھا کیونکہ اس واقعے کو کافی طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن جب ٹرانسمیٹر پر میں نے اس کی آواز سنی تو میں

اسے پہچان گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ سارا واقعہ بھی یاد آ گیا۔ اس لئے میں نے اس سے بات کرتے ہوئے اس واقعہ کا حوالہ خاص طور پر دیا تھا تاکہ وہ مجھے آسانی سے پہچان لے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے عمران صاحب کہ ریڈ ایگل سے ہمارا اس طرح رابطہ ہو گیا ہے ورنہ تو اس مشن میں ہمارے لئے بے پناہ مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد باہر سے آواز سنائی دی اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی لنگڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی مٹھ والی سٹک موجود تھی جس کے سہارے پر وہ چل رہا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی سردار یوسف ہے۔ سردار یوسف کے پیچھے عزیز تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ یہاں۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح کبھی آپ سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹک کو پھینک کر وہ انتہائی پرجوش انداز میں دونوں بازو کھولے عمران کی طرف بڑھا اور پھر اس نے عمران کو اس طرح دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا جیسے صدیوں سے بچھڑا ہوا آدمی اپنے کسی دوست

کے اچانک مل جانے پر اسے پوری طاقت سے بھینچ لیتا ہے۔

"ارے ارے۔ اسرائیلی فوجیوں نے تمہارے فولادی بازو نہیں توڑے تھے سردار یوسف۔ میری پسلیاں تو بہت ہی نازک ہیں"۔ عمران نے کہا تو سردار یوسف نے ہنستے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ اسی لمحے عزیز نے اس کے ہاتھ میں سنک دے دی۔

"یہ آپ کے ساتھ ساتھ ہماری بھی خوش قسمتی ہے سردار یوسف کہ اس طرح آپ سے ملاقات ہو گئی۔ کیونکہ اب شاکر سرات صاحب کی تنظیموں اور آدمیوں پر پہلے کی طرح ہم اعتماد نہیں کر سکتے تھے اور ہمارے پاس ریڈ ایگل کے ساتھ رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سردار یوسف نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ سے اس طرح ملاقات واقعی حیرت انگیز اتفاق ہے لیکن آپ یہاں اطلس میں کیسے پہنچ گئے۔ یہ تو انتہائی دور دراز اور غیر اہم سا قصبہ ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل' پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک منصوبے پر عمل کر رہا ہے۔ وہ ایک ایسا طیارہ بنا رہا ہے جس سے وہ براہ راست بغیر کسی رکاوٹ کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر کے انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے اس طیارے کا کوڈ نام انہوں نے لانگ برڈ رکھا ہوا ہے۔ ابو حماس کو اس کے بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے ایک آدمی میرے پاس اطلاع دے کر بھیجا۔ لیکن شاید اسرائیلی حکام نے اب شاکر سرات کے

تمام گروپس میں اپنے مخبر داخل کر دیئے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی اطلاع مل گئی اور ابو حماس شاید اس سلسلے میں شہید کر دیئے گئے۔ بہرحال مجھ تک اطلاع پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی اسرائیلی حکام بھی چوکنا ہو گئے اور پورے اسرائیل کو انہوں نے سیل کر دیا۔ چنانچہ میں نے اس بار شام کے راستے سے اسرائیل میں داخل ہونے کا پلان بنایا۔ میرا خیال تھا کہ میرے تل ابیب پہنچنے تک جی پی فائیو یا ایسی ہی کسی اور ایجنسی کو ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے گا لیکن نجانے انہیں کس طرح علم ہو گیا اور جب ہم یہاں اطلس پہنچے تو ہمارے استقبال کے لئے یہاں لوگ موجود تھے اور ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ پناہ گاہ تھا۔ یہاں پہنچتے ہی ہمارا ٹکراؤ زرعی فارم میں موجود ایک آدمی عباس سے ہوا۔ عباس نے بتایا کہ وہ یہاں کے سردار عتبہ کا ملازم ہے۔ وہ ہمیں سردار عتبہ کے ڈیرے پر لے آیا۔ سردار عتبہ نے بھی ہمیں پوری امداد کا یقین دلایا لیکن پھر اچانک ہم پر حملہ ہوا اور ہمیں بیہوش کر کے اس گلبرٹ والی عمارت میں پہنچا دیا گیا جس کا ذکر تم سے تمہارے آدمی عزیز نے کیا ہے۔ یہاں کارمن سے ہائر کیا ہوا ایک گروپ ہم سے ٹکرایا جس کی لیڈر ایک نوجوان لڑکی ڈومیری ہے۔ ابھی ہم اس سے اور اس کے ساتھیوں سے نمٹ ہی رہے تھے کہ اچانک عمارت کو پولیس نے گھیر لیا اور پھر فائرنگ اور بم دھماکے شروع ہو گئے۔ ڈومیری کے ایک آدمی کی مدد سے ہم ایک خفیہ سرنگ کے ذریعے وہاں سے نکلے اور سڑک کی طرف بڑھے کہ عزیز سائیکل پر آتا

دکھائی دیا اس کا انداز بڑا وحشت آمیز تھا اور چونکہ یہ مقامی آدمی تھا اس لئے میں نے اسے گھیر لیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم یہاں پہنچ گئے اور تم سے بھی رابطہ ہو گیا"---- عمران نے پوری تفصیل سردار یوسف کو بتاتے ہوئے کہا۔

"سردار عتبہ' شاکر سرات صاحب کی تنظیم کا مقامی انچارج ہے۔ وہ آدمی تو قابل اعتماد ہے پھر نجانے کیوں وہاں حملہ ہو گیا۔ بہرحال آپ اطمینان رکھیں۔ اب آپ کو یہاں سے نکالنا اور بحفاظت تل ابیب پہنچانا میری ذمہ داری ہے لیکن مجھے سردار ابو صالح سے بات کرنی ہو گی"- سردار یوسف نے کہا اور پھر عزیز سے مخاطب ہو گیا۔

"عزیز۔ سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ"---- سردار یوسف نے عزیز سے کہا۔

"کال کیچ نہ ہو جائے"---- عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے اور صرف سردار ابو صالح سے بات چیت کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اس کی کال کسی صورت میں بھی کیچ نہیں ہو سکتی۔ آپ بے فکر رہیں"---- سردار یوسف نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد عزیز ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے یہ ٹرانسمیٹر سردار یوسف کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

"مہمانوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرو عزیز۔ فی الحال ان کا شہر جانا مناسب نہیں ہے"- سردار یوسف نے عزیز سے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"---- عزیز نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا بار بار باہر جانا ٹھیک نہیں ہے"---- عمران نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔

"مجھے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے جناب۔ یہاں ہر قسم کا سامان موجود ہے"---- عزیز نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ نمبر سکسٹی ون کالنگ اوور"---- سردار یوسف نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ نہ کی تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ مخصوص ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس لئے وہ بھی مطمئن ہو گیا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہو سکے گی۔

"یس۔ نمبر تھری ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کال فار نمبر ون۔ اوور"---- سردار یوسف نے کہا۔

"سپیشل کال کی وجہ بیان کرو۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اطلاع دینی ہے نمبر ون کو۔ اوور"---- سردار یوسف نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا انتظار کرو۔ اوور"- دوسری طرف سے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو سردار یوسف عمران کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

"ہیلو۔ نمبرون اسٹینڈنگ یو سکسٹی ون۔ تم نے کیا کہا ہے کہ پاکیشیائی پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اطلاع دینی ہے۔ کیا اطلاع دینی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری لیکن گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس آواز کو پہچان گیا کہ یہی ابو صالح ہے۔ وہ دوبار پہلے بھی ابو صالح سے مل چکا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ یہاں میرے اڈے میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔

"تمہارے پاس تمہارے اڈے میں موجود ہیں اطلس میں۔ کیا واقعی۔ اوور"۔۔۔۔ ابو صالح نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ابو صالح۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور"۔ سردار یوسف کے اشارے پر عمران نے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ آپ یہاں اطلس میں۔ لیکن آپ کی آمد کی تو ہمیں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ پھر کیسے آپ اطلس پہنچ گئے۔ اوور"۔۔۔۔ ابو صالح نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو اطلاع نہیں ملی تو حکم دیں میں واپس چلا جاتا ہوں اور پھر وہاں سے باقاعدہ پورے اسرائیل میں منادی کرانے کے بعد آؤں گا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ آپ کی آمد تو ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ آپ جیسی شخصیت سے ہمارا بات کرنا بھی ہمارے لئے باعث اعزاز ہے۔ میرا مطلب تھا کہ پہلے آپ لوگ جب

بھی اسرائیل آتے تھے تو آپ مخصوص انداز میں اطلاع ہمیں کر دیتے تھے تاکہ ہم اپنے اڈوں اور اپنے گروپس میں آپ کی آمد کی اطلاع بھجوا سکیں لیکن اس بار ایسی کوئی اطلاع آپ نے نہیں بھجوائی۔ اوور"۔۔۔۔ ابو صالح نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ اور شاکر سرات صاحب دونوں اکٹھے مل کر اسرائیل کے خلاف کام کرتے تھے اور شاکر سرات صاحب کے ہیڈ کوارٹر سے میرا رابطہ ہوتا تھا لیکن اب شاکر سرات صاحب کی پوزیشن تبدیل ہو چکی ہے اور آپ سے میرا براہ راست رابطہ ہی نہ تھا اس لئے اطلاع کہاں بھجواتا اور دوسری بات یہ کہ اس بار میرا مشن صرف پاکیشیا سے متعلق ہے اس لئے بھی میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ صاحبان کو تکلیف دوں۔ یہ تو اتفاق سے سردار یوسف صاحب سے رابطہ ہو گیا اور سردار یوسف صاحب سے چونکہ پہلے سے ملاقات تھی۔ اس لئے انہوں نے مجھے پہچان لیا اور میں نے انہیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی باتیں نہ کیا کریں جناب۔ ہم پاکیشیا کو فلسطین کا سب سے بڑا محسن سمجھتے ہیں اور فلسطین کی طرح پاکیشیا کو اپنا ہی ملک سمجھتے ہیں۔ ہم پاکیشیا کی خاطر اپنی جانیں تک دینا اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔ جہاں تک شاکر سرات صاحب کا تعلق ہے آپ کی بات واقعی درست ہے۔ اسرائیل سے ان کے معاہدے کی وجہ سے ان کی تنظیم کی صورت

حال خاصی حد تک بگڑ چکی ہے۔ بہرحال انہیں چھوڑیں۔ ہم ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ سردار یوسف کو مجھ سے خصوصی رابطہ کے بارے میں تفصیل کا علم ہے۔ سردار یوسف آپ کو یہ تفصیل بتا دیں گے۔ اس کے علاوہ میں ابھی تمام گروپس کو بھی آپ کے متعلق الرٹ کر دیتا ہوں۔ ریڈ ایگل آپ کی خدمت کے لئے ہر لمحے اور ہر وقت تیار رہے گا۔ اوور"۔۔۔۔ ابو صالح نے کہا۔

"بیحد شکریہ سردار ابو صالح۔ میں ذاتی طور پر بھی اور پاکیشیا حکومت اور پاکیشیائی عوام بھی آپ کے ممنون رہیں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ہمارا فرض ہے جناب۔ سردار یوسف صاحب عمران صاحب کی مکمل اور بھرپور مدد آپ کا فرض ہے۔ اسے میری طرف سے حکم سمجھیں اور ان کی ہر خدمت بجا لائیں۔ اوور اینڈ آل"۔ ابو صالح نے کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا اور سردار یوسف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب پورے اسرائیل میں ریڈ ایگل آپ کی خدمت کے لئے تیار رہیں گے جناب"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔ اسی لمحے عزیز نے کھانا لا کر سب کے سامنے رکھنا شروع کر دیا۔

"بے حد شکریہ۔ اب آپ کے ذمہ دو کام ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ ہمیں معلوم کر کے بتائیں کہ یہاں اطلس میں اس ڈومیری کے علاوہ اور کون کونسا گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے۔ پولیس وغیرہ کس

کے تحت کام کر رہی ہے اور دوسرا کام یہ کہ ہم نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے اور وہاں ہمیں محفوظ پناہ گاہ چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہاں کی صورت حال تو ابھی معلوم ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا اور پھر اپنے کوٹ کی جیب سے اس نے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سردار یوسف بول رہا ہوں"۔۔۔۔ سردار یوسف نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ فون پر بات کر رہا ہو۔

"ہاشم بول رہا ہوں سردار"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اس ریموٹ کنٹرول نما آلے میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ہاشم"۔۔۔۔ سردار یوسف نے پوچھا۔

"سردار۔ بڑی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ شام کی سرحد پر موجود چیک پوسٹ پر حملہ ہوا۔ چیک پوسٹ کو تباہ کر دیا گیا۔ ایئرفورس کے اڈے سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ پر اس حملے کی چیکنگ کے بارے میں بھیجے گئے تو پتہ چلا کہ ایک ہیلی کاپٹر کی مشینری وہیں اڈے پر ہی جلا دی گئی جب کہ دوسرے ہیلی کاپٹر پر حملہ آوروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ایئر فورس کے کمانڈر نے جنگی طیاروں کا اسکوارڈن گن شپ ہیلی کاپٹر پر قبضے کے لئے بھجوایا لیکن وہ گن شپ ہیلی کاپٹر اطلس کے قریب اتر گیا۔ اس میں ایکریمی کمانڈوز سوار تھے جن میں ایک عورت اور چار مرد تھے پھر یہ کمانڈوز سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے لیکن اس

دوران تل ابیب سے ایک کارمن گروپ جس کی سربراہ ایک عورت ڈومیری ہے اطلس پہنچ چکا تھا۔ اس گروپ نے یہاں گلبرٹ کو ہائر کر لیا۔ گلبرٹ کے آدمیوں نے گن شپ ہیلی کاپٹر لے آنے والوں کو ٹریس کر لیا۔ یہ لوگ سردار عتبہ کے ڈیرے پر موجود تھے۔ ڈومیری کے کہنے پر گلبرٹ کے آدمیوں اور اس ڈومیری کے آدمیوں سے مل کر سردار عتبہ کے ڈیرے پر ریڈ کیا اور وہاں سردار عتبہ اور اس کے ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا اور ان لوگوں کو بیہوش کر دیا گیا۔ پھر ڈومیری کے کہنے پر گلبرٹ ان بیہوش افراد کو سردار عتبہ کے ڈیرے سے اٹھوا کر اپنے ہیڈ کوارٹر آرم سٹرانگ ہاؤس لے گیا۔ ادھر اچانک اطلس میں جی پی فائیو کا سربراہ کرنل ڈیوڈ اپنے آدمیوں سمیت پہنچ گیا اور پولیس چیف لائمن سے مل کر انہوں نے پورے اطلس میں ان آنے والوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور پھر انہیں کسی طرح اطلاع مل گئی کہ آنے والے آرم سٹرانگ ہاؤس میں موجود ہیں۔ چنانچہ جی پی فائیو اور لائمن کے سرکاری آدمیوں نے مل کر آرم سٹرانگ ہاؤس پر دھاوا بول دیا۔ وہاں گلبرٹ اور ڈومیری کے آدمیوں نے ان کا راستہ روک لیا تھا۔ جی پی فائیو اور لائمن کے آدمیوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ لوگ سنبھلے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے گلبرٹ کے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا اور آرم سٹرانگ ہاؤس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں تہہ خانے میں سے ڈومیری بیہوشی کے عالم میں ملی جبکہ گلبرٹ اور ڈومیری کے سارے آدمی ہلاک ہو چکے تھے اور سردار عتبہ کے ڈیرے سے اغوا ہو کر وہاں لے جائے

جانے والے سارے کے سارے لوگ غائب ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ نے اس ڈومیری کو گرفتار کر لیا اور اب سارے اطلس میں ان لوگوں کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ پورے اطلس کی ناکہ بندی کی جا چکی ہے اور اطلس میں گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے۔ لیکن اب تک ان لوگوں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا"۔ ہاشم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو ہاشم۔ میں اس وقت ایس ایس سے بول رہا ہوں۔ اس گن شپ ہیلی کاپٹر میں ہمارے پاکیشیائی دوست علی عمران اور اس کے ساتھی تھے جو اتفاق سے عزیز سے ٹکرا گئے اور اس طرح عزیز انہیں ایس ایس میں لے آیا اور مجھے اطلاع دی۔ میں نے سردار ابو صالح سے بات کر لی ہے۔ سردار ابو صالح نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کا جنرل اعلان کر دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ تل ابیب کے ٹی ایس ون کو اطلاع دے دو اور عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد پانچ ہے ان کے فوری طور پر تل ابیب پہنچنے کا فوری پروگرام' منصوبہ بنا کر مجھے اطلاع دو۔ میں ایس ایس میں موجود ہوں لیکن یہ سن لو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس وقت نہیں ہے"۔ سردار یوسف نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں ابھی آپ کو کال کروں گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سردار یوسف نے رابطہ ختم کر کے وہ آلہ جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ اب ریڈ ایگل سی ایچ میگا فون استعمال کرنے

لگ گئے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سردار ابو صالح کا حکم ہے کہ ریڈ ایگل کو انتہائی جدید ترین ایجادات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ہاشم کیا بہتر منصوبہ تیار کرے گا جبکہ کرنل ڈیوڈ بھی یہاں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاشم ان معاملات میں بے حد تیز ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ کس طرح اس نے سو فیصد درست رپورٹ دے دی ہے حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ آپ یہاں موجود ہیں"۔ سردار یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں اطلس میں کیا کر رہے ہیں جبکہ آپ تو مستقل طور پر تل ابیب میں ہی رہتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹانگ کی وجہ سے میں اب فعال نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں نے یہ علاقہ سنبھال لیا ہے۔ یہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور ایئر فورس کا اڈہ بھی۔ اس لئے یہاں بھی خاصا کام ہوتا ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے پراسرار سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سردار یوسف کی جیب میں موجود میگا فون نے سیٹی بجانا شروع کر دی تو سردار یوسف نے جلدی سے اسے باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہاشم بول رہا ہوں"۔ آلے میں سے ہاشم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سردار یوسف بول رہا ہوں"۔ سردار یوسف نے کہا۔

"باس۔ پلان تیار ہو چکا ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ہائر کر لیا گیا ہے۔ اس پر جی پی فائیو کے سرکاری ہیلی کاپٹرز والا رنگ کر دیا گیا ہے اور مخصوص نشانات بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے بغیر کسی رکاوٹ کے عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچ جائیں گے"۔ ہاشم نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ مجھے دیں۔ میں خود بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سردار یوسف سے کہا۔

"ہاشم۔ عمران صاحب سے بات کرو"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا اور آلہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہاشم۔ تمہارے اس منصوبے نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ سردار یوسف کے پاس تم جیسے ذہین آدمی موجود ہیں"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ کے یہ الفاظ تو میرے لئے زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہاشم کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

'اب یہ بتا دو کہ کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر کہاں موجود ہیں اور ان کا یہاں رہنے کا کیا پروگرام ہے"۔ عمران نے

کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ دو بڑے ہیلی کاپٹروں میں آئے ہیں اور ان کا حتمی پروگرام یہی ہے کہ یہ آپ کو تلاش کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ لائن کے ساتھ مل کر ان کا اسسٹنٹ میجر براؤن پورے اطلس کی ناکہ بندی کئے ہوئے ہیں اور گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"لیکن ہمارے ہیلی کاپٹر کو اچانک فضا میں دیکھ کر وہ لوگ چونک نہ پڑیں گے جبکہ وہ خود بھی یہیں ہوں گے اور ان کے ہیلی کاپٹر بھی۔ ایسی صورت میں وہ ہمیں تل ابیب کیسے پہنچنے دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ پہلو میرے ذہن میں تھا عمران صاحب۔ اسی لئے یہ ہیلی کاپٹر جس پر آپ نے جانا ہے۔ پہلے اطلس سے ایک سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے ارکانی کی ایک ورکشاپ میں پہنچا دیا گیا ہے اور اسے وہیں تیار کیا جا رہا ہے۔ آپ کو ایس ایس اڈے سے بند باڈی کے ایک ٹرک میں ایسے راستے سے باہر نکالا جائے گا جس کا علم لائن کو بھی نہیں اور آپ ارکانی قصبے سے اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر تل ابیب جائیں گے۔ اس لئے انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے گا اور آپ تل ابیب پہنچ جائیں گے۔ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر اس لئے میں نے تیار کیا ہے کہ راستے میں آنے والے چیکنگ مراکز اسے چیک کرنے کی جرات تو ایک طرف ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ورنہ عام ہیلی کاپٹروں کو

تو تل ابیب پہنچنے تک ایک سو سپاٹس پر چیک کیا جاتا ہے"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ لیکن تل ابیب میں یہ ہیلی کاپٹر کہاں اترے گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے تل ابیب میں ریڈ ایگل کے سب سے بڑے مرکز کے انچارج سردار ناصر کو اطلاع دے دی ہے۔ وہ ویسے بھی سردار ابو صالح کے نائب ہیں اور سردار ابو صالح نے انہیں آپ کے متعلق ہدایات دے دی ہیں۔ آپ کا ہیلی کاپٹر براہ راست ان کے مخصوص اڈے میں اترے گا پھر اس کے بعد آپ کی مزید رہنمائی سردار ناصر کریں گے"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ڈومیری کے بارے میں تازہ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈومیری کو کرنل ڈیوڈ نے آرم سٹرانگ ہاؤس سے بیہوشی کے عالم میں گرفتار کر لیا ہے۔ اس کا نمبر ٹو کراسٹن اور سارا گروپ مارا جا چکا ہے۔ ڈومیری کو وہاں سے پولس سٹیٹ آفس لایا گیا اور اسے یہاں ایک تہہ خانے میں قید کر دیا گیا۔ لیکن ابھی چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے کہ ڈومیری اس تہہ خانے کے دو نگرانوں کو ہلاک کر کے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اب آپ کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ کے ساتھی ڈومیری کو بھی تلاش کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم اس بند باڈی کے ٹرک کا فوری بندوبست کرو۔ میں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں" ---- عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے میگا فون آف کر کے اسے سردار یوسف کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ہاشم نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز منصوبہ بندی کی تھی اور اسے یقین تھا کہ وہ اس منصوبے کے تحت بغیر کسی رکاوٹ کے تل ابیب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فائٹنگ مشن

مُصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

فائٹنگ مشن ---- ایک ایسا مشن جس میں پاکیشیا اور کافرستانی سیکرٹ سروسز براہ راست ایک دوسرے کے مقابلے پر اتریں اور پھر ایک خوفناک اور ہولناک مسلسل فائٹ کا آغاز ہو گیا۔

شاگل ---- کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف جسے حکومت کافرستان نے اس مشن میں بطور آلہ کار استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن شاگل نے اپنی اہمیت حکومت پر ثابت کر دی تو حکومت کو مجبوراً پورا مشن شاگل کو سونپنا پڑا۔ انتہائی دلچسپ واقعات۔

سردار کارو ---- کافرستان کا ایک ایسا فائٹر ---- جس نے عمران کو کھلے عام جسمانی فائٹ کا چیلنج کر دیا اور عمران کو یہ چیلنج قبول کرنا پڑا۔

سردار کارو ---- ایک ایسا فائٹر جو مارشل آرٹ میں مہارت۔ بے پناہ طاقت اور ذہانت کی بنا پر عمران کا حقیقی مدمقابل ثابت ہوا۔

سردار کارو ---- جس کے مقابل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مارشل آرٹ اور جسمانی فائٹ میں بونے نظر آنے لگے۔

سردار کارو اور عمران کے درمیان ہونے والی انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ ---- ایک ایسی فائٹ ---- جس میں شکست کا مطلب یقینی موت تھا۔

- وہ لمحہ ---- جب خوفناک فائٹ کے دوران عمران باوجود اپنی بے پناہ مہارت۔ طاقت اور ذہانت کے سردار کارو کے داؤ میں پھنس کر موت کی دلدل میں اترتا چلا گیا۔

صالحہ ---- پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نئی ممبر ---- جس نے تن تنہا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی زندگیاں بچانے کے لئے موت کی جنگ لڑی ---- ایسی خوفناک اور پُرخطر جنگ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

فائٹنگ مشن ---- ایک ایسا مشن ---- جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شدید زخمی ہو کر بے بس ہو گئی اور ان کے بچ نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا۔ انتہائی خوفناک اور صبر آزما جدوجہد۔

- انتہائی تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے خوفناک واقعات۔ مسلسل اور جان لیوا ایکشن۔ اعصاب کو جھنجھوڑ دینے والا سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں ہر لحاظ سے ایک منفرد مقام کا حامل ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس ،طب اور ادب کی انقلابی ریسرچ پر دیا جاتا تھا ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام ،جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابل فخر سمجھا جاتا ہے ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ جب پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو دیا جانے لگا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سازشوں کا آغاز ہو گیا ـــــ ؟

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے محروم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجبوراً میدانِ عمل میں کودنا پڑا ۔ اور پھر ایک منفرد اور تحیر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا ۔

• ۔ ٹرومین ۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو ـــــ ؟

• ۔ کوسٹانن ۔ ولیسٹرن کارمن کی سیکورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بجائے اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا ـــــ ؟

• ۔ کوسٹانن ۔ ایک ایسا کردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کے لئے معصوم بچوں پر انتہائی ہولناک تشدد کرنے سے بھی گریز نہ کیا ۔

• ۔ کوسٹانن ۔ جو ولیسٹرن کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی ردٹ کا چیف تھا اور اس نے ٹرومین ، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی کو حرکت دی تو ٹرومین ، عمران اور اس کے ساتھیوں پر یقینی موت کے سائے پھیلتے چلے گئے ۔

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ جسے اس کے صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹرومین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے ـــــ ؟

• ۔ ٹاپ پرائز ۔ آخر کار کس کے حصے میں آیا ـــــ ؟ کیا واقعی ٹاپ پرائز اس کے صحیح حقدار کو ملا ـــــ یا ـــــ ؟

ـــــ وہ لمحہ ـــــ

جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دینے کا اعلان کر دیا گیا ـــــ مگر عمران کو اس پر اعتراض تھا ـــــ کیوں ـــــ ؟

ـــــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن ـــــ

• ۔ بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی ـــــ جس سے دنیا ہمیشہ لاعلم رہتی ہے ۔

• ۔ بے پناہ جدوجہد ۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس پر مشتمل ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں سے روشناس کرائے گا ۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں قطعی منفرد۔ انتہائی دلچسپ اور سحر انگیز یادگار ناول

بلیک ورلڈ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ۔۔ شیطان کی دنیا ۔۔۔ شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا ۔۔۔ جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے ۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے ۔

پروفیسر البرٹ ۔۔۔ شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار ۔۔۔ جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کیلئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا ۔۔۔ یہ منصوبہ کیا تھا ۔۔۔ ؟

رعمیس ۔۔۔ ایک ایسا جادوئی زیور ۔۔ جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ ؟

جھوتی ۔۔۔ ایک شیطانی قوت ۔ جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا ۔۔۔ کیا واقعی ایسا ہوا ۔۔۔ کیا جھوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ۔

بلیک ورلڈ ۔۔ جس کے مقابل عمران ، جوزف ، جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں ۔

بلیک ورلڈ ۔ ایک ایسی پُراسرار ، سحر انگیز اور انوکھی دنیا ۔۔۔ جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا ۔

بلیک ورلڈ ۔ جس کی پُراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی ۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد ۔

• وہ لمحہ ۔ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی ۔۔۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟

بلیک ورلڈ ۔۔ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے باوجود آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی ۔ کیوں اور کیسے ۔۔۔ ؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا ۔ یا ۔۔ ؟

بلیک ورلڈ ۔ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا ۔۔۔ وہ طاقت کیا تھی ۔۔۔ ؟

- قطعی مختلف انداز کی کہانی ۔۔۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
- تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پُراسرار دنیا کی کہانی
- ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحۂ قرطاس پر نہیں ابھرا ۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

اسپیشل ایجنٹ برونو	مکمل
ڈیتھ سرکل	مکمل
ڈارک کلب	مکمل
لانسر فائیو	مکمل
روڈ سائیڈ سٹوری	مکمل
بلیک کالار	مکمل
چیلنج مشن	مکمل
لیڈی کلرز	مکمل
ون مین شو	مکمل
ایزی مشن	مکمل
سیکرٹ سروس مشن	مکمل
ایڈونچر مشن	مکمل
ریڈ پوائنٹ	مکمل
کیمپ فائٹ	مکمل
سپریم فائٹر	مکمل
برتھ سٹون	مکمل
ریڈ چیف	مکمل
ٹرنچ فائر	مکمل
شوٹنگ پاور	مکمل
ایجنٹ فرام پاور لینڈ	مکمل
گریٹ فائٹ	مکمل
ڈیتھ گروپ	مکمل
ریڈ پاور	مکمل
پریشر لاک	مکمل
بلڈ ہاؤنڈز	مکمل
لائٹ ہاؤس	مکمل
سلور ہینڈز	مکمل
جاسوس اعظم	مکمل
بلیک تھنڈر	مکمل
پاکیشیا کلب	مکمل
جولیانا ٹاپ ایکشن	مکمل
نلوا شنگو	مکمل

ناصر سیریز
مظہر کلیم
ایم اے

اس ناول کے تمام نام ،مقام ،کردار ، واقعات
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے
پبلشرز ،مصنف ،پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت -------- -/35 روپے
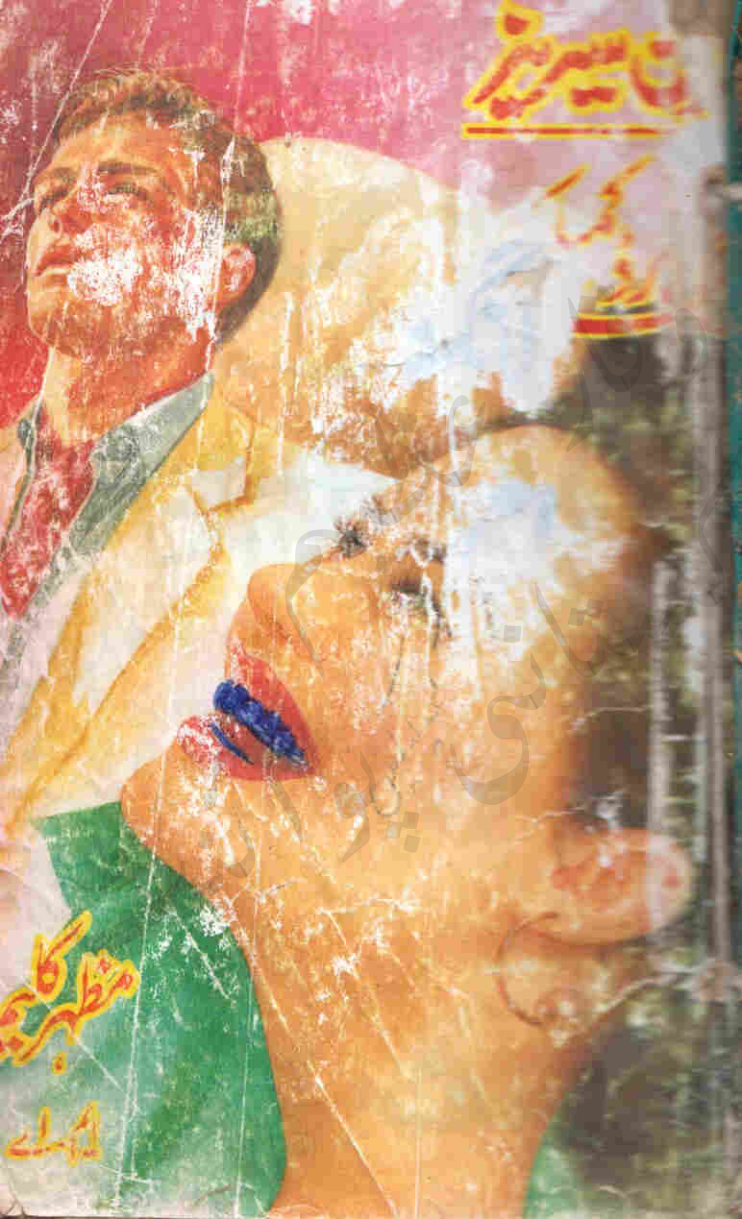
چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون ! لانگ برڈ کمپلیکس کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ عروج کی طرف بڑھتی ہوئی یہ کہانی یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔ اکثر قارئین کی طرف سے فرمائش کی جاتی ہے کہ ناول کو حصوں میں تقسیم کر کے شائع کرنے کی بجائے اسے مکمل شائع کیا جائے لیکن کاغذ کی گرانی' نایابی اور مہنگائی کی وجہ سے ناولوں کو حصوں میں تقسیم کر کے شائع کرنے پر ہم مجبور ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر اسے مکمل شائع کر دیا جائے تو یہ یقیناً بے شمار قارئین کی قوت خرید سے باہر ہو جائیں گے اور اگر کم ضخامت کا حامل ناول لکھا جائے تو پھر ظاہر ہے اس میں وہ تمام عناصر شامل نہیں ہو سکتے جن کی وجہ سے آپ کو ناول پسند آتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہماری اس مجبوری کو سمجھتے ہوئے حسب سابق تعاون کرتے رہیں گے۔ آپ یقیناً ناول پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے سترہ خطوط پر مشتمل ایک ہی خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تو اس سے دلچسپی میں اضافہ ہو گا۔

فیصل آباد سے جہانزیب فاروق اور ان کے سولہ دوستوں نے مل کر 67 صفحات پر مشتمل ایک طویل خط لکھا ہے۔ ان کا پورا خط تو ظاہر ہے ان محدود صفحات میں درج نہیں کیا جا سکتا البتہ اس میں شامل چند

دلچسپ پوائنٹس کا ذکر ضروری ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ ''ہم سب دوست آپ کے خاموش قاری ہیں اور آپ کے ناول ہمیں بیحد پسند ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کرنا تو سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ البتہ ہم نے آپ کے تمام ناولوں کو پڑھنے کے بعد ان کا بھرپور اور تفصیلی تجزیہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور پھر اس تجزیے اور فیصلے پر مبنی یہ طویل خط حاضر ہے۔ اس میں تنقید بھی شامل ہے اور مشورے بھی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے اس طویل خط کو ضرور پڑھیں گے اور ہماری تنقید اور مشوروں پر پوری توجہ دیں گے۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ کے ناولوں میں اب وہ پہلے والا عمران یکسر غائب ہو چکا ہے۔ اب نہ ہی وہ ٹیکنی کلر لباس پہنتا ہے' نہ ہی احمقانہ باتیں کرتا ہے اور نہ ہی چیونگم چباتا ہے۔ اب وہ انتہائی خشک مزاج' خرانٹ' چالاک اور شاطر بن گیا ہے جبکہ ہمیں پہلے والا شوخ و شنگ' دلچسپ حرکتیں اور دلچسپ باتیں کرنے والا' زندگی سے بھرپور وہ عمران چاہئے جو بے اختیار قہقہوں کو جنم دیتا تھا۔ دوسری بات یہ کہ آپ کے ناولوں میں اب بڑے بڑے مجرم' بین الاقوامی مجرم تنظیمیں' سائنسی ایجادات کا کثرت سے استعمال نظر آتا ہے۔ اب وہ چھوٹے چھوٹے جرائم نظر نہیں آتے جو پہلے عمران سیریز میں موجود ہوتے تھے۔ ناولوں میں رومانس کی بیحد کمی ہے۔ آپ کے ناول اس معاملے میں انتہائی خشک ہوتے ہیں۔ سیکس نہ سہی لیکن رومانس تو ہونا چاہئے۔ آپ تو لڑکیوں کے حسن کی تعریف تک نہیں کرتے نہ ہی ان کے سراپا کی تصویر کشی کرتے ہیں بس لفظ حسین اور خوبصورت لکھ دیتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں لڑکیاں خاص پور پر پاکیشیائی لڑکیاں انتہائی معصوم ہوتی ہیں۔ شرم و حیا کا پیکر حالانکہ آج کل عملی طور پر ایسا نہیں ہے۔ ایکشن سے زیادہ فون کالز کی جاتی ہیں۔ اسلحہ کا استعمال بھی کھل کر نہیں ہوتا۔ جولیا اب بہت غصیلی اور تنک چڑھی ہو گئی ہے۔ سوائے عمران کو ڈانٹنے اور غصہ دکھانے کے اس کا اور کوئی کام نہیں ہوتا جبکہ صالحہ کا کردار آپ نے بیحد خوبصورت پوز کیا ہے لیکن ہمیں لگتا ہے کہ آپ صالحہ کو بھی آخر کار جولیا جیسی ہی بنا دیں گے۔ فورسٹارز گروپ قائم کرکے آپ نے واقعی عمدہ کام کیا ہے لیکن فورسٹارز سے ہٹ کر باقی ممبرز کو بھی فرصت کے اوقات میں کسی تعمیری کام پر لگا دیں تو بہتر ہو گا۔ جوزف' جوانا' قاسم دی گریٹ' ٹائیگر اور سلیمان ہمارے پسندیدہ کردار ہیں لیکن آپ ان پر توجہ نہیں دیتے۔ عمران اب چائے بہت پینے لگ گیا ہے۔ کاریں بھی تبدیل نہیں کرتا۔ عمران کے لباس پر بھی توجہ نہیں دی جاتی۔ بس تھری پیس سوٹ پہنے پھرتا ہے حالانکہ تھری پیس سوٹ کا اب رواج ہی کم ہو چکا ہے اور اگر کوئی پہنتا ہے تو وہ یقیناً بوڑھا ہوتا ہے''۔

محترم جہانزیب فاروق اور ان کے سولہ دوست صاحبان۔ اس قدر طویل خط لکھنا آپ کے خلوص اور محبت کی نشانی ضرور ہے لیکن اس قدر طویل خط پڑھنا میرے لئے واقعی ایک امتحان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ جو باتیں آپ نے اس قدر تفصیل سے لکھی ہیں یہ سب مختصر

طور پر بھی لکھی جا سکتی تھیں۔ بہرحال آپ کے خط، تنقید اور
مشوروں کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جو خط لکھا ہے سر آنکھوں پر لیکن
مسئلہ یہ ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سب کو ملک و قوم
کی سلامتی کے خلاف ہونے والی انتہائی خوفناک سازشوں سے نبرد آزما
ہوتا دیکھنے کی بجائے عام قتل اور چوری کی وارداتوں کی تفتیش کرتا
دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں ذمہ دار، ذہین اور اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ
کر کام کرتا دیکھنے کی بجائے کھلنڈرے اور شوخ نوجوان کا ایک گروپ
دیکھنا چاہتے ہیں جو احمقانہ حرکتیں کرتے رہیں، کھیلتے رہیں، ہنستے رہیں،
ہنساتے رہیں، لڑکیوں سے رومانس کرتے رہیں اور بس۔ لیکن آپ خود
سوچیں اگر معاملات یہیں تک ہی محدود ہو جائیں تو پھر ملک و قوم کی
سلامتی اور تحفظ کی ذمہ داری کے فرائض کون ادا کرے گا۔ البتہ یہ
ہو سکتا ہے کہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس فارغ ہوں تو وہ کسی
چھوٹی سی واردات پر کام کرتے ہوئے سب کچھ کریں جو آپ چاہتے
ہیں لیکن پھر آپ کو یہ گلہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس ناول میں بس مزاح
اور کھلنڈرا پن ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط
لکھتے رہیں گے۔ لیکن مختصر۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت زخمی سانپ جیسی ہو رہی تھی اس کا
بس نہ چل رہا تھا کہ وہ خود ہی اپنے دانتوں سے اپنی گردن ادھیڑ ڈالے
کیونکہ آرم سٹرانگ ہاؤس میں ریڈ کرنے کے بعد اسے وہاں سے
سوائے بے ہوش ڈومیری اور اس کے ساتھیوں اور اس بدمعاش
گلبرٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے علاوہ اور کچھ نہ ملا تھا
عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اور تب سے اب تک
لائٹن اور اس کی پولیس اور میجر براؤن اور اس کا ایکشن گروپ پورے
اطلس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے لیکن وہ
اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اور اس
کے ساتھ ساتھ وہ ڈومیری بھی لائٹن کے پولیس آفس سے فرار ہو
جانے میں کامیاب ہو گئی تھی اور اب اس کا بھی کہیں پتہ نہ چل رہا تھا
کرنل ڈیوڈ کو اب غصہ اس بات پر آرہا تھا کہ اس نامراد ڈومیری نے

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر پکڑ لیا تھا تو انہیں گولیاں کیوں نہیں ماریں۔ اس ڈومیری نے اسے بتایا تھا کہ وہ عمران سے پوچھ گچھ کر رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے کہ اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے جسموں کے گرد موجود راڈز خود بخود غائب ہو گئے اور انہوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اس کے بعد اسے ہوش نہ رہا کرنل ڈیوڈ نے ڈومیری کو اس لئے قید میں رکھنے کا حکم دیا تھا کہ وہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ اسرائیل کے صدر کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا تاکہ صدر کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے میں یہ کارمن لڑکی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اب نہ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل رہا تھا اور نہ ہی اس ڈومیری کا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل ڈیوڈ کا پارہ چڑھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"تمہارا گدھے کی طرح لٹکا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم ناکام رہے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس باس۔ فی الحال تو ان میں سے کسی کا بھی پتہ نہیں چل سکا لیکن ہم نے مکمل طور پر اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی ہے ایک چڑیا بھی چیکنگ کے بغیر اطلس سے باہر نہیں جا سکتی اور پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے اس لئے جناب۔ وہ لوگ چاہے زمین میں ہی کیوں نہ چھپ جائیں انہیں بہرحال ہمارے سامنے آنا ہی ہو گا"۔ میجر براؤن

نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہ چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہ لوگ یہاں اجنبی ہیں اس کے باوجود وہ ہاتھ نہیں آ رہے۔ یہ لائن آخر کیا کر رہا ہے یہ کیسا پولیس چیف ہے جسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔ میری اس سے بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ آفس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں جی پی فائیو کا میجر براؤن۔ پولیس چیف لائن سے بات کراؤ۔ جلدی"---- میجر براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لائن بول رہا ہوں جناب"---- چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی لیکن لہجہ مودبانہ تھا۔

"کرنل ڈیوڈ سے بات کرو لائن"---- میجر براؤن نے کہا اور رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ تم کیسے احمق پولیس چیف ہو کہ ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ نہیں لگا سکے"---- کرنل ڈیوڈ نے رسیور لے کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سر پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے گھر گھر تلاشی لی جا رہی

ہے۔ پورے اطلس کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے جناب"۔ لائن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس۔ اس طرح تو ایک ہفتہ لگ جائے گا تم یہ بتاؤ کہ یہاں فلسطینیوں کے ایسے کون ۔ سے لوگ ہیں یا گروہ ہیں جہاں یہ لوگ پناہ لے سکتے ہیں پہلے ان کے متعلق بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب یہاں کی آبادی کا تین چوتھائی تو فلسطینی ہی ہیں۔ یہاں فلسطینیوں کے دو بڑے سردار ہیں ایک تو سردار عتبہ تھے جن کے ڈیرے سے ڈومیری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا تھا سردار عتبہ کی لاش مل چکی ہے اس کے علاوہ وہ دوسرے سردار یوسف ہیں ان کے گھر کی تلاشی لی جا چکی ہے اور ڈیرے کی بھی۔ آرم سٹرانگ ہاؤس انہی کی ملکیتی عمارت ہے جسے گلبرٹ نے کرایہ پر لے رکھا تھا ان کے چار زرعی فارمز اور ایک بڑا باغ ہے ان سب کی بھی تفصیلی تلاشی لی جا چکی ہے اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بے شمار سردار ہیں سب کی تلاشی لی جا رہی ہے"۔ لائن نے جواب دیا۔

"یہ آرم سٹرانگ ہاؤس سردار یوسف کی ملکیت تھا اس کا مطلب ہے کہ ارد گرد کا علاقہ بھی اس سردار یوسف کی ہی ملکیت ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ سردار یوسف یہاں کا بہت بڑا سردار ہے"۔ لائن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ سردار یوسف"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ تو جناب تل ابیب گیا ہوا ہے کل رات سے گیا ہوا ہے"۔۔۔۔ لائن نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی مینجر۔ کوئی آدمی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس کا چیف مینجر ہاشم کاشانی یہاں موجود ہے۔ اسی نے بتایا ہے سر کہ سردار یوسف رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں"۔ لائن نے جواب دیا۔

"کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاشم کاشانی یہاں کا بڑا آدمی ہے جناب۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے جناب"۔۔۔۔ لائن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ بغیر تصدیق کئے تم ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس ہاشم کاشانی کے ساتھ یہاں میرے پاس پہنچو۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں فوراً پہنچو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سردار یوسف مجھے مشکوک لگ رہا ہے۔ یہ آرم سٹرانگ ہاؤس اس کی ملکیت ہے اور عمران اور اس کے ساتھی یہیں سے غائب ہوئے ہیں اور ارد گرد کا سارا علاقہ بھی اس کی ملکیت ہے یقیناً یہ لوگ کسی فلسطینی گروپ سے متعلق ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

ریسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ آپ کا اندازہ درست ہے سر''---- میجر براؤن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''میرا اندازہ تو درست ہے لیکن تم نے اب تک کیا بھاڑ جھونکا ہے۔ بولو۔ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم نے تصدیق کی ہے اس سردار یوسف کے بارے میں۔ بولو''---- کرنل ڈیوڈ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا۔

''مجھے تو لائن نے بتایا ہی نہیں جناب۔ ورنہ میں ضرور تصدیق کرتا''۔ میجر براؤن نے کہا۔

''تو پھر جاؤ اور اپنے گروپ کو لے جاؤ۔ اس آرم سٹرانگ ہاؤس کے گرد یوسف کا جتنا بھی علاقہ ہے وہاں موجود اس کے آدمیوں سے معلومات حاصل کرو۔ ان کے حلقوں میں انگلیاں ڈال کر اصل بات اگلواؤ۔ جاؤ''---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس سر''---- میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اسے آواز دے کر روک دیا۔

''سنو۔ ایسے جا کر ایک ایک آدمی کو پکڑ کر مارنا پیٹنا نہ شروع کر دینا۔ ورنہ یہاں کے فلسطینی عوام ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے وہاں کے کسی ذمہ دار آدمی کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور مجھے فوراً رپورٹ دو۔ فوراً۔ سمجھ گئے ہو''---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس سر''---- میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

''نانسنس کام کرتے نہیں اور کہتے ہیں کہ بس گھر بیٹھے بیٹھے سارا کیس حل ہو جائے۔ کام چور۔ احمق''---- کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''یس کم ان''---- کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور بھاری جسم کا پولیس چیف لائن اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر پولیس چیف کی یونیفارم بھی موجود تھی اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر عرب تھا جو فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھوں کی وجہ سے خاصا ذہین نظر آ رہا تھا۔ دونوں نے اندر داخل ہو کر بڑے مودبانہ لہجے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا۔

''جناب۔ یہ سردار یوسف کے چیف مینجر جناب ہاشم کاشانی ہیں''۔ لائن نے ادھیڑ عمر عرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''جناب میں تو آپ کا خادم ہوں جناب۔ جیسے ہی پولیس چیف نے مجھے بتایا کہ آپ نے مجھے طلب فرمایا ہے تو میں اپنی خوش قسمتی پر حیران رہ گیا کہ جناب نے مجھ جیسے آدمی کو شرف ملاقات بخشا ہے۔ حکم جناب۔ ہم تو آپ کے خادم ہیں جناب''---- ہاشم کاشانی نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''سردار یوسف کہاں ہے''---- کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''وہ تو جناب کل رات تل ابیب گئے ہیں''---- ہاشم نے جواب

دیا۔

"جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں موجود ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ کیوں تم نے جھوٹ بولا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری یہ جرات کہاں جناب کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بول سکوں۔ وہ تل ابیب میں ہی ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں فون پر ان سے آپ کی بات کرا دوں"---- ہاشم نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تل ابیب میں کہاں ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹری آف سٹیٹ جناب ہاشمین صاحب نے تمام سرداروں کی میٹنگ کال کی ہے اس وقت وہ میٹنگ میں ہوں گے جناب"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن سوچ لو۔ اگر وہاں سے کوئی کلیو مل گیا تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ جاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہاشم نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"تم بھی جاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے لائمن سے کہا اور پھر خود ڈھیلے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نجانے یہ کم بخت کوئی جادو جانتے ہیں یا کوئی منتر پڑھتے ہیں کہ اس طرح غائب ہو جاتے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے جناب وہ یہاں آرم سٹرانگ ہاؤس کے قریب ایک خفیہ اڈے میں موجود ہیں جناب۔ میں ہیری کو بھیج رہا ہوں جناب۔ آپ فوراً اس کے ساتھ یہاں آ جائیں تاکہ ان کے خلاف بھرپور آپریشن کیا جا سکے"---- میجر براؤن کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"کیسے۔ کیسے معلوم ہوا۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ ایک زیر زمین خفیہ اڈے میں ہیں جناب۔ سردار یوسف کے اڈے پر۔ آپ آ جائیں جناب"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اس بار انہیں کسی صورت بھی نہیں بچنا چاہئے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا تھوڑی دیر بعد وہ میجر براؤن کے اسسٹنٹ ہیری کے ساتھ جیپ میں بیٹھا تیزی سے اطلس کے نواحی علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے ہیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میجر صاحب نے وہاں ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر پکڑا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے بتایا کہ اس نے سردار یوسف کو اڈے کی طرف جاتے خود دیکھا ہے اس پر جب مزید تشدد ہوا تو اس نے بتایا کہ کھیتوں کے درمیان ایک خفیہ اڈہ موجود ہے"۔ ہیری نے جواب دیا۔

"کیا اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس اڈے میں جاتے دیکھا ہے"—— کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس نے سردار یوسف کو جاتے دیکھا ہے جبکہ سردار یوسف کا مینجر ہاشم کہہ رہا ہے کہ وہ کل رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں۔ اس سے میجر براؤن صاحب سمجھ گئے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہی ہوں گے اور چھپے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے سردار یوسف وہاں گیا ہے"—— ہیری نے جواب دیا۔

"میں اس ہاشم کی ہڈیاں چبا جاؤں گا۔ اس نے کتنی ڈھٹائی سے میرے سامنے جھوٹ بولا ہے یہ مقامی لوگ ہوتے ہی ڈھیٹ ہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جیپ کھیتوں کے درمیان جا کر رک گئی وہاں میجر براؤن کے ساتھ ساتھ اس کے گروپ کے چھ آدمی اور چار پولیس کے مسلح سپاہی نظر آرہے تھے۔ لائمن بھی وہاں موجود

تھا۔

"کہاں ہے وہ اڈہ۔ کہاں ہے"—— کرنل ڈیوڈ نے جیپ سے اترتے ہی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی بتا رہا ہے کہ اس درختوں کے جھنڈ میں ہے لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے میں نے ساری تلاشی لی ہے"—— میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی یہاں آکر رکے ہیں اور ادھر گئے ہیں۔ یہ اڈہ واقعی یہیں ہے۔ یہ آدمی درست کہہ رہا ہے یہاں میزائل فائر کرو اور یہ سارا علاقہ تباہ کر دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"—— میجر براؤن کہ کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور کرنل ڈیوڈ لائمن کے ساتھ کافی فاصلے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر میجر براؤن کے حکم پر اس درختوں کے جھنڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ میزائلوں نے درختوں کے جھنڈ کے پرخچے اڑا دیئے۔ چند لمحوں بعد زمین میں گڑھے پڑ گے اور ان گڑھوں میں سے سامان جھلکنے لگا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ واقعی اڈہ ہے"—— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور میجر براؤن نے میزائلوں کی فائرنگ رکوا دی اور پھر

وہ سب اس بڑے گڑھے کے گرد اکٹھے ہو گئے جس کے اندر عام سامان کے ٹکڑے نظر آ رہے تھے۔

"اسے کھودو۔ اندر لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہوں گی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن کے حکم پر سپاہی اور اس کے گروپ کے آدمی دور کھڑی جیپوں کی طرف بڑھ گئے جن میں بیلچے موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد پورے اڈے کو کھول لیا گیا لیکن اڈے سے صرف ایک آدمی کی لاش ملی جو ملبے میں دب کر ہلاک ہو گیا تھا اس کے علاوہ اور کوئی لاش نہ تھی۔

"یہ کون ہے۔ بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے اس اڈے کے متعلق بتایا تھا۔

"یہ عزیز کی لاش ہے جناب۔ یہ سردار یوسف کے باغ کا چوکیدار ہے جناب"---- اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ اس اڈے میں سردار یوسف اور پاکیشائی بھی ہیں لیکن یہاں تو کوئی نہیں۔ کہاں ہیں وہ۔ بولو۔ جواب دو"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"جناب میں نے تو انہیں اڈے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا جناب۔ اس کے بعد کا تو مجھے علم نہیں ہے جناب"---- اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس سچ بولو۔ سچ بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ بتا رہا ہوں جناب۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔ اس آدمی نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرات کہ اس طرح جواب دو مجھے۔ کرنل ڈیوڈ کو۔ حقیر کیڑے"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سروس ریوالور نکالا اور پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی اس آدمی کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا اور وہ آدمی صرف ایک بار ہی چیخ سکا پھر اسے چیخنے کی مہلت ہی نہ ملی اور نیچے گر کر صرف ایک بار تڑپ کر ہی ہلاک ہو گیا۔

"ہونہہ۔ حقیر کیڑا۔ مجھ سے بکواس کر رہا تھا نانسنس۔ اب تم بولو میجر براؤن۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ یہاں تو صرف ایک چوہے کی لاش ملی ہے بولو کہاں ہیں وہ"---- کرنل ڈیوڈ اب میجر براؤن پر الٹ پڑا۔

"جناب۔ ٹائروں کے نشانات بتا رہے ہیں کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ نکل گئے ہیں"---- میجر براؤن نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے کہا لیکن کرنل ڈیوڈ اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات واقعی بتا رہے ہیں لیکن کہاں گئے۔ پولیس چیف تم نے تو اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب میں معلوم کرتا ہوں جناب"---- پولیس چیف نے کہا۔

"یہ نشانات جناب' ٹرانمٹ جیپ کے ہیں اور یہ خصوصی بند باڈی کی جیپ سردار یوسف کی ملکیت ہے"---- ایک سپاہی نے ڈرتے ڈرتے کہا تو میجر براؤن' پولیس چیف لائمن اور کرنل ڈیوڈ تینوں ہی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کون سی جیپ۔ کونسی۔ کیا نام لیا ہے تم نے"---- کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر پوچھا۔

"جناب۔ یہ بڑے بڑے ٹائروں کے نشانات ہیں اور یہ صرف بند باڈی کی ویگن نما جیپ کے ہی ہیں جناب جو سردار یوسف کی ملکیت ہے۔ میری کمائی ورکشاپ بھی ہے جناب۔ یہ جیپ وہیں مرمت ہوتی ہے اور میں بھی ڈیوٹی کے بعد اس ورکشاپ میں کام کرتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے جناب"---- سپاہی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا نمبر ہے اس کا۔ کیا رنگ ہے اور کون سا ماڈل ہے اس کا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ نمبر تو میں نے کبھی دیکھا نہیں۔ البتہ سیاہ رنگ کی بند باڈی کی جیپ ہے اور پرانا ماڈل ہے جناب"---- سپاہی نے جواب دیا۔

"لائمن۔ فوراً چیکنگ کراؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس جیپ کو ٹریس کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے پولیس چیف لائمن سے کہا۔

"لیس سر۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکے گی"---- لائمن نے کہا اور

تیزی سے اپنی پولیس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"اور سنو"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"لیس سر"---- لائمن نے مڑ کر آتے ہوئے کہا۔

"اس ہاشم کو پکڑ کر میرے پاس بھیجو۔ اب میں دیکھوں گا کہ اس کی ہڈیوں میں کتنی طاقت ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیس سر"---- لائمن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے اشارے پر وہ تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ بھی تھوڑی دیر بعد واپس اپنی اس عمارت میں پہنچ گیا جسے اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ ابھی وہ دفتر میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون بول رہا ہے"---- دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار چونک پڑا اس کے ذہن میں فوراً ہی خیال آیا کہ اس نے یہ آواز کہیں سنی ہوئی ہے۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی"---- دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اسی لمحے کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا وہ پہچان گیا تھا کہ یہ آواز ڈومیری کی ہے اس ڈومیری کی جو پولیس ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گئی تھی۔

”تم۔ ڈومیری تم۔ کہاں سے بول رہی ہو کہاں غائب ہو گئی ہو تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا“۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

”اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارے ہیلی کاپٹر میں کون تل ابیب جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر میں تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ میں سمجھ گئی“۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈومیری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ۔ یہ کیا پاگل ہو گئی ہے۔ میرے ہیلی کاپٹر میں۔ کیا مطلب۔ میرے ہیلی کاپٹرز تو یہاں موجود ہیں۔ نانسنس۔ احمق عورت“۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”میجر براؤن بول رہا ہوں جناب۔ وہ جیپ تو پورے اطلس میں کہیں نہیں ملی جناب۔ لیکن ایک اور حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے جناب۔ ایئرفورس کے اڈے سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال آئی ہے کہ جی پی فائیو کی واپسی کے بعد ان کا گن شپ ہیلی کاپٹر واپس کر دیا جائے۔

میں نے خود یہ کال اٹنڈ کی ہے اور میں نے انہیں بتایا کہ میں میجر براؤن بول رہا ہوں اور کرنل صاحب بھی یہیں موجود ہیں اور جی پی فائیو بھی تو انہوں نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب چلا گیا ہے“۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کس نے اطلاع دی ہے۔ اوہ۔ کہیں یہ کوئی سازش نہ ہو ابھی اس ڈومیری کی بھی کال آئی تھی اس نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم تو یہاں موجود ہیں تم پھر ہمارے ہیلی کاپٹر پر کون تل ابیب گیا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اڈے کے کمانڈر کا کیا نمبر ہے۔ جلدی بولو۔ میں خود بات کرتا ہوں“۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے میجر براؤن نے نمبر بتائے تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ ایئر فورس بیس“۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ کمانڈر سے بات کراؤ“۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں“۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کمانڈر پارتھی بول رہا ہوں“۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کمانڈر پارتھی تمہارے ایئر فورس بیس سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال کی گئی ہے کہ جی پی فائیو واپس چلی گئی ہے اس لئے گن شپ ہیلی کاپٹر

واپس کر دیا جائے کیا بات ہے۔ کس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ جی
پی فائیو واپس چلی گئی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"سر ہمارے چیکنگ آپریٹر نے جی پی فائیو کے ایک ہیلی کاپٹر کو
سوکانی قصبے سے اڑ کر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے خود دیکھا ہے
جناب اس لئے ہم نے کال کی تھی لیکن جب ہمیں بتایا گیا کہ ابھی جی
پی فائیو موجود ہے تو ہم خاموش ہو گئے کہ شاید صرف ہیلی کاپٹر ہی
واپس گیا ہو گا"---- کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔
"کس وقت گیا ہے یہ ہیلی کاپٹر"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"ابھی بیس پچیس منٹ پہلے اسے چیک کیا گیا ہے"---- کمانڈر
پارتھی نے جواب دیا۔
"راستے میں آپ کے کتنے چیکنگ سپاٹس ہیں"---- کرنل ڈیوڈ
نے پوچھا۔
"ایئر فورس کے چار چیکنگ سپاٹس ہیں لیکن جناب جی پی فائیو کو تو
کسی نے بھی چیک نہیں کرنا"---- کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔
"سب سے آخری سپاٹ کا فون نمبر بتاؤ۔ جلدی کرو"---- کرنل
ڈیوڈ نے کہا۔
"سر میں معلوم کر کے بتاتا ہوں"---- کمانڈر نے کہا۔
"جلدی کرو معلوم"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے
لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"---- چند لمحوں بعد کمانڈر کی
آواز سنائی دی۔
"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے اسے رابطہ
نمبر اور چیکنگ سپاٹ کا فون نمبر بتا دیا گیا۔
"وہاں کا انچارج کون ہے اور کیا وہاں ایسی گنیں موجود ہیں جو ہیلی
کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر سکیں"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔
"یس سر۔ وہاں جنگی طیاروں کو ہٹ کرنے والا میزائل سسٹم بھی
موجود ہے وہاں کا انچارج سب کمانڈر ٹرمس ہے"---- کمانڈر پارتھی
نے کہا۔
"تم فوراً سب کمانڈر کو کال کر کے کہو کہ وہ میری ساری بات پر لفظ
بلفظ عمل کرے۔ فوراً کال کرو۔ میں اسے دو منٹ بعد کال کروں
گا"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر"---- کمانڈر پارتھی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے
سے رسیور رکھ دیا اور پھر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظریں جما دیں
اس کے پورے جسم میں بے چین لہریں دوڑ رہی تھیں۔
"نانسنس۔ یہ گھڑی کی سوئیوں کو کیا ہو گیا ہے یہ تو حرکت ہی نہیں
کر رہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا اور پھر جب واقعی دو منٹ گزر گئے تو اس نے جلدی سے رسیور
اٹھا لیا اور کمانڈر پارتھی کا بتایا ہوا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس
نے چیکنگ سپاٹ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں جناب"---- چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس۔ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر اطلس سے تل ابیب جاتے ہوئے تمہارے سپاٹ پر پہنچا ہے کہ نہیں۔ تم نے اسے چیک کیا ہے کہ نہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تو چیک نہیں ہوا جناب"---- ٹرمس نے جواب دیا۔

"تو پھر میرا حکم سنو۔ یہ ہیلی کاپٹر جعلی ہے اس پر دشمن ایجنٹ سفر کر رہے ہیں جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر تمہاری رینج میں پہنچے اسے فوراً فضا میں ہی میزائل مار کر تباہ کر دو۔ سن لیا ہے تم نے میرا حکم"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر کو ہم کیسے تباہ کر سکتے ہیں سر۔ اس کے لئے تو ایئر مارشل صاحب سے خصوصی احکامات لینے ہوں گے جناب"۔ سب کمانڈر ٹرمس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں چیف آف جی پی فائیو خود کہہ رہا ہوں۔ میں خود کہہ رہا ہوں

نانسنس۔ احمق آدمی۔ جب میں کہہ رہا ہوں تو تمہیں کیا اعتراض ہے میں کہہ ہوں کہ یہ نقلی ہیلی کاپٹر ہے اور اس میں دشمن ایجنٹ ہیں اور تم آگے سے بکواس کئے جا رہے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر"---- سب کمانڈر ٹرمس نے کرنل ڈیوڈ کے اس طرح چیخنے پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی تو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سارے عملے کو گولیوں سے اڑا دوں گا سمجھے۔ اور سنو۔ وہ پہنچنے ہی والا ہو گا اس لئے اسے ہٹ کرتے ہی مجھے کال کر کے رپورٹ دو میرا فون نمبر نوٹ کر لو"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اسے وہ نمبر بتا دیا جو فون پر لکھا ہوا تھا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور پنچا اور ایک بار پھر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"یہ کیسے ہو گیا میجر براؤن۔ یہ کیسے ہو گیا۔ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر ان لوگوں کے پاس کیسے پہنچ گیا"---- کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"میں تو خود حیران ہوں جناب"---- میجر براؤن نے جواب دیا۔

"پھر تم حیران ہوتے رہو نانسنس۔ احمق آدمی۔ کس احمق نے تمہیں جی پی فائیو میں بھرتی کیا ہے۔ کیا میرا محکمہ اب احمقوں کے لئے ہی رہ گیا ہے جسے دیکھو وہی احمق منہ اٹھائے جی پی فائیو میں دوڑتا چلا آرہا ہے۔ ہونہہ"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصے کی حالت میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے ٹہلنا شروع کر دیا پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے جب اسے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو اس کا پارہ کچھ ڈگری اور اوپر چڑھ گیا۔

"یہ احمق سب کمانڈر۔ اسے کیا ہو گیا ہے ابھی تک اس نے کال کیوں نہیں کی۔ کیا مصیبت ہے۔ کیا پورے اسرائیل میں احمق بھرے ہوئے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز آنے لگی۔

"بند کرو بکواس۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ایئر فورس کا چیکنگ سپاٹ ہے کہاں ہے وہ سب کمانڈر ٹرمس اس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"---- کرنل ڈیوڈ نے دوسری طرف سے بولنے والے کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں سر"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ تم نے میرے حکم کی تعمیل کر دی یا نہیں۔ تم نے کال کر کے رپورٹ بھی نہیں دی۔ کیا ہوا"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ جناب آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اور پھر آپ تو خود ہیلی کاپٹر میں سوار تھے اور آپ نے کہا کہ ہیلی کاپٹر اوکے ہے"---- سب کمانڈر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح ساکت ہو گیا جیسے جادو کی چھڑی سے اسے پتھر کا بنا دیا گیا ہو۔

"ہیلو ہیلو جناب"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا تھا کہ میں ہیلی کاپٹر میں ہوں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں کیا"---- کرنل ڈیوڈ نے اپنے گلے کا پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی کال کے پانچ منٹ بعد جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر ہماری رینج میں آیا میں نے اسے خود چیک کیا وہ واقعی جی پی فائیو کا ہی ہیلی کاپٹر تھا اس کا رنگ بھی اور نشانات بھی جی پی فائیو کے ہی تھے۔ یہ ہیلی کاپٹر نقلی نہیں تھا بلکہ اصلی تھا چنانچہ میں نے اس سے رابطہ قائم کیا تو جناب کال آپ نے خود اٹنڈ کی جب میں نے حیران ہو کر آپ کی پہلی کال کی بات کی تو آپ نے کہا کہ وہ کال ایک غلط فہمی کا نتیجہ تھی اس لئے اسے کینسل سمجھا جائے اب میں کیا کرتا میں خاموش ہو گیا اور ہیلی کاپٹر آگے چلا گیا پھر مجھے خیال آیا کہ آپ نے تو مجھے صرف

فون نمبر دیا تھا اب ظاہر ہے ہیلی کاپٹر میں تو فون نہیں ہو سکتا میں نے اس نمبر پر جب کال کرنے کی کوشش کی تو مجھے خیال آیا کہ آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اس لئے وہ نمبر ڈائل ہی نہ ہو سکا اور میں خاموش ہو گیا اور اب آپ کی کال آئی ہے میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر پر بھی بات کرتے ہیں اور اب فون پر بھی آپ بات کر رہے ہیں"---- سب کمانڈر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ احمق آدمی۔ وہ میں نہیں تھا وہ یقیناً میری آواز میں اس علی عمران نے بات کی ہو گی اور وہ نکل گیا اور تم۔ تم احمق"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"وری بیڈ۔ اس شیطان نے میری آواز اور لہجے میں بات کی اور پھر وہ نکل گیا اور ہم یہاں بیٹھے اپنا سر پیٹ رہے ہیں۔ نانسنس۔ یہ سب کمانڈر بھی انتہائی احمق ہے۔ نانسنس ----" کرنل ڈیوڈ نے رسیور پٹخ کر ایک لحاظ سے ناچتے ہوئے کہا اس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

"باس ہمیں فوراً تل ابیب پہنچنا چاہئے"---- میجر براؤن نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ارے ہاں۔ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ چلو جلدی کرو نکلو

یہاں سے۔ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس طرح دروازے کی طرف دوڑ پڑا جیسے اڑتا ہوا تل ابیب پہنچ جائے گا۔

ڈومیری پاگلوں کے سے انداز میں ایک تنگ سی گلی میں دوڑتی ہوئی
آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتی اور پھر آگے
دوڑ پڑتی۔ وہ پولیس چیف کی قید سے نکل تو آئی تھی لیکن اب اس کے
لئے فوری طور پر کسی پناہ گاہ کی تلاش مسئلہ بن گئی تھی۔ اس کا نمبر نو
کراسٹن اور اس کا سارا گروپ ہلاک ہو چکا تھا اور یہاں اطلس میں وہ
کسی کو بھی نہ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس کے فرار کا علم
پولیس کو ہو گا پورے اطلس میں اس کی تلاش شروع ہو جائے گی اور
اگر اس بار وہ پکڑی گئی تو کرنل ڈیوڈ تو ایک طرف وہ موٹا پولیس چیف
لائن ہی اسے گولی سے اڑا دے گا۔ کیونکہ اس نے قید سے فرار
ہونے کے لئے دو پولیس آفیسرز کو ان کے ریوالور سے ہی ہلاک کر دیا
تھا۔ جس گلی میں دوڑ رہی تھی وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے ملحقہ گلی تھی۔
وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک گلی نے موڑ کاٹا

اور دوسرے لمحے ڈومیری بے اختیار ٹھٹک کر رک گئی کیونکہ گلی آگے
سے بند تھی اور گلی کو بند کرنے والی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا
تھا۔ ڈومیری چونکہ جان بچانے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑی
چلی آ رہی تھی اس لئے وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اب وہ سوچ رہی
تھی کہ وہ کیسے واپس جائے کیونکہ اب تک اس کے فرار کا یقیناً علم ہو
چکا ہو گا اور سڑک پر پولیس اسے تلاش کر رہی ہو گی اور ہو سکتا ہے
کہ پولیس اسے تلاش کرتی ہوئی اس گلی میں بھی پہنچ جائے۔ اس لئے
اب اس کی واپسی کا بہرحال کوئی سکوپ نہ تھا۔ اب تو یہی ہو سکتا تھا کہ
وہ یہاں کسی مکان میں ہی زبردستی پناہ لے لے۔ چنانچہ اس نے آگے
بڑھ کر دروازے کی کنڈی زور زور سے بجانا شروع کر دی۔ چند لمحوں
بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک عرب نوجوان کھڑا ہوا تھا جو بڑی
حیرت بھری نظروں سے سامنے کھڑی ڈومیری کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پناہ چاہئے۔ کیا تم مجھے پناہ دے سکتے ہو"---- ڈومیری نے
کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"تم نے پناہ مانگی ہے تو کوئی عرب پناہ سے انکار نہیں کرے گا۔ آؤ
اندر آ جاؤ"---- نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ ڈومیری
اس شکریہ ادا کر کے اندر داخل ہو گئی۔ اندر ایک بوڑھی عورت
موجود تھی۔

"کون ہو تم اور یہ تمہارا کیا حال ہو رہا ہے۔ کیا تم بھاگتی ہوئی آ
رہی ہو"---- اس بوڑھی عرب عورت نے حیرت سے ڈومیری کو

دیکھتے ہوئے کہا۔

"اماں۔ اس نے پناہ مانگی ہے"---- نوجوان نے واپس آتے ہوئے کہا۔ وہ بوڑھی شاید اس نوجوان کی ماں تھی۔

"پناہ۔ اوہ ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں بتاؤ تو سہی کہ تم کون ہو اور کس کے خلاف پناہ لینا چاہتی ہو"---- بوڑھی نے ڈومیری کو بازو سے پکڑ کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈومیری ہے۔ میرا تعلق کارمن سے ہے۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر چند فوجی مجرموں کو پکڑنے کے لئے بلوایا تھا۔ میرا یہ مشن خفیہ تھا۔ میں یہاں اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ گئی اور میں نے اسرائیلی فوجی مجرموں کو پکڑ لیا لیکن یہاں کی پولیس ان مجرموں سے ملی ہوئی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور مجرموں کو چھوڑ دیا اور مجھے انہوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیا۔ شاید وہ مجھے کسی ایسی جگہ لے جا کر قتل کرنا چاہتے تھے کہ کسی کو میری لاش بھی نہ ملے۔ میں وہاں سے اپنی جان بچانے کے لئے فرار ہو گئی۔ اور بھاگتی ہوئی یہاں گلی میں آئی لیکن گلی آگے سے بند ہے۔ یہاں اطلس میں میرا کوئی واقف نہیں ہے اور پولیس میرے خون کی پیاسی ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری پناہ لی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عرب جسے پناہ دے دیتے ہیں اسے واقعی پناہ مل جاتی ہے۔ بس تم اتنی مہربانی کرو کہ کسی طرح مجھے اطلس سے باہر نکال دو تاکہ میں تل ابیب چلی جاؤں"---- ڈومیری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹے شہاب۔ پولیس تو ابھی یہاں پہنچ جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اس لڑکی کو اپنی ویگن میں خفیہ طور پر نزدیکی قصبے سوکانی پہنچا دو۔ وہاں یہ محفوظ رہے گی۔ تمہارا بھائی شعیب اسے وہاں سے تل ابیب آسانی سے بھجوا دے گا"---- بوڑھی عورت نے اپنے بیٹے سے جس کا نام شہاب تھا، مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن پولیس نے تو تمام راستوں پر ناکہ بندی کر رکھی ہو گی"۔ شہاب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اسے بچانا تو ہے۔ کچھ نہ کچھ کرو"---- بوڑھی نے کہا۔

"اگر تم تھوڑی سی تکلیف برداشت کر سکو تو میں تمہیں ناکہ بندی کے باوجود بھی یہاں سے نکال سکتا ہوں"---- شہاب نے کہا۔

"میری زندگی کو خطرہ ہے اس لئے مجھے تکلیف کیا کہے گی۔ میں تمہاری مشکور ہوں گی"---- ڈومیری نے کہا۔

"اماں اسے اپنی چادر دے دیں تاکہ یہ اسے اوڑھ لے۔ اس طرح یہ عام نظروں سے بچ جائے گی"---- شہاب نے کہا تو بوڑھی نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی چادر اٹھا کر ڈومیری کی طرف بڑھا دی۔ ڈومیری نے ایک بار پھر بوڑھی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چادر اوڑھی اور شہاب کے ساتھ وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اپنا چہرہ چھپائے رکھنا۔ یہاں سے قریب ہی میری ویگن ایک گیراج میں موجود ہے۔ میں اس ویگن سے سبزیاں نزدیک قصبوں سے

لے آتا ہوں اس لئے یہاں کے سب لوگ مجھے جانتے ہیں"۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری نے سر ہلا دیا۔ پھر شہاب نے اسے گلی کے کونے پر کھڑا کر دیا اور خود وہ سڑک پر جا کر مڑا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ڈومیری چادر اوڑھے دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ بھی چھپا رکھا تھا۔ اس دوران سڑک سے گزرنے والے لوگوں اور پولیس کے کئی سپاہیوں نے بھی اسے دیکھا لیکن وہ سب خاموشی سے آگے بڑھ گئے کیونکہ وہ یہی سمجھے تھے کہ یہ کوئی گھریلو عورت ہے کیونکہ یہاں کی مقامی عرب عورتیں اسی طرح چادر اوڑھتی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک پرانی سی ویگن گلی کے سامنے آکر رکی تو ڈومیری تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھنے لگی۔

"عقبی طرف جا کر بیٹھو خاتون۔ یہاں اطلس میں کوئی عورت مرد کے ساتھ نہیں بیٹھتی"---- شہاب نے کہا تو ڈومیری واپس اتری اور تیزی سی عقبی طرف چڑھ کر خالی حصے میں فرش پر بیٹھ گئی۔

"اطمینان سے بیٹھو۔ فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"---- شہاب نے عقبی کھڑکی کھول کر اسے کہا تو ڈومیری ویگن کی سائیڈ سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے ویگن تیزی سے آگے بڑھ گئی اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی وہ اچانک سڑک سے نیچے اتری اور ایک کچے راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دور جانے کے بعد ویگن رک گئی اور شہاب نیچے اتر آیا۔

"اب یہاں سے تمہیں اکیلے پیدل چل کر آگے جانا ہو گا۔ ورنہ آگے چیک پوسٹ ہے اور وہاں تم یقیناً پکڑی جاؤ گی اور آگے پیدل کا راستہ ہے۔ ویگن نہیں جا سکتی۔ کیونکہ آگے تھوڑا سا پہاڑی علاقہ ہے میں ویگن سڑک کے راستے سے لاؤں گا۔ جب تم اس پہاڑی علاقے کو کراس کر کے دوبارہ میدانی علاقے میں پہنچو گی تو میں وہاں ویگن لئے موجود ہوں گا"---- شہاب نے ڈومیری سے کہا۔

"لیکن مجھے راستہ بھی معلوم نہیں اور میرے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اگر راستے میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر"---- ڈومیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسلحہ چلا لیتی ہو"---- شہاب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا تمہارے پاس اسلحہ ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پستول ہے"---- شہاب نے کہا اور پھر اس نے ویگن کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا پستول نکال کر ڈومیری کی طرف بڑھا دیا۔

"اب ٹھیک ہے۔ میں راستے کی گڑبڑ سے نمٹ لوں گی لیکن راستے کا کیا ہو گا"---- ڈومیری نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"بس اسی سڑک پر چلتی جاؤ۔ جب کھیت ختم ہو جائیں تو پہاڑی سلسلہ آ جائے گا۔ یہ ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ اسے کراس کر کے دوسری طرف پہنچ جانا"---- شہاب نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی طرح چادر اوڑھے وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی جبکہ

شہاب ویگن واپس لے گیا۔ راستے میں اسے کوئی آدمی بھی نظر نہ آیا تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے مسلسل چلنے کے بعد آخر کار وہ اس پہاڑی علاقے کو عبور کر کے دوسری طرف کھیتوں میں پہنچی تو اسے دور سے شہاب کی ویگن کھڑی نظر آئی اور وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی۔ شہاب ویگن کے قریب موجود تھا۔

"تم نے بہت دیر لگا دی۔ میں تو پریشان ہو رہا تھا"۔ شہاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بھاری چادر کی وجہ سے مجھے چلنے میں دشواری پیش آئی ہے لیکن میں چادر اس لئے نہیں اتارنا چاہتی تھی کہ اس طرح مجھے دور سے چیک کر لیا جاتا"---- ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ اب بیشک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ اب آگے کوئی چیکنگ نہیں ہے۔ ہم اطلس سے باہر موجود ہیں"---- شہاب نے کہا تو ڈومیری سر ہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور شہاب نے ویگن سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مزید سفر کے بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔ شہاب نے ویگن قصبے سے ہٹ کر بنے ہوئے ایک زرعی فارم میں لے جا کر کھڑی کر دی۔

"یہ زرعی فارم میرے بھائی شعیب کا ہے۔ وہ یہاں کا زمیندار بھی ہے اور تاجر بھی۔ اس کا گھر تو قصبے کے اندر ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا قصبے کے اندر جانا ٹھیک نہیں ہے تم یہیں ٹھہرو میں جا کر

اپنے بھائی کو بلا لاتا ہوں"---- شہاب نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ڈومیری فارم کے اندر گئی تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ فارم میں باقاعدہ فون موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد شہاب کا بھائی شہاب کے ساتھ وہاں آ گیا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"ہماری اماں نے اور بھائی نے آپ کو پناہ دی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اب یہاں آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے"---- شہاب کے بڑے بھائی نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا بلکہ جلد از جلد تل ابیب پہنچنا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یہاں سے تل ابیب جانے کے لئے دو سواریاں مل سکتی ہیں۔ ایک تو ریل گاڑی ہے اور دوسری بسیں۔ ریل گاڑی روزانہ رات کو یہاں سے گزرتی ہے۔ وہ ساری رات کے سفر کے بعد صبح آپ کو تل ابیب پہنچا دے گی اور بس میں آپ کو دو روز بھی لگ سکتے ہیں اور راستے میں آپ کو بسیں بھی تبدیل کرنا پڑیں گی"---- شعیب نے کہا۔

"تو آپ مجھے گاڑی پر بٹھا دیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کا جتنا بھی خرچہ ہو گا میں تل ابیب پہنچ کر آپ کو بھجوا دوں گی"---- ڈومیری نے کہا۔

"خرچے کی فکر نہ کریں۔ یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ آپ ہماری پناہ میں ہیں۔ ہم جسے پناہ دے دیں اس کے لئے جان بھی قربان کر دیتے

ہیں۔ رات کو آٹھ بجے گاڑی آتی ہے۔ میں ٹکٹ وغیرہ لے کر رات کو آپ کو گاڑی میں بٹھا دوں گا۔ کل صبح آپ تل ابیب پہنچ جائیں گی۔ فی الحال آپ آرام کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"۔ شعیب نے کہا اور ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں سے اطلس فون ہو سکتا ہے"---- ڈومیری نے اچانک پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"---- شعیب نے حیران ہو کر کہا۔

"وہاں کا رابطہ نمبر بتا دیں۔ شاید میں فون کر کے معلوم کروں کہ وہاں ان مجرموں کا کیا ہوا ہے"---- ڈومیری نے کہا تو شعیب نے اسے رابطہ نمبر بتا دیا۔ شہاب بھی اس سے اجازت لے کر ویگن سمیت واپس چلا گیا۔ جبکہ شعیب بھی اس کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے واپس چلا گیا۔ اب ڈومیری یہاں اکیلی رہ گئی۔ ان دونوں کے جانے کے کچھ دیر بعد ڈومیری نے فون کا رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے اطلس کے انکوائری آپریٹر سے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر لیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ کوارٹر"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں تل ابیب سے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہی ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں یا نہیں"---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ نہیں مس۔ ابھی تک کسی کا پتہ نہیں چل سکا"- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کہاں ہے"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"وہ علیحدہ عمارت میں ہیں مس صاحبہ"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے"---- ڈومیری نے پوچھا تو اسے فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ رات کو جانے سے پہلے کرنل ڈیوڈ کو فون کر کے اسے بتائے گی کہ اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور وہ یہ بات صدر صاحب سے کرے گی۔ وہ فوری طور پر کرنل ڈیوڈ کو کال اس لئے نہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ پولیس کے ساتھ مل کر کہیں یہاں کا سراغ نہ لگا لے اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس بار اس کا سراغ لگا لیا گیا تو پھر کرنل ڈیوڈ یہ نہ چاہے گا کہ وہ صدر صاحب تک صحیح سلامت پہنچ سکے۔ ویسے اگر وہ چاہتی تو یہاں سے ہی تل ابیب کال کر کے صدر سے بات کر سکتی تھی لیکن وہ چاہتی تھی کہ صدر کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دینے کی بجائے اس وقت رپورٹ دے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے۔ فی الحال تو وہ اکیلی تھی لیکن اس کا پلان یہی تھا کہ وہ تل ابیب پہنچ کر وہاں سے فوری طور پر اپنے دوسرے گروپ کو کال کرے گی اور پھر باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنا کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام

کرے گی۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اسے واقعی اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے فوری طور پر ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے ان سے پوچھ گچھ شروع کیوں کر دی اور اس طرح وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ کرنل ڈیوڈ تو بعد میں پہنچا ہو گا پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے حیرت انگیز طور پر راڈز والی کرسیوں سے آزادی حاصل کر کے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہ دے گی۔ تھوڑی دیر بعد شعیب اس کے لئے کھانا لے کر آ گیا اور ڈومیری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کھانا کھانے کے بعد وہ اندر کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔ لیکن اسے اندر بند کمرے سے وحشت ہونے لگی تو وہ کمرے سے باہر آ گئی باہر کا موسم قدرے اچھا تھا لیکن ابھی وہ باہر صحن میں پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو فارم ہاؤس کے اوپر سے گزر کر جاتے ہوئے دیکھا تو وہ تیزی سے اندر کی طرف دوڑ پڑی کیونکہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا تھا اور اس کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ اطلس کی طرف سے آ رہا ہے۔ اسی لمحے شعیب دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔

''آپ جی پی فائیو کی بات کر رہی تھیں۔ وہ تو تل ابیب جا رہے ہیں۔ میں نے ہیلی کاپٹر جاتے ہوئے دیکھا ہے''---- شعیب نے کہا۔

''لیکن وہ یہاں اترا نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ یہاں مجھے تلاش کرنے آئے ہوں گے''---- ڈومیری نے کہا۔

''یہاں نہیں اترا وہ۔ بلکہ یہاں سے ہی وہ فضا میں بلند ہوا ہے اور اس کا رخ تل ابیب کی طرف ہے''---- شعیب نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

''یہاں سے کیسے وہ فضا میں بلند ہو سکتا ہے۔ جی پی فائیو تو اطلس میں موجود ہے''---- ڈومیری نے کہا۔

''میں نے خود اسے کھیتوں کے پیچھے سے بلند ہوتے دیکھا ہے۔ قصبے کی شمالی سمت سے۔ کل ادھر ایک ہیلی کاپٹر اترا تھا۔ ادھر ایک ٹریکٹروں کی بہت بڑی ورکشاپ ہے''---- شعیب نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر پہلے سے یہاں موجود تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ لیکن وہ یہاں کیسے پہنچ گیا''---- ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اطلس کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے کرنل ڈیوڈ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''---- دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا تیز تھا۔

''کون بول رہا ہے''---- ڈومیری نے پوچھا۔

''کرنل ڈیوڈ۔ چیف آف جی پی فائیو''---- دوسری طرف سے

کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ڈومیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ تم واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی"---- ڈومیری کے منہ سے بے اختیار حیرت بھری آواز نکلی۔

"تم۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ کہاں غائب ہو گئی ہو اور تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارا ہیلی کاپٹر کون تل ابیب لے جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر پر تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی"---- ڈومیری نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ کرنل ڈیوڈ سے بات کر رہی تھیں۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے"---- شعیب نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شعیب پلیز۔ تل ابیب کا رابطہ نمبر کیا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ مجھے اب فوری طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس بات کرنا ہو گی"---- ڈومیری نے کہا تو شعیب بے اختیار اچھل پڑا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"---- شعیب کے چہرے پر اب حیرت کے

. تھ ساتھ خوف کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ نمبر بتاؤ۔ اور فکر نہ کرو۔ تم لوگوں نے میری ۔ ۔ بے س لئے اب تمہیں اس کا اتنا انعام ملے گا کہ تم اور تمہارا ن یہاں کا سب سے بڑا خاندان بن جائے گا"---- ڈومیری نے کہا تو شعیب نے جلدی سے رابطہ نمبر بتا دیا۔ ڈومیری نے رسیور اٹھایا ور پھر اس نے رابطہ نمبر ڈائل کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل رنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا نمبر معلوم تھا س لئے اسے یہ نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس"---- چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب کے ملٹری سیکرٹری کا نمبر بتائیں۔ میں نے اس سے ملکی سطح کی اہم بات کرنا ہے۔ میرا نام ڈومیری ہے"۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بات کرا دیتی ہوں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے فوری بات کرائیں۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب کو میرے متعلق علم ہے۔ انہیں کہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں انتہائی اہم بات کرنی ہے"---- ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری مس ڈومیری۔ صدر صاحب اس وقت آرام فرما رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ آپ دو گھنٹے بعد کال کر لیجئے"---- دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری سیڈ۔ اس دوران تو یہ لوگ تل ابیب پہنچ جائیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش میں صدر صاحب سے ریڈ اتھارٹی ہی لے لیتی"۔ ڈومیری نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے آپ کی بات ہو سکتی تھی۔ میرا خیال ہے اس ملٹری سیکرٹری نے آپ کو ٹال دیا ہے"---- شعیب نے کہا۔

"تم جاؤ اور میری سیٹ کا بندوبست کرو۔ پلیز"---- ڈومیری نے شعیب سے کہا اور شعیب سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ ڈومیری کچھ دیر تو بے چینی کے عالم میں ٹہلتی رہی۔ پھر اچانک اسے خیال آ گیا کہ وہ یہاں سے تل ابیب کے ذریعے کارمن میں اپنے گروپ کو تو کال کر لے تاکہ جب وہ کل تل ابیب پہنچے تو اس کا گروپ بھی وہاں پہنچ چکا ہو۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے تل ابیب کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے تل ابیب کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اطلس کے قریب ایک قصبے سوکانی سے بول رہی ہوں میں

یہاں سے کارمن دارالحکومت ڈائریکٹ فون کرنا چاہتی ہوں مجھے رابطہ نمبر بتایا جائے"---- ڈومیری نے کہا۔

"کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر میں بتا دیتی ہوں آپ اسرائیل سے جہاں سے بھی چاہیں اس نمبر پر فون کر کے بات کر سکتی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو ڈومیری نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں"---- ڈومیری نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ فرمایئے"---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیوک سے میری بات کراؤ"۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مادام۔ میں ڈیوک بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوک۔ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے صرف میں ہی زندہ بچ سکی ہوں جبکہ کرنل ڈیوڈ

اور اس کی جی پی فائیو بھی میرے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ ایسا کرو کہ اپنے پورے گروپ سمیت فوری طور پر چارٹرڈ طیاروں کے ذریعے تل ابیب پہنچ جاؤ اور وہاں فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرو تاکہ ہم مل کر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکیں میں اس کرنل ڈیوڈ کو بھی شکست دینا چاہتی ہوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی"---- ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن تل ابیب میں تو ہمارا ہیڈ کوارٹر پہلے سے موجود ہے نیا ہیڈ کوارٹر بنانے کی کیا ضرورت ہے"---- ڈیوک نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

"تل ابیب میں ہمارا ہیڈ کوارٹر۔ وہ کب سے قائم ہوا ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے"---- ڈومیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب لارڈ پیٹر صاحب نے اسے قائم کیا ہوا ہے تاکہ تل ابیب میں اپنے خاص کام سرانجام دیئے جا سکیں اس کی انچارج کیتھی ہے۔ آپ کی دوست کیتھی"---- ڈیوک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کیتھی کے اڈے کو تم ہیڈ کوارٹر کہہ رہے ہو۔ وہ تو معمولی سا اڈہ ہے صرف مخصوص مقاصد کے لئے قائم کیا گیا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"وہ پہلے معمولی اڈہ تھا مادام۔ اب تو کیتھی نے اسے واقعی ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر دیا ہے وہاں ہر قسم کا سامان بھی موجود ہے حتیٰ کہ خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کے نام پر یہ

ہیلی کاپٹر کام کرتے ہیں"---- ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں چار ماہ پہلے دو ہفتے وہاں گزار چکا ہوں"۔ ڈیوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"وہاں کیتھی کے ساتھ اس کا گروپ بھی تو ہو گا"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن یہ گروپ صرف مخبری کا کام کرتا ہے فیلڈ میں کام نہیں کرتا"---- ڈیوک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم فوری طور پر اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤ میں کیتھی سے بات کرتی ہوں"---- ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تل ابیب کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور پھر ڈیوک کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"---- ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ڈومیری سمجھ گئی کہ یہی کیتھی کا اڈہ ہے کیونکہ جس تنظیم سے وہ متعلق تھی اس کا کوڈ ریڈ فلیگ ہی تھا۔

"میں ڈومیری بول رہی ہوں چیف آف ریڈ فلیگ۔ کیتھی سے بات کراؤ"۔ ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو کیتھی بول رہی ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک اور مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں کیتھی"---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو کیا کارمن سے۔ آج کیسے میری یاد آ گئی"---- کیتھی نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ کیتھی اس کی خاصی بے تکلف دوست تھی۔

"میں اسرائیل سے ہی بول رہی ہوں میرا تو خیال تھا کہ یہاں تل ابیب میں تمہارا چھوٹا سا مخبری کا دھندہ ہے لیکن ابھی ڈیوک نے بتایا ہے کہ تم نے تو وہاں پورا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور تمہارے پاس ہیلی کاپٹر تک موجود ہیں"---- ڈومیری نے کہا۔

"دھندہ تو واقعی مخبری کا ہے لیکن ہے بڑے پیمانے پر۔ لیکن تم اسرائیل میں کہاں موجود ہو۔ کیا تل ابیب سے باہر ہو"---- کیتھی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں شام کی سرحد کے قریب ایک چھوٹے شہر اطلس کے قریب ایک قصبہ ساکانی میں موجود ہوں میری خدمات اسرائیل کے صدر نے لارڈ پیٹر کی سفارش پر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہائر کی تھیں۔ کراسٹن اور اس کا گروپ میرے ساتھ تھا۔ میں انہیں ٹریس کرتی ہوئی یہاں اطلس میں پہنچ گئی اور میں نے انہیں گرفتار بھی کر لیا لیکن جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا اور اس کی وجہ سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو گئے اور کرنل ڈیوڈ نے مجھے گرفتار کر کے پولیس

ہیڈ کوارٹر میں قید کرا دیا وہ مجھے خاموشی سے قتل کرانا چاہتا تھا لیکن میں وہاں سے نکل آئی اور پھر مقامی لوگوں کی مدد سے میں اطلس سے نکل کر یہاں ساکانی قصبے میں پہنچ گئی ہوں اب میں نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے کیونکہ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ مارا جا چکا ہے اس لئے میں نے ڈیوک اور اس کے گروپ کو کال کر لیا ہے فی الحال اس ہم مشن پر تمہارا ہیڈ کوارٹر استعمال کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشن میں کامیابی پر اسرائیل کے صدر نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ مجھے اسرائیل سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیں گے اور سنو۔ ایسا ہو گیا تو پھر تم میری نمبر ٹو ہو گی اور پورا اسرائیل تمہارا ماتحت ہو گا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ پھر تو واقعی یہ میرے لئے بہت بڑا انعام ہو گا لیکن تم وہاں سے کیسے تل ابیب آؤ گی"---- کیتھی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں ساکانی پہنچ جاؤ۔ میں تمہیں وہ جگہ بتا دیتی ہوں جہاں میں موجود ہوں تاکہ میں ہیلی کاپٹر کی مدد سے واپس تل ابیب پہنچ سکوں"---- ڈومیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ میں ابھی روانہ ہو جاتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ دو گھنٹوں تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی"---- کیتھی نے جواب دیا تو ڈومیری نے اسے جگہ کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گی۔ میرا انتظار کرو"---- کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اب اس کے چہرے پر

گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے پھر اس نے کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کئے دو گھنٹے نہ گزرے تھے اس لئے وہ ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر کافی دیر بعد قدموں کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی چند لمحوں بعد شعیب اندر داخل ہوا۔

"مس آپ کے لئے اچھی خبر نہیں ہے"---- شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا اچھی خبر نہیں ہے"---- ڈومیری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"رات کو تل ابیب جانے والی گاڑی کا وقت تبدیل ہو چکا ہے اب وہ دوپہر کو چلی جاتی ہے چونکہ میں ریلوے سے سفر نہیں کیا کرتا اس لئے مجھے اس بارے میں معلوم نہ تھا اب معلوم کیا ہے تو اس بات کا پتہ چلا ہے اب آپ کو کل دوپہر تک انتظار کرنا ہو گا"---- شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے بندوبست کر لیا ہے تل ابیب سے ایک ہیلی کاپٹر مجھے یہاں سے لینے کے لئے روانہ ہو چکا ہے دو گھنٹوں بعد وہ یہاں پہنچ جائے گا میں نے انہیں یہاں کی نشاندہی کر دی ہے میں اس ہیلی کاپٹر میں چلی جاؤں گی اور یقین کرو تل ابیب پہنچنے کے بعد جلد از جلد واپس آؤں گی اور تمہاری والدہ' تمہارے بھائی شہاب اور

تمہارے لئے نہ صرف انتہائی قیمتی تحفے لے کر آؤں گی بلکہ اسرائیلی صدر کی طرف سے تمہیں اور تمہارے بھائی کے لئے بڑی جاگیر کا پروانہ بھی لے کر آؤں گی"---- ڈومیری نے کہا تو شعیب کا چہرہ چمک اٹھا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہو گی مس"---- شعیب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں نے مشکل وقت میں میری مدد کی ہے اس لئے میں تمہاری ضرور مدد کروں گی اب تم جاؤ تاکہ میں کچھ دیر آرام کر لوں"---- ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو شعیب سلام کر کے واپس چلا گیا ڈومیری نے ایک بار پھر کلائی کی گھڑی دیکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری سے بات کراؤ۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ملٹری سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب نے آرام کر لیا ہے، یا

نہیں"۔ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام۔ آپ کہاں سے بول رہی ہیں میں نے صدر صاحب کو آپ کی کال کی اطلاع دی تو وہ فوراً آپ سے بات کرنے پر تیار ہو گئے لیکن آپ نے اپنا فون نمبر نہیں بتایا تھا"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا بتاتی۔ تم نے تو سیدھے منہ بات ہی نہ کی تھی"۔ ڈومیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مادام۔ مجھے آپ کے بارے میں اطلاع ہی نہ تھی"۔ ملٹری سیکرٹری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ اس وقت بات کرا دیتا تو شاید انہیں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی پکڑا جا سکتا"۔۔۔۔ ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیس"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"میں ڈومیری بول رہی جناب"۔۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے پہلے فون کیا تھا لیکن آپ نے اپنا فون نمبر ہی نہ بتایا تھا۔ بہرحال کیا ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی شام کی سرحد سے اسرائیل

میں داخل ہوئے میں نے اپنے ذرائع سے ان کا پتہ چلا لیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کے سرحدی قصبہ نما شہر اطلس پہنچ گئی میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوش کر کے ایک عمارت میں قید کر لیا اور ابھی میں ان سے بات چیت کر کے یہ کنفرم کر رہی تھی کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں اور وہاں کی مقامی پولیس سمیت وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا میرے تمام ساتھی مارے گئے اور میں زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرار ہونے کا موقع مل گیا مجھے کرنل ڈیوڈ نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر لیا میں وہاں سے فرار ہو کر قریبی قصبے ساکانی پہنچ گئی پھر میں نے وہاں سے جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے دیکھا میں اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ میں نے اطلس میں کرنل ڈیوڈ کو فون کیا تو کرنل ڈیوڈ وہاں موجود تھا میں سمجھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی خطرناک گیم کھیلی ہے وہ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر اڑا کر تل ابیب جا رہے تھے اور کرنل ڈیوڈ کو اس کا علم ہی نہ تھا۔ میں نے فوراً آپ کو فون کیا تاکہ میں آپ کو بتا سکوں اور آپ اس ہیلی کاپٹر کو روکنے کے لئے احکامات دے سکیں اس طرح یہ لوگ تل ابیب پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو سکیں لیکن آپ کے ملٹری سیکرٹری نے بات کرانے سے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں اور دو گھنٹے سے پہلے آپ سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے میں مجبور ہو گئی اور اب میں نے دوبارہ

آپ کو کال کی ہے لیکن اب تک تو عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر تل ابیب پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ ڈومیری نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ تو بیحد ہوشیار آدمی ہے اس نے ایسا کیوں کیا۔ آپ ایسا کریں کہ پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کریں میں اس دوران ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لوں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کیا تو ملٹری سیکرٹری نے اس بار فوراً اس کا رابطہ صدر سے کرا دیا۔

"یس"---- صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں جناب"---- ڈومیری نے کہا۔

"میں نے کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لی ہے۔ وہ اس وقت اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر تل ابیب آرہا ہے اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق جب اس نے اس عمارت پر ریڈ کیا جہاں آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا تھا تو آپ کے ساتھی وہاں ہلاک ہو چکے تھے آپ بے ہوش پڑی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اس کے کہنے کے مطابق اس نے آپ کو حفاظت کی غرض سے پولیس ہیڈ کوارٹر میں بند کیا تھا لیکن آپ وہاں سے فرار ہو گئیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے نجانے کس طرح جی پی فائیو کی طرح کا

ہیلی کاپٹر حاصل کر لیا۔ اس کا علم ہونے پر کرنل ڈیوڈ نے راستے میں ایئر فورس چیکنگ سپاٹ کے سب کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائلوں سے اڑا دے لیکن کمانڈر نے جب ہیلی کاپٹر پائلٹ سے بات کی تو اسے جواب کرنل ڈیوڈ کی آواز میں ملا اس لئے اس نے حکم کی تعمیل نہ کی اب اسے کیا معلوم تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی بہترین نقل کر لیتا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا یہ بات سامنے آگئی کہ ہماری زبردست کوششوں کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہ اسرائیل کی پہلی شکست ہے"---- صدر نے آخری الفاظ انتہائی تلخ لہجے میں کہے۔

"سر آپ کی بات درست ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لامحالہ مرنا پڑے گا یہ میرا وعدہ ہے سر۔ لیکن آپ کرنل ڈیوڈ کو کہہ دیں کہ وہ میرے خلاف کام نہ کریں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی کہہ دیا ہے وہ اب آپ کے خلاف کام نہیں کرے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر وہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا اس طرح میرا آپ کو بھی حکم ہے کہ آپ بھی کرنل ڈیوڈ کے خلاف کام نہ کریں اور ضرورت پڑنے پر اس سے تعاون کریں۔ اب یہ آپ دونوں کا مشترکہ مشن ہے اور میں ہر صورت میں اس مشن میں کامیابی چاہتا ہوں۔ ایک بات اور آپ کو بتا دوں کہ آئندہ آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑنا بلکہ ایک لمحہ

ضائع کئے بغیر انہیں ہلاک کر دینا ہے وہ ہمیشہ اسی پوچھ گچھ کے چکر میں ہی بچ نکلتے ہیں کیونکہ انہیں پوزیشن بدلنے کے لئے معمولی سا موقع چاہئے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں آئندہ ایسا ہی ہو گا سر۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جلد ہی آپ کو کامیابی کی خبر سناؤں گی"---- ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"---- صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ڈومیری نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ بھی کارکردگی کے لحاظ سے کم نہیں ہے مجھے اب زیادہ تیزی دکھانی ہو گی ورنہ کرنل ڈیوڈ مجھ سے پہلے کام دکھا جائے گا"---- ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا اب اسے کیتھی کا انتظار تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پلک جھپکنے میں تل ابیب پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے ایسا ممکن نہ تھا۔ اسے بہرحال کیتھی اور اس کے ہیلی کاپٹر کا انتظار کرنا تھا۔

تل ابیب سے تقریباً بیس کلو میٹر پہلے عمران نے ہیلی کاپٹر کھیتوں میں اتار دیا اور وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے ہی تھے کہ انہیں دور درختوں کے ایک جھنڈ میں سے سرخ رنگ کی روشنی چمکتی دکھائی دی۔ روشنی وقفے وقفے سے جل بجھ رہی تھی۔

"آؤ"---- عمران نے کہا اور تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گیا عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچے تو اچانک درختوں میں سے پانچ نقاب پوش باہر آ گئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"کون ہو تم"---- ان میں سے ایک نے غراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سے ملنا ہے تمہیں"---- اسی نوجوان نے پوچھا۔

"سردار ابو ناصر سے"---- عمران نے جواب دیا۔

"وہ کون ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ایگل کا سربراہ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آیئے جلدی کیجئے ہمارے پیچھے آجائیں"۔ اسی نوجوان نے مشین گن نیچے جھکاتے ہوئے کہا اور تیزی سے درختوں کے اندر غائب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے بعد اس جھنڈ میں پہنچے تھے وہاں بند باڈی کی ایک بڑی سی ویگن کھڑی تھی ساتھ ہی ایک جیپ بھی تھی۔

"بیٹھ جایئے جناب۔ جلدی کیجئے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے جس نے پوچھ گچھ کی تھی ویگن کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا انٹرویو لینے کے بعد اب جلدی بھی تمہیں ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان مسکرا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ویگن میں سوار ہوئے تو نوجوان بھی اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے ویگن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور ویگن کی فرنٹ سائیڈ پر دو بار ہاتھ سے مخصوص انداز میں دستک دی تو ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر تیزی سے چلنے لگی ویگن کی باڈی مکمل طور پر بند تھی اس لئے باہر کا منظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نظر نہ آرہا تھا تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ویگن ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر ویگن کا دروازہ اندر سے کھولا اور اچھل کر باہر چلا گیا۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور

عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے وہ اس وقت ایک عمارت کے پورچ میں موجود تھے پورچ میں دو سیاہ رنگ کی کاریں کھڑی تھیں۔

"آیئے جناب۔ اب باقی سفر کاروں میں ہو گا"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"شکر ہے پیدل نہیں چلنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کاروں میں سوار ہو کر اس عمارت سے نکلے اور تل ابیب کی سڑکوں پر آگے بڑھنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور پھر دونوں کاریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئیں اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھلا اور دونوں کاریں اندر داخل ہو کر پورچ میں جا کر رک گئیں۔ اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔

"کاریں واپس لے جاؤ"۔۔۔۔ نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں کاریں بیک ہو کر مڑیں اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گئیں پھاٹک کے قریب ایک نوجوان موجود تھا۔ اس نے پھاٹک کھول دیا اور پھر دونوں کاریں جب باہر جا کر مڑ گئیں تو اس نوجوان نے پھاٹک بند کر دیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں سردار ابو ناصر کو آپ کی بخیریت پہنچنے کی اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

''صالح بول رہا ہوں جناب۔ مال ڈلیور کر دیا گیا ہے جناب''۔ نوجوان نے کہا۔

''نہیں سر۔ مال درست حالت میں ڈلیور ہوا ہے''---- نوجوان نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ دیا پھر وہ واپس مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

''اب تعارف ہو جائے جناب۔ میرا نام صالح ہے اور میں ریڈ ایگل کی ایک شاخ ریڈ ہاک کا انچارج ہوں۔ آپ اس وقت ریڈ ہاک کی عمارت میں ہیں سردار ابو ناصر کے حکم پر ریڈ ہاک کو آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا گیا ہے اور مجھے اس پر فخر ہے کیونکہ آپ ہم سب کے لئے ہیرو کا درجہ رکھتے ہیں''---- نوجوان نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''آپ واقعی صالح ہیں کیونکہ آپ نے مال کی ڈلیوری صحیح سلامت کرا دی ہے ڈنڈی نہیں ماری۔ ورنہ تو آدھا مال راستے میں ہی غائب ہو جاتا ہے''---- عمران نے کہا تو صالح بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کا بیحد شکریہ جناب۔ اب آپ آرام کرنا چاہیں تو کمرے موجود ہیں اور کوئی حکم ہو تو فرمایئے''---- صالح نے کہا۔

''یہاں میک اپ کا سامان اور ہمارے ناپ کے لباس موجود ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں''---- صالح نے جواب دیا۔

''آپ کی تنظیم ریڈ ہاک تل ابیب کے اندر کام کرتی ہے یا تل ابیب سے باہر''---- عمران نے کہا۔

''ہم تل ابیب کے اندر ہی کام کرتے ہیں۔ ہمارا کام گوریلا کارروائیاں ہیں لیکن ہم ایسے ٹارگٹ منتخب کرتے ہیں جن سے اسرائیل کو نقصان پہنچایا جا سکے''---- صالح نے جواب دیا۔

''بظاہر آپ اور آپ کے ساتھی کیا کام کرتے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے ہمارا ٹرانسپورٹ کا کام ہے جناب۔ باقاعدہ اڈہ ہے ٹرک ہیں''---- صالح نے جواب دیا۔

''دیکھیں جناب صالح صاحب''---- عمران نے کہنا شروع کیا۔

''میری ایک درخواست ہے جناب کہ آپ مجھے جناب، مسٹر اور آپ نہ کہیں۔ میں تو آپ کا ادنیٰ خادم ہوں''---- صالح نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اچھا پھر ایک کام کرو کہ تل ابیب کے شمال مشرق میں پہاڑیاں ہیں۔ ان کے نیچے لیبارٹری ہے۔ طیارہ ساز خفیہ فیکٹری ہے۔ ہم نے اسے تباہ کرنا ہے۔ تم مجھے اس کا سروے کر کے تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کرو کہ وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات وغیرہ ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے''---- عمران نے کہا۔

''وہاں پہاڑیوں پر باقاعدہ فوج کا سخت پہرہ ہے اور یہ پہرہ ابھی حال ہی میں شروع ہوا ہے۔ اس سے پہلے نہیں تھا۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔

اس کے علاوہ تفصیل میں معلوم کر لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ ایک اور کام بھی کرنا ہے کہ اس طیارہ ساز فیکٹری یا لیبارٹری میں بہرحال سامان خوراک، سائنسی سامان یا دیگر سامان وغیرہ جاتا ہو گا مجھے ان سامان سپلائی کرنے والوں کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کام تو زیادہ آسانی سے ہو جائے گا جناب۔ کیونکہ ہمارا دھندہ ہی یہی ہے"---- صالح نے کہا۔

"او کے۔ پھر ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ لیکن پہلے میرے ایک ساتھی کو اس عمارت کی سیر کرا دو"---- عمران نے کہا تو صالح اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آئیے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"---- صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ صالح ہے۔ صالحہ نہیں ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ صالح حیرت سے انہیں ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

"آئیے صالح صاحب۔ عمران صاحب کی تو ویسے ہی مذاق کرنے کی عادت ہے"---- صفدر نے شرمندہ سے انداز میں مسکراتے ہوئے صالح سے کہا تو صالح کاندھے اچکا کر اس کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ اہم کام ان نوجوانوں پر نہیں چھوڑنا چاہئے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کونسا اہم کام"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی ان پہاڑیوں کے حفاظتی انتظامات کی چیکنگ"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کب چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن انہیں فوری طور پر لاتعلق بھی تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام تم لوگوں نے کرنا ہے"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا۔ صالح اس کے ساتھ تھا۔

"میں نے صفدر صاحب کو پوری کوٹھی اور اس میں موجود تمام سامان وغیرہ کے متعلق بتا دیا ہے۔ اب مجھے اجازت"---- صالح نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہاں موجود اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ اور دوسری بات یہ کہ اب یہاں آپ کا ہمارا لنک صرف فون پر ہو گا۔ آپ کو کوئی کوڈ آتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"کوڈ۔ جی ہاں۔ ہمارے ریڈ ایگل کا خصوصی کوڈ ہے"---- صالح نے کہا۔

"کون سا کوڈ ہے ذرا مجھے بتاؤ"---- عمران نے کہا تو صالح نے بتانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم نے بس اب اسی کوڈ میں ہی

بات کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"صفدر۔ تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیلا گیم کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"حسن لبیب صاحب سے بات کرائیں۔ میں ان کا دوست بول رہا ہوں ٹمبکٹو"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹمبکٹو۔ کیا مطلب ہے۔ یہ کیسا نام ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹمبک تھری اور ٹمبک فور بھی ہو سکتا ہے مسٹر۔ تم اس چکر میں نہ پڑو"۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو حسن لبیب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لبیب کا مطلب تو ہوا دانا اور عقل مند۔ لیکن لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ واہ۔ تو آپ صاحب ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"میں تل ابیب سے ہی بول رہا ہوں۔ اب پتہ نہیں یہ ابیب کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی نمبر پر پانچ منٹ بعد کال کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لبیب صاحب کون ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں کے ٹائیگر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے پھر پانچ منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"۔ اس بار براہ راست حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"لغت دیکھ لی۔ کچھ پتہ چلا کہ لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت میں معنی بتا سکتا ہوں کہ آپ اپنا نام یہی رکھ لیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کمال ہے۔ نام تمہارے مطلب کا ہے اور رکھ میں لوں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ وہ یہودی لڑکیوں سے دوستی چل رہی ہے یا نہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ تو ہمیشہ ہی مجھ پر یہ الزام لگا دیتے ہیں۔ بزنس کے سلسلے میں تو ظاہر ہے لڑکیاں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن کیا آپ

کو کسی خاص لڑکی کی تلاش ہے"۔۔۔۔ لبیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی تو بہرحال ملازم لڑکیاں ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوہ۔ تو کیا وہاں کا کوئی مسئلہ ہے"۔۔۔۔ لبیب نے چونک کر کہا۔

"تمہارے لئے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میرے لئے بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ حسن لبیب سے بات کی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ فرمائیں۔ میرے بس میں ہوا تو ضرور ہو گا"۔۔۔۔ حسن لبیب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں اسرائیل میں ایک جدید ساخت کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوڈ نام لانگ برڈ بتایا گیا ہے۔ یہ طیارہ براہ راست پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر سکے گا اور اب یہ طیارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ میں نے اپنے طور پر یہ تو معلوم کر لیا ہے اس لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری وغیرہ تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع پہاڑیوں کے نیچے ہے اور وہاں پہاڑیوں پر فوج بھی تعینات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہاں اٹیک کرنے سے پہلے اس بات کو کنفرم کر لوں اور اگر ہو سکے تو اس کا نقشہ وغیرہ بھی مل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ شاکر سرات صاحب کی تنظیمیں تو اب مشکوک ہو چکی ہیں البتہ ریڈ ایگل ہماری مدد کر رہی ہے لیکن بہرحال یہ شاکر سرات کی تنظیموں کی طرح فعال۔ تجربہ کار

اور مؤثر نہیں ہیں۔ اس میں زیادہ تر نوجوان لڑکے شامل ہیں جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہاری یہودی لڑکیوں سے دوستی کا فائدہ اٹھایا جائے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں لامحالہ اس پراجیکٹ کی فائل یا اس بارے میں کچھ نہ کچھ مواد تو موجود ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ نام بتایا ہے ناں اس کا"۔۔۔۔ لبیب نے کہا۔

"ہاں۔ بتایا تو یہی گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کس فون نمبر پر ہیں"۔۔۔۔ لبیب نے پوچھا۔

"فی الحال تو پبلک فون سے بات کر رہا ہوں۔ اب جلد ہی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ تلاش کروں گا لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود فون کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری میری دوست ہے۔ وہ صدر کی بہت منہ چڑھی ہوئی ہے اور صدر اس پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی بات بن جائے"۔ لبیب نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ صدر کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچ جائے۔ ورنہ اس لڑکی کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا تمہارے ساتھ بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میری تو اسی کام میں عمر گزر گئی ہے"۔ لبیب نے کہا۔

"حتمی اور درست معلومات کا معاوضہ جو تم کہو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ ایسا کریں کہ چار گھنٹوں بعد مجھے پھر فون کر لیں"۔۔۔۔ لبیب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کو شک ہے کہ لانگ برڈ ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں بنایا گیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شک کی بات نہیں۔ کنفرمیشن کا مسئلہ ہے۔ یہ مشن ہماری زندگی کا آخری مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسرائیل نے اس کی حفاظت کے انتظامات اپنی طرف سے مکمل کر رکھے ہوں گے اس لئے اس پر اٹیک بھی اسی انداز میں کرنا پڑے گا۔ اب ہم تل ابیب تو پہنچ ہی گئے ہیں۔ اس لئے چند گھنٹوں کے آگے پیچھے ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ اس دوران صفدر بھی آگیا تھا۔

"آپ سب لوگ میک اپ کر لیں اور لباس وغیرہ بھی تبدیل کر لیں۔ اس کے بعد آپ سب نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ سروے کرنا ہے تاکہ اس پر اٹیک کرنے کا کوئی حتمی لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔ میں اس دوران یہیں رہوں گا تاکہ لبیب سے مزید بات چیت ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ ڈومیری کے سارے ساتھی تو ختم ہو گئے ہیں

لیکن ڈومیری وہاں سے فرار ہو گئی تھی۔ اس کے بارے میں پھر کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اس بارے میں پھر آپ نے کچھ سوچا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"فی الحال ٹارگٹ کا تعین ہمارے سامنے ہے۔ جب یہ تعین ہو جائے گا تو پھر کرنل ڈیوڈ اور اس ڈومیری دونوں کو روکنا بھی ہو گا اس بارے میں بعد میں سوچ لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میں بھی اس دوران میک اپ کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ لبیب کی اطلاع ملنے پر مجھے فوری حرکت میں آنا پڑ جائے"۔۔۔۔ عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر آجائیں۔ اکٹھا ہی سارا کام ہو جائے۔ لیکن میک اپ تو مقامی ہی کرنا ہو گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد مقامی"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے تل ابیب کے مغربی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تل ابیب کے مغربی حصے میں جدید آبادیاں تھیں اس لئے اس حصے کو جدید تل ابیب بھی کہا جاتا تھا۔ یہ نہ صرف انتہائی جدید کالونیاں تھیں بلکہ یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل بھی بن گئے تھے۔ جن کی وجہ سے یہاں تل ابیب کے امراء اور سیاحوں کا ہروقت ہجوم رہتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں۔ سیاہ کار کا رخ بھی اسی علاقے کی طرف تھا جس کا نام سوانگ تھا۔ سیاہ کار میں اس وقت کرنل ڈیوڈ بیٹھا ہوا تھا لیکن یہ کار سرکاری کار نہیں تھی بلکہ یہ اس کی پرائیویٹ کار تھی۔ اس لئے اس کار کا ڈرائیور بھی سرکاری نہیں تھا۔ کرنل ڈیوڈ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک نوجوان بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہیں یقین ہے کیپٹن رینڈل کہ تم نے درست معلومات حاصل کی ہیں"---- اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل۔ مجھے سو فیصد یقین ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میں اپنے ماتحتوں میں ایسا ہی اعتماد چاہتا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر نیچے اترا تو دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل بھی نیچے اتر آیا۔ دونوں کے جسموں پر سوٹ تھے۔

"کیا کام کرتا ہے وہ نوجوان۔ کیا نام بتایا تھا تم نے روشن"۔ کرنل ڈیوڈ نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ روشن اس کا نام ہے۔ وہ کلب کے کچن کا سپروائزر ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلب کے مین ہال میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل ڈیوڈ چونکہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کلب کے مینجر راشن کا دفتر سب سے اوپر والی منزل میں تھا۔ لفٹ کے ذریعے وہ سب سے اوپر والی منزل میں پہنچے اور چند لمحوں بعد وہ مینجر کے دفتر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دفتر کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔

"یس سر"---- دربان نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے آتے ہوئے کیپٹن ریڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا تو دربان بے اختیار جھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

"نو سر"---- دربان شاید کرنل ڈیوڈ کی شخصیت اور اس کے لہجے سے ہی مرعوب ہو گیا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد پہچان جاؤ گے"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے میز کے پیچھے کلب کا ادھیڑ عمر مینجر راسٹن بیٹھا فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے جب دروازہ کھلنے پر چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر میز کی سائیڈ سے باہر آکر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کرنل صاحب۔ آپ اور یہاں۔ مجھے آپ نے اطلاع ہی نہیں دی ورنہ میں گیٹ پر آکر آپ کا استقبال کرتا"---- مینجر راسٹن نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ اور اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہ کاروباری باتیں بعد میں کرنا۔ پہلے اپنے کچن کے سپروائزر روشن کو یہاں بلاؤ اور سنو۔ اسے یہاں آنے تک کسی طرح بھی معلوم

نہ ہو سکے کہ ہم یہاں موجود ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یس سر"---- راسٹن نے کہا اور سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس کچن سپروائزر"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روشن۔ فوراً میرے آفس میں آؤ۔ تم سے کچن کے سلسلے میں ہم بات کرنی ہے۔ ابھی اور اسی وقت"---- مینجر راسٹن نے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور مینجر نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب۔ میرے تو خوشی کے مارے ہاتھ پیر پھول رہے ہیں کہ آپ نے بڑے عرصے بعد ہمارے کلب کو عزت بخشی ہے"---- مینجر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ راسٹن۔ اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی تو گولی مار دوں گا سمجھے"---- کرنل ڈیوڈ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے بجائے خوشامد پر خوش ہونے کے الٹا اسے بری طرح ڈانٹ دیا اور مینجر منہ بنا کر میز کے پیچھے خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی عرب نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے حیرت سے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن ریڈل کو دیکھا اور

پھر آگے مینجر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام روشن ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میرا نام روشن ہے جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"اور تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ کیوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ریوالور نکالتے ہی کیپٹن رینڈل نے بھی ریوالور نکال لیا اور وہ دروازے کے سامنے اس طرح کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ اس نوجوان کو بھاگنے سے روکنا چاہتا ہو۔

"ریڈ ایگل۔ وہ کیا ہوتا ہے جناب۔ میں تو یہاں کچن سپروائزر ہوں۔ آپ مینجر صاحب سے پوچھ لیں جناب۔ میں یہاں گزشتہ کئی سالوں سے ملازم ہوں اور میری آج تک کسی نے کوئی شکایت نہیں کی"۔ روشن نے سادہ سے لہجے میں کہا لیکن کرنل ڈیوڈ ریڈ ایگل نام پر اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ چکا تھا۔

"کیوں راشن۔ کیا یہ درست کہہ رہا ہے جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کا فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل سے تعلق ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مینجر راشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج تک تو کبھی اس کی کوئی شکایت نہیں سنی جناب"۔ راشن

بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے جانتے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب۔ آپ کرنل ڈیوڈ ہیں۔ جی پی فائیو کے سربراہ اور اسرائیل کے اصل حاکم"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اب کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو گیا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"یہ روشن واقعی بے گناہ ہے۔ اس کے متعلق غلط خبر ملی ہے۔ اس لئے اسے جانے دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور دروازے کے سامنے سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"اب تم جا سکتے ہو روشن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو روشن نے بت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر جیسے ہی دروازے تک پہنچا، اچانک کیپٹن رینڈل کا ہاتھ گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا بھاری دستہ روشن کے سر کے عقبی حصے پر پوری قوت سے پڑا تو روشن چیختا ہوا سامنے بند دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اسی لمحے رینڈل کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے بھاری بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نیچے گر کر اٹھنے کی

کوشش کرتے ہوئے روشن کی کنپٹی پر پڑی تو روشن ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ مینجر راسٹن ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ اس نے اس سارے عمل میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"راسٹن۔ یہاں تمہارے دفتر سے کوئی ایسا راستہ باہر جاتا ہے کہ ہم اس روشن کو اس راستے سے باہر لے جائیں اور کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس کا تعلق واقعی ریڈ ایگل سے ہے اور اگر اس کی گرفتاری کی اطلاع یہاں اس کے ساتھیوں کو ہو گئی تو وہ اسے قیمت پر گولی مار دیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ابھی میں تمہیں ریڈ ایگل کے ساتھ سازباز کرنے کا مجرم نہیں بنا رہا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے کلب کا کیا حشر ہو سکتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی ہے سر۔ ایک راستہ موجود ہے سر۔ آیئے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں سر"---- راسٹن نے کرنل ڈیوڈ کی بات سن کر بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے اٹھا لو کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے بے ہوش روشن کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ مینجر کے پیچھے چلتے ہوئے ایک خفیہ راستے سے گزر کر کلب کی عقبی سمت ایک ویران گلی میں پہنچ گئے۔

"اسے نیچے لٹاؤ اور جا کر کار یہاں لے آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور کاندھے پر لادے ہوئے بے ہوش روشن کو وہیں راستے کے فرش پر لٹا کر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر گلی میں نکل گیا۔

"اور سنو راسٹن۔ تمہاری زبان بھی بند رہے گی اور تمہارے دفتر کے باہر جو دربان ہے اس کی زبان بھی بند کرا دینا۔ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تمہاری یا تمہارے دربان کی وجہ سے ریڈ ایگل تک یہ اطلاع پہنچی ہے تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ تمہارا دربان"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں راسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں کرنل صاحب۔ آپ کے احکامات کی حرف بحرف تعمیل ہو گی"---- راسٹن نے کہا۔

"میں تمہارے اور تمہارے دربان کے ساتھ اس لئے رعایت کر رہا ہوں کہ کلب میرے دوست لارڈ میکسن کا ہے۔ ورنہ تو اب تک تمہارا آدھے سے زیادہ کلب مٹی میں مل چکا ہوتا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ آپ ہمیشہ ہم پر مہربان رہتے ہیں جناب"۔ راسٹن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ واقعی مہربان رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کار گلی میں پہنچ گئی۔ اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر کیپٹن رینڈل نے بے ہوش

روشن کو اٹھا کر کار کی عقبی سیٹ اور فرنٹ سیٹ کے درمیانی حصے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ ڈرائیور نے کار بیک کی اور سڑک پر لے جا کر اسے آگے بڑھا دیا۔

"پوائنٹ تھرٹی پر چلو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"تمہاری اطلاع درست نکلی ہے رینڈل۔ میں نے اس روشن کی آنکھوں میں ریڈ ایگل کے نام پر ابھر آنے والی چمک دیکھ لی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ہر اطلاع کی انتہائی گہرائی میں جا کر چھان بین کرتا ہوں کرنل۔ پھر آپ تک اسے پہنچاتا ہوں تاکہ آپ تک پہنچنے والی کوئی اطلاع غلط ثابت نہ ہو۔ اس روشن کے بارے میں ہمیں شک اس طرح پڑا کہ اس روشن کو ہمارے مخبر نے ایک ایسی لڑکی کے ساتھ پراسرار انداز میں باتیں کرتے ہوئے دیکھا جس کا تعلق شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم کے ساتھ رہا تھا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں نے اس روشن کا فون ٹیپ کرایا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ روشن نے کسی نامعلوم کوڈ میں کسی سے بات کی ہے۔ یہ کوڈ ہم حل نہ کر سکے لیکن ہمارے ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی نے بتایا کہ یہ خصوصی کوڈ ریڈ ایگل استعمال کرتا ہے اور ہمارے ماہرین باوجود کوشش کے اسے حل نہیں کر سکے۔ اس پر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ روشن کا تعلق بہرحال ریڈ ایگل

سے ہے۔ چنانچہ اس کنفرمیشن کے بعد میں نے آپ کو اطلاع دی تاکہ آپ کی ہدایت کے مطابق اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے خود اس روشن کو کیوں پکڑا ہے اور کیوں اتنی رازداری برتی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بہتر جانتے ہیں کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ علی عمران نے تل ابیب میں ریڈ ایگل کی پناہ لی ہوئی ہے یہ اطلاع شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم سے ڈارک آئی نے حاصل کی ہے لیکن وہ اسے آگے نہیں چلا سکے مگر اب اس روشن کے ذریعے ہم حتمی بات معلوم کر لیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ باہر آنے والے نوجوان نے تیزی سے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ پورچ میں لے جا کر اس نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں نیچے اترے اسی لمحے

پورچ میں موجود ایک نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کو سیلوٹ کیا یہ پوائنٹ تھرٹی کا انچارج کیپٹن ڈیوس تھا۔

"کیپٹن ڈیوس۔ کار کی عقبی سیٹ کے سامنے ایک بے ہوش نوجوان پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر ٹارچنگ سیل میں لے جاؤ اور اسے کراس آرے میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن ڈیوس سے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کیپٹن رینڈل اس کے پیچھے تھا وہ دونوں راہداری کے آخر میں بنے ہوئے دفتر نما کمرے میں داخل ہوئے تو کرنل ڈیوڈ نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"---- ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں براؤن سے بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن بول رہا ہوں۔ آپ کا خادم"---- چند لمحوں بعد میجر براؤن کی آواز سنائی دی اس کا لہجہ اسی طرح انتہائی خوشامدانہ تھا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاش جاری ہے سر"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کیا گٹروں میں جھانک کر تلاش کر رہے ہو انہیں۔ تم ہو ہی احمق آدمی۔ یہاں دفتر میں بیٹھ کر اسے کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود ہیڈ کوارٹر میں آ کر تمہیں بتا جائے گا۔ ناسنس"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سر جی پی فائیو کے مخبر پورے تل ابیب میں انہیں تلاش کر رہے ہیں سر"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ان ہیلی کاپٹروں کا پتہ چلا جن پر سوار ہو کر وہ یہاں آئے تھے"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ابھی تک تو پتہ نہیں چل سکا سر۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر آکانہ شہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے میں نے وہاں جی پی فائیو گروپ کو الرٹ کر دیا تھا لیکن ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں آئی"---- میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے رپورٹ لو۔ اور فوراً اس ہیلی کاپٹر کو برآمد کرو ہر صورت میں کرو اور سنو ان لوگوں کو ریڈ ایگل نے پناہ دے رکھی ہے اس لئے ریڈ ایگل کے مقامی گروپ کا پتہ چلاؤ کچھ کام کرو سمجھے۔ ورنہ----" کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ناسنس۔ قطعی احمق آدمی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر مودبانہ انداز میں کھڑے ہوئے کیپٹن رینڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیپٹن رینڈل نے کوئی جواب نہ دیا وہ اسی طرح خاموش کھڑا رہا اسی

لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن ڈیوس اندر داخل ہوا۔

"آیئے سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"---- کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہاں چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیپٹن ڈیوس اور کیپٹن رینڈل دونوں اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گئے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک وسیع و عریض کمرے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف انتہائی جدید ترین ٹارچنگ کے آلات نصب تھے وہاں چار پہلوان نما آدمی بھی موجود تھے اور اس ٹارچنگ روم کے انچارج تھے پوائنٹ تھرٹی بنایا ہی اس لئے گیا تھا کہ یہاں جی پی فائیو کے مخالفوں پر ٹارچر کر کے ان سے راز اگلوائے جا سکیں اور یہ ٹارچرنگ روم جسے کرنل ڈیوڈ ٹرتھ روم کہا کرتا تھا پورے اسرائیل میں مشہور تھا اور کہا جاتا تھا کہ ٹرتھ روم میں جو ایک بار داخل ہوا وہ کبھی صحیح سلامت باہر نہیں آیا روشن کمرے کے ایک کونے میں فرش پر لوہے کے کنڈوں میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی دونوں ٹانگیں آگے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اس کا جسم دیوار کے ساتھ راڈز سے فکس کر دیا گیا تھا جبکہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اوپر ایک لمبے سے راڈ کے ساتھ ایک چھوٹا سا گول آرا لگا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک بڑا سا ہینڈل دونوں طرف سے لگا ہوا تھا۔

"پہلے اسے ہوش میں لے آؤ اور کرسیاں یہاں رکھ دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو چاروں پہلوان نما آدمیوں نے جلدی سے تین کرسیاں

اٹھائیں اور اس آرے والے حصے کے قریب روشن کی طرف منہ کر کے رکھ دیں۔ ایک کرسی آگے کر کے رکھی گئی تھی جبکہ دو اس کی سائیڈوں میں لیکن ذرا پیچھے کر کے رکھی گئی تھیں آگے والی کرسی پر کرنل ڈیوڈ اور پچھلی کرسیوں پر کیپٹن رینڈل اور کیپٹن ڈیوس بیٹھ گئے۔ ایک پہلوان نما آدمی نے آگے بڑھ کر بے ہوش روشن کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر روشن چیخ مار کر ہوش میں آ گیا تو وہ پہلوان نما آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

"روشن۔ اچھی طرح دیکھ لو کہ تم جی پی فائیو کے ٹرتھ روم میں موجود ہو یہاں پہنچ کر تمہیں ہر حالت میں سچ بولنا پڑے گا اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو اس آرے کو دیکھ رہے ہو یہ تمہارے جسم کو تمہارے پیر کی انگلیوں سے کاٹنا شروع کرے گا اور گردن تک کاٹتا چلا جائے گا"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز آواز میں کہا تو روشن نے گردن موڑی اور کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ج۔ ج۔ جناب میں تو بے قصور ہوں۔ میں نے تو جو سچ تھا وہ آپ کو بتا دیا تھا جناب"---- روشن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہم جانتے ہیں کہ وہ سچ نہیں ہے ہمارے پاس حتمی ثبوت موجود ہیں کہ تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے تمہاری گفتگو کی ٹیپ ہمارے پاس موجود ہے وہ گفتگو جو تم نے ریڈ ایگل کے ساتھ کوڈ میں کی تھی اس کے علاوہ بھی بے شمار ثبوت ہیں اگر تم سب کچھ سچ بتا دو گے تو

نہ صرف تمہیں معاف کر دیا جائے گا بلکہ تمہیں جی پی فائیو میں ایک اہم خفیہ عہدہ بھی دیا جائے گا" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ میرا واقعی کسی ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے میں تو ایک غریب آدمی ہوں بال بچے دار ہوں" ---- روشن نے کہا۔

"دیکھو روشن۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سچ ہی کہا ہے جناب" ---- روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن ڈیوس" ---- کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر" ---- کیپٹن ڈیوس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس روشن کے دائیں پیر کی تمام انگلیاں کاٹ دو" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر" ---- کیپٹن ڈیوس نے کہا اور پھر اس نے ان پہلوانوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے روشن کے دائیں پیر میں موجود جوتا اتار کر ایک طرف پھینکا اور پھر جراب بھی اتار دی۔

"میں سچ کہہ رہا جناب۔ مجھ پر ظلم نہ کریں میں بے قصور ہوں جناب"۔ روشن اس دوران مسلسل چیخ چیخ کر کہتا رہا لیکن کرنل ڈیوڈ سمیت کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ سب مکمل طور پر بہرے ہو چکے ہوں پھر ایک پہلوان نے آرے کے

ہینڈل کو پکڑا اور اس کے ساتھ لگا ہوا بٹن دبایا تو آرا سرر کی تیز آواز کے ساتھ انتہائی تیزی سے گھومنے لگا اس کے ساتھ ہی اس پہلوان نے آرے کو نیچے جھکانا شروع کر دیا آرا آہستہ آہستہ نیچے آتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے سچ بتا دو۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" ---- روشن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آرا اس کے پیر کی انگلیوں کے قریب پہنچ گیا۔ روشن کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کاٹو میری انگلیاں میں بتاتا ہوں"۔ اچانک روشن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ سے پہلوان کو روک دیا تو پہلوان نے آرے کو مزید نیچے کرنا روک دیا اب آرا روشن کی انگلیوں سے صرف ایک انچ اوپر گھوم رہا تھا۔

"بولو ورنہ" ---- کرنل ڈیوڈ نے روشن سے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے میں ریڈ ایگل کا ممبر ہوں"۔ روشن نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ریڈ ایگل کے کس گروپ سے تمہار تعلق ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے فاتحانہ لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ ہاک سے" ---- روشن نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس گروپ نے پناہ دی ہوئی ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں میں نہیں جانتا"---- روشن نے کہا۔

"سوچ لو۔ آخری موقع دے رہا ہوں ابھی میرے اشارے پر تمہاری انگلیاں کٹ کر دور جا گریں گی اور تم ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ۔ وہ ریڈ ہاک کے صالح گروپ کی پناہ میں ہیں۔ صالح گروپ کی پناہ میں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"---- روشن نے کہا۔

"تمہارا صالح گروپ سے تعلق نہیں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا تعلق ہاشمی گروپ سے ہے"---- روشن نے جواب دیا۔

"صالح گروپ کے کسی آدمی کے بارے میں بتاؤ۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا یہ میرا وعدہ ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا وعدہ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوگ ٹرانسپورٹ کمپنی لارسن روڈ کا مینجر عاطف صالح گروپ کا خاص آدمی ہے"---- روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"---- کیپٹن رینڈل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جس طرح روشن کو یہاں لایا گیا ہے اس طرح میں اس عاطف کو

فوراً یہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس عاطف کو جی پی فائیو نے پکڑا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس کرنل"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آرا بند کر کے اوپر کر دو اور اسے پانی پلاؤ۔ اگر اس کی اطلاع درست ثابت ہوئی تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ اسے انعام بھی دیا جائے گا"---- کرنل ڈیوڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہم اس دوران تمہارے دفتر میں رہیں گے جب یہ عاطف آجائے تو مجھے اطلاع کر دینا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دفتر میں میز کے پیچھے کرسی پر موجود تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات موجود تھے اسے یقین تھا کہ عاطف کے ہاتھ آتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لے گا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابنسن سپیکنگ"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں رابنسن"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"---- دوسری طرف سے بولنے والے کا

لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"ڈومیری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اس کا سراغ لگا لیا گیا ہے سر۔ ایک ریڈ فلیگ کلب ہے جس کی مالکہ کیتھی نامی ایک عورت ہے۔ ڈومیری اس کیتھی کے پاس موجود ہے"---- رابنسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے کارمن کو کی جانے والی اور کارمن سے آنے والی تمام کالز کو ٹیپ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک کال ایسی مل گئی جس میں ڈومیری کا نام موجود تھا۔ اس کال کو چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ آواز کیتھی کی ہے اور کال ریڈ فلیگ کلب سے ہو رہی ہے۔ ڈومیری نے وہیں آنا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈ فلیگ کلب کی خفیہ نگرانی شروع کرا دی۔ اس کا فون بھی ٹیپ کرا دیا۔ پھر چھ افراد کا گروپ جس کا انچارج ڈیوک نامی ایک نوجوان ہے کارمن سے ریڈ فلیگ کلب میں پہنچا جبکہ کیتھی خود ایک ٹریولنگ ایجنسی کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کلب میں آئی۔ اس کے ساتھ وہی عورت تھی جس کا حلیہ آپ نے بتایا تھا اور جس کا نام آپ نے ڈومیری بتایا تھا یہ سب ابھی تک کلب میں ہی موجود ہیں"---- رابنسن نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے ابھی تک رپورٹ کیوں نہیں دی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ دے دی تھی جناب لیکن آپ ہیڈ کوارٹر موجود نہ تھے"---- رابنسن نے جواب دیا۔

"اس کلب کی سخت ترین نگرانی کرتے رہو تاکہ اس ڈومیری اور کیتھی کی تمام سرگرمیاں ہماری نظروں میں رہ سکیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- رابنسن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس ڈومیری کو تو میں وہاں لے جا کر ماروں گا جہاں پانی بھی نہ ملے۔ نانسنس میرے مقابلے پر آ رہی ہے۔ احمق عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔

"کہو کیپٹن۔ مل گیا وہ عاطف"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"یس کرنل۔ وہ اپنے ٹرانسپورٹ آفس میں پہنچا ہی تھا۔ کہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر آفس کے عقبی دروازے سے اسے لے جا کر باہر کھڑی ہوئی کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔ مجھے اس کے آفس میں جاتے بھی کسی نے نہیں دیکھا اور باہر نکلتے ہوئے بھی"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا چاروں کار میں سوار تل ابیب کے اس حصے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں وہ پہاڑیاں تھیں جن کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری اور فیکٹری تھی۔ یہ چاروں مقامی میک اپ میں تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔

"صفدر کار کسی ریستوان کی طرف موڑ دو"---- اچانک عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"---- صفدر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے کیونکہ اس اچانک تبدیلی کی انہیں بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ حالانکہ اپنی رہائش گاہ سے وہ یہ فیصلہ کر کے چلے تھے کہ اس حصے کے قریب جا کر وہ کسی مناسب جگہ پر کار چھوڑ دیں گے اور پھر عام سیاحوں کے انداز میں ادھر ادھر گھوم پھر کر وہ صورت

حال کا جائزہ لیں گے لیکن ابھی وہ پہاڑیوں والا علاقہ کافی دور تھا کہ تنویر اچانک کار کو کسی ریستوران کی طرف موڑنے کا کہہ رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو"۔ تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچھ آگے جا کر کار کو سائیڈ روڈ پر موڑ دیا اور پھر ایک ریستوران کی پارکنگ میں جا کر اس نے کار روک دی۔ لارڈ ریستوران تل ابیب کا بڑا مشہور ریستوران تھا اور صفدر چونکہ کئی بار یہاں آیا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اسی ریستوران کا ہی انتخاب کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں لارڈ ریستوران کے ایک علیحدہ سپیشل کیبن میں موجود تھے۔ تنویر نے ویٹر کو کافی کا آرڈر دے دیا تھا اور اب وہ سب کافی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا واقعی تمہارا اچانک کافی پینے کا موڈ بن گیا تھا"---- جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کافی سرو ہو جائے پھر بات کریں گے"---- تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے تنویر کے چہرے پر موجود تاثرات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ تنویر ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے اور اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی تو تنویر نے اٹھ کر کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ جولیا کافی بنانے میں مصروف ہو گئی۔

"میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے

ریستوران میں بیٹھنے کی بات کی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران فطرتاً اور عادتاً ہر کام کو بڑے وسیع دائرے میں لے جا کر کرنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے اور پلاننگ بنانے اور اس طرح کے دوسرے کاموں میں زیادہ وقت ضائع کرتا ہے۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ آخرکار وہ اپنے مشن میں بہرحال کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس طرح بے شمار مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور وقت بھی ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اب جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ شمالی پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی فیکٹری اور لیبارٹری یا ان میں سے کوئی ایک چیز موجود ہے اور اسرائیل حکام کو بھی اس بات کا علم ہے کہ ہم یہاں اسی مشن کے لئے پہنچ چکے ہیں تو ظاہر ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ایک تو اس مشن کے گرد حفاظتی اقدامات سخت سے سخت ترین ہوتے چلے جائیں گے اور دوسرا ہمارے لئے خطرہ بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ درست ہے کہ عمران نے ریڈ ایگل کی مدد سے یہاں ایک پناہ گاہ حاصل کر لی ہے لیکن ریڈ ایگل بہرحال ہمارے لئے نئی پارٹی ہے اور اس کے انچارج صالح کو دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جذباتی ہیں جبکہ دوسری طرف جی پی فائیو اور وہ ڈومیری اور اس کا گروپ ہمارے خلاف مسلسل کام کر رہے ہیں اور ہمیں کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمیں مشن سے زیادہ اپنی جانیں بچانے کی فکر پڑ جائے گی جبکہ یہ لانگ برڈ کسی بھی وقت مکمل ہو کر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو ہٹ کر سکتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ

کر لیا ہے کہ بجائے اس ٹارگٹ کے بارے میں سروے کرنے کے اور وہاں کے حفاظتی انتظامات چیک کرنے کے ہم اس پر ریڈ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر کے ہی واپس جائیں۔ اس کے بعد اگر ہمیں گھیر لیا گیا تو کم از کم ہمیں یہ تو تسلی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا کی طرف بڑھتا ہوا خوفناک خطرہ ختم کر دیا"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اسلحہ اور معلومات وغیرہ کہاں سے آئیں گی۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم مشین گنیں یا میزائل گنیں کاندھوں پر رکھ کر فلمی انداز میں وہاں پہنچ جائیں اور ایکشن شروع کر دیں۔ پتہ ہے اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی اور کچھ بھی نہ ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ پہلی بات تو یہ سن لیں کہ جب پاکیشیا کے مستقبل اور اس کی سلامتی کی طرف خطرہ بڑھ رہا ہو تو ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ہماری سو بار زندگیاں ختم ہونے سے پاکیشیا کے کروڑوں افراد سلامت رہ سکتے ہیں تو یہ سودا برا نہیں ہے۔ رہی دوسری بات۔ تو اسلحہ یہاں سے مل سکتا ہے ہر قسم کا۔ اور اسلحہ کہاں سے ملتا ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی جانتے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب حملہ ہو گا تو راستہ خود بخود بنتا چلا جائے گا۔ ہمت، حوصلہ اور جذبہ تینوں اپنا راستہ خود بناتے ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے مس جولیا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب یہاں پہنچ جانے کے باوجود ذہنی طور پر بیحد الجھے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں اور واقعی ہمارے گرد خطرات بڑھتے جا رہے ہیں کسی بھی لمحے ہم پر ریڈ ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں ظاہر ہے مشن ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے دوڑنا پڑے گا۔ اسلحہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری یا فیکٹری تک پہنچا کیسے جائے" ---- صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا طریقہ میں بتا دیتا ہوں" ---- اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ ہے۔ فوج کے کسی بڑے افسر کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور آگے بڑھ جاؤ۔ کچھ نہ کچھ تو وہ بہرحال بتائے گا ہی سہی" ---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی ساخت کا اسلحہ چاہئے اور ایسا سلحہ بیحد قیمتی ہوتا ہے اس کے لئے رقم کہاں سے آئے گی" ---- جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رقم کی فکر نہ کریں۔ میری جیبوں میں دو ایسی چیک بکیں موجود ہیں جو انتہائی بھاری مالیت کے گارینٹڈ چیکوں سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ اتنی رقم ہے کہ ہم پوری فوج کے لئے اسلحہ خرید سکتے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم تمہارے پاس کہاں سے آئی" ---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب نے دی ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ ہمیں تل ابیب پہنچ کر انتہائی قیمتی اسلحہ خریدنا پڑے گا اس لئے انہوں نے اس کا انتظام پہلے سے کر لیا تھا۔ یہی تو اس شخص میں خوبی ہے کہ کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتا" ---- صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے باوجود میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ یہ سراسر خود کشی ہے۔ اندھا فیصلہ ہے۔ ہاں اگر کوئی ٹھوس لائحہ عمل ہو تو پھر بات دوسری ہے" ---- جولیا نے کہا۔

"اچھا آپ بتائیں کہ فوری طور پر کیا ٹھوس لائحہ عمل ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہمیں حتمی طور پر معلوم تو ہو جائے کہ لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ کہاں ہے اور اسے کس طرح کھولا یا تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس لیبارٹری کے اندر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں۔ جب تک یہ سب باتیں معلوم نہ ہوں۔ اس طرح کا اقدام سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں" ---- جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کافی کی چسکیاں بھی لیتے جا رہے تھے۔

"تم بھی اس عمران کی صحبت میں رہ کر اس کے رنگ میں رنگی جا چکی ہو۔ انہی باتوں سے بچنے کے لئے تو میں فوری ایکشن کی بات کر رہا ہوں اور تم پھر وہی لمبی پلاننگ کر رہی ہو" ---- تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات عمران صاحب سے کرنی چاہئے اور اس پر زور دینا چاہئے کہ وہ تنویر کی بات مان لے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی عادت اور فطرت سے باہر نہیں جائے گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر تمہاری یہ بات تو اصولاً درست ہے کہ ہمیں جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہئے لیکن تم خود سوچو کہ ہم کیسے یہ کام کر سکتے ہیں یہ سٹیج ڈرامہ تو نہیں ہے کہ بس ہم بچوں کی طرح اسلحہ اٹھائے وہاں پہنچ جائیں۔ نہیں۔ ہمیں اس سلسلے میں ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر ایک کام کرو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کون سا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر ہم مارکیٹ سے خرید لیتے ہیں اور اسے ان پہاڑیوں میں لے جا کر فٹ کر دیتے ہیں اس کے بعد پہلے اسے فائر کر دیں گے ان سے پہاڑیاں اس طرح پھٹ جائیں گی جیسے خفیہ آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم اس لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ یا اس کا محل وقوع تو سامنے آجائے گا اس کے بعد مزید کارروائی کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات واقعی قابل عمل ہے لیکن کیا یہاں سے ایسے ڈائنامنٹ وائرلیس چارجر مل جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ بات تو تم مجھ پر چھوڑ دو۔ اسے حاصل کرنا میرا کام ہے تم بس حامی بھرو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ڈائنامیٹ وہاں نصب کیسے ہو گا تم کیسے جا کر اسے نصب کرو گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں وہاں موجود کسی بھی فوجی کو ہلاک کر کے اس کی یونیفارم پہن لوں گا اور پھر آگے بڑھ جاؤں گا یہ میرا کام ہے تم اسے مجھ پر چھوڑ دو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"او کے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر میں اس کی حمایت کرتی ہوں اس سے اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم یہ لیبارٹری یا فیکٹری تو سامنے آ ہی جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ۔ اب دیکھنا کس طرح کام ہوتا ہے اور جب ہم کام مکمل کر کے واپس جائیں گے تو پھر دیکھنا عمران کا منہ کیسے لٹکتا ہے"۔ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر کار میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن اب ان کا رخ شمالی پہاڑیوں کی بجائے اس طرف تھا جہاں ایسے اسلحے کی بڑی مارکیٹ تھی۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر اور صفدر دونوں جا کر اسلحہ خریدیں جبکہ میں اور کیپٹن شکیل اس دوران وہاں حالات کا جائزہ اس صورت میں لیں کہ تنویر اور صفدر کی واپسی تک ڈائنامیٹ نصب کرنے کا کوئی پلان

بن سکے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں تم ایسا کرو صفدر کہ مجھے اور جولیا کو یہیں اتار دو یہاں سے ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے جائیں گے۔ ہاں کوئی ایسا پوائنٹ طے کر لو جہاں تم پہنچو گے اور ہم بھی سروے کر کے واپس اس جگہ پہنچ جائیں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان شمالی پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ہی ایک فال ہے جسے جیوش فال کہتے ہیں وہاں خوبصورت پارک بھی ہے ریستوران بھی اور ہوٹل بھی۔ وہاں ہر وقت عورتوں اور مردوں کا ہجوم رہتا ہے اور جوڑے اکثر ان ویران پہاڑیوں کی طرف بھی نکل جاتے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واپس اس پارک میں ملنا ہے ہم وہاں موجود ہوں گے اور اگر نہ بھی ہوں تو انتظار کر لینا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو سائیڈ پر لے جا کر روک دیا تو فرنٹ سیٹ سے جولیا اور عقبی سیٹ سے کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے جبکہ تنویر عقبی سیٹ سے اتر کر صفدر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھ گئی جولیا اور کیپٹن شکیل کچھ فاصلے پر بنے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں شاہراہوں کی سائیڈوں میں باقاعدہ ٹیکسی سٹینڈ بنے ہوئے تھے جہاں اگر ٹیکسی نہ موجود ہو تو وہاں موجود آپریٹر فون کر کے ٹیکسی منگوا سکتا تھا

ورنہ عام حالات میں وہاں ایک نہ ایک ٹیکسی بہرحال موجود رہتی تھی لیکن جس وقت کیپٹن شکیل اور جولیا وہاں پہنچے تو وہاں کوئی ٹیکسی موجود نہ تھی۔

"ہمیں ٹیکسی چاہئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وہاں موجود آپریٹر سے کہا۔

"کہاں کے لئے جناب"۔۔۔ آپریٹر نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"فال ہلز پارک کے لئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ابھی آجاتی ہے ٹیکسی"۔۔۔ آپریٹر نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے اور اس نے اپنا اڈہ بتا کر اس نے یہ بتا دیا کہ مسافروں کو کہاں کے لئے ٹیکسی چاہئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی وہاں پہنچ گئی۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے ٹیکسی ڈرائیور ایک مقامی عرب تھا اور نوجوان آدمی تھا۔

"آج کل فال ہلز پارک کی رونقیں آدھی بھی نہیں رہیں۔ ورنہ تو وہاں اس قدر رش رہتا تھا کہ آدمی کو اپنی آنکھوں پر بھی یقین نہ آتا تھا"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھاتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

"کیوں۔ کیا ہو گیا ہے وہاں۔ کیا کوئی جن بھوت وہاں پہنچ گئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید باہر سے تشریف لائے ہیں"۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں ہم قبرص سے آئے ہیں اور سیاح ہیں"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جناب۔ اس فال ہلز پارک کے ساتھ پہاڑیوں کا سلسلہ ہے اور آج کل وہاں چپے چپے پر فوج موجود رہتی ہے اور یہاں کے لوگ موت سے اس قدر نہیں ڈرتے جس قدر فوج سے ڈرتے ہیں اس لئے لوگ وہاں کا رخ کرنے سے ہی کتراتے ہیں"---- ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔ وہ کوئی باتونی نوجوان تھا اس لئے مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔

"لیکن فوجی تو پہاڑیوں پر ہوتے ہوں گے ان کا پارک سے کیا تعلق"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں جناب۔ بس کچھ نہ پوچھئے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ اپنی ساتھی کا خیال رکھیں یہاں کے فوجی اخلاقی طور پر انتہائی پست ہیں بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا"---- ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن افسر تو ایسے نہیں ہوں گے کیونکہ ایسے کام تو عام سپاہی کرتے ہیں ان کے افسر انہیں روکتے نہیں ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی تو رونا ہے جناب کہ یہ کام سپاہی نہیں بلکہ خود افسر کرتے ہیں انہوں نے پہاڑیوں کے اندر ایسی ایسی خفیہ جگہیں بنائی ہوئی ہیں کہ وہاں سے کسی کی لاش بھی دستیاب نہیں ہوتی"---- ڈرائیور نے

کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں الرٹ کر دیا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویسے وہاں کا انچارج کرنل جیکب بہت اچھا آدمی ہے اس نے پارک میں ہی اپنا آفس بنایا ہوا ہے اور اس کے آدمی وہاں گھومتے رہتے ہیں تاکہ ایسی کوئی واردات نہ ہو جب سے یہ انتظام ہوا ہے تب سے کچھ معاملات سنبھل گئے ہیں البتہ اب بھی کچھ جوڑے پہاڑیوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور پھر واردات ہو جاتی ہے"---- ڈرائیور نے کہا۔

"کیا اس کرنل جیکب سے ملاقات ہو سکتی ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ وہیں پارک میں ہی اس کا دفتر ہے اس پر فوجی جھنڈا لہراتا رہتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ان معاملات میں نہ ہی پڑیں"---- ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک موڑ کاٹا اور پھر وہ پارک کے باہر بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گیا۔

"اگر آپ کا پروگرام تھوڑی دیر رکنے کا ہو تو میں بغیر کسی چارج کے ویٹ کر سکتا ہوں"---- ڈرائیور نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا شکریہ۔ ہم نے یہاں روز روز تو نہیں آنا اس لئے ہمارا یہاں کافی وقت گزارنے کا ارادہ ہے"---- کیپٹن شکیل نے نیچے اتر کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ دیا اور

ساتھ ہی ایک نوٹ ٹپ کے طور پر دے دیا۔ ڈرائیور نے سلام کیا اور ٹیکسی واپس لے جانے لگا تو جولیا اور کیپٹن شکیل پارک کی طرف بڑھ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہاڑیوں میں جانے کا سکوپ بن سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اس کرنل جیکب سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں وہ وہاں کا انچارج ہے تو اسے لازماً وہاں کے تمام راستوں کا بھی علم ہو گا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس سے معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں ایک عمران والی اور دوسری تنویر والی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے واقعی خوبصورت بات کی ہے جب ہم تنویر کے لائحہ عمل پر کام کر رہے ہیں تو پھر ہمیں ترکیب بھی تنویر والی ہی استعمال کرنی چاہئے"---- جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پارک میں داخل ہو گئے۔ پارک واقعی بیحد وسیع اور خوبصورت تھا وہاں ہر طرف انتہائی خوبصورت پھول ہی پھول نظر آ رہے تھے سامنے پہاڑی کے ساتھ کافی بلندی سے ایک قدرتی آبشار بھی گر رہی تھی وہاں ریستوران بھی تھا اور ہوٹل بھی۔ اس کے علاوہ ایک کونے میں ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی عمارت بھی تھی جس پر اسرائیل کا مخصوص

فوجی جھنڈا لہرا رہا تھا عمارت کے سامنے دو باوردی فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ فوجی رنگ کی ایک جیپ بھی عمارت کے سامنے موجود تھی جس پر فلیگ لگا ہوا تھا۔

"آؤ پہلے اس کرنل جیکب سے مل لیں ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی بات سامنے آ جائے"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس جھنڈے والی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔

"کرنل صاحب اندر موجود ہیں"---- کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے جولیا نے وہاں پہرے پر موجود ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس۔ موجود ہیں"---- فوجی نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں اطلاع دو کہ فن لینڈ کی لیڈی مارتھا اپنے سیکرٹری کے ساتھ باہر موجود ہے اور ان سے ملاقات چاہتی ہے"---- جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"فن لینڈ کی لیڈی مارتھا۔ مگر"---- فوجی سپاہی نے حیرت بھرے لہجے میں جولیا کی بات دوہراتے ہوئے کہا شاید اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ کرنل صاحب کا فن لینڈ کی لیڈی مارتھا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے یا فن لینڈ کی لیڈی کرنل سے کیوں ملنا چاہتی ہے۔

"جلدی اطلاع دو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہم بھی فن لینڈ کی فوج کا ایک حصہ ہیں اور کرنل جیکب ہمارے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتے رہے ہیں"---- جولیا نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا لیڈی صاحبہ۔ ادھر آجائیں ویٹنگ روم میں تشریف رکھیے میں اطلاع دیتا ہوں"---- جولیا کی بات سنتے ہی سپاہی کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا اور پھر دونوں کو ایک چھوٹے سے لیکن خاصے قیمتی فرنیچر سے مزین ویٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا تھوڑی دیر بعد وہی سپاہی واپس آگیا۔

"آئیے لیڈی صاحبہ"---- سپاہی نے کہا تو وہ دونوں اٹھے اور سپاہی انہیں ساتھ لئے اندرونی حصے میں ایک کمرے میں پہنچ گیا یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر موجود سٹار بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور چہرے پر شیطنیت جیسے ثبت نظر آرہی تھی۔ آنکھوں میں بھی شیطانی چمک تھی۔ وہ اپنی شکل و صورت سے ہی کوئی غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں اسے دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور نے تو انہیں بتایا تھا کہ کرنل جیکب انتہائی نیک نیت اور شریف آدمی ہے جبکہ سامنے بیٹھا ہوا آدمی مجسم شیطان نظر آ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جب میز پر پڑی ہوئی نیم پلیٹ پر ان کی نظریں پڑی تو ساری بات خود بخود ان کی سمجھ میں آگئی۔ اس لکڑی کی پلیٹ پر جیکب کی بجائے کرنل کلارک لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور وہ سمجھ گئے کہ کرنل جیکب جو کہ یقیناً شریف اور نیک نیت آدمی ہوگا تبدیل ہوگیا ہے یا کر دیا گیا ہے اور اس

جگہ اس شیطان شکل والے کرنل کلارک نے لے لی ہے جولیا اور کیپٹن شکیل کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل کلارک اٹھ کر کھڑا ہوگیا تو اس کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

"خوش آمدید لیڈی مارتھا۔ میرا نام کرنل کلارک ہے لیکن مجھے تو سپاہی نے بتایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتی رہی ہیں حالانکہ میں کبھی فن لینڈ نہیں گیا میں نے بہرحال اس لئے ملاقات کی اجازت دے دی ہے کہ آپ لیڈی ہیں"---- کرنل کلارک نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل۔ لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہاں کے انچارج کرنل جیکب ہیں لیکن یہاں تو آپ ہیں۔ اوہ ویری سوری میرے ہاتھ میں [illegible] ہے اس لئے میں مصافحہ نہیں کر سکتی"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ کرنل جیکب واقعی یہاں کا انچارج تھا لیکن [illegible] کل ہیڈکوارٹر ٹرانسفر ہوگیا ہے اور اب میں یہاں کا انچارج ہوں۔ بہرحال تشریف رکھیئے آپ جیسی خوبصورت اور حسین لیڈی کی آمد ہمارے لئے اعزاز ہے"---- کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل کلارک۔ ویسے میں آپ کو دیکھ کر حیران ہو رہی

ہوں کہ آپ جیسے وجیہہ اور شاندار افسر بھی اسرائیل فوج میں ہوتے ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کی آواز اور لہجے میں ایسا لوچ تھا کہ کرنل کلارک کا چہرہ یکلخت گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ مس مارتھا۔ آئی ایم سوری لیڈی مارتھا"۔ کرنل کلارک نے میز سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے خالی مارتھا بھی کہہ سکتے ہیں کرنل کلارک۔ آپ کی وجاہت اور شخصیت نے ہمیں واقعی بیحد متاثر کیا ہے۔ آپ جیسے شاندار آدمی میں نے بہت کم دیکھا ہے"---- جولیا نے اور زیادہ لوچدار لہجے میں کہا تو کرنل کلارک کا سینہ اور زیادہ پھول گیا۔

"شکریہ مس مارتھا۔ آپ بھی تو حسن کا شاہکار ہیں آیئے ادھر سپیشل روم ہے وہاں بیٹھتے ہیں آپ کا سیکرٹری یہاں بیٹھے گا"۔ کرنل کلارک نے ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا اور دیوار میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ کرنل کلارک"---- جولیا نے کہا تو کرنل کلارک رک کر اس کی طرف مڑ گیا۔

"جی"---- کرنل کلارک نے کہا۔

"آپ تو بیحد مصروف آدمی ہیں اس لئے آپ یہاں تو زیادہ وقت نہ دے سکیں گے اس لئے کیا کسی ہوٹل میں ملاقات نہیں ہو سکتی"۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں نہیں مس مارتھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں یہاں کا انچارج ہوں۔ میری اجازت کے بغیر چڑیا بھی یہاں پر نہیں مار سکتی۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پہاڑیوں پر واقع اپنے آفس میں لے جا سکتا ہوں۔ وہاں تو ظاہر ہے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"وہاں بھی چلیں گے کرنل کلارک لیکن رات کو۔ فی الحال تو میرا خیال ہے کہ یہیں بیٹھ کر ہی کچھ پی پلا لیا جائے۔ آپ کسی کو کہہ دیں کہ آپ کو ڈسٹرب نہ کرے اور ہاں میرا سیکرٹری یہاں اکیلا بیٹھا بیٹھا بور ہو جائے گا اس لئے آپ باہر موجود اپنے سپاہیوں سے کہہ دیں کہ اگر میرا سیکرٹری بور ہو کر باہر جانا چاہے یا واپس جانا چاہے تو وہ اسے نہ روکیں"---- جولیا نے کہا تو کرنل کلارک سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"سنو۔ اب جب تک میں نہ کہوں۔ کوئی میرے آفس میں نہ آئے اور تمام فون اور ملاقاتیں منسوخ کر دو سمجھے"---- کرنل کلارک نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"باہر موجود سیکورٹی آفیسر کو بھیجو"---- کرنل کلارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا سیکرٹری تو بڑا خاموش طبع آدمی ہے۔ ویسے شخصیت تو اس

کی بھی شاندار ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے شخصیتیں ہی تو پسند ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک کیپٹن اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل کو باقاعدہ سیلوٹ مارا۔

"کیپٹن کرک۔ یہ صاحب لیڈی صاحبہ کے سیکرٹری ہیں۔ ہم نے لیڈی صاحبہ سے اہم سرکاری مذاکرات کرنے ہیں۔ اس لئے ہم سپیشل روم میں رہیں گے۔ سیکرٹری صاحب ظاہر ہے یہاں اکیلے بیٹھے بور بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سب کو کہہ دو کہ ان کی آمدورفت میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے درشت لہجے میں کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کرک نے ایک بار پھر سیلوٹ مارتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دفتر سے باہر نکل گیا۔

"یس مس مارتھا۔ آیئے آپ"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور جولیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سر ہلا دیا تو جولیا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر کرنل کلارک جا رہا تھا۔ یہ بھی کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے واقعی انتہائی شاندار انداز میں سجایا

تھا۔ یہاں ایک کونے میں ایک بیڈ بھی موجود تھا اور ایک طرف میز اور کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا ریک تھا جس میں انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

"بیٹھو مارتھا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور خود وہ ریک کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے اس کے مڑتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پرس کو کھولا اور اس میں موجود ایک شیشی نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کا ڈھکن کھولا تو اس میں موجود دو سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں اس کی ہتھیلی پر آ گئیں۔ جولیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں شیشی کا ڈھکن انگوٹھے کی مدد سے ہی بند کیا اور شیشی پرس میں ڈال کر پرس بند کر لیا۔ اس سارے کام میں اس نے اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ جب تک کرنل کلارک شراب کی بوتل اور ریک کے نچلے خانے میں موجود جام اٹھ کر مڑتا، جولیا پرس بند کر چکی تھی۔

"یہ اٹلی کی بہترین شراب ہے مارتھا۔ یقیناً تمہیں یہ پسند آئے گی"۔ کرنل کلارک نے میز کے قریب آ کر کہا اور پھر بوتل اور دونوں جام اس نے میز پر رکھے اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تو حیران ہوں کرنل کلارک کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ میری پسندیدہ شراب ہے البتہ اس شراب کا اثر مجھ پر انتہائی شدید ہوتا ہے لیکن ہوتا ذرا دیر سے ہے تقریباً آدھے گھنٹے بعد۔ اور جب اثر ہوتا ہے تو پھر میرا جی چاہتا ہے کہ تم جیسی شاندار شخصیت کے ساتھ

میں ہمیشہ میٹھی باتیں کرتی رہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کرنل کلارک کی آنکھوں میں چمک اور تیز ہو گئی۔

"یہ ہے ہی ایسی شراب مارتھا کہ انسان کو زندگی میں ہی جنت کی سیر کرا دیتی ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"ارے کہیں تم اسے پی کر آؤٹ تو نہیں ہو جاتے۔ خیال رکھنا۔ مجھے شراب پی کر آؤٹ ہونے والے افراد قطعی پسند نہیں آتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں مارتھا۔ تھوڑا سا سرور تو بہرحال آ ہی جاتا ہے لیکن بہرحال میں خیال رکھوں گا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بوتل کھول کر اس نے دونوں جام آدھے آدھے بھرے اور بوتل رکھ دی۔ جولیا نے وہی ہاتھ آگے بڑھایا جس ہتھیلی میں دونوں چھوٹی چھوٹی گولیاں موجود تھیں۔ ایک لمحے کے لئے اس کا ہاتھ جام پر آیا اور پھر اس نے ہاتھ کو موڑ کر جام اٹھایا۔ گولیاں سرخ رنگ کی اس شراب میں جا کر غائب ہو چکی تھیں۔ پھر ان دونوں نے جام ٹکرائے اور کرنل کلارک نے یکلخت جام منہ سے لگا لیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس نے اسے اپنے حلق میں انڈیل لیا جبکہ جولیا نے جام کے کنارے سے منہ لگایا اور پھر جام واپس میز پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ بڑی سست رفتاری سے شراب پی رہی ہو تم۔ ٹھیک ہے۔ نفیس عورت کو نفاست سے ہی سب کام کرنے چاہئیں"۔۔۔۔ کرنل

کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا لہجے اور انداز بڑا بے تکلفانہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"تم وہاں پہاڑیوں پر بور تو ہوتے ہو گے۔ کیا ہے ان پہاڑیوں میں۔ کیا سونے اور چاندی کی کانیں ہیں وہاں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔ بس حکومت کے چونچلے ہیں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے دوبارہ اپنا جام بھرتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور پھر اس نے دوسرا جام بھی اسی طرح اٹھا کر اپنے حلق میں انڈیل لیا۔

"تم شاید بوتل سے شراب پینے کے عادی ہو اور یقیناً میری وجہ سے جام سے پی رہے ہو۔ اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم بوتل سے منہ لگا سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔ میں واقعی بوتل سے ہی شراب پینے کا عادی ہوں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور پھر اس نے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ جولیا نے ایک بار پھر جام اٹھایا اور اسے منہ سے لگا کر اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تم پی نہیں رہی ہو"۔۔۔۔ کلارک نے چونک کر کہا۔

"فی الحال میں تمہیں پیتا دیکھ رہی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ ان پہاڑیوں پر کتنی فوج ہے اور تم یہاں کیوں ہو۔ پہاڑیوں پر کیوں نہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا پوچھتی ہو ڈیئر مارتھا۔ چھوڑو ان فضول باتوں کو۔ یہ احمقانہ سرکاری کام ہیں۔ ان پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں ہے۔ عام سی پہاڑیاں ہیں۔ لیکن کچھ دشمن ایجنٹ یہاں آئے ہیں۔ انہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لیبارٹری ہے تاکہ وہ یہاں آئیں اور مارے جائیں۔ یہ ٹریپ ہے ٹریپ۔ اب اٹھو اور چلو ادھر بستر پر بیٹھتے ہیں"۔ کلارک نے مخمور سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں نشہ ہو گیا ہے اور تم اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ میں کیسے مان لوں کہ پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں اور یہاں فوج کا اتنا بڑا اجتماع کیوں ہے"---- جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں پوری طرح ہوش میں ہوں۔ یہ بات درست ہے لیکن ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس میں نے تمہیں بتا دیا ہے لیکن تم کسی کو نہ بتانا"---- کلارک نے آگے بڑھ کر جولیا کا بازو پکڑا اور اسے بستر کی طرف لے جانے لگا۔

"کھاؤ میری قسم کہ تم سچ کہہ رہے ہو"---- جولیا نے کہا۔

"تمہارے سر کی قسم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"---- کلارک اب کھل کر بے تکلفی پر اتر آیا تھا۔

"اوکے۔ میرا بازو چھوڑو"---- جولیا نے کہا تو کلارک نے بازو چھوڑ دیا تو جولیا ایک قدم پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے کرنل

کلارک کی گردن پر پڑی تو کرنل کلارک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی نوک کرنل کلارک کی کنپٹی پر پڑی اور پھر تو جیسے جولیا کے جسم میں پارہ سا بھر گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل کلارک فرش پر بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ جولیا نے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور پھر اس نے سر ہلا دیا۔ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ اب جلدی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ پھر جولیا تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ باہر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ اندر سے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ لیکن اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"عجیب بات۔ کیا مطلب"---- کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا تو جولیا نے اسے ٹریپ کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہا ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اس کے آفس کی مکمل تلاشی لو۔ کوئی نہ کوئی اشارہ اس سلسلے میں مل جائے گا۔ میں اس سپیشل روم کی تلاشی لیتی ہوں"۔ جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اس کمرے میں موجود الماریاں کھول کر انہیں چیک

کرنا شروع کر دیا۔

"مس جولیا۔ یہ ایک فائل ملی ہے"---- تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس میں"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ آرڈر موجود ہے کہ پہاڑیوں پر اس انداز میں فوج کو رکھا جائے کہ دیکھنے والا یہ محسوس کرے کہ ان پہاڑیوں پر کسی انتہائی اہم پراجیکٹ کی حفاظت کی جا رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور فائل جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے جلدی سے فائل کھولی اور اس میں موجود ٹائپ شدہ دو کاغذ پڑھنے لگ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ احمق کرنل کلارک درست کہہ رہا تھا۔ یہ واقعی ٹریپ ہے۔ چلو اب یہاں سے نکل چلیں جلدی کرو۔ یہ فائل اپنے کوٹ کے اندر رکھ لو"---- جولیا نے کہا اور فائل کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی۔

"اس کرنل کلارک کا کیا کرنا ہے۔ اسے ہلاک نہ کر دیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ نشے میں آؤٹ ہے۔ اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو گا کہ اس نے مجھے کیا بتایا ہے لیکن اگر اسے ہلاک کر دیا گیا تو پھر حکومت چونک پڑے گی۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ ان کے ٹریپ کا راز کھل گیا ہے جبکہ اب وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے"۔ جولیا نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بھی علی عمران صاحب کی طرح انتہائی گہری بات سوچتی ہیں"---- کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ بھی مانتی تھی کہ کیپٹن شکیل ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہے اور عمران بھی اس کی ذہانت کا قائل ہے۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی طرف سے اس کی ذہانت کا اعتراف اس کے لئے مسرت کا باعث تھا۔

"کرنل صاحب آرام کر رہے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"---- جولیا نے باہر موجود سپاہیوں سے کہا اور سپاہیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں پارک میں موجود افراد میں شامل ہو گئے۔ ان کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں اور صفدر اور تنویر کو تلاش کر رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر کرنل کلارک کو ہوش آ گیا تو لازماً انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

"وہ دونوں باہر موجود نہیں ہیں۔ آؤ باہر پارکنگ میں چلیں۔ وہاں ان کا انتظار کرنا یہاں کی نسبت زیادہ مناسب رہے گا"---- جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جیسے ہی پارکنگ میں پہنچے انہوں نے صفدر اور تنویر کی کار کو مڑ کر پارکنگ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ جولیا نے ہاتھ ہلایا تو کار ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"کیا ہوا"---- جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ میں ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر لے آیا ہوں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل دوسری طرف سے عقبی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر حاصل کیا ہے۔ انتہائی خطیر رقم دے کر اور تم کہہ رہی ہو کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے"---- تنویر کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ چلو صفدر کار واپس لے چلو۔ اور اسی ریستوران میں چلو جہاں ہم نے میٹنگ کی تھی"---- جولیا نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ کے دوسرے دروازے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی لیکن وہ خاموش تھا جبکہ تنویر کا چہرہ اچھا خاصا بگڑا ہوا نظر آرہا تھا اور کچھ دیر بعد وہ پھر ریستوران پہنچ گئے۔

"اب چلو اسی کیبن میں"۔ جولیا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کار کو لاک کیا اور پھر خاص طور پر اس کی ڈگی کو چیک کیا کہ پوری طرح بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ ڈگی میں

انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی کیبن میں موجود تھے لیکن اس بار ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر جولیا نے دیا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آخر کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کچھ بتائیں گی بھی تو سہی"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"ابھی نہیں۔ کافی آلینے دو"---- جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید تنویر سے بدلہ لے رہی ہیں۔ اسی کیبن میں ہونے والی میٹنگ میں تنویر نے بھی آپ کو یہی جواب دیا تھا"---- صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تنویر کی وجہ سے ہم ایک خوفناک ٹریپ سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ شاید ہم سب اس بار مفت میں مارے جاتے"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی کے برتن لا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس چلا گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ دروازہ بند کر دو"---- جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر وہ واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کافی تیار کی اور ایک ایک پیالی اپنے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں کے بھی سامنے رکھ دی۔

"ان پہاڑیوں کے نیچے نہ ہی کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔

یہ سب کچھ صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے ظاہر کیا جا رہا ہے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ہی اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر اور تنویر دونوں نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کی دی ہوئی معلومات سمیت اس نے کرنل کلارک سے ملنے اور پھر کرنل کلارک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"لیکن وہ کرنل جھوٹ بھی تو بول سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ آپ کو اصل بات تو نہیں بتا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کو ٹالنے کے لئے یہ بات کر دی ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے کرنل کو اتنی لفٹ ہی کیوں کرائی"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ایسا نہ کرتی تو اس سے معلومات کیسے حاصل ہوتیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ تنویر کو اس بات پر غصہ آ رہا ہے کہ جولیا نے کرنل سے ایسے انداز میں کیوں باتیں کی ہیں۔

"اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے معلومات اگلوائی جا سکتی تھیں"۔ تنویر بدستور اسی موڈ میں تھا۔

"مس جولیا نے جو کچھ کیا ہے۔ ظاہر ہے ایک خاص مقصد کے

تحت ہی کیا ہے۔ اس لئے تمہیں اس بات پر غصہ کرنے کی بجائے یہ بات سوچنی چاہئے کہ کیا جو کچھ کرنل کلارک نے بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ وہ فائل نکالو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے خاموشی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دی۔

"لو اسے پڑھ لو۔ اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایات ہیں۔ ان میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کرنل کلارک نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ اس نے سچی بات ہی کی ہے"۔ جولیا نے فائل لے کر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تنویر کا چہرہ جولیا کے اس انداز پر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے جولیا نے فائل اسے دے کر اس کو اہمیت دی تھی۔ اس نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں موجود دونوں کاغذات پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل صفدر کی طرف بڑھا دی۔ اس بار صفدر نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"اس فائل کے مطابق تو واقعی کرنل کلارک کی بات درست ہے"۔ صفدر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ پھر تو ہم نے خوامخواہ اتنی کثیر رقم صرف کی اور اس قدر طاقتور ڈائنامیٹ چارجر خریدا۔ اب

اسے کہاں ساتھ ساتھ اٹھائے پھریں گے"---- تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری نہیں ہے تو پھر کہاں ہے"---- صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں کیبن میں فون موجود ہے۔ ہمیں عمران سے بات کرنی چاہئے"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کئے جا رہے ہوں۔ ہمیں اب واپس تو جانا ہی ہے اس لئے وہیں چلتے ہیں پھر عمران سے بھی بات ہو جائے گی"---- صفدر نے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈومیری جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈومیری نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- ڈومیری نے کہا۔

"کیتھی بول رہی ہوں۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ڈومیری"- دوسری طرف سے کیتھی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو ڈومیری بھی چونک پڑی۔

"اچھا۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا کر رہے ہیں"---- ڈومیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"تم ڈیوک کو کہہ دو کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت تیار رہے۔ میں آ رہی ہوں"---- دوسری طرف سے کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر

دیئے۔

"یس"---- دوسری طرف سے ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آجاؤ"---- ڈومیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے کیتھی کی مدد سے تل ابیب کی ایک کالونی میں یہ کوٹھی حاصل کر کے یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔ ڈیوک بھی اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچ گیا تھا اور اس وقت اسی کوٹھی میں موجود تھا۔ گو کیتھی نے ڈومیری سے کہا تھا کہ وہ ریڈ فلیگ میں رہے لیکن ڈومیری نے اسے سمجھایا کہ کرنل ڈیوڈ اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر ریڈ فلیگ ہاؤس اس کی نظروں میں آگیا تو پھر کیتھی کو اسے بند کرنا پڑ جائے گا۔ چنانچہ کیتھی بھی رضامند ہو گئی تھی۔ ڈومیری نے کیتھی کے ذمے لگایا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرے کیونکہ کیتھی کا بنیادی کام ہی مخبری کرنا تھا۔ ڈومیری نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور اب کیتھی کا فون آیا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے۔ ڈومیری سوچ رہی تھی کہ اگر واقعی کیتھی نے ان لوگوں کا درست طور پر سراغ لگا لیا ہے تو اس بار وہ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دے گی۔ پہلی بار تو وہ غفلت میں مار کھا گئی تھی لیکن اب وہ پوری طرح چوکنا تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پتلون اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ لمبوتر سا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک

تھی۔ ویسے وہ چہرے سے خاصا سخت گیر قسم کا انسان لگتا تھا۔

"یس مادام"---- آنے والے نے کہا۔

"بیٹھو ڈیوک"---- ڈومیری نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا جو ڈیوک تھا۔ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس کی طرف ڈومیری نے اشارہ کیا تھا جبکہ ڈومیری بڑی میز کے پیچھے موجود بڑی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیتھی کا ابھی فون آیا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"---- ڈومیری نے کہا تو ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ گڈ۔ ویری گڈ۔ ہم بھی یہاں پہنچ کر بے کار بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے تھے"---- ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں اس بار ان لوگوں کو کسی قسم کی کوئی مہلت نہیں دینا چاہتی اور ان سب کو پلک جھپکنے میں لاشوں میں تبدیل کر دینا چاہتی ہوں"---- ڈومیری نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا مادام۔ آپ جانتی تو ہیں کہ میں اور میرا گروپ کس انداز میں کام کرتا ہے"---- ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر اپنے ساتھیوں کو تیار کرو۔ میں کیتھی کا انتظار کر رہی ہوں"---- ڈومیری نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور نوجوان کیتھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے کی

چمک بتا رہی تھی کہ وہ اپنی کامیابی پر بیحد خوش ہے۔

"آؤ کیتھی۔ کافی دیر لگا دی تم نے آنے میں"---- ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے اس اطلاع کو کنفرم کر لوں۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے"---- کیتھی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو اب بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ اور کس طرح تم نے ان کا پتہ چلایا ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"میرے مخبر پورے تل ابیب میں مسلسل کام کر رہے تھے کہ اچانک میرے ایک مخبر نے اطلاع دی کہ لارڈ ریستوران میں اس نے ایک عورت اور تین مردوں کے ایک گروپ کو سپیشل کیبن سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے جن کے قدوقامت اور چال ڈھال ان لوگوں سے ملتی جلتی تھی۔ وہ سب ایک کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئے تو میرے آدمیوں نے انتہائی محتاط انداز میں ان کی نگرانی شروع کر دی۔ کار کافی آگے جا کر ایک سائیڈ پر رک گئی اور عورت اور ایک مرد نیچے اترے جبکہ دو مرد کار لے کر آگے چلے گئے۔ میرے آدمی بھی دو حصوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک گروپ نے کار کا تعاقب جاری رکھا جبکہ دوسرا گروپ اس عورت اور مرد کی نگرانی کرتا رہا۔ یہ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر فال ہلز پارک پہنچے۔ میرے آدمی وہاں پہنچ گئے۔ یہ دونوں پارک میں موجود فوجی بیس میں چل گئے۔ وہاں سے میرے آدمیوں کو معلوم

ہوا کہ وہ وہاں کے انچارج کرنل کلارک کے مہمان ہیں۔ بہرحال میرے آدمی باہر نگرانی کرتے رہے۔ ادھر جو دو آدمی کار میں گئے تھے وہ تل ابیب کی خفیہ اسلحہ مارکیٹ میں گئے اور انہوں نے وہاں سے انتہائی کثیر رقم خرچ کر کے انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر خریدا اور پھر یہ دونوں کار لے کر فال ہلز پارک پہنچ گئے۔ وہاں وہ دونوں یعنی مرد اور عورت فوجی کیبن سے نکل کر پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔ یہ چاروں کار میں بیٹھے اور ایک بار پھر لارڈ ریستوران پہنچ گئے۔ پھر وہ سب اسی کیبن میں جا کر بیٹھے اور انہوں نے وہاں کافی پی اور اس کے بعد وہ دوبارہ کار میں بیٹھے اور پراجیکٹ کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ میرے آدمیوں نے انتہائی طاقتور ٹیلی ویو سے اندر کا جائزہ لیا تو وہاں ایک آدمی موجود تھا اور یہی سب کچھ تم نے بتایا تھا۔ میرے آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ کیتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تمہارے آدمیوں نے سنی ہے"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں وائس لنک کرنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ تم نے بتایا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور وائس لنک کو بہرحال آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کنفرمیشن کیسے کی"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"میں خود اس کوٹھی پر پہنچی اور میں نے خود ٹیلی ویو پر انہیں چیک

کیا ہے۔ اس طرح میں کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں"۔ ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح تو وہاں زبردست تباہی پھیل جائے گی پہلے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے پھر اندر جا کر انہیں فائر کر کے ہلاک کر دیا جائے۔ ورنہ تو وہ کالونی خاصی گنجان آباد ہے"---- کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں جا کر حالات دیکھ کر فیصلہ کریں گے اٹھو"۔ ڈومیری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے ساتھ ہی کیتھی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کرنل ڈیوڈ کیپٹن رینڈل کے ساتھ جب ٹرتھ روم میں پہنچا تو اس نے وہاں پہلے سے موجود روشن کے علاوہ ایک لمبے قد اور بھاری جسم والے آدمی کو راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا دیکھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"کیا یہی عاطف ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ عاطف ہے"---- روشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ٹرتھ روم کا ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ آدمی ہوش میں آچکا تھا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت تھی وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔

"تمہارا نام عاطف ہے اور تم ریڈ ایگل کے خاص آدمی ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے عاطف سے مخاطب ہو کر کہا تو عاطف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں"---- عاطف نے کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو عاطف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اوہ تو تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ جی پی فائیو کے چیف۔ لیکن میرا کسی ریڈ ایگل سے کیا تعلق۔ میں تو ٹرانسپورٹ کمپنی کا مینجر ہوں"۔ عاطف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن"---- کرنل ڈیوڈ نے ساتھ کھڑے ہوئے پوائنٹ تھرٹی کے انچارج کیپٹن ڈیوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن ڈیوس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"خاردار کوڑا نکالو اور اس کی بوٹیاں اڑا دو"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن ڈیوس نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک پہلوان نما آدمی نے دوڑ کر دیوار سے لٹکا ہوا ایک خاردار کوڑا اتارا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

عاطف نے کوڑا بردار کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ابھی تم سچ بولو گے۔ ابھی"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس پہلوان نما آدمی نے انتہائی بیدردی سے عاطف پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ تہہ خانہ عاطف کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا پورا جسم لہولہان ہو رہا تھا لیکن وہ مسلسل اپنے ریڈ ایگل سے تعلق سے انکار کئے جا رہا تھا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"سر یہ آدمی انتہائی ڈھیٹ ہے۔ یہ اس طرح زبان نہیں کھولے گا"۔ کیپٹن ڈیوس نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو اب ہونٹ بھینچے حیرت بھری نظروں سے عاطف کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود بھی کوئی آدمی اپنی زبان بند رکھ سکتا ہے۔

"تو پھر کس طرح کھولے گا زبان"---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسے لوگوں پر ہم ایک خاص تکنیک استعمال کرتے ہیں"۔ کیپٹن ڈیوس نے جواب دیا۔

"کون سی"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"آپ اجازت دیں تو یہ تکنیک استعمال کی جائے یہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بظاہر انتہائی سادہ ہے"---- کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ڈیوس نے اپنے

ان پہلوانوں کو اشارہ کیا اور دو پہلوان حرکت میں آگئے ان میں سے ایک پہلوان نے عاطف کے زخموں پر پانی ڈالنا شروع کر دیا جبکہ دوسرا پہلوان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اس نے الماری میں سے ایک رسی کا بنا ہوا کھلونا سا نکالا جس میں دو سرخ رنگ کی گیندیں پروئی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ایک ڈنڈا بھی موجود تھا اس پہلوان نے عاطف کے سر کے گرد رسی کو اس طرح لپیٹ دیا کہ ایک گیند اس کی ایک کنپٹی پر اور دوسری گیند دوسری کنپٹی پر فکس ہو گئی جبکہ ڈنڈا جس کے دونوں سروں سے رسی نکل رہی تھی اس کے سر کے اوپر تھا اور پھر اس پہلوان نما آدمی نے اس ڈنڈے کو گھمانا شروع کر دیا ڈنڈے کے گھومتے ہی رسی کے بل کسنا شروع ہو گئے اور عاطف کی دونوں کنپٹیوں پر موجود گیندوں نے اس کی کنپٹیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد عاطف چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کا چہرے تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا پہلوان نما آدمی ڈنڈے کو مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا چند لمحوں بعد عاطف کی انتہائی کربناک چیخوں سے ایک بار پھر تہہ خانہ گونجنے لگا۔

”بولو۔ سچ بول دو۔ ورنہ“---- کیپٹن ڈیوس نے جو عاطف کے سامنے کھڑا تھا اس سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے یہ عذاب روک دو“۔ عاطف نے چیختے ہوئے کہا اس کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو چہرہ اس حد تک بگڑ گیا تھا کہ اس کی شکل

تک نہ پہچانی جا رہی تھی۔

”بولتے جاؤ۔ ورنہ“---- کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

”میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں۔ میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں“۔ عاطف نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

”کس گروپ سے تعلق ہے“۔ اس بار کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”ریڈ ہاک سے“---- عاطف نے جواب دیا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں“---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”پراجیکٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں“۔ عاطف نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا تم سچ کہہ رہے ہو“---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ کوٹھی میری تحویل میں رہتی ہے ہمارے گروپ کے چیف صالح نے انہیں وہاں رکھا ہے“۔ عاطف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ چلو کیپٹن رینڈل چلو۔ جلدی کرو“---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”سر ان لوگوں کا کیا کرنا ہے“---- کرنل ڈیوس نے کہا۔

”گولی مار دو انہیں“---- کرنل ڈیوڈ نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر وہ راہداری میں تقریباً دوڑتا ہوا دفتر کی

طرف بڑھ گیا۔ دفتر پہنچ کر اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور انتہائی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ فوراً ایکشن گروپ کو ساتھ لے کر پراجیکٹ کالونی پہنچو۔ اس کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اس کوٹھی کو گھیر لو کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔ میں کیپٹن رینڈل کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور مڑ کر دفتر سے نکلا اور تیزی سے پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ان کی کار موجود تھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہے۔

عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"حسن لبیب بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے لبیب۔ کچھ پتہ چلا"---- عمران نے اپنا نام لئے بغیر کہا۔

"اوہ نہیں پرنس۔ آئی ایم سوری وہاں سے کچھ پتہ نہیں چل سکا پریذیڈنٹ کی سیکرٹری کو اس بارے میں سرے سے کوئی علم نہیں ہے اس کے علاوہ ریکارڈ روم کی انچارج ایک لڑکی ہے میں نے اس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں وہ بھی بے خبر ہے"---- دوسری طرف سے حسن لبیب نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے اس بارے میں کوئی

حتمی معلومات حاصل کی جاسکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے فون آنے سے پہلے میں خود اس بارے میں سوچتا رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اسرائیل کے ڈاکٹر ہارنگ کو یقیناً اس بارے میں حتمی معلومات حاصل ہوں گی"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"چند سال پہلے ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا سب سے بڑا سائنس دان تھا لیکن پھر ایک حادثے کے دوران اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں اور سر میں بھی شدید چوٹ آئی جس سے اس کا ذہنی توازن بھی کسی کسی وقت اچانک کچھ دیر کے لئے درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہ اب آنکھوں سے دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے حکومت نے اسے ریٹائر کر دیا ہے اب اس سے انتہائی ضروری پراجیکٹ کے سلسلے میں صرف مشورے کئے جاتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر ہارنگ کا ہمیشہ سے خاص موضوع بھی طیارہ سازی ہی رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ کو اس معاملے کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہو"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"یہ ہارنگ رہتا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تل ابیب سے مشرق کی طرف تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے الجوف کہا جاتا ہے ڈاکٹر ہارنگ کو حکومت کی طرف سے الجوف میں وسیع قطع اراضی دیا گیا ہے جس کے اندر ایک شاندار کوٹھی تعمیر کرائی گئی ہے یہ پورا علاقہ پھلوں کے باغات

سے بھرا ہوا ہے ڈاکٹر ہارنگ وہیں رہتا ہے۔ ویسے وہ انتہائی دولت مند یہودی ہے اور ایکریمیا میں اس کی کاروباری سرمایہ کاری بھی ہے اس لئے وہ شاہانہ انداز میں رہتا ہے۔ اس نے بے شمار ملازم رکھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ حسن لبیب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی فون نمبر"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر تو معلوم نہیں ہے"۔ حسن لبیب نے کہا۔

"اوکے تمہارا بیحد شکریہ۔ پھر ملاقات ہوگی۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا جیسے ہی اس نے کریڈل دبایا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ کریڈل سے اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صالح بول رہا ہوں پرنس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"خیریت۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہوگئی ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پرنس ہمارے گروپ کے ایک خاص آدمی عاطف کو جی پی فائیو نے اغوا کر لیا ہے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے ویسے تو عاطف انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک ہے لیکن اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ یہودی درندے اس کی زبان کھلوا لیں اور جس کوٹھی میں آپ موجود ہیں اس

کا انتظام عاطف کے پاس ہی تھا اس لئے عاطف کو معلوم ہے کہ آپ اس کوٹھی میں ہیں آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دیں اس کے اندر موجود سامان وہیں رہنے دیں میرے آدمی وہاں پہنچ کر اسے ایڈ جسٹ کرلیں گے آپ اس کی جگہ بارکلے کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک میں شفٹ ہو جائیں اس کوٹھی کے بارے میں صرف مجھے علم ہے اور کسی کو بھی علم نہیں ہے اسے میں نے انتہائی ہنگامی حالات کے لئے اپنے لئے محفوظ کر رکھا ہے وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی تمام چیزیں مہیا ہو جائیں گی۔ اس کوٹھی پر میرا ایک آدمی موجود ہے جسے میں ابھی بلوا لیتا ہوں پھاٹک لاک نہیں ہوگا صرف بند ہوگا آپ اسے کھول کر اندر جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح نے تیز لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت ہو گیا ہے عاطف کو اغوا ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اسے اغوا ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی سے باہر نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے اور اس کے بارے میں آپ کے آدمی صفدر کو میں نے تفصیل بتا دی تھی"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"اب مجھے بھی بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے اسے

تفصیل بتا دی۔

"او کے شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ابھی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اسے باہر کوٹھی کا پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ پورچ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ تنویر پھاٹک بند کر رہا تھا اور پورچ میں کار رک رہی تھی جس میں صفدر اور دوسرے ساتھی موجود تھے چند لمحوں بعد صفدر اور باقی ساتھی کار سے نیچے اتر آئے جبکہ تنویر بھی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔ پھاٹک اندر سے بند نہ کیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اسے کھول لیا تھا۔

"عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی۔ تم لوگ بروقت پہنچے ہو فوری طور پر اپنا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کرو کیونکہ کسی بھی لمحے جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہے"۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ لیکن انہیں اس کا علم کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ باتیں بعد میں ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ سب کوٹھی کے ایک خفیہ راستے سے کوٹھی سے نکل کر عقبی

کوٹھی میں پہنچ چکے تھے یہ کوٹھی خالی تھی اور اس پر برائے فروخت کا بورڈ لگا ہوا تھا البتہ اس کے بند گیراج میں ایک سٹیشن ویگن موجود تھی عمران نے ویگن کو چیک کیا تو اس کی ٹینکی بھی پٹرول سے بھری ہوئی تھی اور وہ سٹارٹ بھی تھی شاید اسے ہنگامی حالات کی وجہ سے رکھا گیا تھا چند لمحوں بعد وہ سب اس سٹیشن ویگن میں سوار اس کوٹھی سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ڈرائیونگ سیٹ پر اس وقت عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا تھی اور عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ عقبی سیٹ کے پیچھے دو سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔ تنویر نے آتے ہوئے کار کی ڈگی میں موجود ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر جو ایک سیاہ رنگ کے بڑے تھیلے میں پیک تھا کار سے نکال لیا تھا اور اب یہ ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بھی عقبی طرف دونوں سیاہ رنگ کے تھیلوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا سٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"آخر ہوا کیا ہے"---- اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال خاموش رہو"---- عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تقریباً چالیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک اور نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد عمران نے سٹیشن ویگن ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

"تنویر نیچے اتر کر پھاٹک کھول دو۔ یہ اندر سے لاک نہیں ہے"۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور واقعی جیسے ہی اس نے پھاٹک کو دبایا پھاٹک کھلتا چلا گیا اور عمران سٹیشن ویگن کو اندر لے گیا کوٹھی کا وسیع پورچ خالی تھا عمران نے سٹیشن ویگن پورچ میں روکی اور پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے باقی ساتھی بھی اس کی طرح خاموشی سے نیچے اتر آئے اسی لمحے پھاٹک بند کر کے تنویر بھی پورچ میں آ گیا۔

"کیپٹن شکیل تم اس سٹیشن ویگن کو واپس اسی کوٹھی میں چھوڑ آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر وہاں ہنگامی حالات ہوں تو پھر نزدیک جانے کی بجائے سٹیشن ویگن کو کسی بھی سینما یا پبلک پارکنگ میں لے جا کر چھوڑ دینا اور خود واپس آ جانا۔ لیکن تعاقب کا تم نے بہرحال خیال رکھنا ہے۔ یہ بارکلے کی کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک ہے"۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اپنا سامان اتار لو"---- عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے مڑے اور انہوں نے ویگن میں موجود دونوں سیاہ تھیلے اور اس کے ساتھ ہی ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر والا تھیلا بھی اتارا تو کیپٹن شکیل نے سٹیشن ویگن سٹارٹ کی اور پھر بیک کر کے اسے موڑا اور پھاٹک کی طرف لے گیا۔ تنویر نے ایک بار پھر جا کر پھاٹک کھول

دیا اور کیپٹن شکیل جب ویگن کو پھاٹک سے باہر لے گیا تو تنویر نے پھاٹک بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر واپس پورچ کی طرف آ گیا۔

"آؤ اب اطمینان سے باتیں ہوں گی۔ ہم فوری خطرے سے باہر آ گئے ہیں"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر نے ویگن سے اتارے ہوئے تینوں تھیلے اٹھائے اور پھر وہ سب کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اچانک کیسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا"---- صفدر نے سٹنگ روم میں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران نے اسے صالح کے فون آنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ تھا۔ بہرحال عمران صاحب۔ ایک اور اہم مسئلہ بھی سامنے آیا ہے کہ جن پہاڑیوں کے نیچے آپ لانگ برڈ کی فیکٹری یا لیبارٹری سمجھ رہے ہیں وہاں کچھ بھی نہیں ہے"---- صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے"---- عمران نے حیران ہو پوچھا تو صفدر نے تنویر کی پلاننگ سے لے کر جولیا کی اس کرنل کلارک کے ساتھ باتیں اور پھر اس فائل سے اس بات کی تصدیق کی ساری بات بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ فائل بھی اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھول کر اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"گڈ شو جولیا۔ تم نے انتہائی ذہانت سے ایک بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔ اس بار واقعی اسرائیل کے صدر نے ہمیں احمق بنا دیا ہے"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر تو مجھ سے باقاعدہ ناراض ہو گیا تھا کہ میں نے کرنل کلارک کے سامنے لچکدار کردار کا مظاہرہ کیوں کیا ہے"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں"---- تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تنویر کا مزاج ہی ایسا ہے اسی لئے تو میں اس سے ڈرتا ہوں ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کی پرواہ کئے بغیر اب تک سر پر سہرا سجا چکا ہوتا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا تو صرف مسکرا دی جبکہ صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بس سوچنے تک ہی محدود رہنا۔ ورنہ"---- تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے کچھ تو لچک آئی تنویر کے مزاج میں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ پتھر میں جونک لگنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب لگ جائے تو بیچارہ پتھر بہرحال ایک روز کھوکھلا ہو کر رہ جاتا ہے"---- عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر صفدر اور جولیا بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب آپ نے اس حسن لبیب سے بات چیت کی تھی اس کا کوئی جواب ملا"---- صفدر نے کہا۔

"ہاں اور یہ جواب معذرت پر مشتمل تھا کیونکہ صدر کی سیکرٹری کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی اور کو اس کا علم ہے اس کا مطلب ہے کہ اس بار صدر نے اس بات کو واقعی صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بھی بظاہر دھوکہ کھا گئے اگر تنویر یہ احمقانہ منصوبہ نہ بناتا تو شاید ہمیں آخری لمحے تک اس ڈرامے کا علم نہ ہو سکتا تھا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میرا منصوبہ احمقانہ تھا"---- تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہاں لیبارٹری یا فیکٹری موجود ہوتی تو اس سے زیادہ احمقانہ منصوبہ اور نہیں ہو سکتا تھا تم سب پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے اور اگر جولیا اپنی ذہانت سے اس کرنل کلارک کو احمق بنا کر اصل بات نہ اگلوا لیتی اور یہ فائل نہ مل جاتی تو یہ بات یقینی تھی کہ تم وہاں دھماکہ کرنے کی کوشش کرتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ تم وہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل سکتے"---- عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر غصے کی سرخی ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ کم از کم تنویر کے اس ڈائریکٹ ایکشن کی وجہ سے ہم ایک بہت بڑے المیے سے دوچار ہونے

سے بچ گئے ہیں"---- صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے اگر تنویر یہ پلان نہ بناتا تو یقیناً ہم اس پر حملہ آور ہوتے اور پھر ہماری لاشیں ہی پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تنویر نے واقعی کام دکھایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اصل سپاٹ کا علم کیسے ہو گا"---- صفدر نے کہا۔

"کیسے ہونا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں گھس کر اسرائیل کے صدر کو پکڑ لیتے ہیں وہ خود ہی بتائے گا"---- تنویر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا میں نے غلط کہا ہے جب صدر کے علاوہ اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے"---- تنویر نے سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویسے تنویر کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ جب صدر کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے چاہے اس کے لئے کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے"---- جولیا نے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا جبکہ عمران مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ کا کوئی ذاتی فون نمبر ہو تو بتائیں۔ وہ قصبہ الجوف میں رہتے ہیں"---- عمران نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ فرمائیں"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو آپریٹر نے اسے بتائے تھے۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"---- دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں ڈاکٹر ہارنگ سے معلوم کرتی ہوں"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مسٹر سٹرنگ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"---- چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مس۔ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز والی لائن میں بھلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ مسٹر سٹرنگ۔ لیکن ڈاکٹر ہارنگ معذرت خواہ

ہیں کہ وہ بوجہ بیماری کسی سے بات نہیں کر سکتے۔ انہیں ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا ہوا ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی بات چاہے آپ کے ڈاکٹر ہارنگ سے ہو نہ ہو کم از کم میری تو آپ سے بات ہو رہی ہے مس"---- عمران نے ایک بار پھر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز پر ریشہ خطمی ہو رہا ہو۔

"میرا نام ماریا ہے مسٹر سٹرنگ۔ ویسے مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ڈاکٹر صاحب کی بات نہیں کرا سکی"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ بیحد شکریہ۔ اگر میرا اسرائیل آنا ہوا تو آپ سے ملاقات کہاں ہو سکے گی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کا آنے کا پروگرام بن جائے تو اسی نمبر پر بات کر لیں"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید آج رات ہی مجھے آنا پڑ جائے کیونکہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کوئی خاص پیغام ڈاکٹر ہارنگ تک پہنچانے کے شدید خواہشمند ہیں کسی لانگ برڈ کے سلسلے میں۔ ورنہ انہیں تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پیغام دے کر فوراً بھجوا دیں"---- عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ۔ یہ کیا چیز ہے"---- دوسری طرف سے ماریا نے چونک کر کہا لیکن عمران فوراً ہی سمجھ گیا کہ ماریا کا لہجہ مصنوعی ہے۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے ڈاکٹر ہوپ اپنے کسی ساتھی سے ذکر کر رہے تھے شاید کسی مخصوص ساخت کے طیارے کا نام ہو کیونکہ ڈاکٹر ہوپ کا بھی خاص موضوع ڈاکٹر ہارنگ کی طرح طیارہ سازی ہی رہا ہے"---- عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک بار پھر ہولڈ کریں میں ڈاکٹر صاحب سے بات کرتی ہوں شاید وہ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں"---- دوسری طرف سے ماریا نے اس بار بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو ہیلو مسٹر سٹرنگ"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماریا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس مس ماریا۔ کہیں میرا اسرائیل آنے کا سکوپ تو ختم نہیں ہو گیا"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سوری۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا ہے کہ وہ کسی لانگ برڈ کے بارے میں نہیں جانتے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر ہوپ صاحب سے کہہ دیں کہ اس سلسلے میں اس سے کسی قسم کا رابطہ نہ کیا جائے"۔ ماریا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"---- صفدر نے کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا باہر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"کیپٹن شکیل ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں دو پارٹیاں کوٹھی پر قبضے کے لئے آپس میں ٹکرا چکی ہیں۔ ایک تو جی پی فائیو ہے اور دوسری ڈومیری کا گروپ"۔ کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈومیری گروپ۔ وہ بھی وہاں پہنچ گیا"---- عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جی پی فائیو سے پہلے وہ گروپ وہاں پہنچا انہوں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے کرنل ڈیوڈ بھی جی پی فائیو کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ وہاں ڈومیری کو دیکھ کر بھتے سے اکھڑ گیا لیکن جب ڈومیری نے اسے صدر مملکت سے بات کرنے کی دھمکی دی تو وہ خاموش ہو گیا پھر دونوں اکٹھے ہی کوٹھی میں داخل ہوئے لیکن کوٹھی خالی تھی اس لئے دونوں ہی منہ لٹکائے باہر آ گئے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ جی پی فائیو والی بات تو ٹھیک ہے کہ وہ کسی

عاطف کی وجہ سے وہاں پہنچ گئے لیکن ڈومیری وہاں کیسے پہنچ گئی یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ گروپ ہماری حماقت کی وجہ سے وہاں پہنچا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں صفدر۔ یہ لوگ لارڈ ریستوران سے ہمارے پیچھے لگے تھے اور ہمارے ساتھ ہی یہ کوٹھی پہنچے ہم اگر خفیہ راستے سے کوٹھی سے باہر نہ آتے تو صورت حال انتہائی مختلف ہوتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں کے چہروں پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن تمہیں ان باتوں کا علم کیسے ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں جب وہاں پہنچا تو کوٹھی جی پی فائیو کے آدمیوں کے گھیرے میں تھی۔ جی پی فائیو کی گاڑیاں چونکہ دور سے ہی نظر آگئی تھیں اس لئے میں نے سٹیشن ویگن آگے لے جانے کی بجائے دوسری سڑک پر موڑ دی میرے پاس ماسک موجود تھا چنانچہ میں نے ماسک چہرے اور منہ پر چڑھا لیا کوٹ اتار کر ویگن میں ہی رکھا اور نیچے اتر کر آگے بڑھ گیا میں صحیح صورت حال کا تجزیہ کرنا چاہتا تھا۔ وہاں جا کر جب مجھے معلوم ہوا کہ جی پی فائیو سے پہلے ایک پرائیویٹ ٹیم وہاں پہنچی ہے تو میں بیحد حیران ہوا اس کے بعد جب میں نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ

ڈومیری کو کوٹھی سے باہر آتے دیکھا تو پھر میں سمجھ گیا کہ پرائیویٹ ٹیم سے کیا مطلب تھا۔ ڈومیری کے ساتھ ایک اور نوجوان لڑکی بھی تھی پھر میں نے اس کے آدمیوں کو چیک کر لیا میں خود اس بات پر حیران تھا کہ ڈومیری اور اس کے آدمی وہاں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ میں واپس آیا اور سٹیشن ویگن میں بیٹھ گیا۔ میں ایک بار پھر وہاں گیا اور پھر میں نے ایک آدمی کو کوٹھی کے سامنے ایک کوڑے کے ڈرم کے عقب میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہماری ہی ٹائپ کا آدمی ہے لیکن بہرحال اس کا تعلق جی پی فائیو سے نہ تھا۔ میں ویسے ہی ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گیا ذرا سی سائیڈ تھی پھر میں اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد میں نے اسے بے ہوش کر کے گھسیٹ کر ایک چھوٹی سی دیوار کے عقب میں ڈال دیا اور واپس آگیا۔ تھوڑی دیر بعد جی پی فائیو اور ڈومیری کے ساتھی کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے وہ سب اکٹھے گئے تھے چنانچہ میں سٹیشن ویگن لے کر وہاں گیا اور پھر اس بیہوش پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر خاموشی سے ویگن میں ڈالا اور میں ویگن لے کر واپس اسی کوٹھی میں پہنچ گیا جہاں سے ہم نے ویگن حاصل کی تھی وہیں ویگن کو گیراج میں روکنے کے ساتھ ساتھ اس آدمی سے بھی پوچھ گچھ کی۔ خاصی تگ و دو کے بعد اس نے زبان کھولی تب پتہ چلا کہ اس کا تعلق کسی ڈیوک گروپ سے ہے اور اس ڈیوک گروپ کو ڈومیری نے خصوصی طور پر کارمن سے بلوایا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹین اے بلاک میں ہے لیکن

ریڈ فلیگ ہاؤس میں ڈومیری کی ساتھی کیتھی رہتی ہے جس کا یہاں دھندہ مخبری کرنے کا ہے اس کیتھی کے آدمیوں نے لارڈ ریستوران میں ہمارے قدوقامت سے ہمیں پہچان لیا اور پھر انہوں نے انتہائی محتاط انداز میں ہماری نگرانی کی لیکن ہمیں اس کا علم نہ ہو سکا صفدر اور تنویر اسلحہ مارکیٹ گئے تو ان کی علیحدہ نگرانی کی گئی اور میں اور مس جولیا فال بلز پارک گئے تو وہاں بھی ہماری نگرانی کی گئی اور اس کے بعد یہ گروپ ہمارا تعاقب کرتا ہوا اس کوٹھی تک پہنچ گیا ہم تو اندر داخل ہو کر خفیہ راستے سے نکل گئے جبکہ یہ یہی سمجھتے رہے کہ ہم اندر موجود ہیں۔ چنانچہ ڈومیری اس ڈیوک گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ گئی اور انہوں نے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ یہ اندر داخل ہوتے جی پی فائیو سمیت کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ آدمی کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس حالت میں اسے بغیر سواری کے باہر نہیں نکالا جا سکتا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن اس طرح تو وہ کوٹھی بھی مشکوک ہو جائے گی بہرحال ٹھیک ہے میں صالح سے بات کر کے اسے کہہ دوں گا کہ وہ وہاں سے اس آدمی کی لاش ہٹا دے"۔ عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل، جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد تو مجھے اپنے آپ

پر حیرت ہو رہی ہے کہ ہمیں نگرانی اور تعاقب کا معمولی سا احساس بھی نہیں ہو سکا حالانکہ میں اس معاملے میں خاصا چوکنا بھی رہا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسی بات پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال ایسا ہوا ہے۔ اگر عمران صاحب ہمیں فوری طور پر وہاں سے نہ نکال لاتے تو اس بار ہم یقیناً ان کے ہاتھ لگ چکے تھے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب مزید محتاط ہو جانا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اب ٹارگٹ کا کیا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے ایک بار پھر کوشش کرنی پڑے گی شاید کوئی ٹپ مل جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ماریا کی آواز سنائی دی۔

"سٹرنگ بول رہا ہوں مس ماریا۔ اس وقت سے مسلسل رابطے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا آپ نے تو اس طرح فون بند کر دیا جیسے آپ کو میری آواز پسند نہ آئی ہو ویسے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز بہت کم سننے میں آتی ہے لیکن اب میری آواز اتنی بھی بھدی نہیں ہے کہ آپ اسے سننا ہی بند کر دیں"۔۔۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر سٹرنگ اس وقت میں ڈیوٹی پر ہوں اور ڈیوٹی کے دوران مجھے ڈیوٹی کے علاوہ بات کرنے کی فرصت نہیں ہے"۔ ماریا کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"چلیے اب وہ وقت بتا دیجئے جب ڈیوٹی آف ہو جائے تاکہ کچھ دیر تو آپ کی آواز سن سکوں"---- عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری"---- دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ لوگ سیدھے ہاتھ قابو نہیں آئیں گے"---- عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- ایک بار پھر ماریا کی آواز سنائی دی ابھی تک فون لاؤڈر کا بٹن دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا۔

"اور یس سر۔ حکم سر"---- ماریا نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کی بات کرائیں ڈاکٹر ہارنگ سے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے ماریا نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر ہارنگ بول رہا ہوں جناب"---- چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاکٹر ہوپ نیلسن نے کال کی ہے اور اس کال میں لانگ برڈ کا ذکر آیا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر میں نے تو ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات نہیں کی اس کے سیکرٹری نے فون کیا تھا کہ گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر ہوپ نیلسن مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میری سیکرٹری نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے انکار کر دیا جس پر ان کے سیکرٹری نے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن لانگ برڈ کے بارے میں مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں میری سیکرٹری نے مجھ سے بات کی لیکن میں نے پھر بھی انکار کر دیا کیونکہ آپ کی دی ہوئی ہدایات مجھے معلوم ہیں"۔ ڈاکٹر ہورنگ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ ڈاکٹر ہوپ کون ہے اور اسے لانگ برڈ کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"---- عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن گریٹ لینڈ کے انتہائی مشہور سائنس دان ہیں۔ طیارہ سازی میں پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان تک لانگ برڈ کی بات کیسے پہنچ گئی۔ آپ اگر اجازت دیں تو میں خود بات کر کے ان سے پوچھ لوں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر ہارنگ۔ آپ نے قطعی اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنی آپ کی پوزیشن اس وقت بےحد نازک ہے اگر کسی کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو صورت حال خراب ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں قطعی کوئی بات نہیں کرنی اور یہ آپ کی سیکرٹری کہاں رہتی ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"جی اب تو وہ گذشتہ ایک ماہ سے یہیں رہتی ہے ویسے تو تل ابیب کی رہنے والی ہے"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"تل ابیب میں اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اس کی کیا تفصیل ہے میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تاکہ تسلی کر سکوں کہ وہ وہاں اکیلی رہتی تھی یا اس کے لواحقین بھی اس کے ساتھ رہتے تھے"---- عمران نے کہا۔

"سر وہ تل ابیب کے پارک پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھارہ میں اکیلی رہتی ہے۔ وہ طویل عرصے سے میری سیکرٹری ہے انتہائی وفادار اور محب وطن ہے میرے ساتھ ہی یہاں آئی ہے آپ اس کی طرف سے قطعی بے فکر رہیں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر ہارنگ۔ اب جبکہ وہ لارنگ برڈ کے سلسلے میں باہر کی کال وصول کر چکی ہے اب اس کا آپ کے ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے آپ فوری طور پر اپنی سیکرٹری بدل لیں اور اپنی اس سیکرٹری کو فوری طور پر واپس اس کے فلیٹ بھجوا دیں جب تک لانگ برڈ کا سلسلہ مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ وہیں رہے گی البتہ اس کی تنخواہ اور

الاؤنسز باقاعدگی سے اسے ملتے رہے گے اس معاملے میں ایک فیصد رسک نہیں لیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی سر"---- ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"آپ اپنی سیکرٹری کو فوراً فارغ بھی کر دیں اور اسے اسی وقت واپس بھی بھجوا دیں۔ تھینک یو"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اس سیکرٹری کے لانگ برڈ کے نام پر چونکنے پر شک پڑا تھا لیکن اب میں کنفرم ہو گیا ہوں کہ ہمارا ٹارگٹ ڈاکٹر ہارنگ کی لیبارٹری ہے"---- عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر ہارنگ کون ہے اور اس کا پتہ آپ کو کیسے چلا"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹپ حسن لبیب نے دی تھی"---- عمران نے جواب دیا۔

"ارے ہاں۔ یہ حسن لبیب کون ہے آج سے پہلے تو اس کا نام کبھی سامنے نہیں آیا لیکن تم اس سے اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ تمہارا پرانا دوست ہو"---- جولیا نے چونک کر کہا۔

"حسن لبیب فلسطینی ہے اور ساتھ ہی وہ حکومت اسرائیل کے ایک اہم عہدے پر فائز ہے لیکن در پردہ وہ شاکر سرات کا خاص آدمی ہے اور انتہائی اعلیٰ اسرائیلی حکام کی مخبری کرتا ہے حکومت میں اس کا عہدہ صدر مملکت کے مشیر کا ہے فلسطینی امور کا مشیر ہے لیکن بظاہر

اس نے یہاں ایک نائٹ کلب بنایا ہوا ہے عورتوں سے تعلقات بنا لینے اور ان سے راز حاصل کرنے میں وہ ماہر ہے۔ شاکر سرات صاحب نے ایک بار اس کا ریفرنس دیا تھا اور میری اس سے بات ہوئی تھی خاصا بے تکلف آدمی ہے اس لئے وہ فوراً ہی بے تکلف ہو گیا۔ پہلے مجھے اس سے رابطے کی کبھی ضرورت نہ پڑی تھی لیکن اب میں نے سوچا کہ شاید صدر مملکت کی سیکرٹری کے ذریعے ٹارگٹ کنفرم ہو جائے اس لئے مجھے مجبوراً اس سے رابطہ کرنا پڑا جب اس نے ناکامی کی رپورٹ دی تو میرے پوچھنے پر اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی ٹپ دی اس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا بڑا مشہور سائنس دان ہے لیکن ایک حادثے میں اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں تو اسے ریٹائر کر دیا گیا لیکن اب بھی اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیا جاتا ہے اور وہ تل ابیب کے مشرق کی طرف تقریباً ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع قصبہ الجوف میں رہتا ہے چنانچہ میں نے اس سے بات کی۔ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ واقعی انتہائی معروف سائنس دان ہیں اور ان کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی ہے جبکہ بقول حسن لبیب ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی رہا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ، ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور شاید وہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کوئی ٹپ باتوں ہی باتوں میں دے دے لیکن جب ڈاکٹر ہارنگ نے ڈاکٹر ہوپ نیلسن جیسے سائنس دان سے بھی بات کرنے سے انکار کر دیا تو میں

چونک پڑا پھر میں نے جان بوجھ کر سیکرٹری ماریا سے لانگ برڈ کی بات کی در اس کے رد عمل نے مجھے بتا دیا کہ ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بہرحال نگ برڈ سے ہے لیکن جب ماریا اور ڈاکٹر ہارنگ کسی طرح بھی بات کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو مجبوراً مجھے اسرائیلی صدر بن کر بات کرنا پڑی"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی سیکرٹری کی چھٹی کیوں کرا دی اس کا کیا فائدہ"---- جولیا نے کہا۔

"مجھے واقعی اس کی آواز اور لہجہ بیحد پسند آیا ہے اور مجھے یقین ہے ۔ خوبصورت آواز کی مالک۔ خود بھی یقیناً خوبصورت ہو گی اور جب تک ہ یہاں نہ آئے گی ظاہر ہے اس سے ملاقات کی کوئی سبیل کیسے پیدا ہو سکتی ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا خوبصورتی ہے اس کی آواز میں۔ بتاؤ مجھے عام سی آواز ہے کیا ہے اس میں جو تم اس طرح مرے جا رہے ہو"---- جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر نے معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں کسی عورت کی آواز کی خوبصورتی کا کیا پتہ۔ یہ بات ہم بلبلوں سے پوچھو۔ کیوں تنویر۔ تم بتاؤ کہ ماریا کی آواز میں کیا خوبصورتی ہے کیا اثر ہے۔ کیا حسن ہے۔ کیا سحر ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس میں کوئی خوبصورتی محسوس نہیں ہوئی۔ بھاری سی

آواز ہے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آواز والی خوبصورت ہے یا نہیں ہے۔ تمہارے دماغ میں کیڑے ضرور پڑ گئے ہیں۔ سمجھے اور میں ان کیڑوں کو جھاڑنا اچھی طرح جانتی ہوں"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ کو کیا ہو جاتا ہے۔ آپ اتنی سمجھدار ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں آپ عمران صاحب کی سکیم کو یقیناً سمجھ گئی ہوں گی کہ وہ اس ماریا کی چھٹی کرا کے اسے تل ابیب پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ یہاں اسے ٹریس کر کے اس سے وہاں کی معلومات حاصل کی جا سکیں اور آپ اس بات کو سمجھنے کے باوجود غصہ کھا رہی ہیں"۔۔۔ اس بار صفدر نے قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کا کیا اعتبار کہ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے اور کیا جھوٹ"۔ جولیا نے قدرے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہارنگ نے صدر سے بات کر لی تب"۔۔۔ شکیل نے کہا۔

"تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ماریا کو واپس نہیں بھجوائے گا۔ اس صورت میں مجھے ہی اس سے ملاقات کے لئے وہاں جانا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ نے ماریا کے سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے۔ یہ ضروری تو ہے

کہ وہ اسی فلیٹ میں ہی واپس آئے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"موجودہ حالات میں تو کوئی چیز بھی ضروری نہیں ہے سب کچھ صرف امکانات پر منحصر ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس فلیٹ میں پہلے سے ہی پہنچ جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسے وہاں سے آنے میں کچھ وقت لگے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کل تک یہاں پہنچے اور میں چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ سے زیادہ چار دیواری کے اندر ہی رہیں کیونکہ اس وقت جی پی فائیو اور ڈومیری گروپ دونوں پاگل کتوں کی طرح ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل صاحب آپ فوراً پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جائیں۔ صدر صاحب نے ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور کون کون شامل ہو رہا ہے میٹنگ میں"---- کرنل ڈیوڈ نے

پوچھا۔

"ایک کارمن خاتون مس ڈومیری شامل ہو رہی ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بھی"---- ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد اس کے جسم پر نیا لباس تھا اور اس کی سرکاری کار تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتے ہی اسے خصوصی میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے وہاں ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ کو بیٹھے دیکھ کر سر ہلایا۔ پھر وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا جہاں سے صدر اندر داخل ہونے تھے اور وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد صدر اندر داخل ہوئے تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اور کرنل ڈیوڈ دونوں نے انہیں فوجی سیلوٹ کئے جبکہ ڈومیری نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"---- صدر نے کہا اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد کرنل ڈیوڈ، ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ بھی بیٹھ گئے۔

"میں نے یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مقصد کے لئے کال کی ہے کیونکہ میری انتہائی کوشش کے باوجود ہمارا لانگ برڈ کا منصوبہ راز

نہیں رہ سکا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف یہاں تک پہنچ گئی ہے بلکہ وہ اصل منصوبے تک بھی پہنچ گئی اور آپ سب لوگ صرف بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے ہیں۔ لانگ برڈ کا یہ منصوبہ اسرائیل کے لئے جس قدر اہم ہے شاید اس کا تصور بھی آپ لوگوں کے ذہن میں نہ ہو گا"۔ صدر نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو بار ہمارا ان سے ٹکراؤ ہوا ہے اور اتفاق ہے کہ دونوں بار ہی وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن بہرحال ایسا کب تک ہو گا۔ ہم اس بار یقیناً انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب رہیں گے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس کہاں ہے۔ میں نے اس بار شروع سے آخر تک اسے اس طرح راز رکھا کہ میرے سائے تک کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے حتیٰ کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میری پرسنل سیکرٹری کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کرنے کی لئے ہم نے تل ابیب کی شمال مشرقی پہاڑیوں پر ملٹری کا باقاعدہ انتہائی سخت پہرہ لگوا دیا اور ظاہر یہ کیا کہ یہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان سب کوششوں کے باوجود عمران کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کمپلیکس کہاں ہے اور اب یقیناً وہ پوری قوت سے اس پر چڑھ دوڑے گا جبکہ کمپلیکس کو مکمل ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا

عرصہ رہ گیا ہے۔ اگر ایک ماہ تک کسی طرح یہ کمپلیکس ان کی دستبرد سے بچ جائے تو ہم کامیاب ہو جائیں گے"---- صدر نے کہا۔

"تو کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں ہے جناب"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ واقعی اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہی ہے اور اسی لئے اس نے ان پہاڑیوں کے گرد باقاعدہ جی پی فائیو کی خصوصی ٹیمیں نگرانی کے لئے لگائی ہوئی تھیں تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں تک پہنچ جائیں تو اسے فوری اطلاع مل سکے۔

"نہیں۔ وہاں نہیں ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ سے جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا یہ منصوبہ کس طرح ناکام ہوا ہے"---- صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور ڈومیری دونوں کرنل شیفرڈ کی طرف دیکھنے لگے۔

آپ بتائیں کہ یہ سب کیسے ہوا"---- صدر نے کرنل شیفرڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ان پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ تھا لیکن ان کا کنٹرول ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھا۔ میں نے اپنے خاص آدمی وہاں تعینات کئے ہوئے تھے تاکہ مجھے مسلسل اور فوری رپورٹیں ملتی رہیں۔ پہاڑیوں پر موجود فوج کا کنٹرول آفس ہم نے فال بلز پارک میں بنایا ہوا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح براہ راست پہاڑیوں پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ وہ لامحالہ اس کنٹرول آفس سے اپنے مطلب کے آدمی

تلاش کر کے ان کے میک اپ میں پہاڑیوں میں داخل ہو گی اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر لیں گے چنانچہ ہم نے اس کنٹرول آفس میں خفیہ کیمرے نصب کر دیئے تھے۔ گذشتہ روز مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور ایک مرد اس آفس میں داخل ہوئے اور وہاں کے انچارج کرنل کلارک کو اس کے خصوصی آفس میں بے ہوش کر کے نکل گئے ہیں۔ اس پر میں چونکا اور میں نے ان خصوصی کیمروں کی فلم چیک کی تو انکشاف ہوا کہ ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اس کرنل کلارک کی حماقت کی وجہ سے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کمپلیکس نہیں ہے اور یہ سب کچھ ایک ٹریپ ہے۔ ایک جال ہے اس سلسلے میں وہ آفس سے ایک فائل بھی ساتھ لے گئے ہیں اس فائل کے بارے میں مجھے بھی علم نہ تھا کیونکہ اس فائل میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اپنے آفیسرز کو ہدایات جاری کی گئی تھیں جن میں یہ اشارے موجود تھے کہ یہاں کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے وہ فلم اور رپورٹ فوری طور پر صدر صاحب کو پیش کر دی"---- ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیڈن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس فلم کو دیکھنے کے بعد یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ واقعی یہ ٹریپ ناکام ہو گیا ہے اور کرنل کلارک کا کورٹ مارشل ہو چکا ہے اور اسے اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ لیکن بہرحال یہ ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں اپنی جگہ مطمئن تھا کہ عمران

اور اس کے ساتھی بہرحال اصل ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ پھر اچانک ایک اور اطلاع آئی اور میں سر پکڑ کر رہ گیا"---- صدر نے کہا۔

"کیسی اطلاع جناب"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل ٹارگٹ کا علم ہو گیا ہے تو اب اسے آپ سے چھپانا حماقت ہے۔ اسی لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے تاکہ نئی صورت حال کے مطابق نئی منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس تل ابیب سے تقریباً ایک سو کلو میٹر دور ایک قصبے الجوف میں انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے۔ بظاہر اوپر پھلوں کے درخت ہیں لیکن نیچے یہ کمپلیکس موجود ہے۔ وہاں پہلے سے ایک انڈر گراؤنڈ لیبارٹری موجود تھی جسے استعمال میں لایا گیا اور کمپلیکس کے انچارج اسرائیل کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر بارنگ ہیں اور لانگ برڈ انہی کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر بارنگ اور اس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر بارنگ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ان کی بینائی چھن گئی ہے۔ اس لئے انہیں ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں الجوف میں اراضی دے کر وہاں سیٹل کر دیا گیا ہے اور وہ اب ریٹائرمنٹ لائف گزار رہے ہیں تاکہ بارنگ کی طرف سے سب مطمئن رہیں کہ وہ وہاں واقعی ایک ریٹائر لائف گزار رہے ہیں لیکن وہ نابینا نہیں ہیں

اور وہ کمپلیکس پر انتہائی تیزی سے کام کر رہے ہیں ان کا رابطہ صرف میرے ساتھ ہے آج اچانک انہوں نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ میں ان کی سیکرٹری ماریا کی واپسی کا حکم واپس لے لوں کیونکہ ماریا ان کے تمام امور کی دیکھ بھال کرتی ہے اور ماریا کے بغیر وہ سکون سے کام نہ کر سکیں گے میں یہ بات سن کے بیحد حیران ہوا۔ کیونکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ان کی کوئی سیکرٹری ماریا بھی ہے اور نہ ہی میں نے انہیں ماریا کی واپسی کا کوئی حکم دیا تھا میرے یہ بات کہنے پر انہوں نے بتایا کہ میں انہیں خود کال کر کے کہا تھا کہ ماریا کو سیکورٹی مقاصد کے تحت واپس تل ابیب بھجوا دیا جائے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے تو انہیں سرے سے کال ہی نہیں کیا گیا تو پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے ان کی سیکرٹری ماریا کو ایک کال گریٹ لینڈ سے موصول ہوئی اس کال کے مطابق گریٹ لینڈ کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بات کر رہا تھا اور اس نے ماریا سے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے ہی انکار کر دیا اور کہا کہ وہ بیمار ہیں اور آرام کر رہے ہیں اور ڈاکٹروں نے انہیں بات کرنے سے منع کر رکھا ہے اس پر اس سیکرٹری نے ان سے بات کی تو میں نے ان سے بات کی اور ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی کال کے متعلق .. بات تھی اس پر میں بیحد پریشان ہوا میں نے ڈاکٹر ہارنگ کی بات سننے کے بعد اپنے سیکرٹری سے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا

نمبر ٹریس کر کے انہیں کال کریں اور ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی تھی اور کیا ان کا سیکرٹری سٹرنگ ہے۔ میرے سیکرٹری نے جب ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کال کیا تو وہاں سے بتایا گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن تو ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے یورپ کے کسی ملک میں گئے ہوئے ہیں اور ان کا پہلے ایک سیکرٹری سٹرنگ ہوتا تھا لیکن آج کل وہ ان کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی ہے۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن اور میری طرف سے تمام کالیں اس علی عمران کی طرف سے کی گئی ہیں اور اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس کا انچارج ہے اور میں نے اسے راز رکھنے کے لئے جو بھی کوششیں کی ہیں وہ سب فضول ثابت ہوئی ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ڈاکٹر ہارنگ کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ لانگ برڈ کمپلیکس کو مکمل طور پر سیل کر دیں اور خود بھی باہر رہنے کی بجائے کمپلیکس کے اندر رہیں اور جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا تب تک کسی بھی صورت میں اور کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہ کیا جائے چاہے میں خود بھی اسے اوپن کرنے کے احکامات دوں۔ انہوں نے کسی کے احکامات نہیں ماننے اور مجھ سمیت انہوں نے باہر کی دنیا سے ہر قسم کا رابطہ ختم کر دینا ہے۔ میں بھی ان سے کوڈ کے تحت بات کیا کروں گا۔ اس کے بعد میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے کہ ان نئے حالات میں نئے انداز کی منصوبہ

بندی کی جا سکے"۔۔۔۔ صدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ عمران اس سیکرٹری ماریا کو واپس تل ابیب کیوں بھجوانا چاہتا تھا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ بات تو اب بچے کی سمجھ میں بھی آ سکتی ہے کہ وہ ماریا سے لانگ برڈ کمپلیکس کی مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا"۔۔۔۔ صدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے شاید خود ہی احساس ہو گیا تھا کہ اس کا سوال انتہائی احمقانہ ہے جبکہ ڈومیری کرنل ڈیوڈ کی شرمندگی پر طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

"جناب صدر۔ لانگ برڈ کمپلیکس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے چند لمحوں بعد کہا۔

"سوری۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہیں"۔۔۔۔ صدر نے سرد لہجے میں جواب دیا تو اس بار کرنل ڈیوڈ ڈومیری کے چہرے پر ابھر آنے والے کھسیانے پن کے تاثرات پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب صدر۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ [illegible] عمران اور اس کے ساتھی قصبہ الجوف کو نشانہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ قصبہ الجوف میں ملٹری اور بلیک ماسک کے دستے [illegible]"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"[illegible] کرنل کلارک کی وجہ سے [illegible] انتہائی [illegible]

ناکام ہو گیا ہے۔ اس لئے ویری سوری۔ اب ملٹری کو وہاں تعینات نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک بلیک ماسک کا تعلق ہے اسے اس سیٹ اپ سے یکسر علیحدہ کر دیا گیا ہے اس کے چیف کرنل رچرڈ نے کرنل ڈیوڈ کو ناکام کرنے اور الجھانے کے لئے باقاعدہ سازش کی جس کا ثبوت کرنل ڈیوڈ نے میرے سامنے پیش کر دیا۔ یہ سازش ایسی تھی جس سے عمران فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے کرنل رچرڈ کا کورٹ مارشل کر دیا گیا اور انہیں سزا دے دی گئی اور بلیک ماسک کو بھی علیحدہ کر دیا گیا اس لئے بلیک ماسک کا نیا چیف اس میٹنگ میں شامل نہیں ہے"۔ صدر نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"آپ لوگوں کو یہاں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی جامع اور فول پروف منصوبہ بندی کی جائے۔ اس سلسلے میں آپ کیا تجاویز پیش کرتے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"سر۔ یقیناً آپ کے ذہن میں بھی کوئی خاص پلان ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی کامیاب پلان ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میرے ذہن میں ایک پلان ہے اور وہ پلان یہ ہے کہ قصبہ الجوف کی باقاعدہ ناکہ بندی کر دی جائے۔ وہاں کے تمام باشندوں کو جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ دس ہزار ہو گی۔ فوری طور پر وہاں سے

نکال کر کسی فوجی چھاؤنی میں شفٹ کر دیا جائے اور پورے قصبہ الجوف میں کسی بھی انسان کا کسی بھی ذریعے سے داخلہ بند کر دیا جائے اور یہ سب کچھ اس وقت تک قائم رکھا جائے' جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس میں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ لگ جائے گا اور ہم ایک ماہ تک اس سیٹ اپ کو آسانی سے قائم رکھ سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ گستاخی معاف۔ اس سیٹ اپ میں الٹا عمران اور اس کے ساتھیوں کو حفاظتی کور مہیا ہو جائے گا"---- ڈومیری نے کہا تو صدر مملکت بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔ آپ اپنی بات کی مکمل وضاحت کریں"---- صدر نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں بھی ماہر ہیں اور آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں بھی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ وہاں ان کا ٹارگٹ ہے۔ اس لئے وہاں اگر ناکہ بندی کی گئی تو لامحالہ وہ اپنے قدو قامت کے افراد کو اغوا کر کے ان کی جگہ لے لیں گے اور ناکہ بندی کرنے والے یہی سمجھتے رہیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل نہیں ہو سکے جبکہ وہ اندر کے لوگوں کے میک اپ میں پہلے میں موجود رہیں گے اور اس طرح الٹا انہیں مکمل حفاظتی کور مل جائے گا اور وہ انتہائی آسانی اور اطمینان سے کمپلیکس کو تباہ کرنے کی پلاننگ کرتے رہیں گے"---- ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی معقول ہے۔ لیکن پھر کیا کیا جائے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ آپ وہاں جیسے بھی حالات ہیں انہیں ویسے ہی رہنے دیں البتہ جس رہائش گاہ میں ڈاکٹر ہارنگ رہتے تھے وہ میرے اور میرے گروپ کے حوالے کر دیں۔ ڈاکٹر ہارنگ کا فوٹو ہمیں مہیا کر دیا جائے تو میرے گروپ کا ایک آدمی ڈاکٹر ہارنگ بن جائے گا جبکہ میں اور میرے گروپ کے آدمی اس رہائش گاہ کے دوسرے ملازمین کی جگہ لے لیں گے۔ عمران کو یقیناً معلوم نہ ہو گا کہ ڈاکٹر ہارنگ نے آپ سے بات کی ہے اور اس کی تمام پلاننگ سامنے آ گئی ہے۔ میری ساتھی عورت ماریا بن کر تل ابیب میں اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گی۔ اس طرح عمران یہی سمجھتا رہے گا کہ اس کی بات چیت چیک نہیں ہو سکی۔ وہ لازماً میری ساتھی عورت سے اس کمپلیکس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو میری ساتھی عورت اسے بتا دے گی کہ ایسا کوئی کمپلیکس وہاں موجود نہیں ہے اس کے باوجود بھی اگر وہ ڈاکٹر ہارنگ سے ملنے وہاں آیا تو ہم اسے سنبھال لیں گے جبکہ جی پی فائیو تل ابیب میں اسے تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے"---- ڈومیری نے کہا۔

"عمران کو تم ابھی پوری طرح نہیں جانتی۔ چونکہ وہ ماریا سے بات کر چکا ہے۔ اس لئے تمہاری ساتھی عورت کے بولتے ہی وہ سمجھ جائے گا کہ یہ ماریا نہیں ہے۔ اس طرح سارا سیٹ اپ بے کار ہو کر

رہ جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ درست کہہ رہے ہیں۔ عمران واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے ویسے مس ڈومیری کی تجویز مجھے پسند آئی ہے اس طرح عمران کو واقعی ٹریپ کیا جاسکتا ہے۔ اگر اصل ماریا کو واپس بھجوا دیا جائے تو وہ ٹریپ ہو جائے گی جبکہ ماریا کے متعلق مجھے یہ معلوم ہے کہ اسے صرف اتنا معلوم ہے لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے لیکن کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں۔ اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور ڈاکٹر ہارنگ کے کمپلیکس میں مستقل طور پر شفٹ ہو جانے کی وجہ سے اب ماریا وہاں واقعی بے کار ہو چکی ہے۔ اسے واپس بھجوایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ ماریا کی رہائش گاہ کو اگر گھیر لیا جائے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سارے وہاں نہیں آئیں گے جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا کہ اسے پکڑنے کی کوشش کی جارہی ہے اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کی بات چیت کا علم ہو چکا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے قطعاً اس بات کا علم نہ ہو اور وہ یہی سمجھ کر الجوف پہنچے کہ وہاں ڈاکٹر ہارنگ سے مل کر وہ لانگ برڈ کو تباہ کر سکتا ہے۔ وہاں چونکہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت پہنچے گا اس لئے اسے آسانی سے موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ اس کی بات ڈاکٹر ہارنگ سے بھی تو ہو چکی ہے اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کے روپ میں وہ دوسرے کی آواز سنتے ہی سمجھ جائے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہاں ان کی رہائش گاہ میں پہنچنے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں نقلی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کے بعد وہ پھنس جائے گا۔ پھر اسے آسانی سے گرفتار کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ایک بار وہ وہاں پہنچ جائے۔ پھر اس کی زندہ واپسی نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"جناب۔ اگر مس ڈومیری وہاں ہوئی تو وہ آسانی سے انہیں یرغمال بنا کر وہاں سے نکل جائے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو صدر چونک پڑے۔

"ہاں۔ کرنل ڈیوڈ واقعی اس عمران سے کافی واقف ہیں اور ان کی بات درست ہے لیکن اس کا کیا حل کیا جائے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری تجویز کے مطابق جس کمرے میں عمران کی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کرائی جائے وہاں ایسا سسٹم ایڈجسٹ کیا جائے کہ وہ وہاں سے باہر نہ نکل سکے اس کے لئے اگر ہمیں اس نقلی ڈاکٹر ہارنگ کی قربانی بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ایک بار اسے یا اس کے ساتھیوں کو پہنچنے تو دیں پھر دیکھیں میں کیا کرتی ہوں۔ میں وہاں ایسا سسٹم نصب

کروں گی کہ وہ سب ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر مس ڈومیری اپنے ساتھیوں سمیت وہاں رہائش گاہ پر منتقل ہو جائیں ماریا کو واپس اس کے فلیٹ پر بھجوا دیا جاتا ہے اور اسے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں کی جائے گی جبکہ ملٹری انٹیلی جنس کے آدمی ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے گرد عام لوگوں کے روپ میں پہرہ دیں گے اور وہ ڈومیری کی ماتحتی میں کام کریں گے جبکہ کرنل ڈیوڈ قصبے سے باہر تل ابیب میں یا قصبے کے گرد جہاں بھی وہ چاہیں آزادی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کریں اور ان کا خاتمہ کریں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ سیکرٹری ماریا تو اس عمران کو بتا دے گی کہ ڈاکٹر ہارنگ کمپلیکس میں شفٹ ہو چکے ہیں پھر وہ ساری صورت حال سمجھ جائے گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسے ہدایات دینی ہوں گی کہ وہ صرف یہی بتائے کہ صدر کے حکم پر اسے واپس بھجوایا گیا ہے اور بس۔ اس کے علاوہ وہ جو کچھ جانتی ہے بے شک بتا دے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس ماریا کی رہائش کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری کرنل ڈیوڈ۔ اس بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ کیوں کہ اس طرح لازماً آپ عمران کو یا اس کے ساتھی کو جو ماریہ سے

ملنے جائے گا وہاں گھیرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح سارا سیٹ اپ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ آپ اپنے طور پر عمران کو تلاش کر کے ختم کریں"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

شام کے اندھیرے گہرے ہو رہے تھے جب عمران نے چار منزلہ رہائشی پارک پلازہ کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا بھی نیچے اتر گئی۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ دونوں ہی اس وقت مقامی میک اپ میں تھے عمران نے ماریا کے فلیٹ کا فون نمبر معلوم کر کے اسے فون کیا تھا گو اس کی کوئی بات نہ ہوئی تھی کیونکہ دوسری طرف سے ماریا نے جیسے ہی ہیلو کہا عمران نے رسیور رکھ دیا تھا کیونکہ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ماریا واپس فلیٹ پہنچ گئی ہے یا نہیں اور ماریا کی آواز سن کر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ماریا واپس آ چکی ہے۔ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچنے کے بعد وہ فلیٹ نمبر اٹھارہ کی طرف بڑھنے لگے۔ فلیٹ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا اور باہر لگی ہوئی نیم پلیٹ پر ماریا کا نام بھی موجود تھا۔ عمران نے نیم پلیٹ کے نیچے موجود

ڈور فون کا کال بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"---- ڈور مائیک سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

"ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی سے ہے مائیکل اور مس فلورا"---- عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ دروازے پر واقعی ایک خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی ہوئی تھی لیکن اس کے جسم پر انتہائی مختصر سا لباس تھا۔ جولیا کا چہرہ اسے اور اس کے لباس کو دیکھ کر بے اختیار بگڑ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ مس فلورا ہیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اندر آجایئے۔ میں باتھ روم جا رہی تھی"---- ماریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک طرف کو ہٹ گئی تو عمران نے جولیا کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر پہلے جولیا اور اس کے بعد عمران فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ ماریا نے فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا یہ لگژری فلیٹ تھا۔ اس میں باقاعدہ ڈرائینگ روم بھی موجود تھا اور فلیٹ کی ساخت ساؤنڈ پروف تھی۔ ماریا دروازہ بند کر کے انہیں ڈرائینگ روم میں لے گئی۔

"تشریف رکھیں۔ میں گاؤن پہن کر آتی ہوں"---- ماریا نے کہا اور واپس چلی گئی۔

"خاصی سمجھدار اور شریف لڑکی ہے"---- عمران نے بڑے تعریف بھرے انداز میں کہا۔

"اگر اتنی ہی شریف ہوتی تو گاؤن پہن کر بھی دروازہ کھول سکتی تھی میں جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کی شرافت کو"---- جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر شاید تمہیں دیکھ کر اسے اپنی اوقات معلوم ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی اوقات"---- جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"یہی کہ جو تمہارے ساتھ آرہا ہے وہ بھلا اس سے کیسے متاثر ہو سکتا ہے"---- عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یو نانسنس۔ فضول باتیں مت کیا کرو"---- جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے درپردہ اس کی تعریف کی ہے اور ظاہر ہے عمران کے منہ سے یہ تعریف سننے کے بعد اس کا رد عمل یہی ہو سکتا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا اسی لمحے ماریا اندر داخل ہوئی اس نے اب گاؤن پہنا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور تین جام رکھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ مس ماریا۔ ویری سوری۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہم ڈیوٹی کے دوران کوئی چیز نہیں پیتے"---- عمران نے کہا تو ماریا اس طرح حیران

ہو کر عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"حیرت ہے۔ شراب پینے میں ڈیوٹی کیسے حارج ہو سکتی ہے"۔ ماریا نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"حارج ہونے کی بات نہیں۔ اصول کی بات ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال فرمائیے"---- ماریا نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ کنفرم کرنے آئے ہیں کہ صدر صاحب کے حکم کی تعمیل ہوئی ہے کہ نہیں"---- عمران نے کہا۔

"آپ فون پر بھی پوچھ سکتے تھے"---- ماریا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کھولی اور ایک جام آدھا شراب سے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر جام اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"کل سے آج شام تک ہم فون کرتے رہے لیکن یہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہیں کیا تھا اس لئے اب ہمیں خود آنا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے واپس آئی ہوں۔ سامان وغیرہ بھی تو پیک کرنا تھا۔ ویسے صدر صاحب نے میرے ساتھ بیحد زیادتی کی ہے کہ مجھے واپس بھجوا دیا ہے لیکن میں بہرحال کیا کر سکتی ہوں"---- ماریا نے

شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ سیکورٹی کی وجہ سے ہو رہا ہے مس ماریا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہاں اسرائیل کے کس قدر اہم پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی وہاں انتہائی اہم کمپلیکس ہے"---- ماریا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"کس چیز کا کمپلیکس ہے مس ماریا۔ آپ کو تو علم ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے کیونکہ میں تو ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ڈاکٹر ہارنگ ریٹائر ہو چکے ہیں ویسے ڈاکٹر ہارنگ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ کوئی خاص قسم کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے جس کا نام لانگ برڈ رکھا گیا ہے اور اس لئے اسے لانگ برڈ کمپلیکس کہتے ہیں"۔ ماریا نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ ہی اس کمپلیکس کے انچارج ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ تو آنکھوں سے معذور ہیں اور ویسے بھی بیمار رہتے ہیں البتہ وہ کبھی کبھی اس کمپلیکس میں جاتے ضرور ہیں کیونکہ وہاں کے سائنس دان بعض اوقات انہیں مشورے کے لئے بلا لیتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر تو اس کمپلیکس کا کوئی خصوصی راستہ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے جاتا ہو گا کیونکہ معذور آدمی کو باہر سے جاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہو گی"---- عمران نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ جب بھی ڈاکٹر ہارنگ جاتے تھے تو ایک سیاہ رنگ کی کار آتی تھی جس کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے ہوتے تھے۔ ڈاکٹر ہارنگ اس کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے چلے جاتے تھے اور پھر یہی کار انہیں چھوڑ جاتی تھی"---- ماریا نے جواب دیا۔

"آپ کتنے عرصے سے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی مجھے چار سال ہو گئے ہیں جب ڈاکٹر ہارنگ ٹھیک تھے تب بھی میں ان کی سیکرٹری تھی"---- ماریا نے جواب دیا۔

"اور اس سے پہلے وہ کہاں کام کرتے تھے"---- عمران نے پوچھا۔

"اسرائیل کی نیشنل لیبارٹری میں"---- ماریا نے جواب دیا۔

"وہاں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر کتنے ملازم ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"لیکن یہ باتیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"---- ماریا نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی مجھے دراصل یہ خیال آ رہا ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر ہارنگ کو پریشانی ہو گی اس لئے میرا خیال ہے کہ میں اپنی

رپورٹ میں یہ سفارش بھی کر دوں آپ کو دوبارہ وہاں بھیج دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ آپ کی بیحد مہربانی ہوگی کیونکہ یہاں بغیر کسی کام کے میں یقیناً مرجانے کی حد تک بور ہو جاؤں گی اور ویسے بھی اب مجھے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے"---- ماریا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تو پھر بتائیں کہ وہاں کتنے ملازم ہیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی میرے علاوہ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ چار مرد مالی' ڈرائیور' خانساماں اور بٹلر ہے جبکہ دو عورتوں میں سے ایک صفائی وغیرہ کا انتظام کرتی ہے اور دوسری ڈاکٹر ہارنگ کی لائبریری سنبھالتی ہے اور ان کے نوٹس وغیرہ ٹائپ کرتی ہے وہ سائنس میں ماسٹر ڈگری رکھتی ہے اور ڈاکٹر ہارنگ کی اسسٹنٹ ہے"---- ماریا نے جواب دیا۔

"اس کا کیا نام ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"گریسی نام ہے اس کا۔ نوجوان لڑکی ہے"---- ماریا نے جواب دیا۔

"او کے۔ مس ماریا اب اجازت دیں۔ آپ کا بہت سا وقت لیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ میں بھی تو یہاں اکیلے رہ کر بور ہی ہوتی۔ آپ سے باتوں میں کچھ وقت گزر گیا"---- ماریا نے اٹھ کر

مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا اسے گڈ بائی کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آگئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس ماریا کے متعلق"---- جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسا خیال"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا یہ اصل ماریا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اصل ہے۔ میں اس سے فون پر بات کر چکا ہوں۔ اگر یہ اصل نہ ہوتی تو میں فوراً پہچان جاتا لیکن تمہارے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا"---- عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ جس طرح اطمینان سے وہ سب کچھ بتائے چلی جا رہی تھی اس سے لگتا تھا کہ معاملات مشکوک ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ اس پر تشدد کرنا پڑتا۔ تب وہ یہ سب کچھ بتاتی"۔ عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر اہم پراجیکٹ کے بارے میں جو اس قدر خفیہ رکھا جا رہا ہو اجنبیوں کو کون اس طرح اطمینان سے بتاتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا لیکن پھر دو باتوں کی وجہ سے میں نے یہ خیال ترک کر دیا ایک تو یہ کہ ماریا نے سوائے اس پراجیکٹ کے درست نام کے کہ اس کا نام لانگ برڈ پراجیکٹ نہیں بلکہ لانگ برڈ کمپلیکس ہے اس بارے میں اور کیا

بتایا ہے زیادہ سے زیادہ یہی کہ ڈاکٹر ہارنگ کار میں بیٹھ کر وہاں جاتا ہے
اس کا مطلب ہے کہ یہ پراجیکٹ اسی قصبے سے کچھ فاصلے پر ہو گا اور
دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر ہارنگ وہاں جاتا رہتا ہے لیکن یہ معمولی باتیں
ہیں اس بارے میں کوئی تفصیل نہ وہ جانتی ہے اور نہ اس نے بتائی اور
تیسری بات یہ کہ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے اس کا مطلب
ہے کہ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ دشمن یا اجنبی نہیں ہیں"---- عمران
نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن میرے ذہن میں بہرحال خلش موجود
ہے تمہارا دعویٰ ہے کہ تم سچ جھوٹ کو پرکھ لیتے ہو تمہارا کیا خیال ہے
کہ ماریا نے جو کچھ بتایا ہے وہ حرف بحرف سچ ہے"---- جولیا نے
لفٹ کے نیچے پہنچنے پر باہر آتے ہوئے کہا۔

"صرف دو تین مرحلوں پر اس کی زبان معمولی سی لڑکھڑائی ہے۔
اس کے جواب میں برجستگی نہیں تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ
شاید سو فیصد سچ نہیں بول رہی باقی جو کچھ اس نے بتایا ہے وہ سچ ہی
ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کون سے مرحلے"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک تو اس کار کے رنگ اور شیشوں کی بات کرتے ہوئے اس
کے جواب میں روانی اور برجستگی نہیں تھی' دوسرا ڈاکٹر ہارنگ کے
ملازموں کے بارے میں اس نے محتاط اور سوچ کر بتایا تھا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں اس نے یا تو جھوٹ بولا ہے

پھر اس کو ان سوالوں کی توقع نہ تھی اس لئے اسے سوچنا پڑا"۔ عمران
نے پارکنگ میں پہنچ کر کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے"---- جولیا نے کار کی سائیڈ سیٹ
پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب باقی گفتگو ڈاکٹر ہارنگ سے ہو گی"---- عمران نے جواب
دیا اور کار سٹارٹ کر کے وہ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر لے آیا اور
اس نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک پبلک فون بوتھ کے قریب
روکا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس نے جیب سے سکے نکال کر
بوتھ میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس"---- دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"---- عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں
کہا۔

"اوہ لیس۔ جیکب بول رہا ہوں"---- دوسری طرف سے صفدر
نے جواب دیا۔

"مال پوائنٹ کراس پر پہنچا دو۔ لیکن مال کو ہر صورت میں مکمل اور
صحیح طریقے سے پیک ہونا چاہئے"---- عمران نے کہا۔

"کس وقت ڈلیوری دینی ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ابھی رات کو لیکن احتیاط کرنا۔ مخالف بزنس مین چیکنگ بھی کر
سکتا ہے"---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس مڑ کر
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا

دی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر کو کہہ دیا ہے وہ لوگ تیار ہو کر اس چوک پر پہنچ جائیں گے جہاں سے الجوف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ ہم وہاں ان کا انتظار کریں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ درختوں میں گھرے ہوئے ایک خاصے بڑے کیبن کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ساتھ ہی میز پر اس نے ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا اور وہ بار بار ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ چند لمحوں بعد یکلخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی میجر براؤن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایک مرد اور ایک عورت ماریا سے ملنے کے لئے اس کے فلیٹ میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس کی

سیکورٹی سے متعلق بتایا ہے۔ اوور"---- دوسری طرف سے میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ اسی طرح خوشامدانہ تھا شاید کرنل ڈیوڈ سے بات کرتے ہوئے اسے خوشامدانہ لہجے میں بات کرنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں ان کے درمیان۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ یہ فلیٹ ساؤنڈ پروف ہے۔ اوور"۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"اوور ویری سیڈ۔ کیا ضرورت ہے فلیٹوں کو ساؤنڈ پروف بنانے کی۔ احمق لوگ۔ نانسنس۔ بہرحال تم ان کا خیال رکھو اور پلازہ سے باہر اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ جس کار میں آئے ہیں اس کار کے بمپر کے نیچے کاشن پوائنٹ فکس کر دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ لوگ واپس پریذیڈنٹ ہاؤس جاتے ہیں یا نہیں اور پھر مجھے ان کے متعلق ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہو لیکن ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ انہیں معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے اگر وہ تمہارے یا تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تو میں تم سب کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا سمجھے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو شکایت نہ ہو گی۔ اوور"---- میجر براؤن نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"شکایت ہوئی تو گولی مار دوں گا۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا اس نے اپنے طور پر ماریا کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں اور اس طرح اس نے اس پلازہ کا کھوج لگایا تھا جہاں ماریا کا فلیٹ تھا۔ اس کا تو دل چاہ رہا تھا کہ وہ ماریا کی جگہ جی پی فائیو کی عورت کو بھیج دیتا لیکن اسے معلوم تھا کہ صدر مملکت کی سخت ترین ہدایت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ماریا پر کسی طرح بھی شک نہ پڑنا چاہئے اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا البتہ اس نے میجر براؤن کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ ماریا کے ساتھ والا فلیٹ لے کر وہاں رہے اور ماریا سے ملنے کے لئے آنے والوں کی نگرانی کر کے اسے رپورٹ دے اور پھر جیسے ہی اسے اطلاع ملی کہ ماریا واپس فلیٹ پر پہنچ گئی ہے تو وہ اپنے پلان کے مطابق یہاں اس کیبن میں آ گیا تھا اور اب میجر براؤن کی طرف سے پہلی رپورٹ آئی تھی۔ کرنل ڈیوڈ کو یقین تھا کہ ماریا سے ملنے والا مرد لازماً عمران ہو گا اور اس کی ساتھی عورت جولیا ہو گی اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ میجر براؤن کو حکم دے دے کہ یہ پورا پلازہ ہی بموں سے اڑا دے لیکن ظاہر ہے کہ وہ صدر مملکت کی وجہ سے مجبور تھا اور اس کے ساتھ ساتھ کیپٹن رینڈل اپنے گروپ کے ساتھ اس سڑک کے پاس موجود تھا جو مین روڈ سے نکل کر قصبہ الجوف کی طرف جاتی تھی اس کے علاوہ جی پی فائیو کا ایک خصوصی گروپ جس کا انچارج کیپٹن پال تھا۔ الجوف قصبے میں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے قریب بھی موجود تھا کرنل ڈیوڈ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس

کے ساتھیوں کو ہر قیمت پر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہلاک کر دے گا کیونکہ اس کے بعد ظاہر ہے کریڈٹ ڈومیری کو شفٹ ہو جانا تھا جس نے رہائش گاہ پر قبضہ کر رکھا تھا وہ خود اس وقت الجوف قصبے کے قریب ایک کیبن میں موجود تھا تاکہ صورت حال کو موقع پر کنٹرول بھی کر سکے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر دوبارہ گود میں رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"---- میجر براؤن کی خوشامدانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر وہ مرد اور عورت اس پلازہ سے نکل کر اب اس سڑک کی طرف بڑھ رہے ہیں جو شہر سے باہر جاتی ہے۔ میرا گروپ ان کا تعاقب کر رہا ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"احمق آدمی۔ شہر سے تو ہر سمت میں سڑکیں جاتی ہیں کونسی سمت کو وہ جا رہے ہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر اس سمت میں جہاں سے الجوف کی طرف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تعاقب جاری رکھو۔ انتہائی احتیاط کے ساتھ۔ اگر تم

نے ذرا سی بھی غفلت دکھائی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے اور جب یہ لوگ اس سڑک پر پہنچیں جہاں سے الجوف کو سڑک نکلتی ہے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا تاکہ میں کیپٹن رینڈل کو بروقت الرٹ کر سکوں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"---- دوسری طرف سے میجر براؤن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ کیبن سے باہر اس کا ڈرائیور موجود تھا۔

"ہیرسن"---- کرنل ڈیوڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"---- ہیرسن نے یکلخت اٹن شن ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گاڑی تیار رکھو ہم کسی بھی لمحے روانہ ہو سکتے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ گاڑی تیار ہے سر۔ بالکل او کے ہے سر"۔ ڈرائیور نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر کال آنا شروع ہوگی تو اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا اس بار چونکہ وہ کھڑا تھا اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر گود میں نہ رکھا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"---- میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ان کی کار اس چوک کے قریب سڑک کے کنارے رک گئی ہے شاید انہیں کسی کا انتظار ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کس چوک کے کنارے۔ تفصیل سے بتاؤ احمق آدمی۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اس چوک کے قریب جناب جہاں سے الجوف کو سڑک جاتی ہے۔ اوور"---- میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تم پوری طرح محتاط رہنا جیسے ہی اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے اس کے بعد میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا سمجھے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹہلنا شروع کر دیا اور پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ چونک کر رکا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے بٹن آن کر کے تیز لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- چند لمحوں بعد کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"تیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی تھوڑی دیر بعد الجوف جانے والی سڑک پر پہنچنے ہی والے ہیں ابھی میجر براؤن کی کال آئی ہے اس نے بتایا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت ایک کار میں سوار اس چوک کے قریب پہنچ کر رک گئے ہیں جہاں سے سڑک الجوف کو نکلتی ہے یقیناً اب اسے اپنے ساتھیوں کا انتظار ہو گا اس کے ساتھی جیسے ہی آئیں گے وہ الجوف کی طرف روانہ ہو جائیں گے اس وقت میجر براؤن مجھے کال کرے گا اور میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں سر۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ نئی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور اپنے نام کی کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مودبانہ تھا۔

"پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی الجوف کی طرف آنے والے ہیں۔ اگر وہ کسی بھی طرح کیپٹن رینڈل گروپ سے

یچ نکلے تو پھر تمہیں انہیں سنبھالنا پڑے گا۔ انہیں کسی صورت بھی ڈاکٹر ہارنگ ہاؤس میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"---- کیپٹن پال نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہیں مزید اطلاع دوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا پھر تقریباً دس بارہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر کی کال آنا شروع ہو گئی اور کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"---- میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کار شہر کی طرف سے آکر ان کے قریب رکی ہے اس کار کے رکتے ہی پہلے والی کار میں موجود مرد اور عورت دونوں کار سے اتر آئے۔ دوسری کار سے تین آدمی اترے ہیں اور وہ سب اس وقت آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کاروں کے رنگ۔ ماڈل اور نمبر بتاؤ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور میجر براؤن نے بتایا کہ دونوں کاروں کے رنگ

نیلے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماڈل' کمپنی اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں کرنل۔ اوور"---- میجر براؤن نے جواب دیا۔

"تم سب ایک ہی کار میں ہو۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"جب یہ لوگ الجوف کی طرف بڑھیں تو مجھے رپورٹ دینا اور تم نے ان سے کافی پیچھے رہنا ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر تقریباً دس منٹ بعد دوبارہ کال آ گئی تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"---- میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ دونوں کاریں الجوف کی طرف بڑھ گئی ہیں۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بجلی کی سی تیزی سے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر

دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسرے لمحے کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد عمران سمیت پانچ ہے دو کاروں میں الجوف کی طرف آ رہے ہیں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کاروں کے رنگ، ماڈل اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ان دونوں کاروں پر اکٹھے میزائل فائر کر دو۔ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دو اور کاریں میزائلوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد بھی اگر ان میں سے کوئی بچ نکلنے اور بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے گولیوں سے اڑا دو پوری احتیاط اور ذمہ داری سے یہ آپریشن مکمل کرنا۔ خبردار انہیں معمولی سا بھی شبہ نہیں پڑنا چاہئے اور جب آپریشن مکمل ہو جائے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے دوبارہ اپنی مخصوص

فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی۔ اس کے چہرے کے اعصاب جوش اور اضطراب کی وجہ سے تھرتھرا رہے تھے آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اس کی نظریں اس طرح ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں جیسے یہ ٹرانسمیٹر ٹی وی سکرین ہو اور اس پر ایکشن سے پر ایڈونچر فلم دکھائی جا رہی ہو۔ وہ تصور ہی تصور میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کو الجوف کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی بھی تصور کی آنکھ سے نظر آ رہے تھے جو سڑک کے دونوں اطراف میں میزائل گنیں اٹھائے ان کاروں کی تاک میں تھے جبکہ عقب میں میجر براؤن کی کار آ رہی تھی۔ تمام تصور اس کے ذہن میں روز روشن کی طرح واضح نظر آ رہا تھا۔ پھر اس حالت میں نجانے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں میں اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بولو کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بولو۔ مارے گئے یہ شیطان۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ دونوں کاریں ہٹ ہو گئی ہیں دونوں کاروں کے پرخچے اڑ گئے ہیں اور ان میں سوار افراد کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں ان کے جسموں کے ٹکڑے دور دور تک پھیلے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب

ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"کوئی بچ تو نہیں سکا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ بچ نکلنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا ہم نے دونوں کاروں پر بارہ میزائل اکٹھے فائر کر دیئے تھے۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ نیوز۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آخر کار یہ کارنامہ جی پی فائیو کے حصے میں ہی آیا۔ ویری گڈ۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔

"جلدی چلو ہیرس۔ جلدی چلو۔ ہم جیت گئے ہیں۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ جلدی چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے کار کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر انتہائی تیزی سے قصبہ الجوف جانے والی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کرنل ڈیوڈ کا انگ انگ مسرت سے کانپ رہا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں صدر مملکت سے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ لے رہا تھا مسرت سے اس کی باچھیں اس طرح کھلی ہوئی تھی کہ

پورے چہرے پر دانت اور ہونٹ پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس وقت اس کی حالت واقعی قابل دید تھی کار انتہائی تیز رفتاری سے کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر دھول اڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"جہاں کیپٹن رینڈل موجود ہے وہاں جانا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"---- ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار سڑک پر پہنچ کر بائیں طرف مڑ گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کرنل ڈیوڈ کو دور سے سرچ لائٹوں کی تیز روشنی نظر آنے لگ گئی اور کرنل ڈیوڈ حالانکہ پہلے بھی سیدھا اور اکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن ان روشنیوں کو دیکھ کر وہ اور زیادہ اکڑ کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے آدمی موجود تھے درختوں پر اس طرح سرچ لائٹیں نصب کر دی گئی تھیں کہ ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی تھی سامنے سڑک سے ہٹ کر کھیتوں میں دو کاروں کے جلے ہوئے اور ٹیڑھے میڑھے ڈھانچے پڑے ہوئے تھے۔ دور دور تک کاروں کے پرزے اور انسانی جسموں کے حصے بھی پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا تو سامنے کھڑے کیپٹن رینڈل نے فوجی انداز میں سلوٹ کیا۔ کیپٹن رینڈل کے چہرے پر بھی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویل ڈن کیپٹن رینڈل۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام

دیا ہے۔ ویل ڈن۔ تمہیں تمہارے اس کارنامے کا یقیناً انعام ملے گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے باقاعدہ آگے بڑھ کر کیپٹن رینڈل کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل کا سینہ خوشی سے پھول گیا۔

"تھینک یو سر۔ یہ سب کچھ آپ کی بہترین پلاننگ اور ہدایات کے مطابق ہی ہوا ہے اصل کریڈٹ تو آپ کا ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے کیپٹن رینڈل نے جو کچھ کہا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔

"ان کی لاشوں کو اکٹھا کراؤ تاکہ ان کی پہچان ہو سکے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں صرف آپ کے انتظار میں تھا تاکہ آپ پچویشن کو دیکھ سکیں۔ اس لئے میں نے سرچ لائٹیں بھی لگوا دی تھیں"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کر کے سڑک پر رکھے جائیں اور پھر اس کے حکم پر اس کے گروپ کے آدمی تیزی سے آگے بڑھ گئے تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد لاشوں کے دور دور تک بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کئے گئے اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر انہیں اس طرح رکھا گیا کہ کسی حد تک لاشیں نظر آنے لگ جائیں عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم شیطان۔ تم آخر کار ہلاک ہو ہی گئے۔ تم ناقابل تسخیر سمجھے

جاتے تھے لیکن دیکھو کرنل ڈیوڈ نے آخر کار تمہیں تسخیر کر ہی لیا تم مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہودی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے لیکن دیکھو۔ آج تم کس طرح یہودیوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گئے ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران ہے جناب"---- کیپٹن رینڈل نے کرنل ڈیوڈ کی بڑبڑاہٹ سن کر قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی عمران ہے جس کی دہشت سے دنیا کانپتی رہتی تھی جس کی ذہانت کا کوئی جواب نہ تھا اور جو ہمیشہ کامیاب رہتا تھا لیکن دیکھو آج یہ کیسے بے بس پڑا ہوا ہے کہاں گئی اس کی ذہانت۔ کہاں گئی اس کی دہشت۔ کرنل ڈیوڈ نے بوٹ سے عمران کے سر کو ہلکی سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ عمران اصل چہرے میں تو نہ ہو گا۔ وہ لازماً میک اپ میں ہو گا۔ مگر یہ تو اصل چہرہ ہے"---- کیپٹن رینڈل نے آہستہ سے ڈرتے ڈرتے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ پھر واقعی۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے کا رنگ اور کیفیات کیپٹن رینڈل کا فقرہ سنتے ہی اس قدر تیزی سے بدلی تھیں کہ شاید گرگٹ بھی اس قدر تیزی سے رنگ نہ بدل سکتا ہوگا۔

"لیکن جناب۔ میرا خیال ہے کہ ماسک میک اپ تھا جو جل گیا ہے۔ یہ دیکھیں۔ یہ ماسک کے جلنے کے نشانات"---- کیپٹن رینڈل

نے کرنل ڈیوڈ کی کیفیت بدلتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نشان تو ہے لیکن پھر بھی۔ یہ۔ یہ تو گڑبڑ ہو سکتی ہے وہ۔ وہ۔ میجر براؤن کہاں ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ پیچھے پیچھے آ جائے وہ کہاں ہے۔ ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔ کہاں ہے ٹرانسمیٹر"۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی پہلے سے مختلف ہو گئی تھی پہلے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت، کامیابی اور اطمینان کے تاثرات تھے لیکن اب اس کا چہرہ ستا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ذہن پر شک کی گرہ پڑ گئی تھی اور ظاہر ہے اب اس گرہ نے آکاش بیل کی طرح پھیلتے ہی چلے جانا تھا۔

"ادھر جناب۔ ادھر کار میں نصب ہے جناب۔ ادھر وہ کار کھڑی ہے"---- کیپٹن رینڈل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر خود بھی وہ کار کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا۔ جیسے اس کا ارادہ ہو کر وہ کار چلا کر یہاں کرنل ڈیوڈ کے پاس لے آئے گا لیکن کرنل ڈیوڈ بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"جلدی کرو۔ میجر براؤن کی فریکوئنسی ملاؤ"---- کار کا دروازہ کھول کر کرنل ڈیوڈ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا اور پھر ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- چند لمحوں بعد براؤن کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کہاں ہو تم۔ تمہیں میں نے کہا تھا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے پیچھے یہاں کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر آؤ۔ لیکن تم ابھی تک یہاں کیوں نہیں پہنچے۔ جواب دو۔ کیوں نہیں پہنچے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کار اچانک خراب ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا سر۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"وہ تو مارے جا چکے ہیں لیکن عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ دستیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کا باقی آدھی چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ سب مقامی میک اپ میں تھے لیکن سر وہ ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا۔ اوور"---- میجر براؤن نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اندھیرے میں اچانک روشنی کی کرن نظر آ گئی ہو۔

"یس سر۔ میں نے خود قریب سے دیکھا تھا سر۔ اوور"---- میجر براؤن نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیپٹن رینڈل کی بات درست ہے اس کا ماسک جل گیا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ جلدی کرو کار ٹھیک کر کے آؤ۔ اوور''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ کوشش کر رہا ہوں سر۔ اوور''۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ واقعی ماسک میک اپ میں تھے اور میزائل کی وجہ سے ماسک جل گیا۔ اس لئے اس کا اصل چہرہ نظر آنے لگ گیا ہے۔ او کے۔ اٹھاؤ ان لاشوں کو اور گاڑی میں ڈالو۔ ہم نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے تاکہ وہاں انہیں اچھی طرح جوڑ کر اس کے بعد صدر صاحب کو کال کر کے اس عظیم کامیابی کی اطلاع دوں''۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں دوبارہ مسرت عود کر آئی تھی۔

''یس سر۔ یس سر۔ لیکن پھر میجر براؤن کو یہاں بلانے کی کیا ضرورت ہے سر۔ اسے بھی ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا حکم دے دیں اور وہ کیپٹن پال بھی شاید انتظار کر رہا ہو گا''۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

''ہاں واقعی ٹھیک ہے۔ تم ہدایات کی تکمیل کرو۔ میں انہیں کال کرتا ہوں''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس بار چونکہ میجر براؤن کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اس نے صرف بٹن آن کیا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے [illegible] دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور''۔۔۔۔ میجر براؤن کے لہجے میں حیرت تھی۔ شاید اتنی جلدی اسے دوبارہ کال آنے پر حیرت ہو رہی تھی۔

''تمہاری کار ٹھیک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اوور''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ تقریباً ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ اوور''۔۔۔۔ میجر براؤن نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ کار ٹھیک کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر کیپٹن پال کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ یو اوور''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔۔۔۔ چند لمحوں بعد پال کی آواز سنائی دی۔

''کیپٹن پال۔ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے اور اس شیطان اور اس کی پوری ٹیم کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ اب ہم لاشوں سمیت واپس ہیڈ کوارٹر جا رہے ہیں۔ تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہیں پہنچ جاؤ۔ اب تمہارے وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور''۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کامیابی مبارک ہو سر۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن پال نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور کار سے باہر نکل آیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے عقب میں کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی اپنی اپنی کاروں اور جیپوں میں آ رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے کیپٹن پال اور اس کے ساتھی تھے کیونکہ ان کی روانگی سے پہلے ہی وہ وہاں پہنچ گئے تھے۔ دو جیپوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں اور یہ قافلہ اس طرح ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے فاتحین کسی بڑی سلطنت کو فتح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک جاتے ہیں۔ کرنل ڈیوڈ اپنی کار کی عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور پھر صدر کو کال کر کے اپنی اس عظیم کامیابی کی خبر سنائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت رات کافی پڑ چکی تھی اور ہو سکتا ہے کہ صدر صاحب اپنی خوابگاہ میں چلے گئے ہوں لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ اتنی بڑی اور دھماکہ خیز خبر ہے کہ صدر صاحب ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آخر کار یہ قافلہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے لاشوں کو بڑے ہال میں جوڑ کر رکھنے کے احکامات دیئے اور خود وہ تیزی سے اپنے دفتر کی طرف دوڑ پڑا۔ دفتر پہنچ کر وہ اپنی بڑی سی

دفتری میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید ملٹری سیکرٹری ڈیوٹی ختم کر کے واپس چلا گیا تھا اور اب اس کی جگہ پرسنل سیکرٹری نے لے لی تھی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب سے بات کرائیں۔ میں انہیں تاریخ کی سب سے بڑی خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صاحب تو اپنی خوابگاہ میں جا چکے ہیں جناب۔ آپ صبح فون کر لیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق لڑکی۔ تم کیا سمجھ رہی ہو کہ میں بکواس کر رہا ہوں۔ فوراً بات کراؤ میری صدر صاحب سے۔ انہیں کہو کہ کرنل ڈیوڈ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ جلدی بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں سر"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے اس بری طرح چیخنے کی وجہ سے شاید پرسنل سیکرٹری گھبرا گئی تھی۔

"ہیلو"۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر۔ مبارک ہو سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو گیا ہے سر۔ ان کی لاشیں اس وقت میرے ہیڈکوارٹر میں موجود ہیں سر۔ آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں سر"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"۔۔۔ صدر کے لہجے میں بھی حیرت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والی کیفیت نمایاں تھی۔

"یس سر۔ میں نے مکمل تصدیق کر لی سر"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ماریا کے فلیٹ کی نگرانی سے لے کر الجوف میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیکنگ کی پوری تفصیل بتائی اور پھر میجر براؤن کی نگرانی اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر پہنچنے کے بعد ان پر میزائل فائرنگ اور پھر ان کی لاشوں کی پہچان سے لے کر ہیڈکوارٹر تک واپس پہنچنے کے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو تم نے دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم پوری دنیا کے یہودیوں کے ہیرو بن گئے ہو۔ تمہیں اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ۔ میں آرہا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت میں ہیلی کاپٹر میں آرہا ہوں دوسری طرف سے صدر کے لہجے میں بھی یکلخت بے پناہ مسرت ابھر آئی تھی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔ اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں ہیڈکوارٹر پہنچ رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا ہیلی کاپٹر پہنچے فوراً مجھے اطلاع دو"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیزی سے عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صدر صاحب کی آمد سے پہلے اپنا لباس تبدیل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ اس لباس پر شکنیں بھی پڑ گئی تھیں اور مٹی بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے کمرے سے باہر آیا تو انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر ہیڈکوارٹر میں اترنے والا ہے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور تیزی

سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جب ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر پہنچا تو اسی لمحے صدر صاحب کا ہیلی کاپٹر بھی ہیلی پیڈ پر اترا اور پھر صدر صاحب ہیلی کاپٹر سے باہر آئے تو کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے موجود اس کے ہیڈ کوارٹر کے افراد نے مل کر فوجی سیلوٹ کیا۔

"ویل ڈن کرنل ڈیوڈ۔ ویل ڈن"۔۔۔۔ صدر صاحب نے سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کا کریڈٹ ہے جناب۔ اگر آپ عمران کو قصبہ الجوف کی طرف جانے والے راستے پر ٹریپ کرنے کی انتہائی کامیاب پلاننگ نہ بتاتے تو یہ کبھی نہ مارے جا سکتے ہیں جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے باچھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو صدر صاحب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ صدر صاحب کو ساتھ لے کر اس بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ ٹکڑے اکٹھے کر رکھے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے غور سے لاشوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میزائلوں سے ان سب کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ یہ دیکھئے صاحب۔ یہ ہے عمران کی لاش اور اس کا جلا ہوا چہرہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ۔ یہ سب مردوں کی لاشیں ہیں جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ اس کی لاش نہیں ملی"۔ صدر

نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"نہیں سر۔ شاید وہ پیچھے رہ گئی ہو گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں اچانک دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ میجر براؤن نے پہلے رپورٹ دیتے ہوئے بھی بتایا تھا کہ عمران جب ماریا سے ملنے گیا تھا تو اس کے ساتھ عورت بھی تھی اور وہ دونوں قصبہ الجوف کی طرف نکلنے والی سڑک کے چوک پر آئے تھے لیکن انہیں واقعی نہ ہی کسی عورت کی لاش ملی تھی اور نہ ہی عورت کی لاش کا کوئی ٹکڑا ملا تھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ یہ جوتے آپ نے دیکھے ہیں۔ یہ تو جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ دیکھیں۔ ان کے تلووں کے نیچے جی پی فائیو کی مخصوص مہر"۔۔۔۔ صدر نے ایک سالم جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ ایک ہی لاش کے پیروں میں سالم جوتے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ یہ تو۔ یہ تو واقعی جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی کیونکہ جوتے کے تلووں میں جی پی فائیو کی مہر موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ شروع سے ہی جی پی فائیو کے لئے مخصوص یونیفارم اور جوتے خصوصی طور پر تیار کرا رہا تھا اور ان پر باقاعدہ جی پی فائیو کا مہریں لگی ہوئی تھیں اور اس وقت یہی مہریں اس کی نظروں کے سامنے تھیں۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کرنل ڈیوڈ کہ تمہارے ساتھ دھوکہ

ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ یہ تمہارے اپنے آدمیوں کی لاشیں ہیں"۔۔۔۔ صدر صاحب کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ تلخی تھی۔

"میجر براؤن کہاں ہے۔ کہاں ہے میجر براؤن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیپٹن رینڈل کا چہرہ بھی بری طرح لٹکا ہوا تھا۔

"وہ تو نہیں پہنچے جناب"۔۔۔۔ ہیڈ کوارٹر انچارج نے کہا۔

"نہیں پہنچے۔ کیا مطلب۔ وہ راستے میں بھی نہیں ملے۔ ان کی کار خراب ہوتی تو وہ راستے میں مل جاتے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"راستے میں تو وہ نہیں تھے جناب اور یہاں بھی نہیں پہنچے"۔ اس بار کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"پھر یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں کرنل ڈیوڈ۔ بلکہ تمہارے میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً اپنی نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے تمہارے اس میجر براؤن کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہو گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہوا ہو گا۔ نانسنس۔ کیا یہ کارنامہ سر انجام دیا ہے تم نے۔ یہ کارنامہ ہے تمہارا کہ اپنے ہی آدمیوں کی لاشوں کی نمائش لگا رکھی ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس اپنے ہیلی کاپٹر کی

طرف مڑ گئے۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت بھی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹکا ہوا تھا اور آنکھوں کے آگے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور جسم برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔

"تمہارے اس کارنامے کی وجہ سے اب واقعی لانگ برڈ کمپلیکس شدید خطرے میں آ گیا ہے۔ اب اس عمران کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ماریا جھوٹ بول رہی ہے اور یہ سب ٹریپ ہے نانسنس۔ احمق آدمی"۔ صدر نے کہا۔ وہ اپنا وقار اور مرتبہ بھول کر باقاعدہ گالیاں دینے پر اتر آئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ خاموش رہا اور پھر صدر تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ویسے ہی کسی بت کی طرح کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھی بھی دم سادھے خاموش کھڑے تھے۔

"لعنت ہے مجھ پر۔ لعنت ہے تم سب پر۔ کہاں مر گیا ہے وہ میجر براؤن۔ وہ خوشامدی۔ احمق میجر پورا پورا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دفتر میں جا کر بلک بلک کر رو دے۔ اس قدر بے عزتی اور توہین اس کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جس قدر غصہ صدر کو آیا ہوا ہے شاید اب اس کا کورٹ مارشل ہو جائے لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ چوٹ تو بہرحال ہو ہی گئی تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ بات اسے صدر کے آنے سے پہلے سمجھ

آجاتی تو وہ اس قدر بے عزت نہ ہوتا۔ اس نے خوشی میں نہ ہی جوتے دیکھے تھے اور نہ ہی اس بات کا خیال کیا تھا کہ ان لاشوں میں کسی عورت کی لاش نہیں ہے اور پھر دفتر میں پہنچتے ہی اسے کیپٹن رینڈل پر غصہ آگیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس نانسنس۔ احمق کیپٹن رینڈل کو بھیجو میرے پاس۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر اس طرح زور سے پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"نانسنس۔ احمق"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر خوف نمایاں تھا۔ وہ اندر داخل ہو کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میزائلوں سے کاروں کو اڑانے والے۔ تمہارے گلے میں تو پھولوں کا ہار ہونا چاہئے' تمہارے سینے پر بہادری کا تمغہ ہونا چاہئے۔ تم چیک نہیں کر سکتے تھے کہ کون آ رہا ہے کاروں میں احمق آدمی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں بات کا آغاز کیا اور بات کا اختتام غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کیا۔

"جناب۔ یہ غلطی میجر براؤن کی ہے۔ وہ انہی کاروں میں کیوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ رہا تھا۔ اب اندھیرے میں تو یہی سمجھا جا سکتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"غلطی تو واقعی اس کی ہے لیکن یہ ہوا کیسے۔ یہ تو پتہ چلے۔ وہ تو آخر تک بات کرتا رہا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا غصہ قدرے کم ہو گیا تھا۔

"اس کی جگہ وہ عمران بات کرتا رہا ہو گا سر"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں واقعی وہی بات کرتا رہا ہو گا۔ ویری سیڈ۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہے۔ یہ تو واقعی پرابلم ہے کیسے پہچانا جائے کہ کون بات کر رہا ہے۔ ویری سیڈ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ لیکن اب کیا ہو گا اب تو وہ شیطان وہاں پہنچ بھی گیا ہو گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ الجوف جا کر اس نے جدوجہد تو کرنی ہے۔ اگر ہم پورے الجوف کو گھیر لیں اور فل آپریشن شروع کر دیں تو لازماً وہ پھنس جائے گا"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تم نے عقل مندی والی بات کی ہے۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ لیکن وہ تو یقیناً ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہوا ہو گا اور وہاں ڈومیری نے اسے قابو کر لیا ہو گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ آخر میں پھر

ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"جناب۔ اب وہ سمجھ گیا ہو گا کہ اس کے خلاف جال بچھایا گیا ہے۔ اب وہ آسانی سے کسی کے قابو میں نہیں آسکتا ہے۔ اس لئے اسے گھیرا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ واقعی یہ ٹھیک ہے۔ یہاں ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھنے کی بجائے اسے پکڑنا چاہئے اور اب میں نے اسے لازماً پکڑنا ہے۔ اب میں اسے پکڑ کر زندہ صدر صاحب کے سامنے پیش کروں گا زندہ۔ تاکہ صدر صاحب کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے۔ وقتی طور پر غلطی ہو جانا اور بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صدر صاحب اس طرح سب کے سامنے مجھے گالیاں دینا شروع کر دیا۔ مجھے احمق اور نانسنس کہیں۔ میں ان پر ثابت کر دوں گا کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور بات کے آخر میں اس نے زور سے میز پر مکہ مارا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے میرے ہاتھ سے بچ کر نکلتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل اطمینان کا ایک طویل سانس لیتا ہوا مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو بدل دی تھی اور یہی بات اس کے لئے باعث اطمینان تھی۔ کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو نہ

بدلتی تو وہ اسے گولی بھی مار سکتا تھا اور اسی وجہ سے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں لانگ برڈ کمپلیکس کے سلسلے کا انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس سیلڈ

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

- لانگ برڈ کمپلیکس کو اس طرح سیلڈ کر دیا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سیلڈ کمپلیکس میں داخلے کیلئے ٹکریں مارتے رہ گئے لیکن ــــ ؟
- عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل اور جان توڑ جدوجہد ــــ مگر اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا ــــ ؟
- کرنل ڈیوڈ۔ مادام ڈومیری اور عمران کے درمیان سیلڈ کمپلیکس میں داخلے اور اُسے تباہ کرنے کیلئے ہونے والی خوفناک اور بھیانک جنگ۔ ایک ایسی جنگ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں ہر لمحے موت کے بھیانک جبڑوں میں پھنسی رہیں۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس میں داخل ہونے اور اُسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ــــ یا ــــ آخرکار خود ان پر زندگی کے دروازے سیلڈ کر دیئے گئے۔

بے پناہ مسلسل اور تیز ایکشن۔ خون کو منجمد کر دینے والا سسپنس

انتہائی جان لیوا، تیز اور خوفناک جدوجہد سے بھرپور۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک منفرد کہانی

ویل ڈن

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم اے

ویل ڈن ــــ ایک ایسا لفظ جس کے حصول کیلئے عمران نے بے پناہ محنت کی مگر ــــ ؟

ویل ڈن ــــ سوپر فیاض کی زندگی کا سب سے انوکھا لفظ ــــ ؟

سوپر فیاض ــــ جس نے وزارت خارجہ سے ایک اہم ترین فائل چوری کر لی اور سوپر فیاض کو غدار قرار دے دیا گیا۔ کیا واقعی سوپر فیاض غدار تھا۔ ؟

فائل ــــ جس کی برآمدگی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے سرتوڑ کوششیں کیں مگر ــــ ؟

فائل ــــ جس کی برآمدگی سے عمران جیسا شخص بھی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا ــــ کیوں ــــ ؟

سوپر فیاض ــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرموں سے فائل برآمد کر لی ــــ مگر عین آخری لمحے فائل غائب ہو گئی۔

فائل ــــ جس کی برآمدگی کیلئے عمران اور سوپر فیاض کے درمیان صلاحیتوں کی حیرت انگیز دوڑ ــــ ویل ڈن کا لفظ کس نے کہا اور کس کے حصے میں آیا ــــ ؟

انتہائی حیرت انگیز اور چونکا دینے والا انجام۔ بے پناہ سسپنس۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ثاقب پراجیکٹ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

ثاقب پراجیکٹ ـــــ پاکیشیا کا ایک ایسا منصوبہ جس سے پاکیشیا کا روشن مستقبل وابستہ تھا لیکن اس پراجیکٹ کو ہائی جیک کر لیا گیا۔

ثاقب پراجیکٹ ـــــ ایک عظیم پراجیکٹ جسے کافرستانی ایجنٹوں نے اس طرح ہائی جیک کر لیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بسی سے منہ دیکھتی رہ گئی ـــــ کیوں ـــــ ؟

کرنل سہوترا ـــــ کافرستان کی سپیشل ایجنسی کا چیف ـــ ایک ایسا ایجنٹ جس نے پاکیشیا کا اہم ترین پراجیکٹ اس طرح ہائی جیک کیا کہ پاکیشیائی حکومت کے ساتھ ساتھ شوگرانی حکومت بھی بے بس ہو کر رہ گئی۔

کرنل سہوترا ـــــ ایک ایسا کافرستانی ایجنٹ جس نے اپنی صلاحیتوں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو واضح شکست دے دی ـــ ایک بھرپور کردار۔

کرنل راٹھور ـــ کافرستان کی بلیک ایجنسی کا چیف ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عین ناک کے نیچے سے ثاقب پراجیکٹ ہائی جیک کر لیا اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے ـــ ایک ایسا ایجنٹ جو واقعی عمران کی ٹکر کا ثابت ہوا۔

ثاقب پراجیکٹ ـــ جس کے پیچھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مسلسل بھاگتی رہی لیکن انجام سوائے واضح ناکامی کے اور کچھ نہ نکلا۔

ثاقب پراجیکٹ ـــ ایک ایسا پراجیکٹ جس کے پیچھے بھاگتے ہوئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر راستہ بلاک کر دیا گیا۔

ثاقب پراجیکٹ ـــ ایک ایسا پراجیکٹ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیلنج بن کر رہ گیا مگر ـــ ؟

ثاقب پراجیکٹ ـــ جس کے حصول کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہر کوشش ناکامی سے دوچار ہو گئی اور ایکسٹو نے بھی آخر کار عمران کی واضح ناکامی کا اعلان کر دیا۔

- کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں ناکام ہو گئے تھے ؟
- کیا اس بار فتح کافرستانی ایجنٹوں کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی ؟
- بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس ـــ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور مسلسل اور جان لیوا جدوجہد پر مبنی ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے جاسوسی ادب کا شاہکار ناول کہلانے کا حقدار ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بلیک تھنڈر سلسلے کا ایک دلچسپ اور منفرد ناول

ٹرومین

مصنف ـــــــــــ مظہر کلیم ایم اے

- بلیک تھنڈر کا گریڈون ایجنٹ ٹرومین عمران سے ذاتی انتقام لینے کی غرض سے ایک بار پھر مقابلے پر اتر آیا۔
- ٹرومین جس نے عمران کو ہلاک کرنے کیلئے اپنی پوری کوششیں صرف کر دیں مگر ۔۔۔ ؟
- مادام فونا ـــــ ایک پیشہ ور قاتل جو ٹرومین کے ساتھ ہی عمران کے قتل کا مشن لے کر آئی ـــــ ایک دلچسپ کردار۔
- ٹرومین اور مادام فونا عمران کو قتل کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو گئے اور ٹرومین اور مادام فونا کے درمیان خوفناک اور جان لیوا مقابلہ۔ کیوں ؟
- ٹرومین جب عمران کے مقابلے پر آیا تو اس کی ساری صلاحیتیں کند ہو کر رہ گئیں اور وہ بری طرح ناکام ہو کر عمران کے قدموں میں آگرا ـــــ کیوں اور کیسے ـــ ؟
- عمران جس نے بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا، مگر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ـــــ کیوں ـــــ ؟
- ڈیتھ اسکوارڈ ـــ جو بلیک تھنڈر کی طرف سے ٹرومین اور عمران کے قتل کا مشن لے کر آیا مگر وہ جوانا کے دوست تھے اور پھر جوانا اپنے دوستوں کیلئے عمران سے الجھ پڑا ـــــ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔
- کیا ٹرومین واقعی ناکام ایجنٹ ثابت ہوا یا ـــــ ؟ ایک منفرد انداز کی کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور منفرد کہانی

لیڈیز مشن

مُصنف ـــــــــــ مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جس کی تکمیل کے لئے لیڈیز ایجنٹوں نے پاکیشیا پر یورش کر دی ـــــ وہ مشن کیا تھا ـــــ ؟
- جینی کوسینر ـــ ایک ایسی سیکرٹ ایجنٹ جس نے خود جدید [illegible] اور اس کے ساتھیوں سے مل کر اپنا تعارف کرایا اور ـــ ؟
- ورتھا ـــ ایک اور سپر ایجنٹ جو قتل و غارت میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ وہ بھی مشن کی تکمیل چاہتی تھی۔
- بانو ـــ ایک حیرت انگیز مقامی لڑکی ـــ جو اچانک جن [illegible] میدان کارزار میں کود پڑی ـــــ بانو کون تھی ـــــ ؟
- بانو ـــــ جو بظاہر ایک عام گھریلو لڑکی تھی۔ لیکن اس کی کارروائی [illegible] نے سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی مات دے دی۔
- ورتھا اور جینی کوسینر جب حرکت میں آئیں تو ان کے مقابلے میں عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے بانو میدان میں اتر دی۔ کیوں ؟

ایک ایسی حیرت انگیز، دلچسپ اور انوکھی کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس بھی [illegible]

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

لاسٹ فائٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

بہادرستان ۔ پاکیشیا کا ہمسایہ ملک جہاں روسیاہ نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا تھا اور لاکھوں بہادرستانی مجاہد اس غلامی سے نجات حاصل کرنے کیلئے طویل جہاد میں مصروف تھے ۔

بہادرستان ۔ جس کے باغیرت اور بہادر باشندوں نے روسیاہ جیسی سپر پاور کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا مگر ——— ؟

لاسٹ فائٹ ۔ روسیاہ کا ایک ایسا خوفناک منصوبہ جس کی تکمیل کے ساتھ ہی لاکھوں بہادرستانی مجاہدین ایک لمحے میں شہید ہو جاتے اور بہادرستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روسیاہ کا غلام بن جاتا ——— ؟

لاسٹ فائٹ ۔ ایک ایسا خفیہ منصوبہ جس میں روسیاہ کا جدید ترین قاتل ہتھیار استعمال ہونا تھا لیکن بہادرستانی مجاہدین اس منصوبے سے واقف ہو جانے کے باوجود بے بس تھے ۔ ——— کیوں ——— ؟

لاسٹ فائٹ ۔ جسے روکنے کیلئے بہادرستانی مجاہدین نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مدد کی درخواست کی اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران لاکھوں مجاہدین کی زندگیاں بچانے کے لئے دیوانہ وار موت کے دہانے میں کود پڑے ۔

جی ۔ ٹی ۔ ون ۔ وہ قاتل ہتھیار جس کی لیبارٹری بہادرستان کے ایسے علاقے میں قائم تھی جہاں تک پہنچنا ہی ناممکن تھا مگر عمران اور اس کے ساتھی ہر ناممکن کو ممکن بنا دینے کے قائل تھے ۔ کیا وہ واقعی اس ناممکن کو ممکن بنا سکے ——— ؟

ھرات ۔ بہادرستان کا ایک ایسا شہر جہاں روسیاہ کی ایک خاص ایجنسی کا کنٹرول تھا اور جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کیلئے اسے واقعی موت کا شہر بنا دیا ۔

ھرات ۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی روسیاہیوں سے اپنی جانیں بچانے کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کرتے رہے مگر ——— ؟

لالہ ۔ ایک خوبصورت بہادرستانی لڑکی ۔ ایک ایسا کردار جس نے لاسٹ فائٹ میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ۔

لالہ ۔ جسے عمران نے جان بوجھ کر یقینی موت کے حوالے کر دیا مگر تنویر سے اس کی موت برداشت نہ ہو سکی اور تنویر لالہ کو بچانے کیلئے دیوانہ وار موت کے دہانے میں کود گیا کیا لالہ کو بچایا جا سکا یا تنویر خود بھی موت کا شکار ہو گیا ——— ؟

لاسٹ فائٹ ۔ بہادرستانی شہروں ۔ بلند و بالا اور انتہائی دشوار گذار پہاڑوں میں لڑی جانے والی ایک ایسی لڑائی جہاں ہر قدم صرف موت کی طرف ہی اٹھتا تھا ——— ہر لمحہ موت کا ہی لمحہ بن گیا تھا ۔

لاسٹ فائٹ ۔ لاکھوں بہادرستانی مجاہدین کو موت سے بچانے کے لئے لڑی جانے والی ایسی جنگ جس کا انجام بہرحال موت ہی تھا یقینی اور لازمی موت ۔ مگر کس کی موت ——— عمران اور اس کے ساتھیوں کی یا ——— ؟

لاسٹ فائٹ ۔ بے پناہ اور جان توڑ جدوجہد پر مبنی ایک ایسی کہانی جسے پڑھنے کے بعد ہمت ۔ حوصلے ۔ جذبے اور بہادری کے نئے معنی آشکارا ہوتے ہیں ۔ انتہائی خوفناک حد تک تیز رفتار ایکشن ۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس ۔ منفرد انداز میں لکھا گیا ایک ایسا ایڈونچر جو جاسوسی ادب میں ہمیشہ یادگار رہے گا ۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول

ریڈ ڈاٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ ڈاٹ ــــ ایک ایسی تنظیم، جس نے سر رحمان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا ــــ کیوں ــــ؟
- ریڈ ڈاٹ ــــ ایک ایسی تنظیم جس نے پاکیشیا کو مرکز بنا کر پوری دنیا کے کروڑوں عوام کو جیتے جی موت کے گھاٹ اتار دینے کا پلان بنایا۔ لیکن اس کے باوجود ایکسٹو اس خوفناک پلان سے بے خبر رہا ــــ کیوں؟

ریڈ ڈاٹ ــــ روسیاہ کے خوفناک ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم ــــ جو بظاہر منشیات کی سمگلنگ کرتی تھی مگر ــــ؟

ریڈ ڈاٹ ــــ جس نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا ــــ اور پھر عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران زندہ لاشوں میں تبدیل ہوتے گئے ــــ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔

ریڈ ڈاٹ ــــ جس کی وجہ سے جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے غداری پر آمادہ ہو گئی ــــ کیا واقعی جولیا نے غداری کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انجام تک پہنچا دیا ــــ؟

- وہ لمحہ ــــ جب عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس زندہ لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھی اور جولیا روسیاہی ایجنٹ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی ــــ کیا واقعی جولیا اس حد تک چلی گئی تھی ــــ؟
- وہ لمحہ ــــ جب عمران اور پوری سیکرٹ سروس کے سامنے ایکسٹو نے جولیا کے سر پر سہرا باندھ دیا ــــ جی ہاں! سہرا ــــ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین لمحہ ــــ؟
- کیا ریڈ ڈاٹ اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئی یا ــــ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام۔

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

روح کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ناقابل یقین ایکشن سے بھرپور

ایک ایسی منفرد کہانی، جو آپ کو یقیناً چونکا دے گی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

تھنڈر کو انجام تک پہنچانے کے لئے میدان عمل میں کود پڑے گا۔ بے فکر رہیں۔ عمران کو اپنی ذمہ داری کا بخوبی احساس ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سیالکوٹ سے طارق عزیز صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "سناکس" بیحد پسند آیا۔ ویسے بھی آپ کی تحریریں مجھے بیحد پسند ہیں۔ آپ ناولوں کے نام بھی بیحد دلکش اور پرکشش رکھتے ہیں۔ میں بھی اپنے خط میں آپ کے لئے چند نام لکھ رہا ہوں امید ہے آپ کو بیحد پسند آئیں گے"۔

محترم طارق عزیز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے ناولوں کے جو نام لکھے ہیں وہ واقعی اچھے ہیں لیکن یہ نام یا ان کے حصے میرے سابقہ ناولوں میں استعمال ہو چکے ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں مزید کوشش کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے"---- جولیا نے اچانک کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی چیک کر لیا ہے۔ شاید یہ اس ماریا والے پلازے سے ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں"---- عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارا ماریا کے پاس پہنچنا چیک کر لیا گیا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"نہ صرف چیک کر لیا گیا بلکہ اب تو مجھے خیال آ رہا ہے کہ یہ سب ہمارے خلاف باقاعدہ ٹریپ کا حصہ ہے"---- عمران نے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"انہیں کور کرنا پڑے گا پھر ہی سب کچھ سامنے آ سکے گا لیکن ابھی نہیں۔ شہر سے باہر نکل کر"---- عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار جیسے ہی ایک موڑ مڑی عمران

نے بجلی کی سی تیزی سے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"تم اندر ہی رہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد ان کے تعاقب میں آنے والی سیاہ رنگ کی کار بھی موڑ کاٹ کر آگے آئی اور پھر اس کی بریکیں لگنے کی آواز سنائی دی۔ شاید انہوں نے عمران کی کار کو اچانک سائیڈ پر کھڑے دیکھ لیا تھا لیکن وہ ذرا آگے جا کر سائیڈ پر رک گئی۔ اور پھر ان میں سے ایک لمبے قد کا آدمی باہر نکلا اور اس نے کار کا بونٹ اٹھا کر اسے کلپ کیا اور پھر انجن پر جھک گیا۔ عمران کار سے باہر نکل کر قریب ہی ایک چوڑے تنے والے درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا اس کی نظریں اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار میں باہر والے آدمی سمیت کل پانچ افراد تھے۔ جیسے ہی اس آدمی نے کار کا بونٹ اٹھایا' عمران درخت کی اوٹ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے کار کی طرف آتا دیکھ کر کار کے اندر موجود چاروں افراد تیزی سے باہر آ گئے۔

"جناب۔ ہماری کار خراب ہو گئی ہے میری مسز بھی ساتھ ہے۔ وہ بیمار ہے۔ اگر آپ کار ٹھیک کر سکتے ہوں تو پلیز میری کار کو بھی دیکھ لیں۔ میں آپ کا بیحد ممنون ہوں گا"۔۔۔۔ عمران نے ان کے باہر نکلتے ہی اونچی آواز میں کہا تو ان سب کے تنے ہوئے جسم یکلخت ڈھیلے سے پڑ گئے۔

"کیا خرابی ہو گئی ہے"۔۔۔۔ ایک آدمی نے قدرے کرخت سے

لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں جناب اور بونٹ بھی نہیں کھل رہا۔ میں کوئی پتھر ڈھونڈنے گیا تھا لیکن کوئی پتھر بھی نہیں ملا"۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کوئی جواب دیتا' اچانک عمران کا ہاتھ جو کوٹ کی جیب میں تھا' باہر نکلا اور دوسرے لمحے کار کی چھت پر دھماکہ سا ہوا اور دھواں سا ہر طرف پھیل گیا۔ عمران نے سانس روکا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ پانچوں کے پانچوں دھماکہ ہوتے ہی تیزی سے پیچھے ہٹنے لگے لیکن پھر لڑکھڑائے اور ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گر گئے۔ عمران اسی طرح سانس روکے تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کار کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سڑک کی طرف پڑے ہوئے دونوں آدمیوں کو اٹھا کر دونوں سیٹوں کی درمیانی جگہ پر لٹا دیا اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر کار کی دوسری سائیڈ پر آ گیا۔ اب اس نے سانس لینا شروع کر دیا تھا اور پھر دوسری طرف پڑے ہوئے تین افراد کو بھی اس نے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر پہلے والے دونوں کے اوپر اور عقبی سیٹ پر الٹا لٹا دیا۔ پھر دروازہ بند کر کے وہ مڑ کر تیزی سے کار کے بونٹ کی طرف آیا۔ اس نے تار ہٹا کر بونٹ بند کیا اور پھر اسٹیئرنگ سیٹ کی طرف آ گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر جولیا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ سائیڈ مرر میں

اس نے جولیا کو کار سمیت اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا۔ گو اس دوران سڑک سے کئی کاریں اور ایک دو جیپیں بھی گزری تھیں لیکن ان کی رفتار بیحد تیز تھی اس لئے شاید وہ صورت حال کو سمجھ ہی نہ سکے تھے یا پھر انہوں نے جان بوجھ کر رکنے کی کوشش نہ کی تھی۔ بہرحال تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئی اسی چوک کے قریب پہنچ گئیں جہاں سے الجوف کی طرف جانے والی سڑک نکلتی تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اس کے عقب میں جولیا کی کار بھی رک گئی۔

"تم یہیں رکو۔ میں ادھر درختوں کے جھنڈ میں کار لے جا رہا ہوں۔ اگر میری واپسی سے پہلے صفدر اور دوسرے ساتھی پہنچ جائیں تو انہیں بھی وہیں لے آنا"۔۔۔۔ عمران نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے کار کو موڑا اور تیزی سے سڑک کی سائیڈ پر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے ایک بڑے اور گھنے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ کار کو جھنڈ میں لے جا کر اس نے روکا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے ساتھ ہی اس نے عقبی دروازہ کھولا اور اندر ٹھنسے ہوئے بے ہوش افراد کو اٹھا اٹھا کر اس نے باہر نکالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پانچوں کار سے باہر پہنچ چکے تھے۔ عمران نے اس آدمی کو زمین پر لٹا لیا جس نے اس سے بات کی تھی اور پھر اپنے کوٹ کی اندرونی طرف بنی ہوئی خصوصی جیب میں سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اس آدمی کی گردن کے عقب

میں اس نے ایک جگہ پر خنجر کی نوک سے ہلکا سا زخم ڈالا تو وہاں سے تیزی سے خون رسنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ عمران کو معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کافی دیر بعد ختم ہوں گے اور اس کے پاس اتنا وقت ہی نہ تھا اس لئے اس نے حرام مغز سے خون نکال کر اس کے اعصاب پر موجود گیس کے اثرات ختم کر دیئے تھے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے تیزی سے اس آدمی کو سیدھا کیا اور ایک پیر اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ پیر کی ایڑی زمین سے لگی ہوئی تھی جبکہ پنجہ گردن پر مخصوص انداز میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سمٹنے لگا لیکن عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں گھمایا تو اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے ہاتھ یکلخت ڈھیلے ہو کر واپس زمین سے جا لگے۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئیں اور گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے آہستہ سے پیر کو واپس موڑ دیا تو تیزی سے مسخ ہوتا ہوا اس آدمی کا چہرہ دوبارہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام۔ میج۔ میجر۔۔۔۔" اس آدمی کے حلق سے

رک رک کر لفظ نکل رہے تھے لیکن پھر خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے پیر کو اب کافی سا واپس موڑ دیا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ یہ عذاب بڑھتا جائے گا۔ بولو کیا نام ہے تمہارا"---- عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام میجر---- بب۔ بب۔ براؤن ہے"۔ اس آدمی نے رک رک کر جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"تمہارا تعلق جی پی فائیو سے ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مم۔ میرا تعلق جی پی فائیو سے ہے۔ تم۔ تم۔ عمران۔ تم نے----" اس آدمی نے کہنا شروع کیا۔ اب چونکہ عمران کا پیر کافی پیچھے چلا گیا تھا اس لئے میجر براؤن کا لہجہ کافی سنبھل گیا۔ لیکن جب الٹا اس نے سوال کرنا شروع کیا تو عمران نے پیر کو ذرا سا گھما دیا۔ نتیجہ یہ کہ میجر براؤن کی حالت ایک بار پھر خراب ہونے لگ گئی۔

"سنو۔ جو میں پوچھوں صرف اس کا جواب دو اور اگر تم نے ذرا بھی غلط بیانی کی تو پھر----" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ لیا۔

"یہ۔ یہ۔ عذاب ختم کرو۔ پیر ہٹاؤ۔ تم جو کچھ پوچھو گے میں بتاؤں گا اور تم سے پورا پورا تعاون کروں گا میں مرنا نہیں چاہتا۔ پلیز"---- میجر براؤن نے کہنا شروع کر دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ تم نے ہمیں کیسے چیک کیا اور کب سے

تعاقب کر رہے تھے اور آئندہ کیا پلان ہے۔ بتاؤ ورنہ----" عمران نے ایک بار پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا تو میجر براؤن نے واقعی پوری تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح کرنل ڈیوڈ نے ماریا کا فلیٹ تلاش کیا اور ان کی ڈیوٹی وہاں لگائی اور پھر اس نے کس طرح ساتھ والے فلیٹ کے دروازے کی اوٹ سے انہیں ماریا کے فلیٹ میں جاتے دیکھا۔ ان کی گیلری میں باتیں سنیں اور پھر اس نے کرنل ڈیوڈ کو اس کی اطلاع دی اور کرنل ڈیوڈ نے کس طرح ٹریپ بنا رکھا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم لوگ الجوف جاؤ گے اس نے کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کی سڑک پر موجودگی اور الجوف میں کیپٹن پال اور اس کے آدمیوں کی موجودگی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تمہارا پلان کیا تھا"---- عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کہ تم اور تمہارے ساتھی جب الجوف جانے لگیں تو میں کرنل ڈیوڈ کو اطلاع دوں گا۔ پھر کیپٹن رینڈل اپنے ساتھیوں سمیت تم پر میزائل فائر کرے گا اور تم اگر وہاں سے بھی بچ گئے تو پھر ڈاکٹر بارنگ کی رہائش گاہ کے قریب کیپٹن پال اور اس کے ساتھی تم پر فائر کھول دیں گے"---- میجر براؤن نے تفصیل بتا دی۔ عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو میجر براؤن تو تمہیں وہی کچھ کرنا ہوگا جو میں کہوں گا۔ ورنہ تمہاری کھوپڑی ایک لمحے میں پاش پاش ہو سکتی ہے

اور کرنل ڈیوڈ کو تم جانتے ہو کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ نجانے اب تک کتنے میجر اور کیپٹن اس کی ماتحتی میں مارے جا چکے ہیں"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے کہا ہے کہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔ اسی لمحے جھنڈ کے باہر کاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اور میجر براؤن دونوں چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد آگے پیچھے دو کاریں اندر داخل ہو گئیں۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جولیا تھی جبکہ دوسری کار میں صفدر اور دوسرے ساتھی تھے۔ کاریں رکتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"یہ کون ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ میجر براؤن ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا ساتھی اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ تعاون کرے گا۔ اس لئے یہ زندہ رہے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنویر کی طرف مڑا۔

"تنویر"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"۔۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

"میجر براؤن کے تمام بے ہوش ساتھیوں کی گردنیں توڑ دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"گولیوں سے نہ اڑا دوں"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں گولیوں کی آوازیں باہر سنائی دیں گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے آدمی پر جھک گیا۔ میجر براؤن کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ تنویر کے ہاتھ جیسے جیسے حرکت کرتے جا رہے تھے۔ میجر براؤن کے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔

"تم نے دیکھ لیا اپنے ساتھیوں کا انجام۔ اس لئے یہ تمہارے لئے زندگی بچانے کا آخری موقع ہے"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ کہو گے، میں وہی کروں گا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ کو کال کرو اور اسے بتاؤ کہ میں اور میری ساتھی عورت چوک کے کنارے رک گئے ہیں اور شاید ہمیں اپنے ساتھیوں کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ یہ بات تم نے کرنل ڈیوڈ تک پہنچانی ہے۔ الفاظ جو جی میں چاہے کہو۔ لیکن اگر میں نے محسوس کیا کہ تم کوئی کوڈ بول رہے ہو یا کرنل ڈیوڈ کو کسی قسم کا اشارہ دے رہے ہو تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ میں تیار ہوں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں پورا تعاون کروں گا"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر تمہاری کار میں نصب ہے۔ بیٹھو کار میں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ میجر براؤن کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا۔ میجر براؤن اگلی سیٹ پر اور عمران عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھی کار کے گرد کھڑے ہو گئے تھے۔ میجر براؤن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر

دیا۔ شاید اس پر فریکونسی پہلے سے ایڈ جسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی انتہائی اشتیاق بھری آواز سنائی دی اور عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران کرنل ڈیوڈ کے اشتیاق بھرے لہجے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"سر۔ ان کی کار چوک کے قریب سڑک کے کنارے رک گئی ہے۔ شاید انہیں کسی کا انتظار ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کس چوک کے کنارے۔ تفصیل سے بتایا کرو احمق آدمی اوور"۔ کرنل ڈیوڈ کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ اس چوک کے قریب جناب۔ جہاں سے الجوف کو سڑک جاتی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ جیسے ہی اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ سمجھے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر براؤن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔ جیسے ہی ٹرانسمیٹر آف ہوا عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور میجر براؤن کی کھوپڑی پر پڑا اور میجر براؤن چیخ مار کر سائیڈ پر گرا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا تو عمران نے دوسرا وار کیا اور میجر براؤن ایک بار پھر چیخ مار کر واپس گر گیا اور اس بار وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"تنویر۔ اسے باہر کھینچو اور اس کی بھی گردن توڑ دو"۔۔۔۔ عمران نے کار سے باہر نکلتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر فرنٹ سیٹ پر پڑے ہوئے میجر براؤن کو باہر کھینچا اور چند لمحوں بعد ہی وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح لاش میں تبدیل ہو چکا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو میجر براؤن سے معلوم ہونے والی ساری تفصیل بتا دی۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ ہم کسی اور راستے سے الجوف نہیں جا سکتے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں اس کا دوسرا گروپ موجود ہے جس کا انچارج کوئی کیپٹن پال ہے۔ ہمیں وہاں گھیرے جانے کی باقاعدہ پلاننگ کی گئی ہے۔ لائٹ برڈ کمپلیکس تو واقعی الجوف میں ہے اب اسے سیل کیا جا چکا ہے اور ڈاکٹر بارنگ اس میں شفٹ ہو چکا ہے۔ اس کی رہائش گاہ پر اب ڈومیری اور اس گروپ کا قبضہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ باتیں اس میجر براؤن کو کیسے معلوم ہو گئیں"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ کی طبیعت ہی ایسی ہے کہ اگر نہ بتائے تو کچھ بھی نہ بتائے اور اگر بتانے پر آئے تو وہ پوری پوری تفصیل سنا دیتا ہے۔ یہ ساری پلاننگ صدر کی میٹنگ میں طے ہوئی اور کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو بتا دی"---- عمران نے کہا۔

"تو پھر"---- جولیا نے کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ اس کمپلیکس کو جانے کا راستہ اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے اندر سے ہے اور اگر نہ بھی ہوا تو بہرحال وہاں لازماً اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا اس لئے ہمیں اس رہائش گاہ میں داخل بھی ہونا ہے اور اس ڈومیری اور اس کے گروپ کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ لیکن اس طرح کہ اس سے پہلے کرنل ڈیوڈ یہ سمجھ لے کہ ہم سب مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح ہم بغیر کسی رکاوٹ کے وہاں پہنچ بھی جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ جب تک انہیں صحیح صورت حال کا علم ہو ہم اپنے مشن کے سلسلے میں کوئی اہم پیش رفت بھی حاصل کر لیں"---- عمران نے کہا۔

"اس سلسلے میں آپ نے آخر کوئی تو منصوبہ سوچا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ کی فطرت کے مطابق تو یہی منصوبہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی دونوں کاروں میں میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ڈال دیں۔ ان کے چہروں پر اپنا میک اپ کر دیں اور پھر یہ لاشیں کاروں کے ذریعے اس ٹارگٹ تک پہنچیں جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے

ساتھی ان کاروں پر میزائل برسانے کے لئے تیار کھڑے ہیں اس طرح یہ کاریں تباہ ہو جائیں گی اور ان لاشوں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے اور کرنل ڈیوڈ فاتحانہ انداز میں یہ سب کچھ سمیٹ کر واپس اپنے ہیڈکوارٹر چل دے گا تاکہ وہاں جا کر صدر کو ہماری لاشوں کا معائنہ کرائے اور اسرائیل کا سب سے بڑا تمغہ حاصل کرے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن لاشیں کاروں کو کیسے چلا کر لے جائیں گی۔ کیا تمہارے ذہن پر تو اثر نہیں ہو گیا"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"مس جولیا۔ ظاہر ہے لاشیں تو کاریں نہیں چلا سکتیں لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاشیں کاروں میں لاد کر وہاں لے جائیں اور پھر سٹیرنگ اور ایکسیلیٹر کو فکس کر دیا جائے اور کاریں خود ہی تیزی سے آگے بڑھ جائیں۔ اس طرح کی سیٹنگ تو ہو سکتی ہے"---- صفدر نے کہا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے صفدر۔ چلو کوئی تو سمجھانے والا موجود ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ جو کچھ کرنا ہے کرو"---- جولیا نے مصنوعی غصے میں کہا۔

"اسے سوائے بکواس کرنے کے اور آتا بھی کیا ہے جو کرے"۔ تنویر موقع دیکھتے ہی بات کرنے سے نہ چوکا تھا۔

"جو کرے سو بھرے۔ اس محاورے کا مطلب سمجھتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم بھی عمران کی بات پر اس طرح ہنس پڑتے ہو جیسے اس نے کوئی بڑی فلسفیانہ بات کر دی ہو۔ کیا مطلب ہے اس بات کا۔ کوئی مطلب نہیں"---- تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس بس۔ اب لڑائی بند۔ یہ موقع نہیں ہے لڑائی کا"---- جولیا نے بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا جب موقع آ جائے تو خود ہی بتا دینا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے میجر براؤن کے لہجے اور آواز میں کرنل ڈیوڈ سے گفتگو کرنا شروع کر دی۔ پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ باہر نکل آیا۔

"صفدر۔ ان میں سے ایک آدمی میرے قدوقامت کا ہے۔ اس پر میرے چہرے کا میک اپ کر دو لیکن جلدی کرو کیونکہ اب کرنل ڈیوڈ کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے"---- عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک کار میں چلاؤں گا جبکہ دوسری کار تنویر ڈرائیو کرے گا۔ ہم دونوں یہ کاریں لے کر الجوف کی طرف جائیں گے اور پھر انہیں ہٹ کرا دیں گے جبکہ تم سب یہاں سے پیدل آگے بڑھو گے اور اس جگہ پہنچو گے جہاں کرنل ڈیوڈ کا ماتحت کیپٹن رینڈل اپنے گروپ سمیت

موجود ہے۔ تم نے ان کے عقب میں پہنچنا ہے تاکہ اگر ہماری یہ پلاننگ فیل ہو جاتی ہے تو پھر ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہے گا کہ ہم کھل کر ان کے مقابلے پر اتر آئیں اور اس صورت میں ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ میں اور تنویر بھی کاروں کو آگے بڑھا کر پیدل تمہارے پاس پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم نے وہاں موجود افراد کا خاتمہ کرنا ہے۔ ٹھیک ہے"---- تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈائریکٹ ایکشن کی اجازت نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں پوری جی پی فائیو اس سارے علاقے کو گھیر لے گی اور ان کے پاس لاتعداد مسلح اور تربیت یافتہ افراد بھی ہیں اور اسلحہ بھی۔ البتہ آخری چارہ کار کے طور پر ایسا کرنا پڑا تو پھر دیکھا جائے گا۔ فی الحال پلاننگ یہ ہے کہ کرنل ڈیوڈ کو یہ باور کرا دیا جائے کہ ہم سب ان دونوں کاروں میں موجود تھے اور ان کے میزائلوں کی وجہ سے سب ہلاک ہو گئے ہیں اس طرح وہ لاشیں لے کر واپس چلے جائیں گے اور ہم اطمینان سے آگے بڑھ جائیں گے اور پھر جب تک انہیں اصل صورت حال کا علم ہو گا اس وقت تک ہم لانگ برڈ کیپیکس کے بارے میں کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا ثانی وجود میں آ چکا ہے"---- اسی لمحے

صفدر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"اس کے چہرے پر ماسک میک اپ کر دو تاکہ یہی سمجھا جائے کہ میزائلوں کے فائر کی وجہ سے ماسک جل گیا ہے اور اصل چہرہ سامنے آ گیا ہے"---- عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کار یہیں رہے گی"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں تم سب اس کار میں بیٹھ کر ہمارے پیچھے آؤ گے لیکن قریب پہنچ کر باقی سب تو سائیڈوں میں پیدل آگے بڑھیں گے جبکہ تم کار کھیتوں میں لے جا کر کھڑی کر دو گی کہ وہ دور سے نظر نہ آ سکے"- عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایات کے مطابق کارروائی کا آغاز کر دیا گیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔ کمرے میں کیتھی داخل ہو رہی تھی لیکن ڈومیری اس کے چہرے پر چھائی دہشت اور حیرت دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا۔ خیریت۔ تم بیحد متوحش نظر آ رہی ہو"---- ڈومیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھیں۔ یہاں ڈومیری ہاؤس ہولڈ کی انچارج تھی اور اس نے اپنا نام فلورا رکھ لیا تھا جبکہ کیتھی کو ڈاکٹر ہارنگ کی پرسنل سیکرٹری ظاہر کیا گیا تھا۔ ڈومیری کا گروپ ملازموں کے روپ میں وسیع و عریض رہائش گاہ میں موجود تھا جس کا انچارج ڈیوک تھا اور ڈیوک کو ڈاکٹر ہارنگ بنا دیا گیا تھا۔ ڈومیری اور کیتھی دونوں میک اپ میں تھیں۔

"سب کچھ ختم ہو گیا"---- کیتھی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ڈومیری کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھی جیسے کسی نے اسے کرسی پر زبردستی دھکیل دیا ہو۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"---- ڈومیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں اور انہیں ہلاک کرنے والا کرنل ڈیوڈ ہے"---- کیتھی نے جواب دیا تو ڈومیری بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس چہرے پر وہی تاثرات ابھر آئے تھے جو اس سے پہلے کمرے میں داخل ہوتے وقت کیتھی کے چہرے پر نظر آ رہے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اتنی آسانی سے کیسے مارے جا سکتے ہیں۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے"---- ڈومیری نے چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا ہو گیا ہے اور یہ حتمی خبر ہے"---- کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈومیری کا چہرہ بے اختیار بگڑ گیا اور وہ بھی کرسی پر اس طرح گر پڑی جس طرح پہلے کیتھی گری تھی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اسرائیل سیکرٹ سروس کی چیف بننے کا سارا سکوپ ختم ہو گیا"---- ڈومیری نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ہم لوگ اس معاملے میں تو کوئی بھی کارکردگی نہیں دکھا

سکے۔ تمہیں ایک موقع ملا تھا جب تم نے اس قصبے میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر قابو پا لیا تھا لیکن تم اس وقت پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گئیں۔ اس بار کریڈٹ کرنل ڈیوڈ لے گیا"---- کیتھی نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ۔ مجھے تو حقیقتاً اب بھی یقین نہیں آ رہا"---- ڈومیری نے کیتھی کے طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ کے نائب کیپٹن رینڈل کے گروپ کے ایک اہم آدمی کو میں نے خاصی بھاری رقم دے کر اپنا مخبر بنا لیا ہے تاکہ جی پی فائیو کی کارروائی کی رپورٹ ہمیں ساتھ ساتھ ملتی رہے۔ ابھی چند لمحے پہلے اس نے خصوصی ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے کہ ایسا ہو گیا ہے"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"لیکن کہاں۔ کس طرح اور کیسے"---- ڈومیری نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ نے اپنے طور پر ماریا کے رہائشی فلیٹ کا پتہ چلا لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے نائب میجر براؤن اور اس کے گروپ کو وہاں نگرانی پر لگا دیا جبکہ دوسرے نائب کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے الجوف کی طرف آنے والی سڑک پر تعینات کر دیا اور تیسرے گروپ کو جس کا انچارج کیپٹن پال تھا اس کو قصبہ الجوف میں اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے قریب تعینات کر دیا۔ پھر میجر براؤن نے اطلاع دی کہ عمران اپنی ایک ساتھی عورت کے ساتھ جا کر ماریا سے

ملا۔ اس کے بعد عمران اپنی ساتھی عورت کے ساتھ کار میں سوار ہو کر الجوف قصبے کی طرف آنے لگا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ اس نے کار اس چوک کے قریب روک لی تب جہاں سے الجوف کو جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ اس سے کرنل ڈیوڈ سمجھ گیا کہ عمران نے اپنے ساتھیوں کو کال کر لیا ہو گا اور ان کے انتظار میں وہاں موجود ہو گا۔ میجر براؤن اپنے گروپ کے ساتھ ان کی نگرانی کرتا رہا۔ پھر کیپٹن رینڈل کو اطلاع ملی کہ عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار ہو کر الجوف کی طرف آ رہے ہیں۔ میجر براؤن نے دونوں کاروں کے نمبر، ماڈل اور رنگ تک بتا دیئے۔ کیپٹن رینڈل کو کرنل ڈیوڈ نے حکم دے دیا کہ جیسے ہی یہ کاریں پہنچیں ان پر میزائل فائر کر کے انہیں تباہ کر دیا جائے۔ کسی آدمی کو کسی طرح بھی نکلنے نہ دیا جائے چنانچہ کیپٹن رینڈل الرٹ ہو گیا۔ پھر دونوں کاریں آتی دکھائی دیں تو کیپٹن رینڈل نے میزائل فائر کھول دیئے۔ نتیجہ یہ کہ دونوں کاروں پر خوفناک میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ دونوں کاروں اور ان میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے پرخچے اڑ گئے۔ کرنل ڈیوڈ بھی وہاں پہنچ گیا۔ لاشوں کے ٹکڑوں کو سرچ لائٹیں لگا کر اکٹھا کیا گیا اور پھر عمران کی لاش کو پہچان لیا گیا۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ نے یہاں الجوف میں موجود کیپٹن پال اور اس کے گروپ کو بھی واپس کال کر لیا اور میجر براؤن کو بھی حکم دے دیا گیا کہ وہ بھی ہیڈکوارٹر واپس پہنچ جائے اور کرنل ڈیوڈ، عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں جو ٹکڑوں کی صورت میں تھیں اٹھوا کر

ہیڈکوارٹر چلا گیا ہے جہاں سے وہ صدر کو اطلاع کر کے انہیں یہ لاشیں دکھائے گا اور پھر ظاہر ہے وہ ہیرو ہو گا"---- کیتھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میجر براؤن انتہائی کارآمد آدمی ہے جس کا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرتا رہا لیکن انہیں اس کا احساس تک نہ ہو سکا اور وہ موت کے گھاٹ اتر گئے"۔ ڈومیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہ سب تربیت یافتہ لوگ ہیں"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"تو پھر اب ہمارا یہاں رہنا تو بے کار ہے۔ ہمیں واپس جانا چاہئے"---- ڈومیری نے کہا۔

"ظاہر ہے اب ہم نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔ معاملہ تو بہرحال ختم ہی ہو گیا ہے"---- کیتھی نے کہا۔

"چلو یہ تو ہوا کہ اسرائیل کا اہم ترین پراجیکٹ تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں بچ گیا۔ چلو پھر واپسی کا انتظام کریں"۔ ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ابھی۔ صبح چلے جائیں گے۔ جانا ہی تو ہے"۔ کیتھی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں رات گزارنے کا فائدہ بھی کیا ہے۔ جو ہونا تھا ہو گیا چلیں اب یہاں سے"---- ڈومیری نے کہا اور اٹھ کر بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"میرا خیال ہے کہ صدر صاحب سے اجازت لئے بغیر ہمیں یہاں سے نہیں جانا چاہئے"---- کیتھی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ہمیں رسمی طور پر صدر صاحب سے بات کر لینی چاہئے"---- ڈومیری نے کہا اور دروازے سے ہی واپس مڑ آئی۔ اس نے میز پر پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب کہاں ہیں"- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ آپ۔ میں ان کی پرسنل سیکرٹری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب خوابگاہ میں جا چکے تھے کہ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کا فون آیا اور صدر صاحب فون سنتے ہی اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ ابھی چند لمحے پہلے ہی گئے ہیں"- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا وہ خوش تھے"---- ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خوش۔ ہاں واقعی وہ بیحد خوش نظر آ رہے تھے۔ انتہائی خوش"- پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"اوکے"---- ڈومیری نے کہا اور پھر ایک خاصا طویل سانس

لیتے ہوئے رسیور اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے کریڈل پر رکھا۔

"آؤ۔ وہاں تو جشن مسرت منایا جا رہا ہے۔ اب کس نے ہماری سنی ہے۔ آؤ"---- ڈومیری نے کہا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس کے پیچھے چل پڑی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ڈومیری، کیتھی، ڈیوک اور اس کا گروپ تین کاروں میں سوار ہو کر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے نکلے اور قصبے کی بیرونی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئے۔ ابھی ڈومیری کی کار ذرا سی آگے بڑھی تھی کہ اچانک ایک طرف سے ایک آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر ان کا راستہ روک دیا۔

"یہ کون ہے"---- ڈومیری نے کار روکتے ہوئے کہا۔

"مس میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ ہم باہر پہرہ دے رہے ہیں۔ آپ واپس جا رہی ہیں"---- اس آدمی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آئی ایم سوری۔ مجھے تمہارا خیال ہی نہ رہا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ جی پی فائیو کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اس لئے اب یہاں پہرہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ"- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"---- اس آدمی نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا تو ڈومیری نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی کار آگے بڑھا دی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ابھی تک سڑک کی سائیڈوں میں جلی ہوئی اور تباہ شدہ کاروں کے ڈھانچے پڑے ہوئے

تھے۔ ڈومیری نے کار روک دی اور نیچے اتر آئی۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیتھی بھی نیچے اتر آئی۔ عقب میں آنے والی دونوں کاریں بھی جن میں ڈیوک اور اس کا گروپ تھا۔ رک گئیں۔

"تم لوگ ہیڈ کوارٹر چلو۔ ہم ابھی آ رہی ہیں"---- ڈومیری نے ڈیوک سے کہا تو وہ دونوں کاریں آگے بڑھیں اور پھر آگے بڑھتی چلی گئیں۔

"کیتھی تم کار سے ٹارچ نکال لاؤ"---- ڈومیری نے کیتھی سے کہا اور کیتھی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور کار سے اس نے ٹارچ نکالی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی ان جلی ہوئی کاروں کے ڈھانچوں کی طرف بڑھ گئیں۔

"کاش۔ یہ کام میرے ہاتھوں سے مکمل ہوتا تو کتنا لطف آتا"۔ ڈومیری نے اونچی آواز میں کہا تو کیتھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ ٹارچ کی تیز روشنی میں وہ دونوں ان جلی ہوئی دونوں کاروں کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اسی لمحے دو اور کاریں ان کی کار کے قریب آ کر رکیں اور ڈومیری اور کیتھی نے مڑ کر دیکھا۔

"مادام۔ کوئی پرابلم"---- ایک کار میں سے اسی آدمی نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا جس نے ان کی کار روک کر ان کی واپسی کے بارے میں پوچھا تھا۔

"اوہ۔ نہیں۔ تم جاؤ۔ ہم ویسے ہی ان کاروں کا جائزہ لے رہی

ہیں"۔ ڈومیری نے مڑ کر کہا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ملٹری انٹیلی جنس والے ہیں جو اس کے کہنے پر اب واپس جا رہے ہیں۔

"یس مادام"---- اس آدمی نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

"کاروں کی حالت بتا رہی ہے کہ ان میں بیٹھے ہوئے افراد کسی صورت بھی زندہ نہیں بچ سکتے تھے۔ آؤ چلیں"---- چند لمحوں کے جائزے کے بعد ڈومیری نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ کیتھی بھی ٹارچ بند کر کے اس کے پیچھے چلنے لگی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ مین روڈ پر پہنچ کر ڈومیری نے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔

"مجھے ریڈ فلیگ ہاؤس اتار دو"---- کیتھی نے کہا۔

"اب اس وقت کہاں جاؤ گی۔ صبح چلی جانا"---- ڈومیری نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرنل ڈیوڈ تو خوشی سے پاگل ہو رہا ہوگا"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیتھی نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس نے زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ ڈومیری نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ واپس کارمن چلی جاؤ گی یا یہیں رہو گی"۔ کیتھی نے کہا۔

"ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ مجھے واپس جانا

ہو گا کیونکہ یہ اتفاق ہے کہ اس کیس میں میں کوئی قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھا سکی حالانکہ لارڈ پیٹر نے جس طرح صدر صاحب سے میری صلاحیتوں کی تعریف کی تھی میں ان تعریفوں پر پوری نہیں اتر سکی۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ صدر صاحب کا میرے متعلق وہ امیج نہیں بنے گا جو میں بنانا چاہتی تھی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ہیڈ کوارٹر کے گیٹ کے سامنے موڑ کر روک دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہیڈ کوارٹر کے دفتر پہنچ گئیں۔ کیتھی نے ریک سے شراب کی بوتل اور دو جام اٹھائے اور لا کر میز پر رکھ دیئے۔

"میں ذرا کرنل ڈیوڈ کو مبارک باد دے دوں۔ اب تو وہ پوری اسرائیلی قوم تو کیا پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو بن چکا ہے"۔ ڈومیری نے کہا تو کیتھی نے جو شراب کی چسکی لے رہی تھی بے اختیار ہنس پڑی۔ ڈومیری نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک ایک طرف میز پر پڑے ہوئے کیتھی کے بڑے سے پرس سے ٹیں ٹیں کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو کیتھی اور ڈومیری دونوں چونک پڑیں۔

"ٹرانسمیٹر کال"۔۔۔۔ کیتھی نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے شراب کا جام رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر پرس اٹھا لیا۔ ڈومیری نے بھی رسیور اٹھانے کی بجائے واپس ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ کیتھی نے پرس کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ کیتھی نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھری ایکس زیرو ون کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ آر۔ ون اٹنڈنگ یو۔ کھل کر بات کرو۔ کال محفوظ ہے۔ اوور"۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔ جنہیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ رہا تھا وہ اس کے اپنے آدمی میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نکلی ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کیتھی اور ڈومیری دونوں بے اختیار کرسیوں سے اچھل پڑیں۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم نے خود مجھے اطلاع دی تھی کہ کیپٹن رینڈل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کر لیا ہے اور ان کاروں کے جلے ہوئے اور تباہ شدہ ڈھانچے بھی ہم نے دیکھے ہیں جن میں عمران اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ اوور"۔۔۔۔ کیتھی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ سب واقعی درست تھا مادام۔ لیکن صدر صاحب نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر آ کر جب چیکنگ کی تو سب کچھ سامنے آ گیا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کیتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ لاشوں سمیت اور باقی سب گروپس سمیت جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ یہاں لاشوں کو بڑے ہال کمرے میں رکھ دیا گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے صدر صاحب کو اطلاع دی تو صدر صاحب اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ انہوں نے جب لاشیں دیکھیں تو سب سے پہلی بات انہوں نے یہ پوچھی کہ ان لاشوں میں کسی عورت کی لاش یا اس کی لاش کا کوئی ٹکڑا موجود نہیں ہے جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ اس پر کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا کہ شاید وہ عورت اس مشن میں شریک نہ ہوئی ہو گی اور پیچھے رہ گئی ہو گی۔ لیکن پھر ایک لاش کے پیروں میں موجود جوتوں پر صدر صاحب کی نظر پڑ گئی۔ جوتوں کے پھر تلووں پر جی پی فائیو کی خصوصی مہر صاف نظر آرہی تھی۔ جی پی فائیو کے لئے یونیفارم اور جوتے خصوصی طور پر تیار ہوتے ہیں اور ان پر خصوصی طور پر جی پی فائیو کی مخصوص مہر لگائی جاتی ہے۔ یہ جوتے سامنے آنے پر ساری بات واضح ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ یقیناً جی پی فائیو کے آدمیوں کی ہیں۔ میجر براؤن اور اس کا گروپ باوجود ہدایت کے ہیڈ کوارٹر نہ پہنچا تھا جبکہ پہلے جب کرنل ڈیوڈ نے اسے کال کیا تھا تو میجر براؤن نے جواب دیا تھا کہ ان کی کار خراب ہو گئی ہے لیکن واپسی میں ان کا کار نظر نہ آئی تھی اور نہ ہی وہ ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے چنانچہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ میجر براؤن اور اس کے گروپ کی لاشیں ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے بولنے

والے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر صدر صاحب کا کیا ردعمل تھا۔ اوور"---- کیتھی نے کہا۔

"صدر صاحب کرنل ڈیوڈ پر سخت ناراض ہوئے۔ انہوں نے اسے نانسنس اور احمق تک کہہ دیا۔ اور پھر اسی غصے کی حالت میں وہ واپس چلے گئے۔ اوور"---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اب کرنل ڈیوڈ کہاں گئے ہیں۔ اوور"---- کیتھی نے پوچھا۔

"انہوں نے کیپٹن ریڈل کے ساتھ مل کر قصبہ الجوف میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرنے کا پلان بنایا ہے۔ اور وہ صدر صاحب کے واپس جاتے ہی وہاں گئے ہیں میں نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کر کے ان سے ریسٹ لے لیا ہے کیونکہ میں آپ کو کال کر کے تفصیل بتانا چاہتا تھا۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے۔ اوور"---- کیتھی نے پوچھا۔

"دس بارہ منٹ ہوئے ہوں گے اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"---- کیتھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ڈومیری کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا۔ تم بے حد پریشان نظر آرہی ہو"---- کیتھی نے چونک کر کہا۔

"ہم مارے گئے کیتھی۔ ہمیں وہاں سے اس طرح واپس نہیں آنا چاہئے تھا وہ لوگ تو اب اس رہائش گاہ پر قابض ہو چکے ہوں گے"---- ڈومیری نے کہا۔

"میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ صبح چلی جانا۔ لیکن تم نے ضد کی۔ پھر بھی کیا ہوا۔ وہاں اس رہائش گاہ میں کیا پڑا ہے جو وہ لے لیں گے"۔ کیتھی نے کہا۔

"لیکن صدر صاحب نے میٹنگ میں جو پلان بنایا تھا کہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ اب تو وہ ممکن نہیں رہا"---- ڈومیری نے کہا۔

"وہ ویسے بھی ممکن نہیں رہا تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ ان کے خلاف الجوف میں جال بچھایا گیا ہے اور جب وہ جی پی فائیو کو اس قدر خوفناک انداز میں ڈاج دے سکتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ کیا نہیں کر سکتے تھے۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ اچھا ہوا کہ ہم وہاں سے نکل آئے ہیں"---- کیتھی نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ کیا اس رہائش گاہ میں واپس پہنچا جائے یا عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی نیا پلان بنایا جائے"---- ڈومیری نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے ڈومیری۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی اس عام انداز میں ہمارے یا کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اب تو ثابت ہو گیا ہے کہ یہ لوگ دنیا کے شاطر ترین انسان ہیں۔ تم نے

دیکھا کہ انہوں نے کس طرح کرنل ڈیوڈ جیسے آدمی کو گدھا بنا دیا ہے۔ اس لئے اگر ہم واقعی ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی فول پروف پلان بنانا ہو گا جس کا وہ توڑ نہ کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں تو کرنل ڈیوڈ کی طرح ناکامی اور شرمندگی ہمارے حصے بھی میں آ سکتی ہے"---- کیتھی نے کہا۔

"پتہ نہیں کیا بات ہے کہ جب سے میں نے اس عمران کے خلاف کام شروع کیا ہے میرا ذہن ہی ماؤف ہو کر رہ گیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے مجھ میں سرے سے کسی قسم کی کوئی صلاحیت ہی نہ ہو"---- ڈومیری نے کہا۔

"تم نے ان لوگوں کو بہت زیادہ اپنے حواس پر سوار کر لیا ہے۔ اس لئے ایسی حالت ہو گئی ہے۔ تم انہیں اتنا زیادہ نہ لو۔ بس یہی سمجھو کہ یہ لوگ عام سے مجرم ہیں"---- کیتھی نے جواب دیا۔

"نہیں کیتھی۔ اصل میں صدر صاحب نے مجھے یہ مشن دے کر میری صلاحیتوں کو چیلنج کیا ہے جبکہ دوسری طرف میرے پاس براہ راست کوئی ٹارگٹ ہی نہیں ہے۔ میں اور میرے ساتھی کٹی پتنگ کی طرح ہوا میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہچکولے کھا رہے ہیں۔ اگر صدر صاحب ہمیں اس لانگ برڈ کمپلیکس کا حدود اربعہ سمجھا کر اس کی حفاظت کی ذمہ داری دے دیتے تو ہمارے پاس ایک ٹارگٹ ہوتا اور میں اپنی صلاحیتیں اس ٹارگٹ پر صرف کر دیتی۔ لیکن اب کیا ہوا۔ اس سے میرے اور کرنل ڈیوڈ کے درمیان احمقانہ ریس لگی ہوئی

ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے جبکہ میں چاہتی ہوں کہ میں ایسا کر سکوں۔ لیکن ہم دونوں ہی اس ریس کی وجہ سے مسلسل ناکامی سے دوچار ہو رہے ہیں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ ہمیں ان کے خلاف ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہئے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"میں نے ہارنگ ہاؤس کی مکمل تلاشی لی ہے۔ میں نے وہاں ایک تہہ خانے میں ایک خفیہ الماری کا سراغ لگا لیا۔ اس الماری میں ڈاکٹر ہارنگ کی کتابیں اور سائنسی نوٹس بھرے ہوئے تھے لیکن وہاں سے مجھے ایک نقشہ بھی ہاتھ لگا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ نقشہ لانگ برڈ کمپلیکس کا ہے۔ وہ نقشہ میں ساتھ لے آئی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈیوڈ کے بس کے نہیں ہیں۔ یہ لامحالہ کمپلیکس تک کسی نہ کسی صورت میں پہنچ جائیں گے اس لئے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ویسے ہی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے کوئی ایسا سپاٹ منتخب کر لیں کہ عمران اور اس کے ساتھی جب وہاں پہنچیں تو ہمارا اور ان کا سامنا ہو جائے"۔ ڈومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر ایک طرف پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا اور اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکال لیا۔

"اب تم نے صحیح ٹریک پر سوچنا شروع کر دیا ہے ڈومیری"۔ کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی

اس نے تہہ شدہ کاغذ کھول کر اسے میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے اس لانگ برڈ کمپلیکس کا نقشہ"۔۔۔۔ ڈومیری نے پرس سے ایک بال پوائنٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دیکھ رہی ہوں۔ واقعی یہ کسی کمپلیکس کا ہی نقشہ ہے۔ اس میں لیبارٹری بھی ہے اور فیکٹری بھی۔ خاصا بڑا کمپلیکس ہے"۔ کیتھی نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اس پر موجود نشانات کے مطابق اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ یہ دیکھو۔ اس پر الٹے تیر کا نشان بنا ہوا ہے اور نیچے اسوند لکھا ہوا ہے اور میں نے اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ دیکھا ہے۔ اس کے مطابق اسوند خاصا بڑا قصبہ ہے۔ وہاں ریلوے اسٹیشن بھی ہے لیکن یہ علاقہ زیادہ آباد نہیں ہے بس کھیت ہی کھیت ہیں اور ظاہر ہے یہ راستہ اب سیلڈ کر دیا گیا ہو گا لیکن عمران اور اس کے ساتھی ظاہر ہے اسی راستے سے ہی اندر داخل ہو سکتے ہیں جس جگہ یہ تیر کا نشان ہے وہاں تفصیلی نقشے پر بھی سیڈ فارم لکھا ہوا ہے اسوند سیڈ فارم"۔۔۔۔ ڈومیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے ڈومیری۔ لیکن ہمارے پاس تو یہ نقشہ ہے اس لئے ہمیں معلوم ہو گیا کہ اس کمپلیکس کا یہ راستہ ہے لیکن عمران کو اس بارے میں کیسے علم ہو گا۔ وہ تو الجوف میں ہی ٹکریں مارتا رہے گا اور وہاں کرنل ڈیوڈ پہنچ گیا ہو گا"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران لازماً ہارنگ ہاؤس پر قبضہ کرے گا کیونکہ

اس کا خیال ہو گا کہ اسے وہیں سے اس کمپلیکس کا کلیو مل جائے گا۔ اگر ہم وہاں فون کر کے کسی نہ کسی طرح اس راستے کے بارے میں اسے اشارہ کر دیں تو لامحالہ اس راستے پر پہنچے گا اور اس طرح ہم اسے کور کر لیں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"پھر تو یہ اشارہ اسی صورت میں دیا جائے جب ہم اس جگہ پہنچ چکے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ جائے۔ پھر کیا ہو گا"۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں جلد از جلد اس سیڈ فارم پر پہنچ جانا چاہئے اور پھر وہاں سے ہارنگ ہاؤس میں فون کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اشارہ دے کر جال میں پھنسایا جا سکتا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اگر اس کمپلیکس کا راستہ اس سیڈ فارم میں ہے تو پھر لامحالہ اس سیڈ فارم پر حکومت کے تربیت یافتہ آدمی قابض ہوں گے۔ ان کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم صدر صاحب سے بات کر کے وہاں کے لئے خصوصی اجازت لے لیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ صدر صاحب کو جیسے ہی تم نے بتایا کہ تمہیں کمپلیکس کا نقشہ ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ اسی وقت تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو گولی سے اڑانے کا حکم دے دیں گے"۔ کیتھی نے کہا۔

"وہ کیوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اگر یہ نقشہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کمپلیکس کو ان کے ہاتھوں سے کوئی نہ بچا سکے گا صدر صاحب اس کمپلیکس کے حدود اربعہ کو اس قدر خفیہ رکھ رہے ہیں کہ وہ اس کا صحیح محل وقوع جی پی فائیو تک کو بتانے کے لئے تیار نہیں ہیں کجا یہ کہ کمپلیکس کا نقشہ سامنے آجائے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے کیتھی۔ پھر کیا کیا جائے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم ایسا کرو کہ صدر صاحب کو فون کر کے ان سے کہو کہ تمہیں خفیہ اطلاعات ملی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اسونڈ میں کسی سیڈ فارم پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح شاید صدر صاحب سمجھ جائیں کہ عمران کو اصل راستے کا علم ہو چکا ہے اور وہ تمہیں وہاں بھجوا دیں"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو اپنا کام بگڑ جائے گا۔ صدر صاحب بجائے ہمیں وہاں بھجوانے کے پوری فوج کو وہاں بھجوا دیں گے۔ نہیں۔ ہمیں خود ہی یہ کام کرنا ہو گا۔ وہاں موجود افراد کو ختم کر کے ہم خاموشی سے قبضہ کر لیں گے اور بعد میں اگر صدر صاحب نے کچھ کہا تو میں کہہ سکتی ہوں کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سیڈ فارم میں پناہ لینا چاہتے تھے اور یہ سیڈ فارم فلسطینی گروپ کا بتایا گیا تھا اس لئے میں نے پیشگی اس پر قبضہ کر لیا۔ ہم نقشے اور کمپلیکس

کے راستے والے سارے قصے کو ہی گول کر جائیں گے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"لیکن پھر عمران کو وہاں کیسے بلاؤ گی"---- کیتھی نے کہا۔

"یہ بات بھی غلط ہے۔ ہم عمران کو اشارہ کیوں دیں۔ وہ خود تلاش کر کے وہاں پہنچ جائے تو دوسری بات ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"لیکن اگر اس سے پہلے ہی کرنل ڈیوڈ نے اسے گھیر لیا۔ تب"۔ کیتھی نے کہا۔

"اب مجھے سو فیصد یقین آ چکا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کے بس کے نہیں ہیں۔ اس لئے وہ ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ البتہ جب بھی وہ سیڈ فارم پہنچیں گے تو ہم وہاں پہلے سے ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ اس لئے ہم آسانی سے انہیں کور کر لیں گے"---- ڈومیری نے جواب دیا۔

"او کے۔ تو پھر ہمیں راتوں رات ہی اس سیڈ فارم پر آپریشن مکمل کر لینا چاہئے"---- کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے نقشہ تہہ کر کے ایک بار پھر اپنے پرس میں ڈال لیا تھا۔

عمران اور تنویر دونوں کاریں جن میں میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لدی ہوئی تھیں لے کر اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کا گروپ ان کاروں پر میزائل فائر کرنے کے لئے چھپا ہوا تھا۔ اس جگہ سے تقریباً سو گز پہلے ایک خاصا تنگ سا موڑ تھا اور شاید کیپٹن رینڈل نے اس جگہ کو آپریشن کے لئے اسی لئے منتخب کیا تھا کہ آنے والوں کو موڑ مڑ کر فوری طور پر کور کیا جا سکے اور انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکے لیکن یہی موڑ عمران اور تنویر دونوں کی پلاننگ کے لئے بہترین ثابت ہوا تھا۔ ان دونوں نے کاروں کو اس موڑ پر روک دیا تھا اور پھر اسٹیئرنگ کو بیلٹس کی مدد سے اس طرح فکس کر دیا تھا کہ اسٹیئرنگ گھوم کر جیسے ہی سیدھا ہوتا۔ مکمل طور پر جام ہو جاتا اور کار سیدھی آگے دوڑتی چلی جاتی۔ ایکسیلیٹر پر مکمل دباؤ ڈالنے کے لئے انہوں نے ایک بڑا سا پتھر ایکسیلیٹر کے ساتھ اس

طرح رکھ دیا تھا کہ صرف پیر کے ایک اشارے سے پتھر ایکسیلیٹر پر جم جاتا۔ یہ انتظامات مکمل کرنے کے بعد انہوں نے کاریں سٹارٹ کیں۔ آگے عمران کی کار تھی جبکہ پیچھے جوانا کی۔ اور پھر موڑ کاٹتے ہوئے انہوں نے کار کی رفتار کو بڑھایا اور پھر موڑ کے قریب عمران نے پیر کی مدد سے بھاری پتھر کو ایکسیلیٹر پر رکھا تو کار کی رفتار اور بھی زیادہ ہو گئی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے لمبی چھلانگ لگا کر وہ سڑک کے کنارے کھیت میں گرا اور پھر رول ہوتا چلا گیا چونکہ کار کی بڑی بتیاں روشن تھیں اس لئے اسے یقین تھا کہ تیز روشنی کے عقب میں پیدا ہو جانے والے گھپ اندھیرے کی وجہ سے اس کی کار سے چھلانگ کو کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی نہ دیکھ سکیں گے۔ کار کی انتہائی تیز رفتاری کی وجہ سے عمران کے باہر چھلانگ لگاتے ہی دروازہ خودبخود دھماکے سے بند ہو گیا۔ عمران کا جسم کافی دور تک رول ہوتا چلا گیا اور پھر عمران جیسے ہی سنبھلا اس نے میزائلوں کے خوفناک فائروں کی آوازیں سنیں اور وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے دونوں کاروں پر میزائلوں کی بارش ہوتے اور پھر انہیں ہوا میں اڑ کر تباہ ہوتے اور اس کے پرزوں کو بکھرتے دیکھا۔

"تم ٹھیک تو ہو"۔۔۔۔ عمران کو عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا۔

"تم اپنی سناؤ۔ تمہیں چوٹ تو نہیں آئی"۔۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"او کے۔ آؤ اب دوسری طرف چلیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر انہوں نے تیزی سے سڑک کراس کی اور دوسری طرف کھیتوں میں موجود درختوں کے درمیان دوڑتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں اس نے جولیا کو کار سمیت پہنچنے کا کہا تھا۔ وہاں جولیا موجود تھی جبکہ باقی ساتھی اس کی ہدایت کے مطابق کھیتوں کے درمیان سے گزر کر کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کے عقب میں پہنچنے کے لئے جا چکے تھے۔ عمران اور تنویر کو دیکھتے ہی جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"مجھے تم دونوں کی فکر تھی کیونکہ تمہاری معمولی سی غلطی بھی تمہارے لئے مہلک ثابت ہو سکتی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم دونوں کا مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار جھینپ سی گئی جبکہ تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب ہمیں بھی وہاں پہنچنا چاہئے"۔ تنویر نے عمران سے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہیں رہیں گے۔ ابھی کام بےحد لمبا ہے۔ کرنل ڈیوڈ بھی آدمی ہے۔ اگر اسے معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ان سارے علاقے کو ہی گھیر لے۔ ایسی صورت میں ہمارا ایک جگہ

اکٹھے ہونا ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جولیا کار میں موجود بیگ میں نائٹ ٹیلی سکوپ ہے وہ مجھے نکال دو تاکہ میں کسی درخت پر چڑھ کر اب اطمینان سے اس ایکشن فلم کا باقی حصہ دیکھ سکوں"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے سر ہلایا اور تیزی سے کار کی عقبی نشست کی طرف مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ لا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے اسے گلے میں ڈالا اور پھر قریب موجود اونچے درخت کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں مشین گنیں لے کر ایک دوسرے سے ذرا فاصلے پر رہو گے اور ہر طرف سے پوری طرح محتاط رہو گے۔ بازی کسی بھی وقت پلٹ سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے درخت پر چڑھتے ہوئے جولیا اور تنویر سے کہا اور پھر وہ اونچے درخت پر چڑھ کر ایک دو شاخے میں جم کر بیٹھ گیا اور اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی اس نے دیکھا کہ جس جگہ کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ نے آپریشن مکمل کیا تھا وہاں اب جگہ جگہ سرچ لائٹیں لگائی جا رہی تھیں اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ سرچ لائٹیں اس کی پلاننگ کو ناکام بھی کر سکتی تھیں کیونکہ اس طرح لاشیں زیادہ آسانی سے پہچانی جا سکتی تھیں لیکن اسے حوصلہ اس بات کا ہو رہا تھا کہ کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھیوں نے دونوں کاروں پر اس قدر بے تحاشا میزائل فائر کئے تھے کہ کسی لاش کا صحیح سلامت رہ جانا تقریباً ناممکن تھا۔ تھوڑی دیر بعد سرچ لائٹیں روشن ہو گئیں اور اب وہ جگہ تیز روشنی کی وجہ سے بقعہ نور

بن چکی تھی۔ تباہ شدہ اور جلی ہوئی کاروں کے ڈھانچے نائٹ ٹیلی سکوپ میں اب اسے اور زیادہ صاف دکھائی دے رہے تھے حتیٰ کہ کاروں کے ٹوٹے ہوئے پرزے اور لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے تک اسے یہاں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے اچانک عمران کو خیال آیا کہ اگر کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو ٹرانسمیٹر پر کال کی تو پھر مسئلہ بن جائے گا کیونکہ ٹرانسمیٹر کار میں نصب تھا اور کار نیچے تھی۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو واپس گلے میں ڈالا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ اس کے نیچے اترتے ہی ایک طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"ٹرانسمیٹر کار میں ہے اور کرنل ڈیوڈ لازماً تصدیق کے لئے میجر براؤن کو کال کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر فکسڈ فریکوئنسی مجھے چیک کرنا ہو گی پھر اسے آف کر دوں گا اور اپنے ٹرانسمیٹر پر وہی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر لوں گا۔ پھر بات بنے گی"۔۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ بعد عمران جب کار سے باہر آیا تو وہ کار میں نصب ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی اپنی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر نہ صرف فکسڈ کر چکا تھا بلکہ اس نے کار کا ٹرانسمیٹر

بھی آف کر دیا تھا تاکہ کال یہاں رسیو ہی نہ ہو سکے۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ انہوں نے سرچ لائٹیں لگا دی ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پہچان لیں۔ ایسی صورت میں وہ لازماً اس سارے علاقے کو گھیرنے کی کوشش کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ ایک بار پھر تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت پر اسی جگہ بیٹھ کر جب اس نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا تو منظر ویسے ہی تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔ عمران نے سر کو ادھر ادھر گھما کر جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک کار کے ہیولے کو کھیتوں کے درمیان دوڑ کر سڑک کی طرف جاتے دیکھا تو اس نے اس پر نظریں جما دیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کرنل ڈیوڈ کی کار ہے جو اب آپریشن سپاٹ پر جا رہا ہے۔ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایسے خطرناک مواقع سے ہمیشہ دور ہی رہتا تھا اور جب تک آپریشن مکمل نہ ہو جائے وہ آپریشن سپاٹ پر نہ آتا تھا۔ اب اسے کیپٹن رینڈل نے اطلاع دی ہو گی اس لئے اب وہ آپریشن سپاٹ پر جا رہا ہو گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو وہاں رکتے دیکھا اور نائٹ ٹیلی سکوپ میں کرنل ڈیوڈ کو کار سے باہر نکلتے دیکھ لیا پھر کرنل ڈیوڈ ایک اور آدمی کے ساتھ کاروں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ دوسرا آدمی کیپٹن رینڈل ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کئی آدمیوں کو لاشوں کے ٹکڑے

سمیٹتے اور انہیں لا کر سڑک پر رکھتے ہوئے دیکھا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کی ساری پلاننگ کا انحصار اب اس بات پر تھا کہ کرنل ڈیوڈ ان لاشوں کو پہچانتا ہے یا نہیں۔ وہ مسلسل دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد لاشوں کے ٹکڑے سڑک پر رکھ دیئے گئے اور پھر ان لاشوں کی ایڈجسٹمنٹ ہونی شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل کو تیزی سے واپس ایک طرف کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھتے دیکھا اور کرنل ڈیوڈ کے انداز میں جو تیزی تھی اس نے اسے چونکا دیا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی خاص بات پر بوکھلا گیا ہو۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ کو یقیناً کسی لاش پر شک پڑ گیا ہے اور اب وہ میجر براؤن سے بات کر کے اس شک کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو ہدایت کی تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے عقب میں موقع پر پہنچے اور ظاہر ہے عمران ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے میجر براؤن کے اب تک وہاں نہ پہنچنے کی وجہ سے بھی کرنل ڈیوڈ چونک پڑا ہو گا۔ اس نے ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تاکہ اس کے لہجے کا اثر کرنل

ڈیوڈ پر پڑ سکے۔ لہجہ اور آواز میجر براؤن کی ہی تھی۔

"کہاں ہو تم۔ تمہیں میں نے کہا تھا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے پیچھے یہاں کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر آؤ۔ لیکن تم ابھی تک نہیں پہنچے۔ جواب دو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ غصیلا تھا لیکن بہرحال اس بار اس کے لہجے میں پہلے جیسا غصہ موجود نہ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اس کے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دینے کا بہرحال کرنل ڈیوڈ پر مثبت اثر پڑا ہے۔

"سر۔ کار اچانک خراب ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا سر۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو مارے جا چکے ہیں عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ دستیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کا آدھا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ کس مقصد کے لئے کال کرنے پر مجبور ہوا ہے وہ اس آدھے چہرے کی وجہ سے مشکوک ہو گیا تھا کیونکہ اب تک اسے یہ رپورٹ نہ دی گئی تھی کہ عمران اپنے اصل چہرے میں ہے اور ظاہر ہے ایسا ممکن ہی نہ تھا لیکن عمران پہلے ہی صفدر کو اس بارے میں ہدایت کر چکا تھا۔

"وہ سب مقامی میک اپ میں تھے لیکن سر۔ وہ ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا۔ اوور"---- عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ کا لہجہ امید بھرا سا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جی ہاں سر۔ میں نے خود قریب سے دیکھا تھا سر۔ اوور"۔ عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ کیپٹن رینڈل کی بات درست ہے اس کا ماسک جل گیا ہو گا ٹھیک ہے۔ اوکے جلدی کار ٹھیک کر کے آؤ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کوشش کر رہا ہوں سر۔ اوور"---- عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سنائی دی اور اس نے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا لیکن چند لمحوں بعد ہی ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ابھی تو کرنل ڈیوڈ نے کال آف کی تھی پھر اتنی جلدی تو اس کی دوبارہ کال نہ آ سکتی تھی اور دوسرا کون میجر براؤن کی اس مخصوص فریکونسی پر کال کر سکتا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"---- عمران نے حیرت

بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کار ٹھیک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ تقریباً ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ اوور"---- عمران نے گول مول سے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ کار ٹھیک کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کرنل ڈیوڈ کی اس ہدایت کا مطلب تھا کہ اسے ان لاشوں پر شک نہیں پڑا اور وہ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ کر ہیڈ کوارٹر لے جا رہا ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈالا اور گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی۔ اس نے دیکھا کہ کیپٹن رینڈل کے آدمی اب لاشوں کو اٹھا کر اپنی کاروں میں ڈال رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سرچ لائٹیں بھی آف ہو گئیں اور پھر کچھ دیر بعد اس نے چھ سات کاروں کو ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے مین روڈ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ سب سے آگے وہی کار تھی جس میں کرنل ڈیوڈ آیا تھا۔ عمران چشم تصور سے کرنل ڈیوڈ کی حالت کو دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس وقت عمران اور اس کے

ساتھیوں کی لاشوں سمیت ہیڈ کوارٹر جا رہا ہے اور ظاہر ہے اس کی مسرت قابل دید ہوگی۔ تھوڑی دیر بعد ساری کاریں اس کے سامنے سے گزر کر جب آگے بڑھ گئیں تو عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے علیحدہ کر کے گلے میں لٹکا لیا اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔

"دوبارہ کال آئی تھی۔ اس کرنل ڈیوڈ کو شک تو نہیں پڑ گیا تھا"۔ عمران کے نیچے پہنچتے ہی جولیا نے کہا۔

"پڑ تو گیا تھا لیکن پھر دور ہو گیا۔ اب وہ فاتحانہ انداز میں مارچ کرتا ہوا اپنے ہیڈ کوارٹر جا رہا ہے۔ اب ہمیں اس آپریشن سپاٹ پر پہنچنا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے تنویر بھی ایک طرف سے آ گیا اور چند لمحوں بعد وہ تینوں کار میں بیٹھے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اور وہ کار کو کھیتوں کے درمیان سے گزار کر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کھیتوں کے درمیان کار چلا کر تنگ ہو رہے ہو۔ سڑک کی طرف سے ہو کر اطمینان سے چلو"---- فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"میں اس لئے کھیتوں کے درمیان چل رہا ہوں تاکہ وہاں موجود ہمارے ساتھی سمجھ جائیں کہ اس کار میں ہم ہی ہیں ورنہ سڑک کی طرف سے تو وہ مشکوک بھی ہو سکتے ہیں"---- عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران سپاٹ کے

قریب پہنچ گیا۔ اس نے جیسے ہی کار روکی ادھر ادھر سے صفدر اور کیپٹن شکیل نکل کر قریب پہنچ گئے۔ عمران، جولیا اور تنویر تینوں کار سے نیچے اتر آئے۔

"عمران صاحب۔ کرنل ڈیوڈ کو آپ کی لاش پر شک پڑ گیا تھا لیکن پھر اس کا شک دور ہو گیا"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ اہمیت مجھے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اب تنویر کی لاش تو مشکوک ہو ہی نہیں سکتی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جیسے تم مشکوک ہو اسی طرح تمہاری لاش بھی مشکوک ہی ہو گی"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"---- صفدر نے کہا۔

"اب قصبہ الجوف پہنچنا ہے۔ وہاں میرا خیال ہے کہ ڈومیری اور اس کے گروپ سے ٹکراؤ ہو سکتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"تو آپ اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر قبضہ کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں وہیں سے اس لانگ برڈ کمپلیکس کا کوئی کلیو مل سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر چلیں"---- صفدر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ دیر انتظار کر لیں۔ کرنل ڈیوڈ ہیڈ کوارٹر گیا ہے۔ وہ کوشش کرے گا کہ اسرائیل کے صدر کو اسی

وقت یہ خوشخبری بھی سنائے اور ان سے اپنے کارنامے کو بھی کنفرم کرائے۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ صدر ڈومیری اور اس کے گروپ کو واپس بلوا لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمیں بے حد سہولت ہو جائے گی اور ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر ہمیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے گا"---- عمران نے کہا۔

"لیکن ایسا ہوا بھی سہی تو صبح کو ہی ہو گا۔ رات کے وقت تو مشکل ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہاری نظر میں چونکہ میری کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے تم یہ باتیں کر رہی ہو ورنہ اسرائیل کے صدر کو جیسے ہی اطلاع ملی کہ کرنل ڈیوڈ مجھے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو وہ سب اس طرح حرکت میں آ جائیں گے جیسے انہوں نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد انہوں نے دو کاروں کو قصبے کی طرف سے آتے دیکھا تو وہ سب الرٹ ہو گئے۔ ان سب نے اوٹ لے لی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں وہیں ان کے قریب ہی سڑک پر آ کر رک گئیں۔ عمران ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے کار میں سے ڈومیری کو اترتے دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ ڈومیری کے ساتھ ایک اور عورت تھی۔ ان کے پیچھے ایک اور کار بھی رک گئی تھی جس میں مرد تھے۔

"تم لوگ چلو ہیڈ کوارٹر۔ ہم آ رہے ہیں"---- ڈومیری نے عقبی

کار کے ڈرائیور سے کہا تو دوسری کار ٹرن لے کر آگے بڑھی اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"کیتھی تم کار سے ٹارچ نکال لو"۔ ڈومیری نے مڑ کر دوسری عورت سے کہا تو اس نے مڑ کر کار سے ایک ٹارچ نکالی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں جلی ہوئی کاروں کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

"کاش یہ کام میرے ہاتھوں مکمل ہوتا تو کتنا لطف آتا"---- دور سے ڈومیری کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ان دونوں نے ٹارچ کی روشنی میں جلی ہوئی اور تباہ شدہ کاروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

"ان کا خاتمہ نہ کر دیں"---- اچانک ساتھ کھڑی جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ کام نہ کرنا۔ ورنہ سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور اسی لمحے انہیں دور سے دو اور کاریں الجوف کی طرف سے آتی دکھائی دیں۔ وہ دونوں کاریں بھی ڈومیری کی کار کے قریب آ کر رک گئیں۔ پہلی کار میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر نکلا۔

"مادام کوئی پرابلم"---- اس آدمی نے سڑک سے ہی ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم جاؤ۔ ہم ویسے ہی ان کاروں کا جائزہ لے رہی ہیں"۔ ڈومیری نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس مادام"---- اس آدمی نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی واپس آئیں اور اپنی کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئیں۔

"یہ تو ڈومیری اور اس کے ساتھی تھے لیکن بعد میں آنے والے کون تھے"---- صفدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ان کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ان کا تعلق فوج سے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے بعد میں آنے والوں کا تعلق یقیناً ملٹری انٹیلی جنس سے ہوگا"---- عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے"---- جولیا نے کہا۔

"اب تو میدان مکمل طور پر صاف ہو چکا ہے اس لئے اب سیدھے ہارنگ ہاؤس چلنا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب کار کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ خاصی تیز رفتاری سے قصبہ الجوف کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ اگر انہیں کسی بھی لمحے شک پڑ گیا تو پھر لامحالہ وہ واپس آئیں گے۔ اس صورت میں ہم اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر پھنس نہ جائیں گے"---- صفدر نے کہا۔

"جس انداز میں ہمیں گھیرنے کی کوشش کی گئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اب ڈاکٹر ہارنگ وہاں موجود نہ ہوگا۔ وہ لامحالہ لانگ برڈ کمپلیکس میں شفٹ ہو چکا ہوگا اور لانگ برڈ کمپلیکس کو سیل کر دیا

گیا ہو گا۔ میں وہاں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں اس کمپلیکس کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے۔ اس لئے وہاں ہم نے مستقل نہیں رہنا بلکہ صرف وہاں کی تلاشی لینی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اور اگر کوئی کلیو نہ ملا تو"---- جولیا نے کہا۔

"تو پھر کسی نجومی کے پاس جا کر زائچہ بنوانا پڑے گا"---- عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ کاٹ کھانے کو دوڑتے ہو۔ خود جو چاہے بکواس کرتے رہو"---- جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تاکہ اس کی اہمیت بنی رہے"۔ تنویر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی جو تم دونوں بہن بھائیوں کو اس قدر غصہ آ رہا ہے۔ اگر وہاں سے کلیو نہ ملا تو ظاہر ہے کہ پھر کسی نجومی سے ہی رابطہ کرنا پڑے گا۔ ویسے نجومی تو ہمارے ساتھ ہی جا رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ نجومی سے عمران کا اشارہ اس کی طرف ہی ہو گا۔

"نجومی تو تمہارا وہ وچ ڈاکٹر ہے جوزف۔ جو ہر وقت نجانے کن کن دیوتاؤں کے نام لیتا رہتا ہے"---- تنویر نے جواب دیا تو اس

بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"اس کا علم صرف افریقہ تک ہی محدود ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد کار جب قصبے کی حدود میں داخل ہوئی تو اکا دکا آدمی ہی نظر آ رہے تھے۔ سڑک کے کونے پر ایک آدمی ہاتھ میں ایک بڑی ٹارچ اٹھائے کھڑا ہوا نظر آیا تو عمران نے کار اس کے قریب لے جا کر روک دی وہ آدمی کار رکتے ہی چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کہاں ہے"---- عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس آدمی سے پوچھا تو اس نے جلدی جلدی راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔ اس کے تفصیل بتانے پر عمران کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ قصبے کی عام آبادی سے ہٹ کر تقریباً تین چار کلومیٹر دور باغ کے اندر بنی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ باغ کے درمیان سے جاتی ہوئی سڑک سے گزرتے ہوئے درختوں کے درمیان بنی ہوئی ایک انتہائی شاندار اور پرشکوہ رہائش گاہ کے بیرونی گیٹ تک پہنچ گئے۔ گیٹ بند تھا اور باہر کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار روکی اور پھر خود ہی اتر کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور پھر ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"---- ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو دروازہ کھولو"---- عمران نے

بھی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر"---- دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد بڑا سا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ عمران نے کار لے جا کر پورچ میں روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندرونی طرف سے ایک ملازم نما آدمی تیزی سے باہر آیا۔

"جی۔ جناب۔ حکم فرمائیے جناب"---- اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مادام ڈومیری کب گئی ہیں یہاں سے"---- عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے"---- اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں دشمن ایجنٹ چھپے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی۔ جناب یہاں تو صرف ہم چھ ملازمین ہیں جناب۔ ڈاکٹر صاحب کے ملازمین۔ اور تو یہاں کوئی بھی نہیں"---- ملازم نے جواب دیا۔

"او کے۔ چلو کسی بڑے ہال کمرے میں چلو"---- عمران نے کہا اور آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور عمران سے آگے آگے چلنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کافی بڑے ہال کمرے میں پہنچ گئے۔

"تمام ملازمین کو یہاں بلاؤ اور سنو۔ کوئی ملازم باقی نہ رہے کیونکہ میرے آدمیوں نے پوری عمارت کی تلاشی لینی ہے۔ اگر کوئی باقی رہ گیا تو پھر وہ دشمن ایجنٹ ہی سمجھا جائے گا"---- عمران نے اسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بلا لاتا ہوں سر"---- ملازم نے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں اس آدمی سمیت پانچ مرد پہنچ گئے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ لوگ جا کر تلاشی لیں اور اگر کوئی آدمی نظر آئے تو اسے گولی مار دینا"---- عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تم سب میں سے ڈاکٹر ہارنگ کا سب سے پرانا ملازم کون ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی میں ہوں"---- اس آدمی نے کہا جس نے پورچ میں آ کر عمران سے بات کی تھی اور جو سب ملازمین کو ہال کمرے میں بلا لایا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"---- عمران نے پوچھا۔

"میرا نام مارٹن ہے جناب"---- اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم یہاں کے مقامی آدمی ہو یا دارالحکومت سے آئے ہو"۔ عمران

نے پوچھا۔

"جی میں تو ڈاکٹر بارنگ صاحب کا خاندانی ملازم ہوں جناب۔ میں تو ان کے گھر میں ہی پلا بڑھا ہوں"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"جب ڈاکٹر بارنگ یہاں آئے تو تم ان کے ساتھ ہی آئے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جب ڈاکٹر بارنگ نے لیبارٹری بنوائی تھی تو تم اس وقت بھی ان کے ساتھ ہی تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب یہاں نہیں رہتے تھے۔ وہ کبھی کبھار یہاں آتے تھے اس لئے اس وقت میں یہاں نہیں رہتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو یہاں مستقل طور پر آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے جناب"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"تم ان کے ساتھ لیبارٹری تو جاتے رہتے ہو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ج۔ ج۔ جی۔ نہیں جناب۔ میں تو کبھی نہیں گیا"۔۔۔۔ مارٹن نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم سب لوگ یہاں کے مقامی ہو"۔۔۔۔ عمران نے باقی ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں جناب۔ ہم سب کا تعلق دارالحکومت سے ہے جناب"۔ ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں تو جناب ڈاکٹر صاحب نے ملازمین فراہم کرنے والی کمپنی کے ذریعے منگوایا تھا"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہال میں چونکہ کرسیاں موجود تھیں اس لئے عمران نے ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ سب اپنے انداز اور چہروں سے ہی خالصتاً ملازم لگ رہے تھے اس لئے عمران کو ان کی طرف سے کوئی خطرہ بھی نہ تھا اور ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو کی دہشت اتنی ہے کہ یہ لوگ اس کی اجازت کے بغیر شاید منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالیں۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہونا شروع ہو گئے۔

"کچھ نہیں ہے"۔۔۔۔ جولیا اور صفدر نے کہا۔

"او کے۔ اس کا مطلب ہے کہ اطلاع غلط تھی"۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہاں تو کوئی فالتو آدمی آیا ہی نہیں اور آ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ مجھے حکم ہے کہ ہم کسی صورت بھی کسی کو اندر نہ آنے دیں لیکن آپ تو سرکاری آدمی ہیں جناب اس لئے آپ کو تو روکا نہیں جا سکتا تھا"۔۔۔۔ مارٹن نے دانت نکالتے ہوئے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ باقی ملازمین اپنا اپنا کام کریں البتہ مارٹن۔ تم ابھی یہیں رہو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو باقی پانچ ملازمین سلام کر کے

مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں کوئی ساؤنڈ پروف کمرہ ہے"---- عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ایک کمرہ ہے جسے دفتر بنایا گیا ہے۔ وہ ساؤنڈ پروف ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"یس سر۔ وہ ڈاکٹر صاحب کا آفس ہے"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"تم لوگ یہیں رکو گے۔ میں مارٹن کے ساتھ اس دفتر کا معائنہ کرنے جا رہا ہوں۔ آؤ مارٹن"---- عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر مارٹن کی رہنمائی میں وہ ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ واقعی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"دروازہ بند کر دو"---- عمران نے کہا تو مارٹن نے مڑ کر بھاری دروازہ بند کر دیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے وہاں ملازمین کی موجودگی کی وجہ سے اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ تم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کبھی لیبارٹری میں گئے ہو یا نہیں۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا اور اب تمہیں علیحدہ یہاں لے آیا ہوں"۔ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

جج۔ جج۔ جناب۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ میں کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتاؤں گا"---- مارٹن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"یہ حلف عام آدمیوں کے لئے ہوتا ہے۔ سرکاری آدمیوں کے لئے نہیں ہوتا۔ پاکیشیائی ایجنٹ ڈاکٹر صاحب کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں جبکہ ڈاکٹر صاحب سائنس دان ہیں۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہے لیکن حکومت کو ان کی اہمیت کا احساس ہے اس لئے جی پی فائیو کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کی حفاظت کریں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتے۔ وہ ہمیں بتاتے ہی نہیں کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کہاں ہے تاکہ ہم وہاں نگرانی کر سکیں"---- عمران نے بڑے موثر انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب ایسی ہی طبیعت کے آدمی ہیں جناب۔ لاپرواہ سے۔ ان کی بچپن سے ہی یہی عادت ہے جناب"---- مارٹن نے اپنے صاحب کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی ہوتے ہیں سائنس دان۔ بہرحال تم بتاؤ کہ کہاں ہے لیبارٹری اور کہاں اس کا راستہ ہے تاکہ ہم اطمینان سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں"---- عمران نے کہا۔

"جناب۔ لیبارٹری کے اندر تو میں کبھی نہیں گیا۔ دو تین بار ڈاکٹر صاحب نے وہاں سے سیدھے واپس دارالحکومت جانا تھا اس لئے وہ مجھے ساتھ لے گئے تھے۔ اسونڈ ریلوے اسٹیشن سے مشرق کی طرف ایک بہت وسیع و عریض میدان ہے۔ اس میدان کے اندر ایک بہت بڑا سیڈ فارم ہے۔ لیبارٹری کا راستہ اس سیڈ فارم کے اندر سے جاتا

ہے۔ وہ مجھے سیڈ فارم میں چھوڑ جاتے تھے اور خود چلے جاتے تھے۔ پھر واپسی پر مجھے ساتھ لے جاتے تھے۔ میں تو جناب۔ بس اتنا ہی جانتا ہوں"۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"آخری بات تم کتنا عرصہ پہلے گئے ہو وہاں"---- عمران نے پوچھا۔

"جی۔ ایک ماہ پہلے گیا تھا"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"اس سیڈ فارم میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"جی وہاں بڑے بڑے گودام ہیں جن میں بیجوں کی بوریاں بھری ہوئی ہیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا کمرہ ہے جس میں سیڈ فارم کا بڑا افسر بیٹھتا ہے۔ ویسے وہاں تقریباً بیس پچیس افراد کام کرتے ہیں۔ وہ بھی لوڈر ہیں ٹرک آتے ہیں اور بوریاں لوڈ کرا کے لے جاتے ہیں یا پھر ٹرک سیڈ سے بھری ہوئی بوریاں لے کر آتے ہیں"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں حفاظت کا کوئی انتظام نہیں۔ میرا مطلب ہے مسلح فوجی۔ یا ایسے ہی دوسرے لوگ"---- عمران نے کہا۔

"جناب ایک دو مسلح چوکیداروں کو تو میں نے دیکھا ہے اور تو مجھے وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔ میں نے البتہ ایک بار ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تھا تو ڈاکٹر صاحب میری بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ راستہ تو ادھر سے ہے لیکن اس راستے سے کوئی اجنبی

کسی صورت بھی نہیں گزر سکتا"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں فون تو ہو گا"---- عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ دفتر میں فون ہے"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس سیڈ فارم کا"---- عمران نے پوچھا۔

"جی نام تو مجھے معلوم نہیں۔ نہ ہی وہاں کوئی بورڈ لگا ہوا دیکھا ہے میں نے"---- مارٹن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے دارالحکومت کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز آئی۔

"قصبہ اسوند کا رابطہ نمبر بتایئے"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے وہاں کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"سیڈ فارم کا نمبر دیں"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس وقت رات ہے جناب۔ دفتر تو بند ہو گا"---- مارٹن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت سے کسی کو آگاہ نہیں کرنا۔ سمجھے۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر صاحب کا فون آئے تب بھی نہیں"---- عمران نے کہا۔

"بہتر جناب"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"ارے ہاں۔ ڈاکٹر صاحب تمہیں فون تو کرتے رہتے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ جب انہیں ضرورت ہو تو کرتے ہیں"۔ مارٹن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"اور تمہیں ضرورت ہو تو تم کس نمبر پر بات کرتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ج۔ ج۔ جی۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ مجھے انہوں نے ایک خاص قسم کا ٹرانسمیٹر دیا ہوا ہے۔ میں اس پر بات کرتا ہوں"۔ مارٹن نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"---- عمران نے پوچھا۔

"وہ تو ڈاکٹر صاحب ساتھ لے گئے ہیں"---- مارٹن نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔ میں تمہارا لحاظ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر صاحب کے خاص ملازم ہو۔ ورنہ کرنل ڈیوڈ تو حلق میں ہاتھ ڈال کر سب کچھ اگلوا لیتا ہے"۔ عمران

نے یکلخت غراتے ہوئے کہا تو مارٹن کے چہرے پر خوف کے اثرات ابھر آئے۔

"ج۔ جناب۔ اسی دفتر میں ہے جناب۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ سوائے ان کے اور میرے کسی اور کو اس بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ میں بھی اسے انتہائی اشد ضرورت کے وقت ہی استعمال کرتا ہوں"۔ مارٹن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ عام آدمیوں کے لئے ہے"---- عمران نے غراتے ہوئے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر وہ دائیں ہاتھ کی دیوار کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار کا ایک حصہ سرر کی آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹ گیا۔ اب وہاں ایک الماری موجود تھی جس کے دو خانے تھے۔ ان دونوں خانوں میں فائلیں بھری ہوئی تھیں جبکہ ایک کونے میں ایک چھوٹا سا لیکن خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ مارٹن نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ایک بار پھر دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی الماری غائب ہو گئی۔

"جناب یہ ہے ٹرانسمیٹر"---- مارٹن نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب سے اس پر میرے سامنے بات کرو۔ انہیں بتاؤ کہ مادام ڈومیری یہاں آئی تھیں اور وہ اب چلی گئی ہیں اور کچھ نہ بتانا"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ڈاکٹر صاحب سو گئے ہوں"---- مارٹن نے ہچکچاتے

ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ سائنس دان اتنی جلدی نہیں سویا کرتے"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو مارٹن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب سبز رنگ کا ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مارٹن بول رہا ہوں جناب۔ اوور"۔۔۔۔ مارٹن نے بلب کا رنگ سبز ہوتے ہی انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر ہارنگ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ ڈاکٹر ہارنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ حکومت کی طرف سے آپ کے جانے کے بعد ایک مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت مادام کیتھی اور ان کے آدمی آئے تھے۔ انہوں نے کنٹرول سنبھال لیا تھا اور ہمیں حکم دے دیا تھا کہ ہم اپنے کوارٹروں سے باہر نہ نکلیں۔ پھر اچانک وہ سب چلے گئے۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ گئے ہیں جناب۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ اوور"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو گا کوئی حکومت کا مسئلہ۔ تم بہرحال وہاں ہوشیاری سے رہنا اور مجھے اب ڈسٹرب نہ کرنا۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ہارنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بس کافی ہے۔ اب اسے واپس رکھ دو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارٹن نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور واپس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ہٹ گئی اور الماری دوبارہ نمودار ہو گئی۔ مارٹن نے ٹرانسمیٹر الماری میں رکھ کر ہاتھ واپس کھینچا ہی تھا کہ عمران جو اس کی سائیڈ میں موجود تھا' کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارٹن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا' عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی لات نے مارٹن کا جسم سیدھا کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور الماری سے فائلیں نکال نکال کر دیکھنے لگا۔ لیکن یہ ساری فائلیں سائنسی تجربات سے ہی متعلق تھیں لیکن عمران مسلسل فائلیں دیکھتا رہا۔ اچانک ایک فائل اس نے جیسے ہی کھولی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ فائل کے اندر ایل بی کے الفاظ لکھ کر ان پر سرخ دائرہ ڈالا گیا تھا۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ گو فائل میں موجود کاغذوں پر کوئی تحریر نہ تھی اور وہ کمپیوٹر پنچنگ میں تھے لیکن عمران کی نظریں تیزی سے ان کاغذوں پر پھسلتی جا رہی تھیں اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ فائل واقعی لانگ برڈ کے بنیادی فارمولے سے ہی متعلق تھی۔ عمران نے اس فائل کو ایک طرف میز پر رکھا اور دوسری فائلیں دیکھنی شروع کر دیں لیکن باقی کوئی بھی فائل اس کے کام کی نہ تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر باہر رکھا اور پھر دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس

نے دیوار برابر کر دی اور مڑ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی فائل اور ٹرانسمیٹر اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"صفدر آفس میں جاؤ۔ وہاں مارٹن بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے آف کر دو"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور باقی ملازم"۔۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ غیر متعلق لوگ ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تنویر تم نے چیک کیا ہے یہاں کوئی کار موجود ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ گیراجوں میں دو کاریں موجود ہیں"۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"جو کار ورکنگ آرڈر میں ہو اسے گیراج سے نکال لاؤ"۔ عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ فائدہ ہوا ہے یہاں آنے کا"۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ بہت کچھ"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر مارٹن سے ہونے والی ساری گفتگو دوہرا دی اور پھر اس فائل اور ٹرانسمیٹر کے متعلق بھی بتا دیا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو اصل بات کا علم ہو گیا۔ اب ہمیں اسوند جانا ہو گا"۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس سیڈ فارم پر قبضہ کر کے ہی معاملات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ کی کار آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی قصبے الجوف کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے چار کاروں میں سوار کیپٹن رینڈل اور اس کا گروپ تھا۔ کیپٹن رینڈل، کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ہی اس کی کار میں موجود تھا۔

"جناب۔ الجوف میں ہمارا پلان کیا ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے آدمی سارے قصبے میں پھیل جائیں گے اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اسے اڑا دیا جائے اور ہم ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پہنچ کر وہاں سے معلوم کریں گے کہ لیبارٹری کہاں ہے تاکہ اس کی حفاظت کی جا سکے۔ وہاں کے ملازمین کو لازماً اس کا علم ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن وہاں تو ڈومیری اور اس کا گروپ قابض ہو گا"۔ کیپٹن

رینڈل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی صدر صاحب نے اسے وہاں رہنے کا کہا تھا"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"لیکن سر۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی تو یقیناً وہیں جائیں گے کیونکہ انہیں بھی تو اس لیبارٹری کی ہی تلاش ہو گی"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں اور صرف وہیں سے ہی اس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ پھر دیکھتے ہیں۔ تم اپنے آدمیوں کو ٹرانسمیٹر پر حکم دے دو کہ وہ قصبے کی حدود میں ہی رہ جائیں اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی سے اڑا دیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"یس سر۔ انتھونی اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی تم اپنے آدمیوں کے ساتھ قصبہ الجوف میں ہی رک جاؤ۔ تم لوگوں نے پورے قصبے میں پھیل جانا ہے اور جس آدمی کے بارے میں تمہیں شک ہو کہ یہ عمران یا اس کا ساتھی ہو سکتا ہے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے اسے گولی سے اڑا دینا اور خاص طور پر

کاروں پر نظر رکھنا۔ یہ بڑے صاحب کا حکم ہے اور تم جانتے ہو کہ بڑے صاحب اپنے حکم کی تعمیل کس طرح چاہتے ہیں۔ اوور''۔ کیپٹن رینڈل نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ اوور''---- دوسری طرف سے انھوں نے جواب دیا۔

''ہم ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر جائیں گے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو ہم تمہیں وہاں کال کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل''---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا اور کرنل ڈیوڈ کی طرف اس طرح دیکھنے لگا جیسے اس سے داد کا خواہاں ہو۔

''گڈ۔ تم نے اچھا حکم دیا ہے''---- کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ سر''---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار قصبے کی حدود میں داخل ہو گئی اور ان کے عقب میں آنے والی کاریں رک گئیں جبکہ وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔

''تمہیں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کا تو علم ہے''---- کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''---- ڈرائیور نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ قصبے کو کراس کر کے کار آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں میں گھری ہوئی ایک شاندار اور [illegible] عمارت کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

''گیٹ کھلواؤ''---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے کہا تو کیپٹن رینڈل تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیزی سے ستون کی طرف بڑھنے لگا جہاں ڈور فون اور اس کے درمیان کال بیل کا بٹن لگا ہوا تھا۔ اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔

''کون ہے''---- چند لمحوں بعد ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جی پی فائیو۔ پھاٹک کھولو''---- کیپٹن رینڈل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''بہتر جناب''---- دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد گیٹ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور کیپٹن رینڈل تیزی سے واپس کار میں بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ کار پورچ میں جا کر رک گئی تو ایک آدمی تیزی سے اندرونی طرف سے نکل کر باہر آ گیا۔ اسی لمحے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں دروازے کھول کر نیچے اتر آئے۔

''کہاں ہے وہ ڈومیری۔ کہاں ہے وہ''---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''مادام ڈومیری تو جناب دو ڈھائی گھنٹے ہوئے واپس چلی گئی ہیں۔ ان کے بعد جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے تھے۔ وہ بھی نصف گھنٹہ ہوا واپس چلے گئے ہیں''۔ ملازم نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں اس کی بات سن کر

بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل ڈیوڈ تو میں ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت کے ساتھ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ جناب انہوں نے کہا تھا کہ وہ کرنل ڈیوڈ ہیں۔ جی پی فائ کے چیف۔ ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور چار مرد بھی تھے۔ انہوں نے ہم سب کو بڑے ہال میں اکٹھا کیا اور ان کے ساتھیوں نے رہائش گاہ کی تلاشی لی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ چھپے ہوئے ہیں۔ پھر وہ مارٹن سے ڈاکٹر صاحب کے دفتر میں جا کر باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ مجھے یہ کہہ کر چلے گئے کہ مارٹن ڈاکٹر صاحب کے دفتر میں ایک ضروری کام میں مصروف ہے صبح سے پہلے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے"---- ملازم نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اوہ۔ کہاں ہے دفتر اور کہاں ہے وہ مارٹن"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ۔ جناب۔ ادھر ہے۔ آئیے جناب"---- ملازم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس دروازے تک پہنچ گئے جو بند تھا۔

"یہ دفتر کا دروازہ ہے جناب"---- ملازم نے ایک طرف ہٹتے

ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل بھی اندر داخل ہوا۔

"لاش۔ اوہ۔ یہ تو لاش پڑی ہے۔ اوہ۔ اس کی گردن توڑی گئی ہے۔ بلاؤ۔ اس ملازم کو بلاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک طرف دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی لاش کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا تو کیپٹن رینڈل تیزی سے واپس مڑا۔

"اندر آؤ"---- کیپٹن رینڈل نے دروازے کے باہر کھڑے ملازم سے چیختے ہوئے کہا تو وہ ملازم جلدی سے اندر داخل ہوا اور اس کے حلق سے بے اختیار خوف بھری چیخ نکل گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب یہ تو مارٹن ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم۔ م۔ م۔ مگر یہ تو مر گیا ہے"---- ملازم نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم۔ اوہ۔ پھر اس شیطان نے لازماً اس سے بہت کچھ معلوم کر لیا ہو گا۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اس لئے وہ اسے یہاں لے آیا ہو گا۔ بلاؤ سب ملازموں کو۔ سب ملازموں کو بلاؤ۔ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو وہ ملازم تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہاں کی تلاشی لو کیپٹن"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر کیپٹن رینڈل جیسے ہی میز کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ۔ وہ شیطان اگر یہاں سے ہو کر گیا ہے تو اس نے لامحالہ تلاشی بھی لی ہو گی۔ اس لئے اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل رک گیا۔ اسی لمحے اس ملازم کے ساتھ چار اور ملازم اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر خوف تھا اور رنگ اڑے ہوئے تھے۔

"وہ لوگ جاتے ہوئے کیا ساتھ لے گئے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب میں نے ایک کھڑکی سے دیکھا تھا اس کے ایک ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک فائل تھی اور دوسرے ہاتھ میں مارٹن کا ٹرانسمیٹر تھا"---- ایک ملازم نے ڈرتے ڈرتے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں چونک پڑے۔

"مارٹن کا ٹرانسمیٹر۔ کیا مطلب"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مارٹن ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم اور رازداں تھا۔ اسے ڈاکٹر صاحب کے تمام رازوں کا علم تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر تھا جو ڈاکٹر صاحب نے اسے دیا تھا۔ جب ڈاکٹر صاحب لیبارٹری میں ہوتے تو مارٹن ضرورت پڑنے پر اس ٹرانسمیٹر پر ان سے بات کرتا تھا"---- ملازم نے جواب دیا۔

"وہ ٹرانسمیٹر کہاں رکھتا تھا"---- کیپٹن رینڈل نے پوچھا۔

"جناب اسی دفتر میں دیوار کے اندر ایک خفیہ الماری میں"۔ اسی

ملازم نے جواب دیا۔

"کون سی الماری۔ کہاں ہے وہ الماری"---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ جہاں مارٹن کی لاش پڑی ہے اس دیوار کے ساتھ ہے۔ ایک بار مارٹن نے مجھے دکھائی تھی"---- ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھولو اسے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ملازم تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دیوار کی جڑ میں ایک معمولی سی ابھری ہوئی اینٹ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے ہٹ گئی اور الماری ظاہر ہو گئی جس کے دو خانے تھے اور دونوں خانوں میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ تو اس کے اندر فائلیں ہیں۔ یہاں سے وہ عمران فائل لے گیا ہے۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا اور پھر منہ بنا کر ایک طرف پھینک دی۔

"سر۔ وہ فائل لازماً اس لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں ہو گی"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب سے میری بات کراؤ۔ جلدی کرو۔ فون ملاؤ ان سے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ملازموں سے کہا۔

"جناب ہمیں تو نمبر کا علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا فون مارٹن ہی

انٹڈ کرتا تھا اور جناب مارٹن جب فون کرتا تھا تو ٹرانسمیٹر پر ہی بات کرتا تھا۔ فون پر نہیں کرتا تھا"۔۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت غلط بات ہو گئی۔ وہ شیطان تو اس ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے سب کچھ معلوم کر لے گا۔ وہ تو صدر صاحب کی آواز میں بھی بات کر سکتا ہے اور میری آواز میں بھی۔ ویری سیڈ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے میز کی طرف لپکا جس پر فون پڑا ہوا تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ صدر صاحب کہاں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"صدر صاحب ایک ہنگامی میٹنگ میں مصروف ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب اچانک تشریف لے آئے تھے ان سے میٹنگ ہو رہی ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"صدر صاحب سے کہہ دیں کہ کرنل ڈیوڈ انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ فوری وقت دے دیں تو ٹھیک ہے ورنہ جس وقت وہ کہیں میں اس وقت فون کر لوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بہتر سر۔ میں ان کے سیکرٹری سے بات کرتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"۔۔۔۔ کچھ دیر کی خاموشی کے

بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب کی پرنسپل سیکرٹری سے بات کر لیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو بول رہا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں پرنسپل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہی ہوں۔ صدر صاحب انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں جناب"۔۔۔۔ پرنسپل سیکرٹری نے کہا۔

"ان سے بات کراؤ۔ میں نے بھی ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر کی تحکمانہ اور باوقار آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب۔ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بات شروع کی تو پھر وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔ اس نے بتا دیا تھا کہ وہ یہاں پہنچا تو مادام ڈومیری پہلے ہی جا چکی تھی اور یہاں عمران اور اس کے ساتھی پہنچے۔ انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کے خاص ملازم کو ہلاک کیا اور خصوصی ٹرانسمیٹر اور فائل لے گئے۔

"تو پھر"۔۔۔۔ صدر نے پوری بات سننے کے بعد تلخ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہاں سے ڈاکٹر ہارنگ سے بات نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کا فون نمبر کسی کو بھی معلوم نہیں ہے جبکہ وہ عمران ٹرانسمیٹر پر نجانے کس کی آواز میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے کوئی چکر چلا لے۔ جناب۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے لہجے میں بات کرے۔ اس لئے سر ڈاکٹر ہارنگ کو اصل پوزیشن کا علم ہونا چاہئے سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اصل کرنل ڈیوڈ بول رہے ہو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ کی بات درست ہے سر۔ آپ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اچھا بتاؤ کہ جب میں تمہارے ہیڈ کوارٹر آیا تھا تو میں نے کس طرح پہچانا تھا کہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں ہیں"۔۔۔۔ صدر واقعی امتحان لینے پر تل گئے تھے۔

"سر پہلے آپ نے کہا تھا کہ اس میں کسی عورت کی لاش نہیں ہے جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور پھر سر آپ نے ایک لاش کے پیر میں جوتے پر لگی ہوئی جی پی فائیو کی مہر چیک کر لی تھی سر"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں جب تمہارے ہیڈ کوارٹر آیا تھا تو میرے ساتھ کون کون تھا"۔۔۔۔ صدر شاید پوری طرح تسلی کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

"جناب۔ آپ اکیلے تشریف لائے تھے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے انہیں تمہارے متعلق بریف کر دوں گا۔ تم دس منٹ بعد انہیں فون کر لینا اور فون نمبر میری پرنسپل سیکرٹری سے لے لینا۔ لیکن اب کے بعد تم جب بھی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرو گے تو تم اپنے نام کے ساتھ کرنل نہیں لگاؤ گے صرف ڈیوڈ کہو گے۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ باہر جاؤ اور اس لاش کو بھی اٹھا کر لے جاؤ"۔۔۔۔ ڈیوڈ نے ملازمین سے کہا تو ان میں سے دو ملازمین نے آگے بڑھ کر مارٹن کی لاش اٹھائی اور وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اگر ہمیں اس کمپلیکس کے حدود اربعہ کا علم ہو جائے تو ہم زیادہ اچھی طرح اس کی حفاظت کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"حدود اربعہ کو ہم نے چاٹنا ہے احمق آدمی۔ ہمیں اس کمپلیکس کے بیرونی راستوں کی نگرانی کرنی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ چونکہ کرنل ڈیوڈ کرسی پر نہ بیٹھا تھا اس لئے کیپٹن رینڈل بھی کھڑے رہنے پر مجبور تھا۔ کرنل ڈیوڈ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ پھر گھڑی دیکھ کر وہ تیزی سے فون کی طرف لپکا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ پرنسپل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پرنسپل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ آپ نے مجھے ڈاکٹر بارنگ کی لیبارٹری کا فون نمبر دینا تھا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ نوٹ کریں سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اس نمبر سے پہلے آپ پانچ بار زیرو ڈائل کریں گے۔ تب یہ نمبر ملے گا"---- پرنسپل سیکرٹری نے کہا۔

"او کے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کر کے اس نے پرنسپل سیکرٹری کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کر----ڈ۔ ڈ۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ ڈاکٹر

بارنگ سے بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ چونکہ وہ اپنا نام کرنل ڈیوڈ کہنے کا عادی تھا اس لئے صرف ڈیوڈ کہنا اس کے لئے پرابلم سا بن گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ اٹک سا گیا تھا۔ ویسے اسے خود بھی اپنا نام اجنبی سا لگ رہا تھا لیکن ظاہر ہے صدر صاحب کا حکم تھا اس لئے وہ مجبور تھا۔

"یس۔ ڈاکٹر بارنگ بول رہا ہوں۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کی رہائش گاہ سے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے صدر صاحب نے بتایا ہے کہ دشمن ایجنٹ میری رہائش گاہ میں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے میرے خاص ملازم مارٹن کو بھی ہلاک کر دیا ہے"---- ڈاکٹر بارنگ کا لہجہ تلخ تھا۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اگر دشمن ایجنٹ اس طرح دندناتے پھر رہے ہیں تو آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ مجھے اپنے ملازم کی موت کا بیحد افسوس ہے۔ ویسے مجھے مارٹن نے ٹرانسمیٹر کال کر کے بتایا تھا کہ کوئی مادام ڈومیری اپنے ساتھیوں کے ساتھ میری رہائش پر آئی تھی اور اس نے کنٹرول سنبھال لیا تھا پھر وہ واپس چلی گئی۔ یہ سب کیا کارروائی ہو رہی ہے"---- ڈاکٹر بارنگ نے کہا۔

"ہم سب یہاں آئے تو مارٹن کی لاش آپ کے آفس میں پڑی تھی اور آپ کے دوسرے ملازم نے بتایا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ جاتے ہوئے

مارٹن کا ٹرانسمیٹر بھی لے گئے ہیں اور ایک سرخ رنگ کی فائل بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ یقیناً یہ کال جو آپ کہہ رہے ہیں وہ انہی پاکیشیائی ایجنٹوں نے زبردستی مارٹن سے کرائی ہو گی تاکہ وہ کنفرم ہو سکیں کہ ان کی بات اس ٹرانسمیٹر پر آپ کے ساتھ ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی حیران تھا کہ مارٹن کو آخر اس بات کے لئے کیوں کال کرنی پڑی جبکہ وہ میرا مزاج شناس تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کب اس نے بات کرنی ہے اور کون سی بات کرنی ہے۔ لیکن وہ ٹرانسمیٹر کیوں ساتھ لے گئے ہیں۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کا لیڈر علی عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک اور شاطر ترین انسان ہے بلکہ انسان نہیں ہے مکمل اور مجسم شیطان ہے۔ میرا اس سے دس بارہ بار ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ یہ شخص نہ صرف ہر قسم کا میک اپ کر لیتا ہے بلکہ یہ فوری طور پر دنیا کے ہر اس شخص کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ شاید متعلقہ آدمی خود بھی نہ پہچان سکے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس ٹرانسمیٹر پر آپ سے مارٹن کی آواز اور لہجے میں بات کرے یا میری آواز میں بات کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صدر صاحب کی آواز اور لہجے میں بات کر کے آپ کو حکم دے کر اپنا مشن مکمل کر لے۔ صدر صاحب بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے

ہیں۔ اسی لئے تو انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں جب آپ سے بات کروں تو اپنا نام کرنل ڈیوڈ کی بجائے صرف ڈیوڈ کہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے صدر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ جب بھی وہ مجھ سے بات کریں گے تو ان کی سیکرٹری پہلے ایل پی سی کے الفاظ بولے گی۔ تب میں سمجھا کروں کہ صدر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔ اس وقت تو میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی تھی لیکن اب میری سمجھ میں یہ بات آ رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں محتاط رہوں گا"۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے لانگ برڈ کمپلیکس کی فائل یہاں اپنے دفتر میں کیوں رکھی ہوئی تھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے چونک کر کہا۔

"آپ کے دفتر کی دیوار میں موجود خفیہ الماری میں فائلیں بھری ہوئی ہیں اور عمران ان میں سے ایک فائل اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ فائل لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں ہی ہو گی ورنہ وہ اسے ساتھ کیوں لے جاتا اور باقی فائلیں یہاں کیوں چھوڑ جاتا"۔ کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں کوئی فائل نہیں ہے۔ البتہ لانگ برڈ فارمولے کی فائل ضرور الماری میں موجود تھی۔ وہ میری

ذاتی یادداشت تھی۔ میرے تو ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس خفیہ الماری کو بھی کوئی چیک کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود تم بے فکر رہو۔ وہ اس فائل سے کچھ حاصل نہ کر سکے گا کیونکہ یہ طیارے کے بنیادی فارمولے کے متعلق ہے۔ یہ سائنسی فارمولا ہے اور اس قدر پیچیدہ ہے کہ صرف ایسا سائنس دان ہی اسے پڑھ سکتا ہے جو طیارہ سازی میں اتھارٹی ہو۔ اس کے علاوہ وہ عام تحریر میں نہیں ہے بلکہ کمپیوٹر پنچنگ میں ہے اس لئے وہ اس سے کیا حاصل کر سکتا ہے"۔ ڈاکٹر بارنگ نے کہا۔

"آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ علی عمران نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ وہ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی ہے اور وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے۔ آپ نے بہت غلط کیا ہے کہ اس قدر اہم اور قیمتی فارمولا آپ نے اپنی رہائش گاہ میں رکھا ہوا تھا۔ آپ کو اسے کمپلیکس میں رکھنا چاہئے تھا۔ اب اگر وہ شیطان اس کمپلیکس کو تباہ نہ بھی کر سکا تو یہ فارمولا پاکیشیا لے جائے گا اور وہاں ان لوگوں نے اس فارمولے پر لانگ برڈ تیار کرنا شروع کر دینا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آئندہ میرے ساتھ بات کرتے ہوئے محتاط بھی رہا کرو اور اپنا لہجہ بھی درست رکھا کرو۔ سمجھے۔ تم جی پی فائیو کے چیف ضرور ہو لیکن میرا نام ڈاکٹر بارنگ ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم جی پی فائیو کے چیف کی بجائے سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے پھرتے نظر آؤ گے۔ کیا تم

مجھے احمق سمجھتے ہو کہ میں اس قدر اہم فارمولا وہاں رکھوں گا۔ وہ صرف ابتدائی فارمولے کے بارے میں ابتدائی پوائنٹس ہیں۔ ان سے لنگ برڈ کسی صورت بھی تیار نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ڈاکٹر بارنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر بارنگ۔ میرا مقصد نہ آپ کی توہین کرنا تھا اور نہ ہی میں نے دانستہ ایسا کیا ہے۔ بہرحال فارمولے والی بات تو بعد میں ہو گی آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی لیبارٹری میں داخلے اور باہر جانے کے راستے کہاں کہاں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ ڈاکٹر بارنگ اس وقت اسرائیل کا چوٹی کا سائنس دان ہے اور صدر تک اس کی بات نہیں ٹال سکتے اور پھر اس نے لیبارٹری کے بارے میں ہی پوچھنا تھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر بارنگ نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے ڈاکٹر بارنگ کہ عمران لامحالہ ان راستوں پر ہی حملہ کرے گا اور اگر ہمیں ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا تو پھر ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہ جائیں گے جبکہ عمران کسی نہ کسی طرح ان کا سراغ لگا لے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن وہ کسی طرح بھی کمپلیکس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ جس کا تم تصور تک نہیں کر سکتے"۔ ڈاکٹر بارنگ نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کم از کم وہ علاقہ تو بتا سکتے ہیں تاکہ ہم اس علاقے میں چیکنگ کریں۔ آخر ہمیں بھی تو علم ہو کہ ہم نے کہاں چیکنگ کرنی ہے ورنہ ہم پورے اسرائیل میں کہاں کہاں مارے مارے پھرتے رہیں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ البتہ بتایا جا سکتا ہے بلکہ مجھے اس بارے میں مزید بات بھی کرنی پڑے گی۔ لانگ برڈ کمپلیکس کا ایک ہی راستہ ہے جسے اب مکمل طور پر اندرونی طرف سے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے باہر سے کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ یہ راستہ ایک سیڈ فارم میں کھلتا تھا اور یہ سیڈ فارم اسوند کے قریب اسوند اسٹیشن سے مشرق کی طرف ایک وسیع و عریض میدان کے اندر بنا ہوا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی گئی کہ اس سیڈ فارم میں نصب سائنسی آلات نے نشاندہی کی ہے کہ وہاں فائرنگ ہوئی ہے۔ کس نے کی ہے اور کیوں کی ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ کیونکہ راستہ سیلڈ ہے۔ البتہ میں نے یہ آلات آن کر دیئے ہیں تاکہ ہماری توجہ بیرونی طرف جا ہی نہ سکے"۔ ڈاکٹر بارنگ نے کہا۔

"اس سیڈ فارم میں جہاں سے راستہ جاتا ہے وہاں سے فائرنگ ہوئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ ڈاکٹر بارنگ نے کہا۔

"کب۔ کس وقت"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"تقریباً ایک گھنٹہ پہلے"۔۔۔۔ ڈاکٹر بارنگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب جی پی فائیو سب کچھ ٹھیک کر لے گی۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"چلو کیپٹن ریڈل۔ سب کو بلاؤ۔ ہم نے فوراً اسوند پہنچنا ہے۔ وہاں یقیناً عمران نے فائرنگ کی ہو گی۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیڈ فارم کی چھت پر ڈومیری اور کیتھی دونوں ایک چھوٹی سی دیوار کی اوٹ میں کرسیاں رکھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ پورے فارم میں ڈیوک اور اس کے گروپ کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اس پر قبضے کے دوران انہیں مزاحمت کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ یہ مزاحمت چار مسلح چوکیداروں کی طرف سے ہوئی تھی لیکن ڈیوک اور اس کے گروپ نے ان چاروں چوکیداروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ ان کی کوشش تو یہی تھی کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے قید کر دیں لیکن وہ چاروں واقعی تربیت یافتہ تھے اس لئے انہوں نے الٹا ڈیوک اور اس کے گروپ کے دو آدمیوں کو شدید زخمی کر دیا تھا اس لئے ڈیوک نے انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور پھر انہیں کچھ دیر کی شدید جدوجہد کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ ڈومیری اور کیتھی نے پورے سیڈ فارم کا معائنہ کیا لیکن اس سیڈ فارم میں سوائے سیڈ کی بوریوں سے بھرے ہوئے بڑے بڑے

گوداموں اور ایک دفتر کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اس دفتر میں بھی سوائے سیڈ بزنس کی رپورٹس' کاغذات اور حساب کتاب کے علاوہ کوئی چیز ہی نہ تھی حتی کہ ڈومیری نے انتہائی حساس آلات سے پورے سیڈ فارم کی چیکنگ کی تھی لیکن نہ ہی اسے کسی جگہ کوئی تہہ خانہ نظر آیا اور نہ ہی وہاں کسی قسم کا کوئی سائنسی آلہ نصب تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ واقعی ایک عام سا کاروباری فارم ہو۔ اس کے باوجود ڈومیری نے ڈیوک اور اس کے گروپ کو انتہائی محتاط رہنے کی ہدایت کی اور پھر وہ دونوں ہی اوپر چھت پر کرسیاں رکھوا کر بیٹھ گئیں کیونکہ نیچے کمروں میں سیڈ کی مخصوص بو سے انہیں انتہائی وحشت سی ہو رہی تھی۔ اوپر چھت کے چاروں کونوں میں ایک ایک آدمی موجود تھا جنہوں نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگائی ہوئی تھیں تاکہ اگر کوئی کسی بھی طرف سے سیڈ فارم کی طرف آئے تو اسے دور سے ہی مارک کیا جا سکے۔ ویسے بھی سیڈ فارم کے چاروں طرف دور دور تک ویران میدان سا پھیلا ہوا تھا البتہ سامنے کافی فاصلے پر اسوند ریلوے اسٹیشن کی بتیاں جھلملاتی ہوئی ضرور نظر آ رہی تھیں۔

"مجھے تو لگتا ہے کہ ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں"۔ کیتھی نے کہا۔

"کیوں"---- ڈومیری نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ یہ سیڈ فارم تو قطعی عام سا فارم ہے۔ اگر یہاں سے اس قدر اہم کیپسیس کا راستہ ہوتا تو یہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوتے"---- کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈومیری بے

اختیار ہنس پڑی۔

"آج کل حفاظتی انتظامات کو انسان کی نفسیات کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اس ویران علاقے میں اگر سیڈ فارم کے اندر اور باہر فوج کا پہرہ ہوتا یا پچاس ساٹھ مشین گن بردار ہر طرف پہرہ دیتے دکھائی دیتے۔ چھت کے چاروں کونوں پر چیکنگ ٹاور بنے ہوئے ہوتے اور ان کے اندر سرچ لائٹیں موجود ہوتیں تو کیا دشمن ایجنٹوں یا فلسطینی دہشت گردوں کو یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ عام سا سیڈ فارم نہیں ہے بلکہ یہاں لازماً کوئی نہ کوئی حکومتی راز موجود ہے۔ لیکن اب تم نے خود محسوس کیا ہے کہ یہ عام سا سیڈ فارم ہے اس لئے یہاں کسی کمپلیکس کا راستہ نہیں ہو سکتا اور یہی بات باور کرائی جانی مقصود تھی اور اسی وجہ سے آج تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ لانگ برڈ کمپلیکس کا راستہ اس سیڈ فارم سے نکلتا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

"لیکن یہاں سائنسی آلات تو بہرحال نصب ہوتے یا پھر کوئی تہہ خانہ ہوتا یا کسی طرح راستے کا کوئی نشان تو ہوتا۔ بیشک وہ بند ہوتا لیکن ہوتا تو سہی"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو مجھے بھی اس بات پر حیرت ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا بھی سیکرٹ کے تحت کیا گیا ہو گا ورنہ دشمن ایجنٹ بھی ان سائنسی آلات کو چیک کر سکتے تھے اور ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ راستہ کہاں سے ہے اور کہاں سے نہیں۔ ہمارے یہاں قبضے کا مقصد

دوسرا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ہم ان کا خاتمہ کر سکیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"لیکن اب میں سوچ رہی ہوں کہ اگر عمران کو یہاں کا علم نہ ہو سکا تب۔ ہمیں تو اس نقشے کی وجہ سے علم ہو گیا ہے۔ اگر نقشہ تمہیں نہ ملتا تو ہمیں بھی اس کے بارے میں زندگی بھر علم نہ ہو سکتا"۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس اور چارہ کار بھی کیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں اور کس طرح تلاش کریں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اگر ہم قصبہ الجوف میں چیکنگ کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا"۔ کیتھی نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی سرکاری اتھارٹی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہماری تعداد محدود ہے اور تیسری بات یہ کہ وہاں کرنل ڈیوڈ اور اس کی پوری جی پی فائیو موجود ہے۔ اس لئے ہو سکتا تھا کہ ہم مشکوک سمجھ کر کسی کو اڑا دیتے اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ کی بجائے جی پی فائیو کا آدمی نکلتا تو تم خود بتاؤ کہ کیسا طوفان کھڑا ہو جاتا اور دوسری بات ہے کہ جی پی فائیو جو اب پاگل کتوں کی طرح وہاں گھوم رہی ہو گی وہ ہمیں مشکوک سمجھ کر گولیوں سے اڑا سکتی تھی اور تیسری بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں قصبے میں سیر و تفریح تو نہ کرتے پھر رہے ہوں گے۔ ہم یہاں درست طور پر موجود ہیں۔ جب

بھی عمران یہاں پہنچے گا ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا"---- ڈومیری نے کہا۔

"صبح جب دفتر کا وقت ہو گا تو یہاں نجانے کتنے افراد آ جائیں گے۔ اس وقت کیا ہو گا"---- کیتھی نے کہا۔

"سب کو بھگا دیا جائے گا کہ یہاں حکومت کی ایجنسی قابض ہے۔ ہنگامی حالات ہیں اور کیا ہو سکتا ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"اس کا ایک اور بھی حل ہے کہ صبح کو آپ یہاں سے صدر صاحب سے بات کریں اور ان کے نوٹس میں لے آئیں۔ اس طرح ہمیں حکومتی تحفظ حاصل ہو جائے گا"---- کیتھی نے کہا۔

"لیکن ہم صدر صاحب کو کیا بتائیں گے کہ ہمیں یہاں کا علم کیسے ہوا"---- ڈومیری نے کہا۔

"تم میرا نام لے سکتی ہو کہ کیتھی کے کسی مخبر نے بتایا ہے"۔ کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صبح ہو گی تو پھر جیسے حالات ہوں گے دیکھ لیں گے"۔ ڈومیری نے جواب دیا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر ہم ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر فون کریں تو کم از کم یہ تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا عمران وہاں پہنچا ہے کہ نہیں۔ کچھ تو حالات سے آگاہی ہو سکے گی"---- تھوڑی دیر بعد کیتھی نے کہا تو ڈومیری ہنس پڑی۔

"تمہیں واقعی اس طرح فارغ بیٹھنے سے بڑی الجھن ہو رہی ہو گی

کیونکہ تم اس قسم کے حالات کی عادی نہیں ہو۔ جبکہ ہمیں ایسے انتظار کرنے کی عادت ہے۔ بہرحال تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اس طرح واقعی حالات سے آگاہی ہو سکتی ہے۔ آفس میں کارڈلیس فون بھی موجود ہے۔ جاؤ لے آؤ"---- ڈومیری نے کہا تو کیتھی مسکراتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئی جدھر سے سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ ڈومیری بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ویسے ہی گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن سوائے ریلوے اسٹیشن کی بتیوں کے ہر طرف اندھیرا اور سکوت ہی تھا۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کیتھی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

"وہاں دو نمبر ہیں۔ ایک تو ڈاکٹر ہارنگ کے آفس میں ان کا ذاتی نمبر ہے۔ دوسرا عام ہے۔ آفس تو ظاہر ہے بند ہو گا اس لئے دوسرے نمبر پر ٹرائی کرتے ہیں"---- ڈومیری نے کہا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام ڈومیری بول رہی ہوں۔ تم کون بول رہے ہو"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مادام آپ۔ میں ہاسٹن بول رہا ہوں مادام"۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"مارٹن کہاں ہے۔ اس سے بات کراؤ"---- ڈومیری نے ملازموں کے انچارج کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں مادام۔ ابھی ہم اس کی لاش ڈاکٹر ہارنگ صاحب کے آفس سے اٹھا کر لے آئے ہیں"---- ہاسٹن نے کہا تو ڈومیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے"---- ڈومیری نے کہا۔

"آپ کی واپسی کے بعد ایک کار آئی۔ گیٹ پر کہا گیا کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ آیا ہے اس لئے مارٹن نے گیٹ کھول دیا۔ کار اندر آئی۔ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد موجود تھے۔ مارٹن نے ان سے بات کی پھر مارٹن کے کہنے پر ہم سب سٹنگ روم میں اکٹھے ہو گئے۔ آنے والوں نے پوری رہائش گاہ کی تلاشی لی اس کے بعد ان کا انچارج جو اپنے آپ کو کرنل ڈیوڈ کہہ رہا تھا' مارٹن کو ساتھ لے کر ڈاکٹر ہارنگ صاحب کے دفتر میں چلا گیا۔ پھر کافی دیر بعد وہ باہر آیا تو مارٹن کو اندر ہی چھوڑ آیا۔ انہوں نے ہمیں اکٹھا کر کے کہا کہ مارٹن انتہائی ضروری کام میں مصروف ہے اس لئے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ایک اور کار آ گئی۔ اس میں بھی جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ تھا۔ میں نے گیٹ کھول دیا۔ کار اندر آ گئی۔ اس میں دو آدمی تھے اور ان میں سے ایک بھی یہی کہہ رہا تھا کہ وہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ ہے جبکہ ہم نے انہیں بتایا کہ پہلے بھی لوگ آئے تھے اور وہ بھی اپنے آپ کو یہی

کہہ رہے تھے اور وہ مارٹن کو آفس میں لے گئے تھے اور مارٹن ابھی تک آفس میں ہے تو وہ سیدھے دفتر میں گئے۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ مارٹن کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس پر کرنل ڈیوڈ صاحب نے بتایا کہ پہلے آنے والے پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ اس پر میں نے انہیں بتایا کہ وہ اپنے ساتھ مارٹن کا وہ ٹرانسمیٹر بھی لے گئے ہیں جس پر وہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب سے بات کرتا تھا اور ان کے پاس ایک سرخ رنگ کی فائل بھی تھی۔ پھر میں نے انہیں وہ خفیہ الماری بھی کھول کر دکھائی جس میں فائلیں بھری ہوئی تھیں اور جس میں مارٹن کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ صاحب نے فون پر پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب سے بات کی اور انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ وہ ڈاکٹر ہارنگ سے دس منٹ بعد فون پر بات کر لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں بھیج دیا اور وہ دونوں ابھی آفس میں ہی ہیں۔ ہم ابھی مارٹن کی لاش لے کر وہاں سے آئے ہیں کہ آپ کی کال آ گئی"- ہاسٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میری کال کے بارے میں کرنل ڈیوڈ کو مت بتانا۔ اوکے"---- مادام ڈومیری نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ وہ فائل کیسی ہو گی"- کیتھی نے جو پاس کھڑی فون پر ساری بات سن رہی تھی' فون آف ہوتے ہی بول پڑی۔

"یہ عمران واقعی ذہین آدمی ہے۔ اس نے یقیناً وہ فائل اٹھائی ہے تو یقیناً اس سے وہ فائدہ اٹھائے گا اور لامحالہ اب وہ یہاں آئے گا"---- ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فائل میں کمپلیکس کا نقشہ ہو گا"۔ کیتھی نے کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اب کسی سائنسی فارمولے کی فائل تو وہ اٹھانے سے رہا"---- ڈومیری نے کہا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام۔ ایک آدمی ریلوے اسٹیشن کی طرف سے ادھر آ رہا ہے"۔ اچانک فرنٹ سائیڈ پر موجود نگرانی کرنے والے نے کہا تو ڈومیری اور کیتھی دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔ وہ دونوں اس آدمی کی طرف لپکیں۔

"مجھے نائٹ ٹیلی سکوپ دکھاؤ"---- ڈومیری نے کہا اور اس آدمی نے گلے سے نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر ڈومیری کی طرف بڑھا دی۔ ڈومیری نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور غور سے ریلوے اسٹیشن کی طرف دیکھنے لگی۔

"اوہ۔ واقعی یہ ادھر ہی آ رہا ہے۔ لیکن یہ تو اکیلا ہے اور اس کے ہاتھ میں بیگ بھی ہے۔ کہیں یہ کوئی مسافر نہ ہو"---- ڈومیری نے کہا۔

"مسافر تو وہ تب ہوتا' جب ریلوے اسٹیشن پر کوئی گاڑی آتی اور

اگر گاڑی آتی تو ہمیں اس کی آواز ضرور سنائی دیتی"---- کیتھی نے کہا۔

"ہاں"---- ڈومیری نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو گئی۔

"ڈیوک کو بلاؤ۔ جلدی"---- ڈومیری نے اس آدمی سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ آدمی اس طرح اطمینان سے چل رہا ہے جیسے اسے کوئی فکر نہ ہو۔ اگر یہ کوئی دشمن ایجنٹ ہوتا تو یقیناً اس کے چلنے کا یہ انداز نہ ہوتا"۔ڈومیری نے کہا۔

"مجھے دکھائیں ٹیلی سکوپ"---- کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے نائٹ ٹیلی سکوپ اس کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اطمینان بھرے انداز میں آ رہا ہے"---- کیتھی نے کہا۔

"یس مادام"---- اسی لمحے ڈیوک نے اوپر آ کر کہا۔

"دیکھو۔ ریلوے اسٹیشن کی طرف سے ایک آدمی ادھر ہماری طرف آ رہا ہے۔ اسے تم نے زندہ پکڑنا ہے اور پھر اندر لے آنا ہے لیکن پہلے اس کی اور اس کے بیگ کی تلاشی لے لینا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی مخبر ہو"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"---- ڈیوک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

ڈومیری نے دوبارہ کیتھی کے ہاتھ سے نائٹ ٹیلی سکوپ لے کر آنکھوں

سے لگا لی۔ وہ آدمی اسی طرح اطمینان سے آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا سیڈ فارم کے پھاٹک کے پاس پہنچ گیا۔
ابھی وہ قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک دو سائے بھوکے عقابوں کی طرح
اس پر جھپٹ پڑے اور ماحول میں اس آدمی کی چیخ سنائی دی اور پھر
اس کے نیچے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا۔ ڈومیری نے نائٹ ٹیلی سکوپ
آنکھوں سے ہٹا دی تھی اور اب وہ ویسے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔ حملہ
کرنے والوں میں سے ایک خود ڈیوک تھا اور دوسرا اس کا ساتھی۔ اور
ڈیوک نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسے نیچے گرا کر جلدی سے اس کے
دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی لگا دی
اور پھر اسے کھڑا کر دیا۔ اس آدمی کے منہ سے ایسی آوازیں نکل رہی
تھیں جیسے وہ انتہائی خوفزدہ ہو۔ ڈیوک کے ساتھی نے اسے ایک ہاتھ
سے قابو کیا اور بڑے ماہرانہ انداز میں اس کی جسمانی تلاشی لینے لگا۔
پھر اس نے اس کا ایک طرف پڑا ہوا تھیلا اٹھایا اور اسے کھول کر
چیک کرنے لگا۔

"آؤ نیچے"---- ڈومیری نے نائٹ ٹیلی سکوپ ساتھ کھڑے
ہوئے آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیڑھیوں کی
طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی اس کے پیچھے تھی۔ جب وہ دونوں سیڑھیاں
اتر کر نیچے برآمدے میں پہنچیں تو ڈیوک اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر
تقریباً گھسیٹتا ہوا برآمدے کی طرف لے آ رہا تھا۔

"دفتر میں لے آؤ اسے"---- ڈومیری نے کہا اور تیزی سے دفتر

کی طرف مڑ گئی۔ اس نے دفتر کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر
ٹیوب جلا دی۔ دفتر میں روشنی پھیل گئی۔ چند لمحوں بعد ڈیوک اس
آدمی کو لئے دفتر میں آ گیا۔ یہ مقامی آدمی تھا اور اس کے چہرے پر
حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے جسم پر
عام سا لباس تھا۔

"اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے مادام"---- ڈیوک نے کہا۔

"کون ہو تم"---- ڈومیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں اس آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مرفی ہو۔ ہیری کا بھائی۔ ہیری یہاں چوکیدار
ہے"۔ آنے والے نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں سے آئے ہو"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"کاتش گاؤں سے"---- مرفی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کاتش گاؤں"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"ریلوے اسٹیشن کے پار دس کلومیٹر دور ہے"---- مرفی نے
جواب دیا۔

"تم وہاں سے پیدل آ رہے ہو"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ کاتش سے اسٹیشن تک میں بس میں آیا ہوں اور
وہاں سے پیدل آ رہا ہوں۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ آپ کون ہیں۔
ہیری کہاں ہے"---- مرفی نے کہا۔

"لیکن تم اس وقت کیوں آ رہے ہو۔ اس تھیلے میں کیا ہے"۔

ڈومیری نے پوچھا۔

"جی۔ صبح میں نے مزدوری پر جانا ہوتا ہے اس لئے میں ہمیشہ اسی وقت ہی آتا ہوں تاکہ بھائی ہیری سے مل کر اسے باغ کے حالات بھی بتا دوں اور اس سے مشورہ بھی کر لوں۔ ہیری میرا بڑا بھائی ہے۔ ہمارا کاتش گاؤں میں چھوٹا سا باغ ہے مادام۔ ہیری کہاں ہے"۔ مرفی نے کہا۔

"ڈیوک"---- ڈومیری نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے پاس کھڑے ڈیوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"---- ڈیوک نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے تھیلے میں کیا ہے"---- ڈومیری نے پوچھا۔

"کپڑوں کا ایک جوڑا۔ ایک چھوٹا تولیہ ہے اور بس"---- ڈیوک نے جواب دیا۔

"یہ۔ یہ ہیری کا جوڑا اور تولیہ ہے۔ پچھلے ہفتے میں دھلوانے کے لئے لے گیا تھا۔ وہ اسے دینے آیا ہوں"---- مرفی نے کہا۔

"ڈیوک ہمارے سامان میں میک اپ واشر تو ہے۔ وہ لے آؤ۔ مجھے یہ شخص میک اپ میں لگتا ہے"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"---- ڈیوک نے کہا اور تیزی سے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جج۔ جج۔ جناب میں تو مرفی ہوں۔ ہیری کا بھائی۔ ہیری کہاں ہے"۔ مرفی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے اور اس کے ساتھیوں کو تل ابیب بھجوا دیا گیا ہے۔ یہاں دشمن ایجنٹوں کے حملے کا خطرہ تھا اس لئے اب ہم یہاں ہیں"۔ ڈومیری نے اس کی آنکھوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"دش۔ دشمن۔ مم۔ مم۔ مگر میں تو ہیری کا بھائی ہوں۔ آپ بیشک میرے ساتھ آدمی بھیج کر کاتش گاؤں میں کسی سے پوچھ لیں"۔ مرفی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یا تو یہ شخص واقعی کوئی دیہاتی ہے یا پھر یہ غضب کا اداکار ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں دیہاتی ہی ہوں۔ آپ بے شک میرے ساتھ آدمی بھیج دیں"۔ مرفی نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کون ہو"---- ڈومیری نے کہا اور چند لمحوں بعد ڈیوک اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر موجود تھا۔

"اس کا میک اپ چیک کرو"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ ڈیوک نے کہا اور میک اپ واشر کا پلگ ساکٹ میں لگا کر اس نے اس کا غلاف مرفی کے سر اور چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ یہ۔ میں تو بے گناہ ہوں۔ میں تو مرفی ہوں۔ ہیری کا بھائی"---- اس آدمی نے بری طرح ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اب شدید خوف نمایاں ہو گیا تھا۔

"جو ہم کر رہے ہیں ایسا ہونے دو۔ اگر تم نے گڑبڑ کی تو گولی مار دوں گی"---- ڈومیری نے غصیلے لہجے میں کہا تو مرفی بے اختیار سہم کر خاموش ہو گیا۔ ڈیوک نے اس کے سر اور گردن پر کنٹوپ سا چڑھایا اور اس کے بٹن بند کر کے اس نے واشر آن کر دیا۔ اس آدمی نے بے اختیار ہلنا شروع کر دیا تو ڈیوک نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ چند لمحوں بعد اس نے واشر بند کر دیا اور پھر اس کے چہرے سے کنٹوپ اتارنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی میک اپ میں نہیں ہے"---- ڈومیری نے کنٹوپ ہٹتے ہی وہی شکل دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔ مرفی کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر خوف جیسے مجسم ہو کر رہ گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں مرفی ہوں۔ آپ یقین کریں۔ میں مرفی ہوں"۔ مرفی نے اس بار انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یہ واقعی کسی چوکیدار کا بھائی ہے۔ اسے واپس بھیج دو"۔ ڈومیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ یہ بعد میں ہمارے لئے مسئلہ نہ بن جائے"---- ڈیوک نے کہا۔

"اس بیچارے نے کیا مسئلہ بننا ہے۔ جاؤ۔ اسے گیٹ سے باہر چھوڑ آؤ"---- ڈومیری نے کہا اور ڈیوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو مرفی۔ تمہارا بھائی دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ ہم تمہیں اس

لئے چھوڑ رہے ہیں کہ تم ایک معصوم آدمی ہو اور میں نہیں چاہتی کہ کسی معصوم اور بے گناہ کا خون یہاں بہے۔ اس لئے تم خاموشی سے واپس اپنے گھر چلے جانا۔ تمہارا بھائی ایک ہفتے بعد واپس گھر پہنچ جائے گا"۔ ڈومیری نے مرفی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جج۔ جج۔ جی آپ کی مہربانی۔ آپ بہت رحمدل ہیں جی۔ میں یہاں سے سیدھا گھر جاؤں گا لیکن ایک درخواست ہے جی"۔ مرفی نے کہا تو ڈومیری چونک پڑی۔

"کیسی درخواست"---- ڈومیری کے لہجے میں شک کی پرچھائیاں نمایاں تھیں۔

"مم۔ مم۔ مجھے بہت پیاس لگ رہی ہے۔ ایک گلاس پانی پلوا دیں"۔ مرفی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈومیری بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی سیدھے سادھے دیہاتی آدمی ہو۔ ڈیوک اس کے ہاتھ کھول دو اور اسے پانی پلا کر واپس گیٹ سے باہر چھوڑ دو۔ میں اور کیتھی اوپر چھت پر جا رہی ہیں"---- ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"---- ڈیوک نے کہا اور ڈومیری کیتھی کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ آدمی واقعی دیہاتی تھا۔ خوامخواہ بے چارہ ادھر آ نکلا اور اسے عذاب بھگتنا پڑا"---- کیتھی نے چھت پر پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بہرحال تسلی کرنی تو ضروری تھی"۔ ڈومیری نے جواب دیا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈیوک اوپر آیا اور اس نے بتایا کہ اس کے حکم کی تعمیل میں اس آدمی کو پانی پلا کر واپس بھجوا دیا ہے تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیوک کے واپس جانے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

"مادام۔ مادام۔ چار کاریں آ رہی ہیں"---- اچانک چھت کے دائیں کونے میں موجود آدمی نے چیختے ہوئے کہا تو مادام ڈومیری اور کیتھی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

"چار کاریں۔ کہاں ہیں۔ کس کی ہیں"---- ڈومیری نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر وہ آدمی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگائے کھڑا تھا۔

"یہ۔ یہ تو جی پی فائیو کی کاریں ہیں مادام"---- اس آدمی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ دکھاؤ مجھے"---- ڈومیری نے کہا اور اس آدمی نے گلے سے نائٹ ٹیلی سکوپ اتار کر ڈومیری کے ہاتھ میں دے دی جبکہ دوسرے کونوں میں موجود افراد بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔ کیتھی نے ان میں سے ایک آدمی سے نائٹ ٹیلی سکوپ لے لی۔

"ہاں۔ یہ جی پی فائیو کی کاریں ہیں۔ اوہ۔ تو کرنل ڈیوڈ آ رہا ہے۔ لیکن اسے یہاں کا کیسے علم ہو گیا"---- مادام ڈومیری نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے یہاں آئے ہوں"---- کیتھی نے کہا۔

"جب وہ یہاں نہیں آئے تو یہ ان کے پیچھے کیسے آ سکتے ہیں۔ ڈیوک کو بلاؤ۔ جلدی کرو"---- ڈومیری نے چیختے ہوئے کہا تو ایک آدمی تیزی سے مڑا اور سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد ڈیوک دوڑتا ہوا اوپر آیا۔

"ڈیوک۔ جی پی فائیو کی کاریں آ رہی ہیں۔ یہ شاید الجوف قصبے سے آ رہی ہیں۔ ہم نے انہیں باہر ہی روکنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ سب ساتھیوں کو میزائل گنیں اور مشین گنیں دے کر چھت اور کونوں پر کھڑا کر دو اور مجھے لاؤڈ سپیکر لا دو تاکہ میں اوپر سے ان سے بات کر سکوں"۔ ڈومیری نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی نے اسے بیٹری سے چلنے والا ایک چھوٹا سا لاؤڈ سپیکر لا کر دیا تو مادام ڈومیری نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ کاریں اب کافی قریب آ چکی تھیں۔

"کاریں جہاں بھی ہیں وہاں رک جائیں ورنہ ان پر میزائل فائر کر دیئے جائیں گے"---- مادام ڈومیری نے لاؤڈ سپیکر کو منہ سے لگا کر اسے آن کرنے کے بعد چیختے ہوئے کہا۔ لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے اس کی آواز دور دور تک پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے چاروں کاروں کو رکتے ہوئے دیکھا۔

"میں مادام ڈومیری بول رہی ہوں سیڈ فارم سے۔ اگر تمہارے

ساتھ کرنل ڈیوڈ ہے تو اسے کہو کہ وہ اکیلا آ کر مجھ سے مل سکتا ہے۔ ایک کار آگے آ سکتی ہے۔ اگر اور کوئی کار آگے آئی تو دوسرے لمحے میزائل فائر کر دیے جائیں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے چیختے ہوئے کہا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ اس نے اس دوران مسلسل آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی۔ ڈومیری کے اعلان کے ساتھ ہی اس نے سب سے آگے والی کار میں سے ایک آدمی کو اتر کر عقبی کار کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی پہلی کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

"ڈیوک کو کہو کہ جا کر کرنل ڈیوڈ کو اپنے ساتھ لے آئے"۔ ڈومیری نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ اس کا آدمی تیزی سے بھاگتا ہوا اس سے پہلے سیڑھیوں تک پہنچ گیا تھا۔ ڈومیری اور تیزی سے نیچے پہنچ گئیں۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ڈیوک نے کہا۔

"ڈیوک۔ اپنے آدمیوں کو چھت پر تعینات کرو اور خود باہر جا کر کرنل ڈیوڈ کو اپنے ساتھ یہاں دفتر میں لے آؤ۔ اس کی کار کو باہر ہی روک دینا اور اگر دوسری کاریں آگے آنے لگیں تو بے شک ان پر میزائل فائر کر دینا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ڈیوک نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا تو ڈومیری تیزی سے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران واپس آ رہا ہے"۔۔۔۔ اچانک درخت پر چڑھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی تو درخت کے نیچے موجود صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد تنویر بھی درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھی اور پھر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر باہر آ گئے۔ وہ ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر کھیتوں کے درمیان درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔ کار بھی اس بڑے سے جھنڈ کے اندر ہی موجود تھی یہ کار جی پی فائیو کے میجر براؤن کی تھی۔ وہ سب قصبہ الجوف سے نکل کر ایک لمبا چکر کاٹ کر یہاں تک پہنچے تھے اور یہاں پہنچنے کے بعد عمران نائٹ ٹیلی سکوپ لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا تھا اور پھر جب وہ نیچے اترا تو اس نے فیصلہ سنا دیا کہ سیڈ فارم پر ڈومیری اور اس کے

ساتھیوں کا قبضہ ہے اور اب وہ اکیلا وہاں جائے گا۔ گو اس کے ساتھی اسے روکنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ظاہر ہے عمران کوئی فیصلہ کرے تو پھر وہ اپنے فیصلے سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ عمران نے وہیں ٹارچ کی روشنی میں اپنے چہرے پر خصوصی میک اپ کیا۔ ایک تھیلے میں ایک عام جوڑا کپڑوں کا جوان کے پاس متبادل کے طور پر موجود تھا' ڈالا اور پھر جھنڈ سے نکل کر ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ وہ انہیں دے گیا تھا۔ جسے لے کر تنویر درخت پر چڑھ گیا تھا اور اس نے اوپر سے باقاعدہ کمنٹری شروع کر دی تھی۔ جب تک عمران اندھیرے میں نظر آتا رہا وہ سب جھنڈ سے باہر اسے جاتا دیکھتے رہے لیکن جب وہ اندھیرے کا ایک جز بن گیا اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو پھر تنویر کی کمنٹری سن کر انہیں معلوم ہوتا رہا کہ عمران ریلوے اسٹیشن سے سیڈ فارم کی طرف گیا ہے اور پھر سیڈ فارم کے گیٹ پر اسے دو آدمیوں نے گھیر لیا اور پھر وہ اسے پکڑ کر اندر لے گئے۔ سب ساتھیوں کے چہرے یہ سن کر ستے سے گئے تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ عمران اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں ہے اور اگر وہ وہاں گیا ہے تو ظاہر ہے وہ کسی خاص مقصد کے لئے ہی گیا ہو گا لیکن اس کے باوجود ان پر ایک عجیب سی بے چینی کا دور دورہ تھا۔ خاص طور پر جولیا کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ ستا ہوا تھا اس لئے جب تنویر نے کافی دیر بعد انہیں بتایا کہ عمران اس سیڈ فارم سے باہر نکل کر واپس آ رہا ہے تو ان کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے

اور تنویر بھی درخت سے نیچے اتر آیا تھا۔

"یہ آخر وہاں گیا کیوں تھا"---- تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب وہاں کا جائزہ لینے گئے تھے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کتنی ہے"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے عمران واپس آتا دکھائی دیا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ وہاں کیوں گئے تھے"---- جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ نہ سلام نہ دعا۔ نہ بینڈ نہ باجے۔ نہ ہار نہ استقبالیہ گیت۔ آخر میں مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی کیتھی سے ملنے گیا تھا۔ کچھ تو ہونا چاہئے تھا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کتنی تعداد ہے ان کی وہاں"---- صفدر نے کہا۔

"تعداد تو زیادہ نہیں ہے۔ دس بارہ کے قریب افراد ہوں گے لیکن ہیں وہ سب خاصے تربیت یافتہ اور انہوں نے وہاں اچھا خاصا سامان رکھا ہوا ہے ویسے میں نے ان کے پاس میزائل تک دیکھے ہیں۔ انہوں نے شاید وہاں کے چوکیداروں کو ہلاک کر کے سیڈ فارم پر قبضہ کر رکھا ہے"---- عمران نے جھنڈ کی اندرونی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے اتنے فاصلے سے ڈومیری کو کیسے پہچان لیا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھنے والی آنکھ چاہیے صفدر۔ پھر یہ اندھیرا بھی روشنی میں تبدیل ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تم وہاں ڈومیری کو دیکھنے گئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔ دیکھ لیا اسے"۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بیچاری ایجنٹ بننے کے چکر میں مفت کے عذاب جھیل رہی ہے کسی سے شادی کر لیتی تو ہانڈی چولہے سے فارغ ہو کر اطمینان سے بیٹھ کر شوہر اور بچوں کے سوئیٹر بنتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر جھنڈ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"صفدر۔ بڑے تھیلے میں آر ایکس ٹیلی ویو بکس ہے اسے باہر نکالو"۔ عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کے بعد صفدر سے کہا تو صفدر اور اس کے ساتھ موجود کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ تو آپ وہاں ٹیلی ویو بٹن لگا کر آئے ہیں"۔۔۔۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور میں نے وہاں جا کر کیا کرنا تھا۔ مان لیا ڈومیری اور کیتھی دونوں خوبصورت ہیں لیکن بہرحال جولیا کا مقابلہ تو نہیں کر سکتیں۔ کیوں تنویر۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اس طرح خوشامد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا تمہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں خوشامد نہیں کر رہا۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر یقین نہیں آ رہا تو بے شک جا کر دیکھ لو انہیں بلکہ بے شک مقابلہ حسن کرا لو"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ لیکن صرف ایک بٹن وہاں لگانے کے لئے اتنا بکھیڑا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے ہی اس سیڈ فارم پر قبضہ کر سکتے تھے اور قبضہ تو بہرحال کرنا ہی ہوگا کیونکہ اس کے بغیر اس کمپلیکس کے اندر داخل بھی نہیں ہوا جا سکتا"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مس جولیا کی بات درست ہے عمران صاحب۔ جب ہم نے وہاں قبضہ ہی کرنا ہے تو پھر اس سارے بکھیڑے کی واقعی کیا ضرورت تھی"۔ صفدر نے جو تھیلے سے ایک چھوٹا سا بکس نکال کر مڑا ہی تھا بول پڑا۔

"اسے ڈرامہ کرنے میں لطف آتا ہے تاکہ ہم پر اپنی کارکردگی کا رعب جما سکے"۔۔۔۔ تنویر بھلا کب موقع ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس ڈومیری کو کیسے اس سیڈ فارم کا علم ہوا ہو گا۔ کیا اسے بھی مارٹن نے بتایا ہوگا"۔۔۔۔ اچانک اب تک خاموش کھڑے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے بہرحال ڈومیری کی وہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ ہم نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ جو گیم کھیلی ہے وہ ناکام ہو گئی ہے ورنہ ڈومیری یہاں موجود نہ ہوتی اور اسی لئے میں نے وہاں ٹیلی ویو بٹن لگایا

ہے تاکہ یہ معلوم کر سکوں کہ کیا ڈومیری یہاں سرکاری طور پر آئی ہے یا اس نے اپنے طور پر یہاں کا کھوج لگا کر کارروائی کی ہے"۔ عمران نے صفدر کے ہاتھ سے باکس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کو کھولا اور اس میں موجود ایک چھوٹی سی کیمرہ نما مشین نکال کر اس نے کار کی چھت پر رکھ دی اور پھر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس باکس کے درمیان میں بٹن کی طرح گول بنی ہوئی جگہ ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے باکس کے نیچے لگے ہوئے چند بٹن دبائے اور غور سے اس مشین کو دیکھنے لگا لیکن گول سکرین پر منظر ویسے ہی موجود تھا اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔

"وہاں جانے کے بعد تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوا اور انہوں نے تمہیں واپس کیسے آنے دیا"---- جولیا نے کہا۔

"میں ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ لامحالہ انہوں نے وہاں موجود چوکیداروں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے وہاں جا کر یہی بتایا کہ میں ایک چوکیدار کا بھائی ہوں اور اس سے ملنے آیا ہوں۔ ڈومیری نے اپنی طرف سے بڑے ماہرانہ انداز میں انکوائری کی لیکن اب ظاہر ہے میں جولیا کا ساتھی تھا اس کے قابو میں کیسے آجاتا۔ چنانچہ اس میں ناکامی کے بعد اس نے میرا میک اپ چیک کرایا لیکن میں اس کے لئے یہاں سے تیار ہو گیا تھا۔ اس لئے بیچارہ

میک اپ واشر میرا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ اس کے بعد ڈومیری نے میری سادگی اور میرے دیہاتی پن پر رحم کھاتے ہوئے مجھے واپس آنے کی اجازت دے دی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ کو وہاں ٹیلی ویو بٹن لگانے کا موقع کیسے مل گیا"۔ صفدر نے کہا۔

"انہوں نے سیڈ فارم سے باہر ہی میری کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی لگا دی تھی اور پھر اسی حالت میں مجھے اس آفس میں ڈومیری اور اس کی خوبصورت ساتھی کیتھی کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب میری واپسی کا فیصلہ ہو گیا تو میں نے پانی پلانے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس کے ساتھی ڈیوک نے میرے ہاتھ آزاد کر دیئے اور مجھے وہاں چھوڑ کر خود پانی لینے چلا گیا۔ نتیجہ آپ لوگوں کے سامنے ہے"---- عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ کیا ہم یہاں بیٹھے اس آفس کا منظر دیکھتے رہیں گے۔ کیا اس سے کمپلیکس کا راستہ سامنے آ جائے گا"---- تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ ہمیں بہرحال وہاں قبضہ تو کرنا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہمارے قبضے کے بعد اگر کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کی فوج سمیت اس پر چڑھ دوڑا تو پھر ہم کہاں جائیں گے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ اب کرنل ڈیوڈ بھی یہاں پہنچے گا"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے مجھے یہ سب بکھیڑا کرنا پڑا ہے۔ اندر پہنچنے کے بعد ہم مجبور ہو جاتے اور کرنل ڈیوڈ ڈومیری کی طرح نہیں ہے کہ آنے والے کو سیدھا سادھا دیہاتی سمجھ کر واپس جانے دے۔ کرنل ڈیوڈ کو اگر معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو اس نے پورے سیڈ فارم کو بموں اور میزائلوں سے اڑا دینا ہے اور اس سیڈ فارم کے گرد دور دور تک کھلا میدان ہے اس لئے ہمارے پاس جائے فرار بھی نہیں ہوگی اور نتیجہ یہ کہ ہماری قبریں بھی اس ویرانے میں بن جائیں گی اور یہی میں نہیں چاہتا کہ تنویر کی قبر ایسے ویرانے میں ہو جہاں کوئی پھول چڑھانے والا بھی نہ پہنچ سکے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم میری فکر نہ کیا کرو۔ اپنی فکر کیا کرو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میری فکر کرنے والی ایک ہستی موجود ہے اس لئے مجھے اپنی فکر نہیں ہوتی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی اور اس کے چہرے پر سرخی سی پھیل گئی۔ گو وہاں اندھیرا تھا لیکن عمران نے کار کی اندرونی لائٹیں جلائی ہوئی تھیں۔ اس لئے ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ویسے بھی اب ان کی آنکھیں یہاں کے ماحول کی کافی عادی ہو چکی تھیں اس لئے انہیں چہرے پر بدلتی ہوئی کیفیت بھی آسانی سے نظر آ جاتی تھی۔

"ہونہہ۔ فکر کرنے والی۔ اسے تمہاری کوئی فکر نہیں۔ تم خواہ مخواہ

خوش فہمی میں مبتلا ہو"۔۔۔۔ تنویر نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب جولیا سے ہے اور جولیا کے چہرے پر چھا جانے والی سرخی بھی اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی۔

"اس میں خوش فہمی کا کیا تعلق ہے۔ یہ تو سو فیصد حقیقت ہے۔ تم بھی جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو چھوڑو اس بحث کو۔ مشن کی بات کرو"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"سو فیصد حقیقت نہیں۔ سو فیصد خوش فہمی کہو"۔۔۔۔ تنویر بھلا کہاں ایسا تھا کہ انتہائی آسانی سے بات ہضم کر سکتا۔

"کمال ہے۔ تم روز روشن کی طرح نظر آنے والی حقیقت کو جھٹلا رہے ہو۔ چلو صفدر سے پوچھ لیتے ہیں۔ کیوں صفدر۔ کیا ماں اپنی اولاد کی فکر نہیں کرتی۔ کیا اماں بی میری فکر نہ کرتی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا اور اس نے منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ تنویر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم اپنی اماں بی کی بات کر رہے تھے۔ آئی ایم سوری واقعی وہ ہستی موجود ہے تمہاری فکر کرنے والی آئی ایم سوری"۔ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں ہلکی سی مسرت بھی نمایاں تھی۔

"تو تم نے کیا سمجھا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ساری سچویشن کو سمجھ رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کرنل ڈیوڈ کی بات کر رہے تھے۔ کیا کرنل ڈیوڈ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس سیڈ فارم سے کمپلیکس کا راستہ جاتا ہے"۔۔۔۔ یکلخت کیپٹن شکیل بول پڑا اور تنویر نے اس کی طرف بڑی ممنون بھری نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ اس نے بات کر کے اسے ایک مشکل پچویشن سے نکال لیا ہے۔

"کرنل ڈیوڈ کو جیسے ہی اصل حقیقت کا علم ہوا ہو گا وہ لامحالہ پاگلوں کی طرح ہمارے پیچھے قصبہ الجوف پہنچے گا اور وہاں ظاہر ہے مارٹن کی لاش اس کے سامنے آجائے گی اور کرنل ڈیوڈ چاہے لاکھ جذباتی سہی بہرحال اتنی عقل اس میں بھی موجود ہے کہ وہ مارٹن کی موت کا راز سمجھ جائے کیونکہ اسے بہرحال دوسرے ملازمین بتا دیں گے کہ ہم کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کا نام لے کر وہاں کارروائی کرتے رہے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ بہرحال یہاں پہنچے گا اور میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں کہ یہاں کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"۔ عمران نے کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر اسی طرح مختلف باتوں میں نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک دور سے انہیں ہلکی سی آواز سنائی دی ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی بول رہا ہو۔ آواز نسوانی ہی لگتی تھی۔

"اتنی دور سے آواز یہاں تک کیسے پہنچ رہی ہے۔ تنویر اوپر جا کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کرو"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا چونکہ نائٹ ٹیلی سکوپ

ابھی تک اس کے گلے میں لٹکی ہوئی تھی اس لئے عمران نے اسے ہی چیک کرنے کے لئے کہا تھا ایک بار پھر ویسی ہی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ایک کار قصبہ الجوف والی سمت سے سیڈ فارم کی طرف آ رہی ہے جبکہ دور سے مزید کاروں کی بتیاں بھی مدہم سی نظر آ رہی ہیں"۔ تنویر کی آواز درخت کی چوٹی سے سنائی دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ یہ یقیناً کرنل ڈیوڈ ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کار کی چھت پر رکھے ہوئے باکس کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد عمران سمیت باقی ساتھیوں نے جب اس باکس کی سکرین پر ڈومیری اور اس کے ساتھ ایک عورت کو آفس میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ سب چونک پڑے۔

"اب کرنل ڈیوڈ کو آپ کیا کہیں گی"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز باکس سے نکلی۔

"دیکھو۔ اسے آنے دو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے"۔ دوسری آواز سنائی دی۔ یہ ڈومیری کی آواز تھی۔

"تنویر نیچے آجاؤ"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور ایک بار پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا باقی ساتھی بھی خاموشی سے سکرین کی طرف ہی دیکھ رہے تھے چند لمحوں بعد تنویر نیچے آ گیا۔

"سیڈ فارم کی طرف آنے والی کار جی پی فائیو کی ہی ہے"۔ تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ

اس آفس میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر غصہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

"تم یہاں کس وقت سے ہو ڈومیری اور تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو روکنے کی جرات کیسے کی۔ کیا تم نہیں جانتی کہ جی پی فائیو کی اس ملک میں کیا حیثیت ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے آفس میں داخل ہوتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا اس کی آواز باکس سے نکل رہی تھی۔ وہ واقعی شدید غصے میں تھا۔

"تشریف رکھیں کرنل ڈیوڈ۔ اور پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں"---- ڈومیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہاں سے کمپلیکس کا راستہ جاتا ہے اور اب تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں فائرنگ کس نے کی ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تھا کہ ان کے آلات نے بتایا ہے کہ اوپر سیڈ فارم میں فائرنگ ہوئی ہے۔ اس وقت میں یہی سمجھا تھا کہ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں قبضہ کیا ہے کیونکہ عمران ڈاکٹر ہارنگ کے ملازم سے باتیں کرتا رہا ہے اور وہ وہاں سے فائل بھی لے گیا ہے اور ملازم کا ٹرانسمیٹر بھی۔ گو میں نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے اس کا اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے اندر جانے کا تو راستہ بند کر دیا ہے لیکن مجھے یہ خیال تک نہ تھا کہ تم یہاں بھی موجود ہوگی اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے یہاں چوکیداروں کو ہلاک کیا ہے تو تمہیں اس کا خمیازہ بھی بھگتنا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا جبکہ عمران اس کی بات

سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے جذبات میں آ کر انتہائی اہم معلومات اسے مہیا کر دی تھیں۔ واقعی وہ ٹرانسمیٹر اس لئے ساتھ لایا تھا کہ سیڈ فارم پر قبضہ کرنے کے بعد وہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے کسی بھی طرح ڈاکٹر ہارنگ کو باہر آنے پر مجبور کر دے گا اور اس طرح وہ کمپلیکس میں جانے اور اسے تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کرے گا لیکن کرنل ڈیوڈ نے یہ کہہ کر کہ اس نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے ٹرانسمیٹر والا راستہ بند کر دیا ہے اسے بتا دیا تھا کہ اس کی یہ پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر ہارنگ کو بتا دیا ہو گا کہ عمران ہر قسم کی آواز اور لہجے میں بات کر سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب ڈاکٹر ہارنگ ٹرانسمیٹر پر یا فون کال کا سرے سے جواب ہی نہ دے۔

"کرنل ڈیوڈ میری بھی سرکاری حیثیت ہے۔ صدر مملکت نے مجھے ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کیا ہوا ہے۔ میں چاہوں تو ابھی اپنے حکم سے تمہاری یہ وردی اتروا سکتی ہوں۔ اس لئے مجھ پر رعب ڈالنے کی آئندہ کوشش نہ کرنا"---- ڈومیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ریڈ اتھارٹی کارڈ اور تمہیں ملا ہوا ہے۔ کہاں ہے کارڈ دکھاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"وقت آنے پر دکھا دوں گی۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو صدر صاحب سے پوچھ لینا۔ میں یہاں ویسے ہی جھک نہیں مارتی پھرتی۔ صدر صاحب نے مجھے کارمن سے کال کر کے یہ مشن سونپا ہے"۔

ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب جی پی فائیو کے سربراہ اور انتہائی معزز آدمی ہیں۔ میرا خیال ہے مادام کہ ہمیں آپس میں لڑنے کی بجائے ایک دوسرے سے کھل کر اور مکمل تعاون کرنا چاہئے ورنہ وہ عمران ہماری لڑائی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے"۔۔۔۔ اس بار کیتھی نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میری نمبر ٹو ہے کیتھی"۔۔۔۔ مادام ڈومیری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ خاصی سمجھ دار خاتون ہے۔ بہرحال پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں کا علم کیسے ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لہجہ اس بار نرم تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جس طرح آپ کو علم ہوا"۔۔۔۔ ڈومیری نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے۔ مجھے تو ڈاکٹر ہارنگ نے خود بتایا ہے۔ میں نے صدر صاحب کو فون کیا۔ صدر صاحب نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی۔ پھر مجھے ڈاکٹر ہارنگ کا خفیہ فون نمبر بتایا۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی اور ڈاکٹر ہارنگ نے مجھے سیڈ فارم کے بارے میں بتایا اور میں یہاں آ گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ سے پہلے میں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر رہی تھی۔ وہاں سے مجھے اس کمپلیکس کا ایک نقشہ مل گیا۔ اس سے مجھے اس سیڈ فارم کا پتہ چلا اور کرنل ڈیوڈ مجھے یہ بھی اطلاع مل گئی تھی کہ آپ نے

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے میں رہائش گاہ چھوڑ کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلی گئی۔ پھر میں نے صدر صاحب کو کال کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ کے ساتھ گیم ہو گئی ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے الٹا آپ کے ساتھی میجر براؤن اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرا دیا ہے اور میں سمجھ گئی کہ اب آپ سیدھے ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر پہنچیں گے جبکہ مجھے نقشے کی وجہ سے یہاں کا علم ہو گیا تھا اس لئے میں یہاں پہنچ گئی۔ یہاں چار چوکیدار تھے۔ انہوں نے مزاحمت کی اور میں نے انہیں گولی مار دی۔ اس کے بعد آپ آ گئے"۔ ڈومیری نے کہا۔ اسی لمحے کیتھی جو ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی آفس سے باہر چلی گئی تھی واپس آ گئی۔ اس کے پیچھے ایک آدمی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے تین ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے ایک ایک ڈبہ ان تینوں کے سامنے رکھ دیا۔

"یہاں یہی جوس ہی ہے۔ شراب نہیں ہے ورنہ میں کرنل ڈیوڈ کو وہی پیش کرتی"۔۔۔۔ کیتھی نے مسکرا کر کہا۔

"میں ڈیوٹی کے دوران شراب نہیں پیا کرتا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اب آپ یہاں آ ہی گئے ہیں تو اب ہم دونوں کو مل کر اس مشن کو مکمل کرنے کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر لینا چاہئے"۔ ڈومیری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کس مشن کی بات کر رہی ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر
کہا۔

"اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے مشن کی اور ہمارا
مشن کیا ہے"---- ڈومیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم یہاں اس لئے موجود ہو کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت
یہاں آئے گا اور تم اسے ہلاک کرو گی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے یہیں آنا ہے اور وہ کہاں جائے گا۔ ے
بہرحال اس سیڈ فارم کے بارے میں معلومات مل چکی ہوں گی"۔
ڈومیری نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہیں وہ نقشہ
مل گیا ہے اور تم بھی یہیں آؤ گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اب وہ
ادھر کا رخ نہیں کرے گا اور ویسے بھی وہ یہاں آ کر کچھ نہیں کر سکتا۔
کیونکہ ڈاکٹر بارنگ سے میری بات ہوئی ہے۔ یہاں سے جو راستہ جاتا
تھا اسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب وہ راستہ اس وقت تک
نہیں کھلے گا جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو جاتے
یا جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس لئے اب یہاں رہنا نہ
رہنا برابر ہے۔ عمران یہاں آ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا"۔ کرنل ڈیوڈ نے
جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا جائے۔ آپ
بھی تو سیدھے یہیں آئے ہیں"---- ڈومیری نے کہا۔

"میں صرف چیک کرنے آیا تھا۔ تم بے شک یہاں رہو۔ مجھے
تمہارے یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ میں اس عمران اور
اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے خود ہی ہلاک کر دوں گا کیونکہ کرنل
ڈیوڈ اپنا شکار خود مارنے کا عادی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اگر اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران یہاں آ کر
کسی سائنسی آلے کی مدد سے راستہ تلاش کر کے کھول لے"۔
ڈومیری نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں اگر ایٹم بم بھی مارا جائے تب بھی نہ راستہ ظاہر ہو
سکتا ہے اور نہ کھل سکتا ہے۔ راستہ کھلنے کی صرف ایک ہی صورت
ہے کہ اندر سے ڈاکٹر بارنگ اسے کھول دے اور ڈاکٹر بارنگ کو میں
نے تفصیل سے عمران کی صلاحیتوں کے بارے میں بریف کر دیا ہے۔
اب تو صدر صاحب نے بھی اس سے بات کرنے کے لئے باقاعدہ کوڈ
طے کر لیا ہے اور میرا بھی ان سے کوڈ طے ہو گیا ہے اس لئے اب
ڈاکٹر بارنگ کو کسی بھی صورت ڈاج نہیں دیا جا سکتا"---- کرنل ڈیوڈ
نے کہا۔

"آپ کی بات ٹھیک ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ عمران بہرحال
یہاں آئے گا۔ ورنہ ہم اسے پورے اسرائیل میں کہاں ڈھونڈتے
پھریں گے"---- ڈومیری نے کہا۔

"اگر وہ یہاں نہ آیا تو پھر تمہاری قبریں اسی سیڈ فارم میں ہی بنیں

گی ڈومیری۔ تمہارا اگر خیال ہے کہ عمران احمقوں کی طرح اپنے ساتھیوں سمیت منہ اٹھائے یہاں آجائے گا اور تم اُسے مار گراؤ گی تو پھر تم سے زیادہ احمق اس دنیا میں اور کوئی عورت پیدا ہی نہیں ہوئی۔ وہ یہاں آنے سے پہلے لامحالہ یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور ابھی تو رات ہے۔ صبح کو لامحالہ یہاں مزدور اور ملازم آئیں گے اور وہ کسی بھی روپ میں کسی مزدور یا ملازم کے روپ میں یا ملازم کے ملنے والے کے روپ میں یہاں آکر حالات کا جائزہ لے سکتا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا ہے۔ اگر وہ کرنل ڈیوڈ کو ڈاج دے سکتا ہے تو تم تو بہرحال اس کے سامنے کس کھیت کی مولی ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ میں نے بہت برداشت کر لیا ہے۔ آپ آئندہ مجھ سے بات کریں تو اس قسم کا لہجہ اور اس قسم کے توہین آمیز الفاظ نہ بولا کریں"۔۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے اعصاب عمران کو صاف پھڑکتے نظر آنے لگے۔ وہ جانتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ اب ہتھے سے اکھڑ جائے گا اور پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"مادام۔ کہیں وہ معصوم سا دیہاتی عمران تو نہ تھا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے جواب دینے سے پہلے کیتھی بول پڑی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کون دیہاتی۔ کس کی بات کر رہی ہو"۔

کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں کیتھی۔ میں نے اسے اچھی طرح چیک کر لیا تھا اور میک اپ واشر بھی استعمال کیا گیا تھا اس پر۔ ویسے بھی اس کے پاس کسی قسم کا کوئی ہتھیار نہ تھا۔ تم خوامخواہ کرنل ڈیوڈ کی باتوں میں آکر ایسا سمجھ رہی ہو"۔۔۔۔ ڈومیری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ پوری بات بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈومیری نے مختصر طور پر ایک آدمی کی آمد۔ اس کو پکڑنے۔ اس سے ہونے والی گفتگو۔ اس کے میک اپ کی چیکنگ اور پھر واپس جانے کے بارے میں بتا دیا۔

"اس کا قدوقامت کیا تھا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور جب ڈومیری نے قدوقامت بتایا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ عمران ہو گا۔ یقیناً وہ عمران ہو گا۔ اوہ۔ ویری سیڈ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے اس کا میک اپ چیک کرایا تھا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تم۔ تم اسے جانتی ہی نہیں۔ وہ میک اپ کے ایسے ایسے نسخے جانتا ہے کہ میک اپ واشر بھی فیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن لیکن۔ وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ میرے آدمیوں کو بلاؤ۔ اوہ۔ اوہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ کے آدمی یہاں آکر کیا کریں گے"۔ ڈومیری

نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی گہری اور شاطرانہ چالیں چلنے کا عادی ہے۔ اس کی یہاں اس طرح آمد کے پیچھے یقیناً کوئی خاص مقصد ہو گا۔ وہ صرف تم دونوں کی شکلیں دیکھنے نہیں آیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں کوئی آلہ فٹ کر گیا ہو۔ کوئی خاص آلہ۔ میرے پاس ایسے آلات کی چیکنگ کرنے والی مشین ہے۔ میرے آدمیوں کو بلاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کے ہاتھ جکڑے ہوئے تھے پھر اس کی پوری طرح تلاشی لی گئی تھی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اس کے باوجود بھی وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ۔ وہ ایسا ہی شخص ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیتھی۔ ڈیوک کو بلاؤ۔ اس سے کہو کہ وہ سائنسی آلات چیک کرنے والی مشین بھی لے آئے تاکہ کرنل صاحب کا وہم دور ہو سکے"۔ ڈومیری نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو کیتھی سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کرنل ڈیوڈ بڑے مضطرب انداز میں وہیں ٹہلنے لگا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اب تو انہیں ٹیلی ویو بٹن کا علم ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیتھی واپس آفس میں داخل ہوئی تو اس کے پیچھے ایک

آدمی ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کی مشین اٹھائے ہوئے تھا۔

"اوہ۔ تو یہ احمق بارودی ڈیوائس چیک کرنے والی مشین لے آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سکرین پر ڈیوک کے ہاتھ میں موجود مشین دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"بارودی ڈیوائس"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یہ مشین صرف ان آلات کو چیک کر سکتی ہے۔ جن میں بارود کسی نہ کسی شکل میں استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے بم' میزائل' ڈائنامیٹ اور اس قسم کے دوسرے آلات وغیرہ۔ لیکن یہ مشین ٹیلی ویو بٹن کو چیک نہ کر سکے گی جس میں بارود کا استعمال ہی نہیں ہوتا۔ میرا خیال تھا کہ شاید یہ کوئی جدید قسم کا گائیگر لے آئیں گے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر انہوں نے اس مشین کے ذریعے آفس کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"نہیں مادام۔ کوئی آلہ موجود نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈیوک نے آخر کار مشین آف کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا کرنل ڈیوڈ"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کیا اس مشین میں گائیگر بھی موجود ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"گائیگر۔ نہیں یہ تو بم' میزائل اور ڈائنامیٹ وغیرہ چیک کرنے کی

مشین ہے۔ گائیگر سے تو یہ چیزیں چیک نہیں ہو سکتیں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ عمران یہاں ڈائنامیٹ یا بم فٹ کر گیا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو اور وہ یہاں کیا فٹ کرے گا"---- ڈومیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں کوئی ایسا آلہ بھی نصب کر سکتا ہے جس کی مدد سے وہ دور بیٹھ کر یہاں کی تصویریں بھی دیکھ سکے اور یہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی سن سکے اور ایسا آلہ صرف گائیگر کی مدد سے ہی چیک ہو سکتا ہے۔ گائیگر لے آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں مادام"---- ڈومیری کے بولنے سے پہلے ڈیوک نے کہا اور مشین اٹھائے باہر چلا گیا۔

"کاش۔ یہ کرنل ڈیوڈ اتنا عقل مند نہ ہوتا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی اس ساری کارروائی کا مقصد کیا تھا۔ کیا آپ سیڈ فارم خالی کرانا چاہتے تھے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ہم لوگ یہاں آئے تو اسی مقصد سے تھے لیکن ڈومیری کو وہاں قابض دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ پر کھیل ظاہر ہو گیا ہے اور مجھے یقین تھا کہ اگر ڈومیری کو یہاں کا علم ہو سکتا ہے تو پھر لامحالہ کرنل ڈیوڈ کو بھی علم ہو جائے گا۔ اس لئے میں باہر رک گیا اور وہاں

جانے کا میرا مقصد بھی یہی تھا کہ میں وہاں یہ ٹیلی ویو بٹن لگا آؤں تاکہ اگر کرنل ڈیوڈ یہاں آئے تو بھی اور اگر نہ آئے تو بھی ڈومیری کی یہاں موجودگی کی صحیح پوزیشن سامنے آ جائے۔ اب اگر کرنل ڈیوڈ گائیگر کی بات نہ کرتا تو لامحالہ یہ دونوں اب تک کی آپس میں ہونے والی گفتگو کے نتیجے میں یہاں سے چلے جاتے۔ اس کے بعد ہم کارروائی کرتے لیکن اب ٹیلی ویو بٹن سامنے آنے کے بعد میرا خیال ہے کہ یہ یہاں سے واپس جانے کی بجائے ہمیں خفیہ طور پر گھیرنے کی پلاننگ بنائیں گے۔ اس طرح اب ہمارا سیڈ فارم پر قبضہ ناممکن ہو جائے گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور سیڈ فارم کے بغیر ہم اس کمپلیکس میں داخل نہیں ہو سکتے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس ڈومیری نے کسی نقشے کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں سیڈ فارم میں پہنچی ہے۔ ورنہ پہلے میرا خیال یہی تھا کہ شاید میجر براؤن وغیرہ کی لاشوں والا کھیل ختم ہونے پر اسرائیل کے صدر نے خود ہی ان دونوں کو یہاں کے بارے میں بتا دیا ہو گا لیکن اب ان کی باتیں سننے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ ڈومیری کے ہاتھ کمپلیکس کا نقشہ لگ گیا ہے۔ اب اس سے نقشہ حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے"---- عمران نے کہا اور اسی لمحے ڈیوک آفس میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں اس بار واقعی ایک جدید ساخت کا گائیگر موجود تھا۔ اس نے جیسے ہی گائیگر آن کیا۔ گائیگر سے نکلنے والی تیز سیٹی کی

آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ڈومیری' کیتھی اور خود ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔ ان تینوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جبکہ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر طنزیہ تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہاں تو واقعی ٹیلی ویو بٹن موجود ہے"---- ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم عمران کے مقابلے میں ابھی طفل مکتب ہو ڈومیری۔ اب تمہیں یقین آگیا ہے کہ جسے تم عام سا دیہاتی اور معصوم آدمی سمجھ رہی تھی اور جس کی کلائیوں میں ہتھکڑی تھی اور جس کا میک اپ تم نے میک اپ واشر سے چیک کیا تھا وہ خود عمران تھا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ۔ یہ تو واقعی میری زندگی کا سب سے تحیر خیز واقعہ ہے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا"---- ڈومیری نے کہا۔ اسی لمحے ڈیوک نے ایک صوفے کی پشت سے ٹیلی ویو بٹن دستیاب کر لیا۔

"دکھاؤ مجھے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ڈیوک کے ہاتھ سے ٹیلی ویو بٹن جھپٹ لیا۔ اب سکرین پر دھبے سے نظر آ رہے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لانگ رینج کا ہے۔ اس لئے عمران دور بیٹھ اطمینان سے یہاں کی ساری کارروائی دیکھ اور سن رہا ہو گا"- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن کو جھک کر فرش پر رکھ اور پھر پورا بوٹ اس پر مار دیا اور جیسے ہی اس کا پیر بٹن پر آیا سکرین

تاریک ہو گئی اور پھر باکس پر جلنے والے مختلف رنگوں کے کئی بلب بھی بجھ گئے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کا بٹن آف کر دیا۔

"اب انسانی ٹیلی ویو کام آئے گا۔ چلو تنویر اوپر درخت پر"۔ عمران نے مڑ کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور پھر واقعی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ اب ہمیں ارد گرد کے علاقے میں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا"---- صفدر نے کہا۔

"اب یہ تنویر بتائے گا کہ کیا ہوتا ہے"---- عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کرنل ڈیوڈ واپس جا رہا ہے"---- اوپر سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کو خاص طور پر چیک کرو۔ ہم نے ان سے نقشہ حاصل کرنا ہے"---- عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں"---- تنویر نے جواب دیا۔

"وہ سب اپنی کاروں میں سوار ہو کر جا رہے ہیں"---- تھوڑی دیر بعد تنویر کی آواز سنائی دی۔

"چیک کرتے رہو کہ کیا وہ واقعی جاتے ہیں یا صرف ڈاج دے رہے ہیں اور اگر واقعی جا رہے ہیں تو ان کی سمت کیا ہے"- عمران

نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ انہوں نے کاریں شمال کی طرف درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر کھڑی کر دی ہیں اور اب وہ سب پیدل سیڈ فارم کی طرف آ رہے ہیں لیکن ان میں ڈومیری اور کیتھی نہیں ہے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"واپس کتنے افراد آ رہے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"آٹھ افراد ہیں"---- تنویر نے جواب دیا۔

"اب تمہارا کام شروع ہو رہا ہے جولیا۔ تم صفدر کو ساتھ لے کر اس جھنڈ میں جاؤ اور وہاں سے ڈومیری اور کیتھی کو بے ہوش کر کے لے آؤ۔ میں یہاں رکوں گا اور بی الیون ٹرانسمیٹر پر تنویر کی مدد سے تمہیں گائیڈ کرتا رہوں گا"---- عمران نے مڑ کر جولیا اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اور صفدر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"وہ سب سیڈ فارم کے اندر داخل ہو گئے ہیں"---- اوپر سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن شکیل۔ تم اکیلے سیڈ فارم پہنچو۔ انتہائی احتیاط سے جانا۔ ان کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپ بھی ہیں اور وہ لازماً چھت پر سے چاروں طرف چیکنگ کریں گے۔ لیکن تم نے وہاں فائرنگ نہیں کرنی۔ کیونکہ لامحالہ کرنل ڈیوڈ اسی تاڑ میں ہو گا۔ میں اس کی فطرت کو سمجھتا ہوں۔ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت چھپ کر انتظار کرے گا کہ ہم جیسے ہی ڈومیری اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کریں وہ عقب سے ہم پر حملہ کر

دے۔ اس لئے فائرنگ نہیں ہو گی۔ تم نے سیڈ فارم کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر داخل ہو کر وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دینا ہے اس طرح کرنل ڈیوڈ کو کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور تمہیں بتا دوں کہ تم یہاں سے چکر کاٹ کر مشرق کی طرف جاؤ گے۔ وہاں سے میں نے ایک گہرے نالے کو سیڈ فارم کے عقب سے گزر کر آگے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نالے کی دیواروں کے ساتھ تم نے کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے تاکہ تم ان پر ظاہر نہ ہو سکو"---- عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"او کے"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اس دوران صفدر اور جولیا مشین گنیں کاندھوں پر لٹکا کر اپنے مشن کے لئے تیار ہو چکے تھے۔

"تنویر۔ یہاں سے اس جھنڈ تک جانے کا محفوظ راستہ بتاؤ جہاں ڈومیری اور کیتھی موجود ہیں"---- عمران نے اونچی آواز میں کہا تو تنویر نے جواب میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس تفصیل کے مطابق یہاں سے ریلوے اسٹیشن اور پھر وہاں سے کافی آگے بڑھ کر وہ اس جھنڈ کے عقب میں موجود کھیتوں سے ہوتے ہوئے اس جھنڈ کے عقب میں پہنچ سکتے تھے۔

"سنو تنویر۔ اس جھنڈ میں ڈومیری اور کیتھی کی موجودگی کے ساتھ ساتھ تم نے صفدر اور جولیا کو اس جھنڈ کی طرف بڑھنے کو بھی مارک

کرتے رہنا ہے اور ساتھ ساتھ مشرق کی طرف سے کیپٹن شکیل کو بھی اس سیڈ فارم کے عقب تک پہنچنے کو مارک کرنا ہے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ تمہارے پاس پی الیون ٹرانسمیٹر ہے"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں ہدایات دینے کے بعد اس سے پوچھا۔

"ہاں۔ میری جیب میں ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر تم خود دونوں گروپس کو ساتھ ساتھ ہدایات اور کاشن دیتے رہو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اور آپ"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں کرنل ڈیوڈ کو چیک کرنے کی کوشش کروں گا۔ بہرحال تم لوگ جاؤ۔ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے لیکن احتیاط پھر بھی انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور جولیا تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل بھی جھنڈ کی دوسری طرف سے باہر نکل گیا۔

"تنویر۔ میں اب کار کے ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈیوڈ کو کال کرنے کی کوشش کروں گا۔ تم کہیں میری بدلی ہوئی آواز سن کر گھبرا نہ جانا"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو عمران نے کار کی چھت پر رکھے ہوئے باکس کو اٹھا کر اسے واپس کارٹن میں ڈالا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اس کارٹن کو عقبی سیٹ پر رکھا اور پھر ڈیش بورڈ سے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اس

کے ذہن میں جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی موجود تھی چنانچہ اس نے اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری ایئر ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایئر کمانڈر جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ سے فوری اور اہم بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اس وقت ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں۔ آپ پیغام نوٹ کرا دیں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی ذاتی فریکونسی بتائیں۔ انتہائی اہم قومی سلامتی کے سلسلے میں فوری بات کرنی ہے۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"او کے۔ نوٹ کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فریکونسی بتا کر اس نے اوور کہہ دیا۔

"تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر بارنگ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر بارنگ کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ مارٹن اور ڈاکٹر

ہارنگ کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر پر گفتگو سن چکا تھا۔ اس لئے اس نے انتہائی آسانی سے ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لہجے کی نقل کر لی تھی۔

"یس۔ یس۔ کر--- مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ آپ نے میری ذاتی فریکونسی کیسے معلوم کر لی ڈاکٹر ہارنگ۔ اوور"--- کرنل ڈیوڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی لیکن عمران اس کے کرنل کہتے ہوئے بوکھلا جانے پر چونک پڑا تھا۔

"مجھے صدر صاحب نے بتائی تھی تاکہ اہم موقع پر آپ سے بات ہو سکے۔ اوور"--- عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ فرمائیے۔ کیسے کال کی ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور عمران اس کے اس اطمینان پر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت اور سمجھ بوجھ سے واقف تھا۔ اس لئے اس نے یہ بات کہی تھی اور کرنل ڈیوڈ مطمئن ہو گیا تھا۔ ورنہ کرنل ڈیوڈ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو لامحالہ یہ بات سن کر چونک پڑتا۔ کیونکہ صدر صاحب کا تو یہ منصب نہیں تھا کہ وہ ذاتی فریکونسیاں بھی یاد رکھتے پھریں۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا۔ سیڈ فارم میں کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کو سیڈ فارم کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور وہ اس پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن وہاں ایک اور خصوصی

ایجنسی جس کی سربراہ مادام ڈومیری ہے قابض ہے اور جیسے ہی پاکیشیائی وہاں پہنچیں گے وہ انہیں ہلاک کر دے گی۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اوور"--- کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"لیکن صدر صاحب نے تو آپ کی بے حد تعریف کی تھی اور بتایا تھا کہ پورے اسرائیل میں نہ صرف آپ اور آپ کی ایجنسی جی پی فائیو ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ کر سکتی ہے اور آپ کسی دوسری ایجنسی کی بات کر رہے ہیں۔ اوور"--- عمران نے کہا۔ وہ چونکہ جانتا تھا کہ صدر، کرنل ڈیوڈ کی ہمیشہ فیور کرتے ہیں اس لئے اس نے یہ بات کر دی تھی۔

"جی یہ صدر صاحب کی مہربانی ہے وہ مجھ پر بیحد مہربان ہیں۔ ویسے آپ بے فکر رہیں یہ ساری گیم ہے اور آخری وار ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر میں ہی کروں گا۔ اوور"--- کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اس کی آواز اور لہجے سے ہی مسرت کی جھلک نمایاں تھی۔

"لیکن کیسے۔ مجھے بھی تو پتہ چلے۔ یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے اور میرے ذہن میں اس بارے میں خدشات موجود ہیں اس لئے اس اہم مرحلے پر مکمل یکسوئی سے کام نہیں کر پا رہا۔ اگر میرے خدشات ختم ہو جائیں تو میں یکسوئی سے کام کر سکوں گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر کام کریں۔ اوور"--- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"پھر بھی پتہ تو چلے کہ آپ اور دوسری ایجنسی کیا کر رہی ہے۔ وہ

پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے
کہا۔

"جناب۔ وہ شاید آج صبح کا سورج نہ دیکھ سکیں۔ اس وقت
پوزیشن یہ ہے کہ دوسری ایجنسی جس کی انچارج مادام ڈومیری ہے اس
نے سیڈ فام کو گھیر رکھا ہے پاکیشیائی ایجنٹ جیسے ہی وہاں حملہ کریں گے
وہ لوگ انہیں گھیر لیں گے جبکہ میں جی پی فائیو کے گروپ کے ساتھ
ایک طرف چھپا ہوا ہوں۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ سیڈ فارم پر حملہ
کریں گے میں ان کے عقب پر فائر کھول دوں گا اس طرح وہ دونوں
طرف سے پھنس کر لازماً ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ قطعاً بے فکر
رہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سیڈ فارم کے گرد تو دور دور تک میدان ہے۔ آپ کہاں
تک چھپ سکتے ہیں کہ آپ اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ وہ یقیناً آپ کو
اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ لیں گے۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"یہ آپ کے سوچنے کی بات نہیں ہے جناب۔ آپ اپنا کام کریں
اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے قدرے
ناراض سے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران نے اس کی فیلڈ کی بات
دی تھی۔ یہ تو عمران اگر ڈاکٹر ہارنگ کی آواز میں نہ بول رہا ہوتا تو
شاید کرنل ڈیوڈ اس وقت غصے کی شدت سے حلق کے بل چیخ کر بول رہا
ہوتا لیکن ظاہر ہے ڈاکٹر ہارنگ کی بڑی اہمیت تھی۔

"سوری کرنل ڈیوڈ۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو صرف

تسلی کے لئے پوچھنا چاہتا تھا۔ اگر آپ نہیں بتائیں گے تو پھر مجھے صدر
صاحب سے کہنا پڑے گا کہ وہ آپ سے پوچھ کر بتائیں۔ اوور"۔
عمران نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"اب میں آپ کو کیا کیا بتاؤں۔ ٹھیک ہے آپ بڑے سائنس دان
ہیں لیکن یہ سائنسی مسائل نہیں ہیں۔ جب پاکیشیائی ایجنٹ اس سیڈ
فارم پر حملہ کریں گے تو ظاہر ہے ان کی دوسری طرف پشت ہو گی اور
پھر وہ لڑنے میں اور سیڈ فارم پر قبضہ کرنے میں مصروف ہوں گے
انہیں تو احساس تک بھی نہ ہو گا اور ہم اندھیرے میں ان تک پہنچ
جائیں گے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی آپ ذہین بلکہ انتہائی ذہین آدمی ہیں۔ ویری گڈ۔
میں آپ کی ذہانت کی تعریف صدر صاحب سے خصوصی طور پر کروں
گا۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"بیحد شکریہ جناب۔ آپ واقعی مہربان ہیں۔ اوور"---- کرنل
ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بات ہے کرنل ڈیوڈ۔ آپ کو واقعی کرنل کہتے ہوئے رک
جانے میں خاصی ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ صدر صاحب نے اپنے طور پر کوڈ بنا لیا ہے
کہ میں جب آپ سے بات کروں گا تو صرف ڈیوڈ کہوں گا۔ کرنل ڈیوڈ
نہیں کہوں گا۔ لیکن میری زبان پر طویل عرصے سے کرنل ڈیوڈ نام چڑھا
ہوا ہے اس لئے ہر بار مجھے پریشان ہونا پڑتا ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ

نے کہا۔

"تو پھر آپ ایسا کریں کہ مجھ سے براہ راست کوئی نیا اور آسان کوڈ طے کر لیں جس میں آپ کو پریشانی نہ ہو۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بات تو آپ ہی سے ہونی ہے۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں جب بات کروں گا تو ہائی سکائی کہوں گا۔ آپ جواب میں لانگ برڈ کہہ دیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ مجھے پابند نہ کریں کیونکہ میں تو بہرحال یہاں موجود ہوں۔ بات تو آپ نے کرنی ہے۔ آپ ہائی سکائی کہیں گے تو میں سمجھ جاؤں گا کہ کرنل ڈیوڈ بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ کا پہلے والا کوڈ ختم۔ اب یہ کوڈ ہو گا۔ اوور"---- عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ٹھیک ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ اس نے واقعی کرنل ڈیوڈ کا راستہ روک دیا تھا۔ اب کرنل ڈیوڈ جب بھی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرے گا تو لامحالہ وہ ہائی سکائی کہے گا جبکہ ڈاکٹر ہارنگ کو اس کوڈ کا علم ہی نہ ہو گا اور ڈاکٹر ہارنگ بات ہی نہ کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کرنل ڈیوڈ کا کیا کوڈ طے ہوا ہے۔ کرنل ڈیوڈ کی ہچکچاہٹ سے اس نے اپنے طور پر اندازہ لگا کر بات کی تھی اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ چونکہ مارٹن کا

ٹرانسمیٹر وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا اور ویسے تو وہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا لیکن بہرحال عمران اس سے فریکونسی ٹریس کر سکتا تھا اور اس نے کر لی تھی۔ اب چونکہ اسے کوڈ کا بھی علم ہو گیا تھا اس لئے اب وہ سیڈ فارم پر قبضہ کرنے کے بعد کرنل ڈیوڈ کی آواز میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے مشن کی تکمیل کے لئے کوئی راستہ نکال لے گا۔ چنانچہ وہ کار سے باہر آ گیا۔

"تنویر کیا پوزیشن ہے"---- عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جولیا اور صفدر ڈومیری اور کیتھی کو اٹھائے واپس آ رہے ہیں جبکہ کیپٹن شکیل ابھی سیڈ فارم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے چیک کر رہا ہوں"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل سب سے زیادہ خطرے میں ہے۔ اس لئے خیال رکھنا۔ اگر کوئی خطرے والی بات ہو تو فوراً بتانا"---- عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں"---- تنویر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے بھی کرنل ڈیوڈ سے بات کرنے کے بعد اب اسے ان دونوں کی طرف سے اتنی فکر نہ رہی تھی جتنی وہ پہلے محسوس کر رہا تھا کیونکہ پہلے اسے معلوم نہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ کہاں ہے اور اس نے کیا پلان بنا رکھا ہے لیکن اب وہ مطمئن تھا کہ کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ کھلے عام حملہ کریں گے۔ اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد جھنڈ میں جولیا داخل ہوئی۔ اس کے کاندھے پر ایک عورت لدی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے صفدر

تھا۔ اس نے بھی کاندھے پر ایک عورت کو لاد رکھا تھا۔

"ماشاء اللہ اسے کہتے ہوں گے ڈبل خاتون۔ جیسے ڈبل بس ہوتی ہے"۔ عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے کاندھے پر لدی ہوئی عورت کو نیچے گھاس پر لٹا دیا۔ اس کے پیچھے صفدر نے بھی ایسا ہی کیا۔

"تم تھکی ہوئی نظر نہیں آ رہی ہو"---- عمران نے حیرت سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صفدر نے ہمت کی ہے۔ اس نے دونوں کو اٹھائے رکھا ہے۔ یہ تو یہاں قریب آ کر میں نے اس سے زبردستی یہ بوجھ لیا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مردوں کے لئے یہ بوجھ نہیں ہوتا۔ اس لئے دونوں کیا چار تک کی اجازت ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہر ایک کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہو۔ تمہارے دماغ میں تو کیڑے بھرے ہوئے ہیں"---- جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اس کا مشن انتہائی خطرناک ہے"---- صفدر نے کہا۔

"تنویر اسے چیک کر رہا ہے اور اس کے مطابق ابھی حالات نارمل ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل سیڈ فارم کے اندر سے نکل کر واپس آ رہا ہے"۔

اسی لمحے درخت کے اوپر سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"اسے کہہ دو کہ واپسی پر کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے بچ کر یہاں پہنچے"---- عمران نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن شکیل جھنڈ میں داخل ہوا۔ اسی لمحے تنویر بھی درخت سے نیچے اتر آیا۔

"وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ میں نے سب کی گردنیں توڑ دی ہیں"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اس مشن میں تمہاری اور تنویر کی وجہ سے جوانا کی کمی دور ہو گئی ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب اس کرنل ڈیوڈ اور اس کے گروپ سے بھی دو دو ہاتھ ہو ہی جائیں"---- صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جولیا تم ڈومیری اور کیتھی کی تلاشی لو۔ مجھے کمپلیکس کا نقشہ چاہئے اور وہ یقیناً ان کے پاس ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ جولیا ڈومیری تک پہنچتی اچانک جھنڈ کے چاروں طرف سے یکلخت تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ گولیاں چاروں طرف سے بارش کی طرح برسنے لگیں اور اسی لمحے صفدر کی چیخ سنائی دی اور وہ دھپ سے نیچے گرا جبکہ عمران' جولیا' تنویر اور کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے نہ

صرف زمین پر گر گئے بلکہ انہوں نے مختلف جھاڑیوں کی آڑ بھی لے لی۔ لیکن فائرنگ لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور گولیاں اب ان کے سروں پر سے گزر رہی تھیں۔ وہ واقعی چاروں طرف سے بری طرح پھنس کر رہ گئے تھے۔

"درختوں پر چڑھ جاؤ۔ جلدی کرو۔ اوپر پہنچ جاؤ اوپر"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک درخت پر چڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے یکلخت اپنے پہلو میں گرم سلاخ اترتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا سانس جیسے گلے میں اٹک سا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکلخت سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں جولیا کی چیختی ہوئی آواز آخری لمحات میں جیسے ثبت سی ہو گئی تھی جو اس کا نام لے لے کر چیخ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی جیسے سب کچھ ختم ہو گیا۔ اس کے تمام احساسات جیسے موت کی سیاہ دلدل میں ڈوب سے گئے۔

دور سے فائرنگ کی آوازیں سنتے ہی کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ فائرنگ کی تیز آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون فائرنگ کر رہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ریلوے اسٹیشن کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے جناب"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کہیں عمران کا گروپ نہ ہو۔ جلدی کرو۔ بھیجو کسی کو اور معلوم کرو۔ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے ایک ساتھی کو ہدایت دینی شروع کر دی اور اس کا ساتھی سر ہلاتا ہوا تیزی سے درخت کے اس جھنڈ سے نکل گیا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس نے کی ہو گی فائرنگ اور کس پر۔ میرا خیال تھا کہ عمران سیڈ فارم پر حملہ کرے گا لیکن یہ اچانک کیسی

فائرنگ شروع ہو گئی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ ڈومیری کے ساتھی تو سیڈ فارم میں ہی ہیں۔ بہرحال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر کافی دیر بعد وہی آدمی تیزی سے جھنڈ میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے اثرات نمایاں تھے۔

"جناب۔ جھنڈ کے اندر صرف ایک کار کھڑی ہے۔ میجر براؤن صاحب کے گروپ کی سرکاری کار۔ اور کچھ نہیں ہے۔ البتہ وہاں خون کے دھبے جگہ جگہ موجود ہیں لیکن وہاں نہ کوئی آدمی ہے اور نہ کوئی لاش"۔۔۔۔ اس آدمی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میجر براؤن کی کار۔ اوہ۔ پھر تو یقیناً یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے کیونکہ میجر براؤن کی کار انہی کے پاس تھی۔ وہ خود کہاں گئے۔ کہیں انہوں نے یہ فائرنگ کر کے مجھے ڈاج تو نہیں دیا کہ ہم ادھر جائیں اور وہ ادھر سیڈ فارم پر حملہ کر دیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے الجھے ہوئے اور قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں کے آثار دیکھ کر یوں لگتا ہے جناب کہ وہاں چاروں طرف سے فائرنگ ہوئی ہے اور خاصے افراد زخمی ہوئے ہوں گے لیکن کوئی لاش یا زخمی کوئی نہیں ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل تم اپنے گروپ کے ساتھ یہیں ٹھہرو۔ میں اس آدمی کے ساتھ وہاں جا رہا ہوں۔ تم خیال رکھنا۔ اگر عمران سیڈ فارم پر حملہ

کرے تو تم نے اس پر فائر کھول دینا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"تم میرے ساتھ آؤ اور مجھے دکھاؤ کہاں ہے وہ جگہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے کہا جو اطلاع لے کر آیا تھا اور وہ آدمی تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار اس جھنڈ سے نکلی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کرنل ڈیوڈ کے حکم پر ڈرائیور نے چھوٹی لائٹیں جلا رکھی تھیں اور ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی ڈرائیور کو راستہ بتاتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار اس جھنڈ کے قریب پہنچ گئی تو اس آدمی کے کہنے پر ڈرائیور نے کار روک دی۔

"یہ جھنڈ ہے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ سرہلاتا ہوا نیچے اترا اور پھر تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس جھنڈ میں واقعی میجر براؤن کی سرکاری کار جس پر جی پی فائیو کا نشان بنا ہوا تھا' موجود تھی۔ اس کی اندرونی لائٹ جل رہی تھی جس کی وجہ سے وہاں ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ وہاں واقعی جگہ جگہ خون کے دھبے موجود تھے اور گھاس بری طرح مسلی ہوئی تھی۔

"تم کار چلا لیتے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر اس آدمی سے کہا

جو رہنمائی کرتا ہوا آیا تھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ کار لے آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور جھنڈ سے نکل کر ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائیور کار کے اندر ہی موجود تھا۔

"چلو واپس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے کار کو بیک کیا اور پھر موڑ کر وہ تیزی سے اسے واپس لے جانے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ واپس درختوں کے اس جھنڈ میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کا گروپ موجود تھا۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"کیا ہوا کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کچھ نہیں سر۔ وہاں تو مکمل خاموشی ہے۔ کوئی حملہ نہیں ہوا"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ وہاں جھنڈ میں میجر براؤن کی کار کے ساتھ ساتھ ایسے نشانات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھی رہے ہوں۔ لیکن اب وہاں سوائے اس کار کے اور کچھ نہیں۔ نہ ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں نظر آ رہے ہیں اور نہ ہی کوئی اور آدمی۔ البتہ وہاں موجود خون کے نشانات بتا رہے ہیں کہ وہاں لوگ زخمی ہوئے ہیں لیکن کون زخمی ہوئے اور کہاں گئے۔ فائرنگ کس نے کی اور کیوں

کی۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گروپ کے ساتھ سیڈ فارم میں جاؤں۔ وہاں عجیب سی خاموشی مجھے محسوس ہو رہی ہے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ تو کوئی عجیب سا چکر چل رہا ہے۔ جاؤ دیکھو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ چھ افراد کے ساتھ جھنڈ سے باہر نکل گیا۔ کرنل ڈیوڈ ان کے پیچھے آگے بڑھا اور پھر جھنڈ سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔

"نائٹ ٹیلی سکوپ مجھے لا دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر کہا تو جھنڈ میں موجود ایک آدمی تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دی۔ کرنل ڈیوڈ نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور سیڈ فارم کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی تیزی سے سیڈ فارم کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ کیپٹن رینڈل ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر پر کال بھی کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا ٹرانسمیٹر کرنل ڈیوڈ کو صاف دکھائی دے رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ سمجھ گیا کہ وہ مادام ڈومیری کو کال کر رہا ہو گا تاکہ مادام ڈومیری کے ساتھی اسے اور اس کے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھی سمجھ کر اس پر فائر نہ کھول دیں۔ کرنل ڈیوڈ نے [illegible] ہوئے

ایک دوسرے سے رابطے کے لئے فریکونسیاں معلوم کر لی تھیں۔ کرنل ڈیوڈ خاموش کھڑا انہیں بڑھتا دیکھتا رہا۔ پھر اچانک وہ چونک پڑا جب اس نے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کو سیڈ فارم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اس طرح بھاگ کر کیوں جا رہے ہیں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ یہاں کھڑے کھڑے صرف اندازے ہی لگا سکتا تھا۔ پھر اس نے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کو سیڈ فارم میں داخل ہوتے دیکھ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سیڈ فارم کے کھلے ہوئے گیٹ سے ایک آدمی کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ جلد از جلد کرنل ڈیوڈ تک پہنچنا چاہتا ہو۔

"کیا ہوا تمہیں۔ کیا پاگل کتے تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کے کافی قریب آ جانے پر آنکھوں سے ٹیلی سکوپ اتارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"سر۔ سر۔ وہاں سب لوگوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ انہیں گردنیں توڑ کر مارا گیا ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے دور سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس کی لاشیں۔ کس نے مارا ہے۔ کس وقت"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر مادام ڈومیری کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں موجود ہیں۔ لیکن مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت وہاں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی لاشیں ہیں"۔۔۔۔ اس آدمی نے قریب پہنچ کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے مارا ہے انہیں۔ چلو میرے ساتھ۔ اوہ۔ اوہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے سیڈ فارم کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ آدمی بھی اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سیڈ فارم میں داخل ہو رہا تھا۔

"سر۔ یہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے گئے ہیں اور پھر سب کی گردنیں توڑی گئی ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح ڈاکٹر ہارنگ کے آفس میں ان کے ملازم مارٹن کی گردن توڑ دی گئی تھی"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہے لیکن وہ خود کہاں ہیں۔ وہ کب یہاں آئے۔ کب یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر ہوئے۔ تم تو چیک کر رہے تھے پھر یہ سب کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تمہیں سمجھ ہی نہیں آ سکتی۔ تم ہو ہی احمق اور ڈفر آدمی۔ لوگ یہاں واردات کر کے واپس بھی چلے گئے اور تم کھڑے میرا منہ دیکھ

رہے ہو" ---- کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا" ---- کیپٹن رینڈل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اگر آ جاتی تو میں تم سے پوچھتا ناسنس۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ عمران کوئی کام بغیر کسی مقصد کے نہیں کرتا" ---- کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔ اب کیپٹن رینڈل کیا کہتا۔ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو رہا۔ ظاہر ہے کرنل ڈیوڈ اس وقت غصے میں تھا اور کیپٹن رینڈل جانتا تھا کہ جب وہ غصے میں ہو تو پھر جواب نہ دینے میں ہی عافیت ہے۔

"جاؤ جا کر معلوم کرو کہ اس ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی کا کیا ہوا۔ جاؤ۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جاؤ" ---- کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ وہیں اضطراب کی حالت میں کھڑا ٹہلتا رہا۔ اس کی سمجھ میں واقعی یہ ساری چویشن نہ آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی غائب تھے۔ مادام ڈومیری کے ساتھی ہلاک ہو چکے تھے لیکن اس سے کیا فائدہ ہوا تھا۔ یہ بات کرنل ڈیوڈ کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ مسلسل ٹہلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن رینڈل واپس آیا۔

"مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی کیتھی دونوں کو اغوا کر لیا گیا ہے کرنل۔ ان کی کاریں وہیں جھنڈ میں ہی موجود ہیں لیکن وہ دونوں

غائب ہیں اور وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کی بو ابھی تک موجود ہے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو پھر کیا مطلب ہوا اس ساری کارروائی کا" ---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر میں نے اس بارے میں سوچا ہے اس سے صورت حال الجھی ہوئی لگتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اسی جھنڈ میں چھپے ہوئے تھے جہاں میجر براؤن کی کار تھی۔ ڈومیری اور کیتھی درختوں کے اسی جھنڈ میں چلی گئیں جبکہ ان کے ساتھی یہاں پہرہ دیتے رہے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ لوگ اوپن حملہ کر دیں گے لیکن انہوں نے اوپن حملہ کرنے کی بجائے گوریلا ٹائپ واردات کی ہے۔ انہوں نے بالا بالا ڈومیری اور کیتھی کو اس جھنڈ سے اغوا کیا ہے اور ان کے ساتھی کسی طرح اندھیرے میں یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے یہاں موجود افراد کو پہلے بے ہوش کرنے والے کیپسولوں کی مدد سے بے ہوش کیا اور پھر اندر داخل ہو کر ان سب کی گردنیں توڑیں اور نکل گئے" ---- کیپٹن رینڈل نے بڑی ذہانت سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے بعد وہ ہوا میں غائب ہو گئے۔ کیوں۔ وہ فائرنگ کس نے کی۔ جنوں نے کی ہو گی۔ وہاں زخمی کون ہوئے اور پھر وہ زخمی کہاں گئے اور عمران اور اس کے ساتھی کہاں چلے گئے۔ بولو۔ جواب دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سر میں آپ جیسی عقل کا مالک تو نہیں ہو سکتا۔ آپ تو انتہائی گہرائی میں تجزیہ کرتے ہیں اور آپ جیسا ذہین آدمی تو پورے اسرائیل میں اور کوئی نہیں ہے۔ میں نے تو جو کچھ سیکھا ہے آپ سے ہی سیکھا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے خوشامدانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر کرنل ڈیوڈ کے غصے کو فوری طور پر خوشامد کے ذریعے ٹھنڈا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ اس ساری واردات کی ذمہ داری اس پر ڈال کر اسے ہی گولی سے نہ اڑا دے۔ وہ ایسا ہی آدمی تھا۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ فقرے کہے تھے۔

"نہیں نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے واقعی بڑا ذہانت بھرا تجزیہ کیا ہے۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ گڈ۔ وری گڈ"۔ کرنل ڈیوڈ نے عین توقع کے مطابق فوراً ہی انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"یہ جناب کی مہربانی ہے کہ آپ اس طرح میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے۔ ذہین ماتحتوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ بولو اور کیا سوچا ہے تم نے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے نہ صرف نرم بلکہ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک کسی اجنبی گروپ نے حملہ کر دیا ہے اور وہ انہیں زخمی کر کے وہاں سے غائب کر لے گئے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار

چونک پڑا۔

"اجنبی گروپ۔ کیا مطلب۔ اجنبی گروپ کون سا ہو سکتا ہے اور اس نے کیوں ایسا کیا اور پھر انہیں کیا ضرورت تھی زخمیوں کو لے جانے کی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ حکومت کی کوئی اور ایجنسی ہو۔ جیسے ڈومیری کی ایجنسی تھی یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈومیری کی ایجنسی کا ہی کوئی اور گروپ ہو اور وہ ڈومیری اور کیتھی کو ان کے پنجے سے چھڑانے آیا ہو"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ یہ عورت بہت گہری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ایک اور خفیہ گروپ ادھر ادھر چھپا رکھا ہو۔ یہی ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اب ڈومیری کے قبضے میں پہنچ چکے ہیں۔ وری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جی پی فائیو کو شکست دے دی ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر صورت میں ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چھیننی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ لازماً انہیں اپنے ہیڈکوارٹر لے جائیں گی اس لئے ہمیں ان کا ہیڈکوارٹر تلاش کرنا پڑے گا پھر ہی صورت حال پر ہم کنٹرول کر سکتے ہیں"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو۔ جلدی

رہی تھی اور اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اس نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا جسم حرکت نہ کر سکا تھا۔ ویسے اس نے دیکھا تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی بجائے باقاعدہ کسی ہسپتال کے کمرے میں بستر پر موجود تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ سب کچھ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ جھنڈ پر فائرنگ کس نے کی اور پھر وہ یہاں تک کیسے پہنچا۔ اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا اور وہ کس کی قید میں ہے۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اس لئے اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اسی لمحے اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ ویری گڈ"۔۔۔۔ کمرے میں داخل ہونے والی لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کچھ پوچھتا وہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران نے بے اختیار ایک اور طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی نرس تھی۔ ڈاکٹر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ گڈ شو۔ اب کیا حال ہے آپ کا"۔ ڈاکٹر نے سٹیتھو سکوپ کانوں سے لگاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے عمران کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"آپ نے شاید ان محترمہ کو پہلی بار میرے کمرے میں بھیجا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کن محترمہ کو۔ کس محترمہ کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ محترمہ جو نرس کی یونیفارم پہنے ہوئے ہیں۔ مجھ جیسے حسن کے قدر شناس کو ہوش ہی تب آ سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ اس کی سائیڈ پر کھڑی لڑکی کا چہرہ شرم سے گلنار سا ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کی وضاحت کے بعد دونوں ہی عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے۔

"آپ کی حالت واقعی اب خطرے سے باہر ہے۔ تھینک گاڈ"۔ ڈاکٹر نے دوسرے لمحے سیدھے ہوتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر۔ آپ جیسے مسیحا اور ان محترمہ جیسی مسیحائی جب ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو مجھ جیسے مریض کی حالت تو ٹھیک ہونی ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ آپ جیسے عظیم انسان کے منہ سے اپنے لئے ایسے الفاظ سننا میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت ہے"۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ مجھے جانتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ ریڈ ہاک کے خفیہ ہسپتال میں ہیں جناب۔ میں صالح صاحب کو بتاتا ہوں۔ وہ آپ کو تفصیل بتائیں گے"---- ڈاکٹر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ڈاکٹر"---- عمران نے یکلخت بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جی"---- ڈاکٹر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا"---- عمران نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"آپ کا ایک ساتھی زخمی تھا لیکن وہ اب ٹھیک ہے۔ اس کی ران میں گولی لگی تھی۔ باقی سب ٹھیک ہیں اور آپ کے ہوش میں آنے کے شدت سے منتظر ہیں"---- ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ صالح اور ریڈ ہاک کا نام سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ فلسطینی گروپ نے انہیں دشمنوں سے بچا کر یہاں تک پہنچایا ہو گا لیکن دشمن کون تھے اور وہ اچانک کیسے وہاں پہنچ گئے لیکن ظاہر ہے اس کے پاس ان سوالوں کے جواب موجود نہ تھے۔ نرس بھی مڑ کر ڈاکٹر کے ساتھ ہی باہر چلی گئی تھی۔ ویسے وہ جاتے ہوئے عمران کو جن نظروں سے دیکھ کر گئی تھی اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران کے منہ سے اپنے حسن کی تعریف سن کر بیحد خوش ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سب سے آگے جولیا اور اس کے پیچھے باقی ساتھی

اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"خدایا تیرا شکر ہے تو نے میری دعائیں قبول کر لیں"۔ جولیا نے عمران کے قریب آتے ہی بڑے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن افسوس تنویر کی بد دعائیں قبول نہ ہو سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بد دعا دینا دراصل پاکیشیا کو بد دعا دینا ہے۔ اس لئے مجبوراً دعا دینی پڑتی ہے"---- تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران بھی تنویر کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ریڈ ہاک کا انچارج صالح اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو ہوش میں آنے کی خبر سن کر سب سے زیادہ مسرت مجھے ہوئی ہے ورنہ یقیناً میں خودکشی کر لیتا"---- صالح نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ مجھ جیسے حقیر فقیر کے بھی ایسے چاہنے والے موجود ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ آپ زخمی بھی ہمارے ہی ہاتھوں ہوئے تھے۔ اگر مس جولیا صاحبہ آپ کا نام لے کر چیخنا شروع نہ کر دیتیں تو یقیناً ہم آپ سب کا خاتمہ ہی کر دیتے۔ لیکن مس جولیا کی آواز میں آپ کا نام سن کر میں نے فوراً فائرنگ بند کر دینے کا حکم دے دیا لیکن اس کے

باوجود آپ شدید زخمی ہو چکے تھے"۔۔۔۔ صالح نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فائرنگ کی تھی۔ وہ کیوں"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"عمران صاحب۔ جہاں آپ موجود تھے وہاں سے قریب ہی ہمارا ایک خاص انڈر گراؤنڈ پوائنٹ موجود تھا۔ اس پوائنٹ میں ہم انتہائی قیمتی اسلحہ سٹور کرتے ہیں۔ وہاں صرف ایک ہی آدمی ہوتا ہے۔ اس آدمی نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ آپ کا تعلق جی پی فائیو سے ہے کیونکہ آپ کے پاس گاڑی بھی جی پی فائیو کی تھی۔ وہ آدمی وہاں پوائنٹ پر اکیلا تھا۔ اس لئے اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے صورت حال بتائی۔ چونکہ ہمارا یہ پوائنٹ انتہائی اہم ہے اس لئے میں فوراً اپنے گروپ کے ساتھ وہاں کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہم لوگ انتہائی محتاط انداز میں اپنے پوائنٹ پر پہنچے۔ وہاں مجھے بتایا گیا کہ اس جھنڈ میں کرنل ڈیوڈ بھی موجود ہے کیونکہ ہمارے ٹرانسمیٹر کیچر نے اس جھنڈ سے ہونے والی ایک ٹرانسمیٹر کال بھی کیچ کی تھی جس میں کرنل ڈیوڈ کسی ڈاکٹر ہارنگ سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس پر میں نے پلان بنایا کہ اس جھنڈ کو چاروں طرف سے گھیر کر اس طرح فائر کھولا جائے کہ اندر موجود کوئی آدمی بھی زندہ نہ بچ سکے۔ چنانچہ ہم اپنے پوائنٹ سے باہر نکلے اور پھر ہم انتہائی محتاط انداز میں اس جھنڈ کے چاروں طرف پھیل گئے۔ میرے پاس خصوصی کاشنز تھا اور ہم خاص

طریقے کے مطابق مشن کے وقت بولنے کی بجائے ایک دوسرے کو تمام ہدایات اسی کاشنز کے ذریعے ہی دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کاشنز کی مدد سے فائرنگ کا حکم دیا اور خود بھی فائرنگ کرتا ہوا اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا کہ اچانک میرے کانوں میں مس جولیا کے چیخنے اور بار بار آپ کا نام لینے کی آوازیں پڑیں تو میں بری طرح ٹھٹھک گیا اور میں نے کاشنز کے ذریعے فوری فائرنگ بند کرا دی اور اس کے ساتھ ہی میں نے چیخ چیخ کر اپنی موجودگی کا اعلان کیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں آپ کے ساتھی ہم پر فائر نہ کھول دیں۔ لیکن میری آواز پر آپ کے ساتھی کیپٹن شکیل صاحب نے جواب دیا اور پھر ہم سب اندر داخل ہو گئے تو آپ کے پہلو میں دو گولیاں لگی تھیں اور آپ کی حالت بے حد خراب تھی۔ آپ کے ساتھی صفدر صاحب کی ٹانگ میں گولی لگی تھی جبکہ آپ کے باقی ساتھی محفوظ تھے۔ ہم فوراً آپ کو اور صفدر کو اٹھا کر اپنے پوائنٹ پر لے آئے۔ آپ کو وہاں کیپٹن شکیل صاحب نے ابتدائی طور پر ضروری طبی امداد دی اور پھر صفدر صاحب کو بھی طبی امداد دی گئی لیکن آپ کی حالت دیکھ کر کیپٹن شکیل صاحب نے فوراً آپ کو کسی ہسپتال میں شفٹ کرنے کا کہا تو ہم آپ کو اٹھا کر آپ کے ساتھیوں سمیت وہاں سے پیدل نکلے اور ایک لمبا چکر کاٹ کر اپنے ایک اور اڈے پر لے آئے۔ وہاں سے ہم نے گاڑیاں حاصل کیں اور پھر اپنے اس خفیہ ہسپتال میں پہنچ گئے۔ یہاں آپ کا اور صفدر صاحب کا آپریشن ہوا۔ صفدر صاحب کی حالت تو ابتدائی طبی امداد کے

بعد ہی سنبھل گئی تھی لیکن آپ کو گولیاں جس طرح لگی تھیں وہ خاصی خطرناک تھیں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے دو گھنٹے تک آپ کا آپریشن کیا اور امید دلائی کہ آپ بچ جائیں گے چنانچہ ہم سب اس دوران مسلسل آپ کی صحت کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔ اب جب ڈاکٹر صاحب نے آ کر بتایا کہ نہ صرف آپ ہوش میں آ چکے ہیں بلکہ آپ کی ذہنی صحت بھی ٹھیک ہے تو ہم سب نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا"۔۔۔۔ صالح نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ذہنی صحت کا ڈاکٹر صاحب کو کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نرس کا چہرہ دیکھ کر جس کے حسن کی تم نے ہوش میں آتے ہی تعریفیں شروع کر دی تھیں"۔۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ڈومیری اور کیتھی۔ ان کا کیا ہوا۔ ان سے نقشہ حاصل کرنا تھا"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہم انہیں ساتھ ہی لے آئے تھے۔ ڈومیری نے وہ نقشہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھ دیا تھا چنانچہ صالح کے گروپ کی مدد سے فوری طور پر اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا گیا اور وہاں سے وہ نقشہ حاصل کر لیا گیا لیکن ڈومیری اس چکر میں ختم ہو گئی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ختم ہو گئی۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ڈومیری نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی۔ اس نے ہیڈ کوارٹر میں جس جگہ اس نقشے کی موجودگی بتائی تھی وہاں نقشہ نہیں تھا چنانچہ مجبوراً مجھے ڈومیری کی روح سے وہ اصل جگہ معلوم کرنی پڑی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اور اس کے بعد ظاہر ہے بیچاری روح کا اس گندی دنیا میں رہنے کا کیا کام"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کی ساتھی عورت کیتھی بے ہوشی کے عالم میں زخمی ہو گئی تھی۔ ہم اسے اٹھا کر اڈے پر لے گئے تھے اور اسے کیپٹن شکیل نے طبی امداد بھی دینے کی کوشش کی لیکن وہ بچ نہ سکی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے خود ہی کیتھی کے متعلق بتایا۔

"اب مجھے یہاں سے کب اجازت ملے گی کیونکہ ہمارا مشن تو ویسے کا ویسا ہی ہے اور اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے سوائے بھاگ دوڑ کے اور کچھ بھی نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جھنڈ میں کرنل ڈیوڈ کی آواز میں آپ خود بات کرتے رہے تھے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں ڈاکٹر صاحب سے معلوم کرتا ہوں"۔۔۔۔ صالح نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم سب صالح کے ساتھ یہاں آ گئے۔ تمہیں وہاں کی صورت حال تو معلوم کرنی چاہئے تھی۔ کرنل ڈیوڈ بھی تو وہیں موجود تھا"۔ عمران نے صالح کے جاتے ہی اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری حالت دیکھ کر ہم سب کے ہوش و حواس گم ہو گئے تھے۔ یہ تو کیپٹن شکیل نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا اور ہم اس رے تک پہنچ گئے اور ڈومیری اور کیتھی کو ساتھ لے گئے ورنہ نجانے کیا ہو جاتا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صالح اس ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو ایک ہفتے تک ہر صورت [illegible] ہو گا۔ اس سے پہلے آپ کو کسی صورت بھی رخصت نہیں [illegible] سکتی"۔ ڈاکٹر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"آپ نے شاید میرے جسم کو بستر کے ساتھ کلپ کر رکھا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اور آپ کے زخموں کی نوعیت کے [illegible] ایسا کرنا ضروری ہے"---- ڈاکٹر نے کہا۔

"آپ یہ کلپنگ ختم کر دیں۔ مجھے اپنے زخموں کی نوعیت کا اندازہ ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں یہ خراب نہیں ہوں گے اور مجھے ایک کاغذ بھی دیں۔ میں آپ کو ایک مخصوص کریم لکھ دیتا ہوں اگر یہ کریم تل ابیب سے نہ مل سکے تو ایکریمیا سے منگوا لیں۔ اس کریم کے لگنے کے بعد جو کام ہفتوں میں ہوتا ہے وہ گھنٹوں میں ہو

جائے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی کریم"---- ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"بڑا لمبا اور مشکل سا نام ہے۔ زبانی مجھے یاد نہیں رہتا اس لئے میں نے بھی لکھ کر اسے یاد کیا تھا۔ ایک مشن کے دوران ایک ڈاکٹر صاحب نے اسے استعمال کیا تھا"---- عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پہلے اس کے بازوؤں کو کلپوں سے آزاد کیا اور اس کے بعد اس کے جسم کے گرد موجود کلپ ہٹانے شروع کر دیئے۔

"کیپٹن شکیل مجھے سہارا دے کر اٹھاؤ اور تنویر۔ تم میرے پیچھے سرہانے اوپر کر دو"---- عمران نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں اس کی ہدایت کے مطابق حرکت میں آ گئے۔ چند لمحوں بعد عمران ان سرہانوں سے پشت لگائے اطمینان سے بستر پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر نے ایک طرف رکھا ہوا کاغذ اٹھا کر عمران کو دے دیا اور ساتھ ہی جیب سے قلم نکال کر اس کے حوالے کر دیا تو عمران نے کاغذ پر اس کریم کا نام لکھا اور پھر ڈاکٹر کو دے دیا۔ ڈاکٹر کافی دیر تک کاغذ پر لکھا ہوا کریم کا نام پڑھتا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں پہلی بار یہ نام دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں معلوم کراتا ہوں"---- ڈاکٹر نے کہا۔

"آپ یہ مجھے دیں۔ اسے منگوا کر آپ تک پہنچانا میری ڈیوٹی ہے"۔ صالح نے کہا اور ڈاکٹر کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور پھر وہ

دونوں واپس چلے گئے۔

"جولیا۔ وہ نقشہ مجھے دو جو ڈومیری سے تم نے حاصل کیا ہے"۔ عمران نے جولیا سے کہا۔

"میں لے آتی ہوں"---- جولیا نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیپٹن شکیل۔ تم صالح سے مل کر کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ شاید اس کی ضرورت پڑ جائے"---- عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر کا کیا حال ہے"---- عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی خود چل نہیں سکتا"---- تنویر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ کاغذ تھا۔

"ڈومیری کے ہیڈکوارٹر پر حملے کا حال نہیں سنایا تم نے"۔ عمران نے کاغذ لیتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"یہ سارا کام صالح اور اس کے گروپ نے کیا ہے۔ ڈومیری سے میں نے اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیل پوچھ لی تھی۔ میں تو اس وقت وہاں گئی تھی جب صالح کا گروپ اس پر قابض تھا"۔ جولیا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے اس دوران

کاغذ کھول لیا تھا اور اس کی نظریں کاغذ پر بنے ہوئے نقشے پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں نے اس پر غور کیا ہے لیکن مجھے تو اس کی سمجھ ہی نہیں آئی۔ یہ نقشہ تو عام لیبارٹریوں سے ہٹ کر بنا ہوا ہے"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ دوسری ٹائپ کا نقشہ ہے۔ اس میں لیبارٹری کا حصہ تھوڑا سا ہے البتہ فیکٹری کا حصہ زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ٹیسٹنگ وے بھی بنایا گیا ہے اور یہی شاید ہمیں کام دے جائے"---- عمران نے کہا۔

"ٹیسٹنگ وے۔ کیا مطلب"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کسی بھی ہتھیار یا طیارے کو ٹیسٹ کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک کو لیبارٹری وے کہا جاتا ہے اور دوسرے کو اوپن وے کہا جاتا ہے۔ یہاں باقاعدہ لیبارٹری وے بنایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لانگ برڈ طیارے کو اس لیبارٹری وے میں باقاعدہ ٹیسٹ کیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیبارٹری میں ٹیسٹنگ کیسے ہو سکتی ہے جب تک وہ فضا میں اڑ کر ٹارگٹ تک نہ پہنچے"---- جولیا نے کہا۔

"اس کے لئے ایک خصوصی کام کرنا پڑتا ہے۔ چھوٹے نمونے بنا کر انہیں مختلف مشینوں کے اندر ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور پھر ان کے نتائج سے ان کے فیلڈ نتائج نکالے جاتے ہیں۔ یہ ایک

خصوصی سائنسی طریقہ ہے۔ جس ہتھیار کو انتہائی خفیہ رکھنا ہو اس کے لئے یہ خصوصی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے"---- عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"عمران صاحب۔ میں نے بھی اس نقشے پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سیڈ فارم والے راستے کی بجائے ٹیسٹنگ وے والے راستے کو استعمال کرنا چاہئے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ بھی تو مکمل طور پر سیلڈ ہے۔ راستہ کہاں ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"ٹیسٹنگ وے کے ایگزاسٹ کے لئے خصوصی راستے بنائے جاتے ہیں۔ میں ان کے متعلق کہہ رہا تھا"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن وہاں سے کسی انسان کا اندر داخل ہونا تو ناممکن ہوتا ہے کیپٹن شکیل۔ اسے تو نجانے کتنے ٹرن دے کر باہر نکالا جاتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"جب ٹیسٹنگ ہو رہی ہو تب تو واقعی ناممکن ہے لیکن عمران صاحب جب ٹیسٹنگ نہ ہو رہی ہو تب تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس وقت تک اس کا آخری حصہ بلاک رہتا ہے۔ اسے کیسے کھولا جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔ بہرحال میں نے تو ایک آئیڈیا دیا تھا"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ کام تم میرے ذمے لگا دو"---- اچانک تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سا کام"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ جو کچھ کیپٹن شکیل کہہ رہا ہے"---- تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ بلاکنگ ڈائریکٹ ایکشن سے نہیں کھولی جا سکتی۔ وہ سائنسی طور پر اور میکنزم کے ذریعے بلاکنگ ہوتی ہے"---- عمران نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ کوشش تو بہرحال کی جا سکتی ہے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"ایک اور کام ہو سکتا ہے"---- عمران نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سا کام"---- کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"اس آخری بلاکنگ کو انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ کے ذریعے اڑایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اندر داخل ہوا جا سکتا ہے"---- عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ پھر تو وہاں موجود سب لوگوں کو اس کا علم ہو جائے گا اور اس کے بعد اندر داخل ہونا تو خودکشی کرنے کے مترادف

ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ڈاکٹر ہارنگ کو وہاں تک کسی طرح پہنچا دیا جائے تو اسے قابو کیا جا سکتا ہے اور ایک بار ڈاکٹر ہارنگ قابو آ جائے تو پھر اس کمپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر ہارنگ وہاں کیسے جائے گا"۔۔۔۔ وہ تو شاید اس سارے کمپلیکس کا انچارج ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ ایک اور طریقہ ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ"۔۔۔۔ اچانک عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کون سا طریقہ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ میں پوری طرح فٹ ہو جاؤں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ طریقہ تو بتائیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ دیکھو۔ یہ نقشہ ہے اور یہ ہے سیڈ فارم۔ لیکن اس سیڈ فارم سے شمال کی طرف تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک سپیشل وے ہے جو کسی ایمرجنسی کے لئے بنایا گیا تھا لیکن پھر ریڈ بلاک وال سے بند کر دیا گیا ہے۔ اگر اسے کسی طرح کھول لیا جائے تو یہاں سے ہم براہ راست مین لیبارٹری تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور وہاں سپر چارجر لگایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ ریڈ بلاک وال کسی صورت بھی نہیں توڑی جا سکتی اور نہ اسے ہٹایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا حل نکالو کہ جس سے معاملہ حتمی طور پر حل ہو سکے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں ہماری وجہ سے اس پورے کمپلیکس کو ہر لحاظ سے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب نہ ہی کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ کوئی اندر سے باہر آ سکتا ہے اور ایسا وہ اس وقت تک کریں گے جب تک لانگ برڈ کو تیار کر کے لیبارٹری وے پر ٹیسٹ نہیں کر لیتے۔ اس کے بعد تو اسے صرف یہاں سے لے جانا ہے اور پھر ٹارگٹ پر روانہ کر دینا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اس سیلڈ کمپلیکس کو کھولنا ایک مسئلہ بنا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں تم کرنل ڈیوڈ اور ڈومیری کو چکر دے کر کیا کرنا چاہتے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ کرنل ڈیوڈ تھک کر واپس چلا جائے گا۔ اس طرح سیڈ فارم خالی ہو جائے گا اور وہاں قبضہ کر کے وہاں سے راستہ کسی طرح کھولا جائے لیکن اب اس نقشے کو دیکھنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ جو کچھ میں نے اپنے طور پر سوچا تھا وہ غلط تھا۔ اس راستے کو بھی ریڈ بلاک وال سے بند کر دیا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا اس نقشے میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے جبکہ نقشہ تو پہلے کا ہے اور ہم تو اب اس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے

کہا۔

"اس میں وہ مخصوص نشانات موجود ہیں کہ جب کمپلیکس کو سیلڈ کیا جائے گا تو کیا کیا طریقہ اور کیا کیا میٹریل استعمال کیا جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ ہمیں اجازت دیں تو سپیشل دیتے پر کوشش کر دیکھیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کوشش کرنا فضول ہے کیپٹن شکیل۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کوششیں کرتے رہیں۔ ایک ایک لمحہ جو گزر رہا ہے وہ پاکیشیا کے خلاف جا رہا ہے۔ لامحالہ بات ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ ہم اس کمپلیکس کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں اس لئے ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہو گی کہ وہ ہماری کسی کارروائی یا کوشش سے پہلے پہلے اس لانگ برڈ کو تیار کر کے اس قابل بنا دیں کہ یہ اور کچھ نہیں تو کم از کم پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کر سکے۔ اس لئے وہاں یقیناً دن رات کام ہو رہا ہو گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کوئی طریقہ سوچو۔ پہلے تو تم لیبارٹریاں ایک فون کر کے تباہ کر دیا کرتے تھے۔ اس بار تمہیں کیا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب وہ لوگ پہلے سے چوکنا ہیں۔ ٹرانسمیٹر اور فون کالز کا تعلق براہ راست صرف ڈاکٹر ہارنگ تک رکھا گیا ہے۔ مین مشینری سے اسے لنک ہی نہیں کیا گیا تھا اس لئے اس بار تو اندر داخل ہوئے بغیر

کچھ نہیں ہو سکتا اور اندر داخل ہونے کے تمام راستے بند ہیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ نقشہ ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکا"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور نقشے والا کاغذ ایک طرف رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"تم فی الحال آرام کرو۔ جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے پھر دیکھ لیں گے"۔ جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ نقشہ اور ٹرانسمیٹر یہاں چھوڑ جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو گیا۔ عمران آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا لیکن اس کے ذہن پر کمپلیکس کا نقشہ موجود تھا۔ وہ کوئی ایسا پوائنٹ سوچنا چاہتا تھا جس کی مدد سے وہ حتمی طور پر اس کمپلیکس کو لانگ برڈ کی تیاری سے قبل تباہ کر سکتا لیکن کوئی پوائنٹ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ وہ مسلسل آنکھیں بند کئے اس بارے میں سوچ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک نرس ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ وہ نرس نہیں تھی جو پہلے ڈاکٹر کے ساتھ آئی تھی۔

"انجکشن لگانا ہے جناب"۔۔۔۔ نرس نے قریب آ کر ٹرے کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یس سسٹر"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور نرس نے انجکشن تیار کیا اور انجکشن لگانے میں مصروف ہو گئی۔ جب نرس انجکشن لگا کر اور چارٹ میں اس کا اندراج کر کے واپس چلی گئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک اچھوتا خیال آ گیا تھا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور ساتھ پڑا ہوا نقشہ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اس کمپلیکس کو بھی انجکشن لگانا پڑے گا۔ ویری گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس سر"۔۔۔۔ نوجوان جس نے ہسپتال کے ملازموں جیسا کوٹ پہنا ہوا تھا' اندر داخل ہو کر کہا۔

"میری ساتھی ہیں مس جولیا۔ انہیں بلا لاؤ"۔۔۔۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ اس نوجوان نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر فکرمندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ خیریت"۔۔۔۔ جولیا نے قدرے متفکر سے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ کیا تم اس کمپلیکس کو بے ہوشی کا انجکشن لگا سکتی ہو"۔

عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کمپلیکس کو بے ہوشی کا انجکشن۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے ذہن پر تو اثرات نہیں ہو گئے"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری موجودگی میں بیچارے ذہن کا کیا کام۔ وہ تو رعب حسن سے ہی ماؤف ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے۔ کس انجکشن کی بات کر رہے ہو تم"۔۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی ایک نرس نے آ کر مجھے انجکشن لگایا ہے تو میرے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ اس کمپلیکس کے ساتھ بھی تو یہ کام کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ کسی عمارت یا کسی کمپلیکس کو کیسے انجکشن لگایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ تمہارا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے۔ تم اتنا زور مت دو اپنے دماغ پر"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھو نقشہ۔ اس میں یہ نشانات کمپلیکس میں تازہ ہوا کے داخلے کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر ان سوراخوں کے ذریعے بے ہوش کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس کمپلیکس کے اندر انجیکٹ کر دی جائے تو لامحالہ وہاں کام کرنے والے سب افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے کسی بھی جگہ کو توڑ کر اندر داخل ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ واقعی۔ لیکن یہ تازہ ہوا حاصل کرنے والے راستے کہاں ہوں گے اور وہ ظاہر ہے ویسے ہی زمین پر تو نہ بنے ہوئے ہوں گے۔ انہیں خفیہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں تو تلاش کرنا ہے۔ یہاں نشانات موجود ہیں۔ تم ایسا کرو صالح سے کہہ کر اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ منگوا لو۔ اس سے کم از کم حتمی طور پر اس سپاٹ کا علم ہو جائے گا۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل طریقہ ہے۔ میں ابھی منگواتی ہوں نقشہ"۔ جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ بظاہر یہ آسان لگ رہا ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی مشکل اور جان جوکھوں کا کام ہو گا کیونکہ یہی اس کیپسول کا سب سے کمزور پوائنٹ ہے اس لئے لامحالہ اسے ہر لحاظ سے کور کرنے کی کوشش کی گئی ہو گی لیکن اسے یقین تھا کہ اگر اس پوائنٹ پر کوشش کی جائے تو بہرحال اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنے ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا۔ کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے ڈومیری کے ہیڈکوارٹر کی تلاش کے لئے بھیجا ہوا تھا تاکہ جب بھی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں وہ اسے اطلاع دے سکے۔ کرنل ڈیوڈ کی عادت تھی کہ ایسے معاملات میں وہ ہمیشہ سائیڈ پر رہا کرتا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ چیف تھا اور چیف کا کام حکم دینا ہوتا ہے' خود بندوق اٹھا کر مقابلہ کرنا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس سیڈ فارم سے واپسی پر خود سیدھا اپنے ہیڈکوارٹر آ گیا تھا جبکہ کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے ڈومیری کے ہیڈکوارٹر کی تلاش کے لئے بھجوا دیا تھا اور کیپٹن رینڈل کو کہہ دیا تھا کہ وہ جیسے ہی اسے تلاش کر لینے میں کامیابی ہو جائے تو وہاں کی صورت حال کے

بارے میں اسے مطلع کرے تاکہ وہ اسے مزید ہدایات دے سکے۔ لیکن کیپٹن رینڈل کو گئے ہوئے چھ سات گھنٹے ہو گئے تھے اور ابھی تک اس کی طرف سے فون کال نہ آئی تھی۔ اس لئے فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ سمجھ گیا کہ کال کیپٹن رینڈل کی طرف سے ہو گی۔

"کیپٹن رینڈل بول رہا ہوں سر"---- کیپٹن رینڈل کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ ہم نے بڑی زبردست تگ و دو کے بعد ان کا ہیڈ کوارٹر تلاش تو کر لیا ہے لیکن یہاں ہیڈکوارٹر میں تو ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی پڑی ہیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہاں ڈومیری کی لاش بھی موجود ہے اور اس کی لاش دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی سخت تشدد کیا گیا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ وہ زخمی بھی تھے اور قیدی بھی تھے پھر بھی انہوں نے سب کچھ کر لیا"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس پوائنٹ پر بھی غور کیا ہے جناب"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تم بس غور ہی کرتے رہا کرو ناسنس۔ تم ہو ہی منحوس قدم۔ جہاں جاتے ہو وہاں پہلے سے سب کچھ ہوا پڑا ہوتا ہے۔ بولو۔ کیا غور کیا ہے تم نے۔ بولو"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر غصے سے چیختے ہوئے

کہا۔

"سر میں نے ارد گرد کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے۔ ایک چوکیدار نے بتایا کہ یہاں فلسطینی گروپس کی چار گاڑیاں آئی تھیں اور ان لوگوں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بم پھینکے اور پھر وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ ان کے ساتھ ایک غیر ملکی عورت بھی تھی اس کے بعد وہ عورت اور سارے فلسطینی بھی واپس چلے گئے اور انہیں گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"غیر ملکی عورت سے کیا مطلب۔ کون غیر ملکی عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ عمران کی ساتھی عورت بھی تو ہو سکتی ہے۔ جو سوئس نژاد ہے۔ وہ یقیناً ڈومیری کے ہاتھ نہ آئی ہو گی اور پھر اس نے فلسطینی گروپس کی حمایت حاصل کر کے یہاں چھاپہ مارا ہو گا اور ان سب کو ہلاک کر کے اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر لے گئی ہو گی"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے ان گاڑیوں کی تفصیل پوچھی تم نے"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن سوائے ایک گاڑی کے وہ کسی اور گاڑی کی کوئی تفصیل نہیں بتا سکا کیونکہ گاڑی پر کوئی نمبر پلیٹ یا مخصوص نشان بھی موجود نہ تھا البتہ ایک گاڑی کے عقبی شیشے پر ایک نشان اس نے

دیکھا۔ اس نشان کی جو تفصیل اس نے بتائی ہے اس کے مطابق یہ نشان تل ابیب کے نواح میں ایک پرائیویٹ بڑے ہسپتال کا مخصوص نشان ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"کس ہسپتال کا۔ اوہ۔ اوہ۔ اس نے صحیح نشان دیکھا ہے۔ یہ لوگ زخمی تھے لامحالہ وہ کسی ہسپتال میں ہی ہوں گے۔ کس ہسپتال کا نشان"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پالمر ہسپتال کا نشان ہے۔ ڈاکٹر پالمر کے مشہور ہسپتال کا نشان"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"پالمر ہسپتال۔ لیکن وہ تو یہودیوں کا خصوصی ہسپتال ہے اور اعلیٰ طبقے کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہاں کسی مقامی یا غیر ملکی کے داخل ہونے کا کیا تعلق۔ میں ڈاکٹر پالمر کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ انتہائی متعصب نظریات کا آدمی ہے۔ وہ کسی فلسطینی کو تو ہسپتال کے قریب سے بھی گزرنے نہیں دیتا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نشان تو یہی بتایا گیا ہے سر۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں خفیہ طور پر داخل ہوں اور ڈاکٹر پالمر کو سرے سے ان کے بارے میں علم ہی نہ ہو"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچو۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پالمر کو ٹریس کرو کہ وہ کہاں ہے۔ اس سے فوراً میری بات کراؤ۔ جلدی فوراً"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تو ڈومیری ختم ہو گئی۔ ہونہہ۔ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے پر آئی تھی نانسنس۔ لیکن اس کے پاس ایسی کیا چیز تھی جس کے لئے اس پر تشدد کیا گیا ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ مادام ڈومیری نے بتایا تھا کہ اس کے پاس کمپلیکس کا نقشہ تھا اور اس نقشے کی مدد سے اس نے سیڈ فارم کا سراغ لگایا تھا اور یہ بات بھی اسے معلوم تھی کہ ٹیلی ویو بٹن سے عمران ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن رہا تھا اس لئے اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران نے اس نقشے کے حصول کے لئے ڈومیری پر تشدد کرایا ہو گا۔ بہرحال اب اسے یقین آ گیا تھا کہ عمران وہ نقشہ لے اڑا ہے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ڈاکٹر پالمر اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں۔ وہ سو رہے تھے۔ انہیں بڑی مشکل سے جگایا گیا ہے اس لئے کال ملانے میں دیر ہو گئی"۔

دوسری طرف سے پی اے نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"بات کراؤ نانسنس۔ تم نے اپنی بکواس شروع کر دی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- پی اے نے جلدی سے کہا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر پالمر بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد جھلایا ہوا تھا۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"---- کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کی کال ہے۔ فرمائیے اس وقت اتنی رات گئے آپ نے کیوں کال کی ہے"---- ڈاکٹر پالمر نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اسرائیل کا سب سے مشہور ڈاکٹر تھا اور اسے صدر اور وزیراعظم کا ذاتی معالج ہونے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔

"ڈاکٹر پالمر۔ اسرائیل کے دشمن پاکیشیائی ایجنٹ جو اسرائیل کا ایک انتہائی اہم ترین پلان تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں جی پی فائیو سے مقابلے میں شدید زخمی ہو گئے لیکن اس زخمی حالت میں بھی وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے کیونکہ انہیں ایک مقامی فلسطینی گروپ کی حمایت حاصل تھی۔ اب مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ ان کا علاج آپ کے ہسپتال میں کیا جا رہا ہے۔ میں جی پی فائیو کے عملے کے ساتھ خود پہنچ رہا ہوں۔ آپ بھی فوراً پہنچ جائیں"---- کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر کی جھلاہٹ کو نظرانداز کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں

کہا۔

"کیا آپ نے کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھ لیا کرنل ڈیوڈ۔ میرے ہسپتال میں علاج کے لئے تو لوگ اسرائیل کے صدر اور پرائم منسٹر سے سفارشیں کراتے ہیں لیکن انہیں داخلہ نہیں ملتا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ داخل ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ آپ کو جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے وہ سراسر احمق آدمی ہے۔ آپ اطمینان سے سو جائیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں"---- ڈاکٹر پالمر کا لہجہ انتہائی تلخ ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر پالمر ہمارے پاس اس کے حتمی ثبوت موجود ہیں۔ آپ کے ہسپتال کی گاڑی اس میں استعمال ہوئی ہے اور یہ سن لیں کہ اب اگر آپ نے وہاں پہنچنے میں کسی جھجک کا مظاہرہ کیا تو آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی ڈالی جا سکتی ہیں اس لئے فوراً ہسپتال پہنچیں۔ ابھی اور اسی وقت۔ یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر دوسری طرف سے کوئی جواب سنے رسیور کریڈل پر پٹخا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"نانسنس۔ نجانے یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ غصے کے ساتھ مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے نواح میں واقع مشہور زمانہ پالمر ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہسپتال کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں داخل ہو

کر جب اس کی کار ہسپتال کے مین گیٹ پر پہنچ کر رکی تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے نیچے اترا۔ وہاں جی پی فائیو کی چھ کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ اسی لمحے ایک سرخ رنگ کی بڑی سی کار بھی تیزی سے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر مین گیٹ کے سامنے پہنچ کر رکی اور اس میں سے ایک لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر نائٹ سوٹ تھا باہر نکل آیا۔ یہ ڈاکٹر پالمر تھا اسرائیل کا معروف ڈاکٹر۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ چہرے پر بھی غیظ و غضب کے تاثرات نمایاں تھے۔ کرنل ڈیوڈ اسے ذاتی طور پر جانتا تھا اور ڈاکٹر پالمر بھی کرنل ڈیوڈ سے واقف تھا۔

"کہاں ہیں وہ پاکیشائی ایجنٹ۔ چلیں دکھائیں مجھے کہاں ہیں وہ"۔ ڈاکٹر پالمر نے کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر کی طرف توجہ دینے کی بجائے مین گیٹ سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے قریب آ کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"پورا ہسپتال چیک کرو اور خاص طور پر تہہ خانے۔ اور وہ گاڑی بھی جو چیک کی گئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میرے آدمی چیک کر رہے ہیں لیکن سر۔ وہ لوگ تو

میک اپ میں ہوں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر یہاں ہر مریض کا میک اپ تو چیک نہیں کیا جا سکتا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر پالمر کی طرف مڑ گیا جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"ڈاکٹر پالمر۔ آپ کے سٹاف میں کتنے ڈاکٹر فلسطینی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایک بھی نہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"اور دیگر سٹاف میں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یہاں چوکیدار تک بھی فلسطینی نہیں ہے۔ سارے اسرائیل کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر پالمر فلسطینیوں سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔ ان فلسطینیوں نے میرے پھول سے بچوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب سے میں کسی مرنے والے فلسطینی کا علاج تو ایک طرف میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ میرے ہسپتال میں پاکیشائی ایجنٹوں کا علاج ہو رہا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر تمہارے ہسپتال کی گاڑی فلسطینی گروپ کے ہاتھ کیسے لگ گئی"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ایسا ہونا بھی ممکن نہیں ہے۔ فلسطینیوں کا تو سایہ تک ہسپتال کی

کسی چیز پر نہیں پڑتا۔ گاڑی وہ کیسے استعمال کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ پورے ہسپتال میں مجھے کوئی فلسطینی نژاد نظر نہیں آیا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو پھر تمہاری اطلاع غلط ہے۔ خود ہی تم نے رپورٹ دی ہے کہ پالمر ہسپتال کی گاڑی استعمال کی گئی ہے اور اب خود ہی ڈاکٹر پالمر کی حمایت کر رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ کیپٹن رینڈل پر الٹ پڑا۔

"جناب وہ لوگ مقامی میک اپ میں ہی ہوں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا بھی ممکن نہیں ہے۔ یہاں تمام مریضوں کے باقاعدہ چارٹ موجود ہیں جن پر ان کی خاندانی ہسٹری تک موجود ہوتی ہے تاکہ ان کا صحیح اور درست علاج کیا جا سکے"۔۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ہسپتال میں کتنے تہہ خانے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"دس بارہ تو ہوں گے۔ ان میں خصوصی ادویات ہیں اور دیگر آلات کے سٹور ہیں۔ ان میں مریضوں کا علاج نہیں ہوتا"۔ ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔

"آپ اپنے آفس چلیں۔ میں راؤنڈ لگا کر آپ کے آفس میں آتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہسپتال کے مین

گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس چوکیدار کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک بار پہلے بھی اس طرح کے مشن کے دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج اسی طرح ہسپتال میں ہوتا رہا تھا اور اس کے چھاپہ مارنے پر وہ لوگ خفیہ راستوں سے نکل گئے تھے۔ اس لئے اس نے خود ہی تمام مریضوں کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میک اپ کے باوجود چیک کر لے گا۔ ہسپتال کافی بڑا تھا اس لئے کرنل ڈیوڈ کو تمام ہسپتال کا راؤنڈ کرنے میں دو گھنٹے سے بھی زیادہ لگ گئے تھے لیکن اسے ایک بھی مریض ایسا نہ نظر آیا تھا جس پر وہ شک کر سکتا۔ مسلسل چلنے کی وجہ سے وہ خاصا تھک گیا تھا اور اب اسے اس چوکیدار پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ اچانک ایک کمرے میں نکلتے ہوئے اس نے ایک وارڈ بوائے کو ایک سٹریچر لے جاتے ہوئے دیکھا۔ سٹریچر پر کوئی مریض تھا اور اس پر کپڑا ڈالا گیا تھا۔

"رک جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن رینڈل اور اس کے دو مسلح آدمی بھی تیزی سے سٹریچر کی طرف بڑھ گئے۔

"جی صاحب"۔۔۔۔ وارڈ بوائے نے حیران ہو کر کہا۔ اس نے سٹریچر روک لیا تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس پر موجود کپڑا اٹھایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سٹریچر پر کسی انسان کی بجائے ادویات کے ڈبے لدے ہوئے تھے۔

"یہ کیا ہے۔ یہ ادویات کے ڈبے سٹریچر پر کیوں لاد کر لے جا رہے ہو اور ان پر تم نے کپڑا کیوں ڈال رکھا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے قدرے کھسیانہ ہو کر کہا۔

"خود ڈاکٹر صاحب کا حکم ہے کہ تمام ادویات اسی طرح ہسپتال میں لے آئی جائیں ورنہ دوسری ریڑھیوں کی وجہ سے شور پیدا ہو سکتا ہے"۔ وارڈ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لے جاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وارڈ بوائے سرہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"کیپٹن رینڈل۔ اب ڈاکٹر پالمر نے قیامت برپا کر دینی ہے اور یہ قیامت اب تمہیں بھگتنا ہوگی"---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کیپٹن رینڈل اس کی بات کا کوئی جواب دیتا کیپٹن رینڈل کا ایک ماتحت تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"سر ہسپتال کی ایک گاڑی عقبی سمت میں موجود ہے۔ اسے یقیناً علیحدہ چھپا کر کھڑا کیا گیا ہے"---- اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کہاں ہے وہ گاڑی۔ کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہسپتال کے عقبی سمت موجود ہے سر۔ بند گلی ہے وہ"---- اس آدمی نے جواب دیا۔

"چلو دکھاؤ۔ چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے پرجوش لہجے میں کہا اور پھر وہ سب تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے

مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال کی عقبی سمت میں واقع گلی میں پہنچ گئے۔ یہ خاصی بڑی گلی تھی۔ وہاں واقعی ہسپتال کی ایک عام سی گاڑی موجود تھی جس کے عقبی شیشے پر پالمر ہسپتال کا ایک بڑا سا سٹکر لگا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ یہی گاڑی تھی۔ یہی گاڑی تھی۔ اسی گاڑی کے بارے میں چوکیدار نے بتایا تھا"---- کیپٹن رینڈل نے اس گاڑی کو دیکھتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ گاڑی یہاں دیکھ کر کہہ رہے ہو یا کوئی اور نشان نظر آ گیا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ اس چوکیدار نے بتایا تھا کہ اس گاڑی کا عقبی بمپر آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہے جس سے وہ کافی بدنما لگتی تھی۔ لیکن میں نے اس بات کی پرواہ نہ کی کیونکہ یہ کوئی خاص نشانی نہ تھی لیکن اب گاڑی کو دیکھ کر مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ وہی گاڑی ہے۔ دیکھیں اس کا عقبی بمپر بھی آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"گاڑی کو اندر سے چیک کرو اور خیال رکھنا اس کے اندر کوئی بم وغیرہ نہ ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے دور رکتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل نے بھی اپنے آدمیوں کو چیک کرنے کے لئے کہہ دیا اور خود بھی وہ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ہی رک گیا۔ دو آدمی گاڑی کے اندر گھس گئے اور پھر ان میں سے ایک باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کارڈ

تھا۔

"یہ کارڈ ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ اندر کی طرف گھسا ہوا۔ باہر سے نظر نہ آیا تھا لیکن اندر ہاتھ ڈالنے سے یہ ملا ہے"---- اس آدمی نے واپس آکر کارڈ کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔ کارڈ پر ڈاکٹر گراہم کا نام لکھا ہوا تھا اور نیچے کسی کے دستخط اور ایک فون نمبر موجود تھا۔ کارڈ کے ایک کونے پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا دائرہ بنا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ کارڈ تو ریڈ ہاک والوں کا ہے جناب۔ یہ دائرہ ان کی خاص نشانی ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر گراہم کون ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نشانی کے بارے میں وہ بھی جانتا تھا۔

"یہ تو ہسپتال سے معلوم کرنا ہو گا"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے اس گلی کے بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن رینڈل اس کے پیچھے تھا البتہ اس نے اپنے ایک آدمی کو وہیں رہنے کی ہدایت کی تھی۔ کرنل ڈیوڈ چکر کاٹ کر ہسپتال کے مین گیٹ پر واپس پہنچا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کیپٹن رینڈل اور دو مسلح آدمی اس کے ساتھ تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ڈاکٹر پالمر کے انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹر پالمر اپنی مخصوص کرسی پر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے

بیٹھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا تو اس کے چہرے پر انتہائی بیزاری اور شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے جیسے اس نے کبھی نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔

"آپ کے سٹاف میں کتنے ڈاکٹر ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے میز کی سائیڈ میں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ کیپٹن رینڈل اور دو مسلح سپاہی ایک طرف مودبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"کیا یہ آپ کے ساتھ ہیں"---- ڈاکٹر پالمر نے ان دو سپاہیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"---- کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"تو میں ڈاکٹر پالمر مجرم ہوں۔ ملک و قوم کا غدار ہوں جو تم نے یہ دو مسلح آدمی میرے سر پر چڑھا کر کھڑے کر رکھے ہیں"۔ ڈاکٹر پالمر نے اچانک پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں باہر جاؤ اور کیپٹن رینڈل تم بیٹھ جاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے دونوں مسلح افراد سے اور کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا تو دونوں مسلح سپاہی تیزی سے مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے جبکہ کیپٹن رینڈل خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر پالمر۔ میں آپ کو ایک بار پھر بتا دوں کہ ہم اس وقت انتہائی اہم قومی سلامتی کے معاملے میں انکوائری کر رہے ہیں۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس پر نہ صرف اسرائیل بلکہ پوری یہودی دنیا کا مستقبل داؤ پر لگا

ہوا ہے۔ دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور جن کا لیڈر علی عمران ہے اس وقت تل ابیب میں موجود ہیں۔ ان کی حمایت فلسطینی خفیہ گروپ کر رہے ہیں۔ جی پی فائیو ان کو ٹریس کر رہی ہے اور آپ مسلسل ایسے لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہیں جیسے میں کرنل ڈیوڈ کی بجائے آپ کا چپڑاسی ہوں۔ آپ چونکہ ایک معزز آدمی ہیں اس لئے میں نے اب تک آپ کی باتوں اور آپ کے لہجے کو برداشت کیا ہے لیکن اب یہ معاملہ میری برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔ اگر آپ نے اس لہجے میں مجھ سے بات کی تو میں پورا ریوالور آپ کے سینے میں اتار سکتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے ڈاکٹر پالمر کو"۔ ڈاکٹر پالمر کرنل ڈیوڈ کی بات پر اور زیادہ اکھڑ گیا تھا۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیخ کر کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر پالمر کو گرفتار کر لو۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالو اور اسے دھکے دیتے ہوئے پورے ہسپتال میں گھماؤ تاکہ اس کا دماغ ٹھکانے پر آ جائے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل اس طرح ڈاکٹر پالمر پر جھپٹ پڑا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر

جھپٹتا ہے۔ ڈاکٹر پالمر چیختا چلاتا رہ گیا لیکن کیپٹن رینڈل نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی اور پھر اسے دھکیلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف لے جانے لگا۔

"رک جاؤ۔ فی الحال اتنا کافی ہے۔ بٹھا دو اسے کرسی پر"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے دھکا دے کر ڈاکٹر پالمر کو ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بٹھا دیا۔

"تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہو گا۔ تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہو گا"۔ ڈاکٹر پالمر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رینڈل ریوالور نکالو اور ڈاکٹر پالمر کو گولی مار دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا اور اس کی نال ڈاکٹر پالمر کی کنپٹی پر لگا دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"۔۔۔۔ ڈاکٹر پالمر کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر کیپٹن رینڈل کو روک دیا اور کیپٹن رینڈل نے خاموشی سے ریوالور والا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اب اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس ڈاکٹر پالمر پر رعب ڈالنے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے ورنہ اتنے بڑے آدمی کو اس طرح گولی تو بہرحال نہیں ماری جا سکتی۔ اس لئے اس نے بھی صرف

ریوالور کی نال اس کی کنپٹی پر رکھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھا تھا۔

"تم۔ تم بتاؤ۔ کیا واقعی مجھے گولی مار رہے تھے"---- ڈاکٹر پالمر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہو سکتا ہے۔

"ہاں۔ اور مجھے اس کی اجازت بھی ہے۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جی پی فائیو کا چیف اور تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ میں تو تمہارے اس پورے ہسپتال کو میزائلوں سے اڑا سکتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر پالمر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا چہرہ واقعی خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری کرنل ڈیوڈ۔ واقعی میں غلطی پر تھا۔ مجھے آپ کے ساتھ اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئے تھیں بلکہ آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہئے تھا۔ آئی ایم سوری"---- ڈاکٹر پالمر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرے یکلخت چمک اٹھا۔

"کیپٹن رینڈل۔ ہتھکڑی کھول دو۔ اب ڈاکٹر صاحب کو سمجھ آ گئی ہے کہ جی پی فائیو کے ساتھ تعاون کرنا کس قدر ضروری ہوتا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے فاخرانہ لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل نے جلدی سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر پالمر کے ہاتھوں سے ہتھکڑی کھول دی۔

"شکریہ کرنل ڈیوڈ"---- ڈاکٹر پالمر نے کہا اور اٹھ کر واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"اب فرمایئے۔ آپ کیا پوچھ رہے تھے"---- ڈاکٹر پالمر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ شاید اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس وقت کرنل ڈیوڈ جیسے آدمی سے بگاڑنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے۔ اس لئے اس نے اپنا ذہن ٹھنڈا کر لیا تھا۔

"آپ کے سٹاف میں کتنے ڈاکٹر ہیں۔ کیا ان کی کوئی لسٹ ہے آپ کے پاس"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں"---- ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور اسے کھول کر کرنل ڈیوڈ کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے فائل اٹھائی اور اس میں موجود کاغذ پر درج لسٹ پڑھنا شروع کر دی اور پھر اس کی نظریں اس لسٹ میں درج تیسرے نام پر جم گئیں۔ وہاں ڈاکٹر گراہم کا نام درج تھا۔

"ڈاکٹر گراہم کے ذمہ کیا ڈیوٹی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ ہسپتال کے انتظامی انچارج بھی ہیں اور نائٹ شفٹ کے بھی۔ اس وقت بھی موجود ہیں۔ میرے دست راست ہیں وہ"---- ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔

"انہیں ذرا بلوایئے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر پالمر نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر گراہم۔ میرے آفس میں آ جایئے"---- ڈاکٹر پالمر نے کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں

ی نظر کی عینک موجود تھی۔ چہرے مہرے سے وہ خاصا بارعب آدمی لگ رہا تھا۔ اس نے حیرت بھری نظروں سے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل کی طرف دیکھا۔

"آپ اس وقت اور اس نائٹ گاؤن میں۔ مجھے آپ کی آمد کی اطلاع تو ملی تھی لیکن میں ذرا مصروف تھا"---- ڈاکٹر گراہم نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ ہیں اور یہ ان کے نائب کیپٹن رینڈل ہیں۔ ان کی کال پر مجھے یہاں آنا پڑا ہے کیونکہ----" ڈاکٹر پالمر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں۔ مجھے ڈاکٹر صاحب سے بات کرنے دیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر پالمر بے اختیار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ڈاکٹر گراہم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید وہ ڈاکٹر پالمر کی طبیعت سے بخوبی واقف تھا۔ اس لئے کرنل ڈیوڈ کے اس طرح بات کرنے اور ڈاکٹر پالمر کے خاموش ہو جانے پر حیران ہو رہا تھا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر گراہم"---- کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر گراہم سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر گراہم سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کا فلسطینی خفیہ گروپ ریڈ باک سے کیا تعلق ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر گراہم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر پالمر بھی بے اختیار

اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ----" ڈاکٹر پالمر نے شاید بے اختیار ہو کر ڈاکٹر گراہم کی صفائی دینے کی کوشش کی لیکن کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بات کرنے سے روک دیا۔

"میں خود بات کروں گا۔ آپ پلیز خاموش رہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر پالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا کسی فلسطینی گروپ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جناب۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"---- ڈاکٹر گراہم نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"ڈاکٹر پالمر صاحب نے بتایا ہے کہ آپ یہاں کے انتظامی انچارج ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے درست بتایا ہے"---- ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

"ہسپتال کی گاڑیاں بھی آپ کے چارج میں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ظاہر ہے"---- ڈاکٹر گراہم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہسپتال کی عقبی گلی میں ایک گاڑی موجود ہے۔ کیا آپ نے اسے وہاں کھڑا کیا ہوا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

"عقبی گلی میں گاڑی۔ کیا مطلب۔ وہاں کوئی گاڑی کیسے جا سکتی

ہے"۔ ڈاکٹر گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کارڈ دیکھئے ڈاکٹر گراہم"---- کرنل ڈیوڈ نے جیب سے وہی کارڈ نکال کر ڈاکٹر گراہم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے سے ملا تھا۔

"اس پر نام تو میرا ہی لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ کس کا کارڈ ہے"۔ ڈاکٹر گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن اور کارڈ دیکھ کر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والے پسینے کے قطرے کرنل ڈیوڈ جیسے خرانٹ آدمی کی نظروں سے کیسے چھپ سکتے تھے۔

"یہ کارڈ اس گاڑی کی سیٹ کے نیچے سے ملا ہے اور یہ گاڑی فلسطینی خفیہ گروپ کے استعمال میں رہی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس ہسپتال میں آپ کے زیر علاج ہیں۔ بتایئے کہاں ہیں وہ لوگ"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہ کارڈ پہلی بار دیکھ رہا ہوں"---- ڈاکٹر گراہم نے اس بار نارمل لہجے میں کہا۔

"او کے۔ لیکن کیا آپ ہمارے ساتھ اس گاڑی تک چلیں گے تاکہ ہم آپ کی موجودگی میں اس کی مزید تلاشی لے سکیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"چلیں جناب۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"---- ڈاکٹر گراہم نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن رینڈل اور

ڈاکٹر پالمر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر گراہم بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ"---- ڈاکٹر پالمر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ سب مین گیٹ سے نکل کر چکر کاٹتے ہوئے ایک بار پھر عقبی گلی میں پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ گلی خالی تھی۔ وہاں کوئی گاڑی موجود نہ تھی اور نہ ہی وہ آدمی نظر آ رہا تھا جسے کیپٹن رینڈل وہاں چھوڑ آیا تھا۔

"یہاں تو کوئی گاڑی نہیں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ہسپتال کی کسی گاڑی کا عقبی گلی میں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"---- ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل گاڑی کہاں گئی"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے مسلسل خالی گلی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہاں میں اپنا ایک آدمی چھوڑ گیا تھا۔ وہ بھی نظر نہیں آ رہا۔ میں دیکھتا ہوں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا اور پھر گلی کے آخری سرے پر موجود کوڑے کے دو ڈرموں کے پیچھے اس آدمی کی لاش مل گئی جسے کیپٹن رینڈل وہاں چھوڑ گیا تھا۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ لاش دیکھ کر ڈاکٹر گراہم اور ڈاکٹر پالمر دونوں کے

چہرے حیرت سے مسخ ہو گئے تھے۔

"ڈاکٹر گراہم۔ اب بتا دو کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ تم نے گاڑی دی تھی اس فلسطینی گروپ کو۔ اور کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ"۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ ڈاکٹر گراہم کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ---" ڈاکٹر گراہم نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن رینڈل اپنے آدمیوں کو بلاؤ۔ ڈاکٹر گراہم کو ہتھکڑی ڈالو اور اسے ہیڈ کوارٹر لے چلو۔ یہ وہاں جا کر زبان کھولے گا"--- کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کیپٹن رینڈل کچھ کہتا ڈاکٹر گراہم تیزی سے مڑا اور گلی کے کونے کی طرف دوڑ پڑا لیکن دوسرے لمحے ریوالور کا دھماکہ ہوا اور ڈاکٹر گراہم چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور فرش پر تڑپنے لگا۔

"بولو کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ بولو"--- کرنل ڈیوڈ نے اس کے اوپر پہنچ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"وہ چلے گئے ہیں۔ اب تم انہیں نہیں پا سکتے"--- ڈاکٹر گراہم نے اچانک بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خون کی دھار سی نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"سر یہ میک اپ میں ہے"--- اچانک کیپٹن رینڈل نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے سر اور چہرے سے ماسک میک اپ اتارنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں ایک فلسطینی آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ سب۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو ڈاکٹر گراہم نہیں ہے"۔ ڈاکٹر پالمر کی حالت واقعی بری طرح خراب ہو رہی تھی۔

"اس گاڑی کے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے اور وہ لوگ ہسپتال سے غائب ہو گئے۔ کیپٹن رینڈل۔ فوری طور پر سارے شہر میں جی پی فائیو کو الرٹ کر دو کہ وہ اس گاڑی کو تلاش کریں۔ جلدی کرو۔ اس کے نمبر وغیرہ ساری تفصیل بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب تمہیں یقین آ گیا ڈاکٹر پالمر۔ میں شروع سے ہی چیخ رہا تھا اور تم مان ہی نہ رہے تھے"--- کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو اب بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا کرنل ڈیوڈ۔ حقیقتاً مجھے یقین نہیں آ رہا"--- ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔ اسی لمحے کیپٹن رینڈل دوڑتا ہوا واپس آیا۔

"سر۔ سر۔ گاڑی کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ سائمن روڈ میں پارک ہاؤس کے اندر گئی ہے"--- کیپٹن رینڈل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیسے پتہ چلا''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''وہاں ساتھ ہی ہمارے گروپ کے ایک آدمی کی رہائش گاہ ہے۔ وہ اس وقت گھر سے نکل رہا تھا کہ جنرل کال اسے ملی۔ اس نے خود اس گاڑی کو پارک ہاؤس میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ میں نے گروپ کو فوراً وہاں پہنچنے کا کہہ دیا ہے''۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

''گاڑی میں کتنے آدمی تھے''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

''اس نے بتایا کہ گاڑی میں ایک عورت سمیت کئی افراد موجود تھے۔ اس نے صرف جھلک دیکھی ہے''۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی لوگ ہوں گے۔ چلو جلدی کرو۔ ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہے۔ فوراً''۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے گلی کے کھلے حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ایک لمحے کی بھی دیر برداشت نہ کر پا رہا ہو۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور اچھوتی کہانی

کوڈ واک

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی میزائل بنانے والی خفیہ فیکٹری ـــــ جہاں صرف چیف ایکسٹو ہی داخل ہو سکتا تھا۔
- میزائل فیکٹری ـــــ جس کا اہم ترین فارمولا چوری ہو گیا اور انکوائری کیلئے ایکسٹو کو عمران اور جولیا کے ساتھ خود جانا پڑا ـــــ کیا ایکسٹو وہاں اپنے عہدے کی لاج رکھ سکا ـــــ یا ـــــ ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کی انتہائی اہم ترین دفاعی فیکٹری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی اور عمران کا چہرہ پتھرا سا گیا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ اس قدر قیمتی فیکٹریاں اور لیبارٹریاں جب تباہ ہوتی ہیں تو دلوں پر کیا گزرتی ہے۔
- فیکٹری کی تباہی کے ساتھ ساتھ میزائلوں کا اہم ترین فارمولا بھی چوری کر لیا گیا۔ لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کلیو موجود نہ تھا۔
- وہ لمحہ ـــــ جب عمران کو اطلاع ملی کہ صدر مملکت کو چوری شدہ فارمولا معاوضہ دے کر خریدنا پڑا ہے ـــــ کیا عمران اور سیکرٹ سروس واقعی اس حد تک بے بس ہو گئے تھے ؟
- کوڈ واک ـــــ فارمولے کا ضروری حصہ جو غائب کر دیا گیا تھا اور جس کے بغیر فارمولا ادھورا تھا۔
- کوڈ واک ـــــ جس کے حصول کے لئے سیکرٹ سروس کی تین ٹیمیں تین مختلف ممالک میں روانہ کر دی گئیں۔
- کوڈ واک ـــــ جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔
- کوڈ واک ـــــ جس کے حصول کے لئے عمران نے آخری لمحے تک بے پناہ جدوجہد کی۔ لیکن عین آخری لمحات میں اسے معلوم ہوا کہ کوڈ واک اس سے پہلے سیکرٹ سروس نے حاصل کر لیا ہے۔
- کوڈ واک ـــــ جس کے حصول کیلئے عمران سیکرٹ سروس کے ارکان سے واضح شکست کھا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے عمران کی شکست پر اس کے سامنے دل کھول کر قہقہے لگائے ـــــ کیا واقعی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا گیا تھا۔ یا اس نے اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کر لیا تھا۔
- لمحہ بلمحہ بدلتے حیرت انگیز واقعات۔ ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

بلیک سٹریپ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

لک سٹریپ —— جرما کے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والی اسرائیلی تنظیم جس نے جرما کے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کر دی تھی ۔

لک سٹریپ —— جو جرما کے مسلمانوں کے لئے موت کے فرشتے کا روپ دھار چکی تھی ۔

لک سٹریپ —— جس کی پشت پناہی جرما کا صدر اور فوج کر رہی تھی ۔

ین اشار —— جرما کے مسلمانوں کی تنظیم جس کا بلیک سٹریپ نے مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور پھر جرما کے مسلمانوں پر زندگی کا ہر راستہ بند کر دیا گیا ۔

ران —— جس نے زین اشار کی کال پر جرما کے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والی اسرائیلی تنظیم بلیک سٹریپ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ۔

ران —— بلیک زیرو ۔ ٹائیگر ۔ جوزف اور جوانا کے ہمراہ بلیک سٹریپ کے خلاف میدان عمل میں کود پڑا ۔ —— اور پھر ایک ایسی خونریز ۔

خوفناک اور دھماکہ خیز جدوجہد کا آغاز ہوا کہ جس کا ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ بن گیا ۔

- —— وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی بلیک سٹریپ کے چیف کے سامنے بے بس پڑے تھے اور وہ انہیں مشین گن سے بھوننے کے لئے تیار تھا اور اس کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہ تھا —— کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک سٹریپ کے ہاتھوں انجام کو پہنچ گئے —— ؟
- —— وہ لمحہ جب ٹائیگر نے دانستہ طور پر عمران کی گردن پر تیز دھار خنجر چلا دیا —— کیا ٹائیگر عمران کا دشمن بن گیا تھا ۔ یا —— ؟
- —— وہ لمحہ جب جرما کے آمر اور مطلق العنان صدر نے دانستہ عمران سے توہین آمیز رویہ اختیار کر لیا —— کیا عمران اپنی اس توہین کو برداشت کر گیا —— یا —— ؟
- —— کیا عمران اور اس کے ساتھی جرما کے مسلمانوں پر اٹھنے والے ظلم کے ہاتھوں کو روک سکے —— یا —— ؟
- ۔ انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا ۔

تیز اور مسلسل ایکشن —— لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

—— اعصاب شکن سسپنس ——

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فلاسٹر پروجیکٹ (ڈبل سنچری نمبر)

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

• فلاسٹر پروجیکٹ — جو آرک لینڈ میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ وہی آرک لینڈ جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ — مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر کے یہودیوں اور حکومت اسرائیل کا ایک خفیہ مگر انتہائی خوفناک پروجیکٹ۔

• جم مارکر — آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف۔ جو اسرائیلی سیکرٹ سروس کو تربیت دے رہا تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ — جسے اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ جم مارکر سیکرٹ سروس کا چیف ہونے کے باوجود اس سے واقف نہ تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ — جس کی حفاظت کی ذمہ داری "مادام بلیک" گروپ کی ذمہ داری تھی — ؟

• مادام بلیک — ایک ایسی عورت جو اس پروجیکٹ کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کرنے کی خواہشمند تھی۔

• فلاسٹر پروجیکٹ — جس کی تلاش اور خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم براہ راست ایکسٹو (بلیک زیرو) کی سربراہی میں گئی۔

• فلاسٹر پروجیکٹ مشن جس میں عمران کو شامل ہونے سے روک دیا گیا کیوں؟

• فلاسٹر پروجیکٹ — جس کے خاتمے کے لئے عمران ٹائیگر سمیت علیحدہ اپنے ذاتی خرچ پر آرک لینڈ پہنچ گیا۔

• جم مارکر — جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو روکنے کے لئے پورے آرک لینڈ میں جگہ جگہ موت کے جال بچھا دیئے۔

• جم مارکر — جس نے ایکسٹو (بلیک زیرو) کو پہلے ہی قدم پر گرفتار کر کے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی لاش غلیظ گٹر میں بہا دی کیا ایکسٹو ختم ہو گیا — ؟

• مادام بلیک — جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قدم قدم پر عبرتناک شکست سے دوچار کر دیا۔

• عمران اور ٹائیگر جب آرک لینڈ پہنچے تو جم مارکر اور مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مکمل طور پر فتح حاصل کر چکے تھے — پھر کیا ہوا — ؟

• مادام بلیک — جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زخمی اور بے ہوش کر کے ان کے خاتمے کے لئے کمپیوٹرائزڈ فائٹنگ مشینیں بھیج دیں اور پھر فائٹنگ مشینوں نے ان پر واقعی قیامت توڑنی شروع کر دی۔

• کیا عمران، ٹائیگر، بلیک زیرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، جم مارکر اور مادام بلیک کا مقابلہ کر سکے — یا — ؟

• کیا عمران اور اس کے ساتھی فلاسٹر پروجیکٹ کا خاتمہ کر سکے — یا خود موت کا شکار ہو گئے — ؟ لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والا سسپنس۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا خوفناک ایکشن۔ زندگی اور موت کے درمیان ذہنی خوفناک کشمکش پر مبنی ایک ایسا شاہکار جو جاسوسی ادب کا ناقابل فراموش ایڈونچر کہلانے کا صحیح حقدار ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد، دلچسپ اور یادگار ناول

ایکشن گروپ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران پر مشتمل ایکشن گروپ جس نے اسرائیل میں قیامت برپا کر دی۔
- ایکشن گروپ — جس کا سربراہ خاور تھا جب حرکت میں آیا تو اسرائیل میں تباہیاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔
- عمران اور ٹائیگر اپنی زندگی کے سب سے کٹھن اور جان لیوا مشن پر — انجام کیا ہوا — ؟
- اسرائیل کی نئی ایجنسی وائٹ سٹار کا کرنل بلاشر جس کا چیلنج تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دفن کر کے ہی چھوڑے گا۔
- اسرائیل نے نئی سیکرٹ سروس قائم کر دی جس کا چیف جم مارکر جب عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرایا تو — ؟
- ٹائیگر — جس نے اسرائیل کی جدید ترین اور ناقابل تسخیر آئل ریفائنری بغیر ایک گولی چلائے تباہ کر دی — کیسے — ؟
- عمران اور اس کے ساتھی جب ٹنوں مٹی کے نیچے زندہ دفن ہو گئے اور انہیں نکالنے والا کوئی نہ تھا — ؟
- عمران — جسے مشین گن کے برسٹ سے ہٹ کر دیا گیا اور عمران کے جسم میں ان گنت گولیوں نے راستے بنا لئے — ؟
- ایکشن گروپ — جس کے دو ممبر صدیقی اور خاور مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو گئے۔
- وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو جہنم کی آگ کی طرح دہکتے ہوئے اینٹوں کے بھٹے میں جھونک دیا گیا — ؟
- وہ لمحہ — جب ایکشن گروپ کو عمران، صدیقی اور خاور کی زندہ لاشیں اٹھائے اسرائیل سے فرار ہونے پر مجبور ہونا پڑا — لیکن ان کے فرار کا ہر راستہ بند کر دیا گیا تھا — انجام کیا ہوا — ؟
- جم مارکر — اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جس نے عمران اور ایکشن گروپ کے گرد یقینی موت کا ایسا حصار قائم کر دیا — جو ناقابل تسخیر تھا — ؟
- ایکشن گروپ اور عمران کا اصل مشن کیا تھا — کیا ایکشن گروپ اپنے مشن میں کامیاب ہوا — یا — ؟
- خوفناک بموں کے دھماکوں — گن شپ ہیلی کاپٹروں کی تباہ کاریاں — فضا میں تنکوں کی طرح بکھرتی ہوئی عمارتیں — مشین گنوں کی خوفناک اور مسلسل تڑتڑاہٹ — انسانی خون کی ارزانی — اور موت کے ہر لمحے بلند ہوتے ہوئے قہقہے — موت سے زیادہ تیز رفتار ایکشن موت سے زیادہ دہشت ناک سسپنس۔

— ایک ایسا ناول جو صدیوں بعد صفحہ قرطاس پر ابھرتا ہے —

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ہنگامہ خیز اور ایکشن سے بھرپور ناول

ہاٹ فیلڈ

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

ہاٹ فیلڈ ۔ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا پر اقتدار کی خواہاں تھی۔ لیکن اس کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا۔

ہاٹ فیلڈ ۔ ایک ایسی تنظیم جس کے تحت پوری دنیا میں سینکڑوں مجرم تنظیمیں اور گروپ کام کر رہے تھے لیکن یہ تنظیمیں اور گروپ ہاٹ فیلڈ کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔

گرانڈ ماسٹر ۔ ہاٹ فیلڈ کی ایک ایسی ماتحت تنظیم جس نے عمران اور سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم پر اس وقت وار کھول دیا جب عمران نے اپنی بہن ثریا کی شادی کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دعوت دے رکھی تھی۔ ایک ایسا حملہ جس کا نشانہ عمران اور پوری سیکرٹ سروس تھی۔ کیا حملہ کامیاب رہا ۔ یا ۔ ؟

پی ۔ ون گروپ ۔ ایکریمیا کا ایک ایسا گروپ جو براہ راست ہاٹ فیلڈ کے تحت تھا اور جس نے پاکیشیا میں تخریب کاری اور خونریزی کی انتہا کر دی۔

پی ۔ ون گروپ ۔ جس کی وجہ سے پہلی بار عمران نے ہاٹ فیلڈ کا نام سنا اور پھر اس نے ہاٹ فیلڈ کی تلاش شروع کر دی مگر دنیا کی کوئی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کا کوئی آدمی ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ تھا۔ کیوں ۔ ؟

گرانڈ ماسٹر ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک اس وقت اندھا دھند فائر کھول دیا جب وہ ملک ناڈا کے ایئرپورٹ پر اترے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمران اس کے ساتھی جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور ٹائیگر خون میں لت پت سینکڑوں افراد کے سامنے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ کیا واقعی ایسا ہو گیا؟

لارین ۔ گرانڈ ماسٹر کا چیف جسے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنے پر موت کی سزا دے دی گئی کیوں؟

روجر ۔ گرانڈ ماسٹر کا دوسرا چیف جس نے عمران کے کہنے پر خود اپنے ہاتھوں پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا۔ کیوں ؟

مادام گارلو ۔ ہاٹ فیلڈ کے ایک ایسے گروپ کی چیف جس نے گرانڈ ماسٹر روجر کو اپنے ہاتھوں گولیوں سے اڑا دیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

مادام گارلو ۔ جس کے گروپ میں پولیس آفیسر بحیثیت مجرم شامل تھے اور پھر پولیس اور مجرم دونوں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حصار کھینچ دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ؟

مادام گارلو ۔ ایک ایسا کردار جسے اس بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کہ کہیں اس کے ذریعے عمران ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ ہو جائے انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن۔

لارڈ ۔ ہاٹ فیلڈ کا ایک ایسا نمائندہ جو ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی کا چیف تھا اور جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیتے جی تابوتوں میں بند کر دیا ۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان تابوتوں سے نجات مل سکی یا ۔ ؟

• عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے خونریز جدوجہد کی۔ بےشمار تنظیموں اور گروپوں سے ٹکرانے اور بے پناہ قتل و غارت کے باوجود کیا وہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ جان سکے یا انہیں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔

• حیرت انگیز، تیز رفتار، مسلسل اور بے پناہ ایکشن کا ایک ایسا شاہکار جو آپ مدتوں یاد رکھیں گے۔

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انوکھا ایڈونچر

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

- ناواشنگو جو تبت کے پراسرار شیرپا قبیلے کا سردار اور خوفناک جنگلوں کا محافظ تھا۔
- ناواشنگو ایک ایسا عجیب اور دلچسپ کردار جس نے عمران کو بھی چکرا کر رکھ دیا۔
- خوف ناک اور پُراسرار جنگلوں میں قائم ہونے والا ایک ایسا خفیہ اڈہ جو پاکیشیا پر خوف ناک تباہی لانے کے لئے تعمیر کیا جا رہا تھا۔ اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔
- وہ لمحہ جب فضا میں اڑنے والا جہاز عمران اور سیکرٹ سروس سمیت خوفناک پہاڑیوں سے آ ٹکرایا۔ ایک ایسا لمحہ جس کا لازمی نتیجہ موت تھا۔ عمران اور سیکرٹ سروس کی موت مگر......؟
- ناواشنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر مشین گن کا دہانہ کھول دیا۔ اور وہ سب مردہ چھپکلیوں کی طرح زمین پر گرنے لگے۔

کیا وہ سب ہلاک ہو گئے ؟

- ناواشنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سطح زمین سے سو فٹ نیچے زندہ دفن ہونے پر مجبور کر دیا۔
- کیا خوف ناک جنگلوں میں موجود ناقابل تسخیر اڈہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تسخیر کر لیا۔ یا وہ سب موت کے اندھے کنوئیں میں دھکیل دیئے گئے۔

خوف ناک جنگلوں کا محافظ۔ پُراسرار شیرپا قبائل کے انتہائی حیرت انگیز سردار ناواشنگو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ناقابل تسخیر کہلانے والے اڈے کی حفاظت ہونے والی ایک ایسی ذہنی اور جسمانی جنگ جس کا ہر لمحہ آپ کو یقیناً چونکا کر رکھ دے گا۔

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک ایسا منفرد ایڈونچر جو ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

جس سے مسلسل حاصل کرتا رہتا ہے"۔

محترم ماسٹر حسن رضا علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو بات پوچھی ہے وہ واقعی دلچسپ ہے۔ عمران ویسے تو ہر وقت یہ گلہ کرتا رہتا ہے کہ اسے مشن کے اختتام پر معمولی رقم کا چیک ملتا ہے لیکن اس نے آج تک اس رقم کی حقیقت واضح نہیں کی۔ ویسے آپ کا کیا خیال ہے کہ جب ممبرز کو بھاری تنخواہیں' الاؤنسز اور دیگر اخراجات کے لئے رقومات ملتی ہیں تو ایکسٹو کو واقعی معمولی سی رقم ملتی ہو گی۔ اسی کے ساتھ ساتھ عمران دوسروں کو دینے کے لئے سوپر فیاض' سر عبدالرحمن حتیٰ کہ سر سلطان سے بھی رقم لینے میں دریغ نہیں کرتا اور عمران کے ڈیڈی تو واقعی کنجوس ہیں لیکن عمران کی اماں بی تو ظاہر ہے کنجوس نہیں ہیں۔ ان سارے ذرائع کو سامنے رکھ کر پھر یہ دیکھیں کہ عمران اپنے اوپر کیا خرچ کرتا ہے اور کتنا خرچ کرتا ہے۔ امید ہے آپ کو یقیناً یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ عمران کے پاس بھاری رقومات کہاں سے آ جاتی ہیں۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

جولیا اور تنویر تیز تیز قدم اٹھاتے درمیانی گیلری میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر اچانک ایک دروازے کے سامنے رک کر جولیا نے کال بیل پر انگلی رکھ دی۔

"کون ہے"---- اندر سے ایک نسوانی سے آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے آپ کے نام ایک خصوصی پیغام آیا ہے مس ماریا"---- جولیا نے ڈور فون پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"---- جواب ملا اور جولیا نے تنویر کی طرف دیکھا تو تنویر نے سر ہلا دیا اور دروازے کی دوسری سائیڈ پر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں اس وقت اسی رہائشی پلازہ میں تھے جہاں ماریا کا رہائشی فلیٹ تھا اور جہاں جولیا عمران کے ساتھ پہلے ماریا سے ملنے آئی تھی۔ جولیا کو معلوم تھا کہ دروازے میں موجود شیشے میں پہلے اندر سے ماریا دیکھے گی اور پھر دروازہ کھولے گی کیونکہ یہ یہاں کا

روشن تھی کہ دروازے میں ایک چھوٹا سا شیشہ لگا رہتا تھا جس میں اندر
سے دیکھنے سے باہر سے خاصی وسیع رینج میں نظر آ جاتا تھا۔ اسے عام
انداز میں ڈور آئی کہا جاتا تھا۔ اس لئے تنویر سائیڈ پر دیوار کے ساتھ
لگ کر کھڑا ہو گیا تھا تاکہ ڈور آئی سے دروازے کے سامنے صرف
جولیا ہی کھڑی نظر آئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی
اور پھر دروازے پر ماریا کھڑی نظر آئی۔ جولیا اسے دھکیلتی ہوئی اندر
لے گئی اور پھر تنویر بھی بجلی کی سی تیزی سے ان کے پیچھے اندر داخل
ہو گیا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ کیا مطلب ہے۔ کون ہو تم"۔ ماریا نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دروازہ لاک کر دو تنویر"۔۔۔ جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے
جلدی سے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ اسی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور
ماریا چیختی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر جا گری۔ اس نے نیچے گرتے ہی
اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کی کنپٹی
پر پوری قوت سے ضرب پڑی تو ماریا کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو
گیا جبکہ اس دوران تنویر جیب سے ریوالور نکال کر فلیٹ کے اندرونی
حصے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے فلیٹ میں"۔۔۔ چند لمحوں بعد
تنویر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر اندرونی کمرے کی طرف لے چلو"۔۔۔ جولیا نے

کہا تو تنویر نے جھک کر ماریا کو اٹھایا اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا اندرونی
کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اندر ایک بیڈ روم کے ساتھ ایک سٹنگ
روم تھا۔ تنویر نے بے ہوش ماریا کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"رسی تلاش کرو۔ اندر سے مل جائے گی"۔۔۔ جولیا نے کہا تو
تنویر اس طرح سر ہلاتا ہوا مڑ گیا جیسے اس کے منہ میں زبان ہی نہ ہو۔
وہ جولیا کے احکامات کی تعمیل اس طرح کرنے کا عادی تھا جیسے اس کا
غلام ہو۔ جولیا سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔
تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا
ایک بنڈل تھا۔ پھر اس نے جولیا کے کہنے پر اس رسی کی مدد سے بے
ہوش ماریا کو کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ وہ حرکت بھی نہ کر
سکے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر آگے
بڑھا اور اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں
بعد جب ماریا کے ساکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے
لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"تمہاری جیب میں خنجر ہو گا۔ وہ مجھے دے دو"۔۔۔ جولیا نے
کہا۔

"تم بس حکم دیتی رہو۔ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو"۔۔۔ تنویر نے
پہلی بار کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو تنویر"۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں

کہا تو تنویر نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور جولیا کے ہاتھ میں دے دیا۔ اسی لمحے ماریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری انداز میں ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی کی بندشوں کی وجہ سے وہ حرکت تو ایک طرف صحیح طور پر کسمسا بھی نہ سکی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"---- ماریا نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ماریا۔ اگر تم اپنا چہرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خراب نہیں کرانا چاہتی تو جو میں کہوں ویسے ہی عمل کرو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا چاہتی ہو"---- ماریا نے اسی طرح دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری رہی ہو۔ تم طویل عرصے سے اس کے ساتھ کام کرتی رہی ہو۔ ڈاکٹر ہارنگ اس وقت لانگ برڈ کمپلیکس میں ہے اور اس نے کمپلیکس کو سیلڈ کر دیا ہے۔ وہ باہر نہیں آ رہا جبکہ میں چاہتی ہوں کہ تم اسے کسی طرح یہاں بلاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ یہاں کیوں آئیں گے"۔ ماریا نے اس طرح حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے جولیا نے کسی ناممکن ترین کام کے لئے کہہ دیا ہو۔

"اگر وہ یہاں نہیں آ سکتا تو پھر تمہاری دونوں آنکھیں نکال دی

جائیں گی۔ تمہاری ناک اور تمہارے دونوں کان کاٹ دیئے جائیں گے۔ تمہارا چہرہ بگاڑ دیا جائے گا۔ تمہارے ہاتھوں اور ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ دی جائیں گی اور پھر تمہیں کسی فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے جب تمہاری طرف لوگ دیکھنا تو ایک طرف تم پر تھوکنا بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ بولو کیا تم اپنا ایسا حشر چاہتی ہو"---- جولیا نے انتہائی فیصلے لہجے میں کہا تو ماریا کا بندھا ہوا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگا گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

"بولو۔ جواب دو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھ پر رحم کرو۔ میں بے قصور ہوں۔ ڈاکٹر ہارنگ میرے کہنے پر کبھی یہاں نہیں آئیں گے۔ کبھی بھی نہیں آئیں گے۔ میں سچ کہہ رہی ہو البتہ----" ماریا نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن البتہ کہنے کے بعد وہ یکلخت اس طرح خاموش ہو گئی جیسے اسے اچانک احساس ہو گیا ہو کہ وہ غلط بات کرنے لگی تھی۔

"تنویر۔ یہ خنجر لو اور اس کی ایک آنکھ نکال دو"---- جولیا نے خنجر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیا اور جارحانہ انداز میں ماریا کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ"---- ماریا نے تنویر کے چہرے پر سفاکی اور آنکھوں میں وحشیانہ چمک دیکھ کر انتہائی خوفزدہ لہجے

میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگا تھا۔ چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

"رک جاؤ تنویر۔ لیکن اب جیسے ہی میں اشارہ کروں اس کی ایک آنکھ نکال دینا"---- جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس مس"---- تنویر نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"بولو۔ یہ تمہیں آخری موقع مل رہا ہے۔ اپنے آپ کو بچا لو۔ کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا ورنہ----" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ مم۔ میں کہہ رہی تھی کہ اسے صرف اس کی سابقہ بیوی سوسن ہی بلا سکتی ہے۔ وہ صرف اس کی کال پر ہی آ سکتا ہے اور کسی کی کال پر نہیں آ سکتا"---- ماریا نے کہا۔

"سابقہ بیوی سوسن۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ"---- جولیا نے کہا۔

"مادام سوسن یہاں کے سب سے بڑے کلب سوسن کلب کی مالکہ ہے۔ وہ بیحد امیر کبیر عورت ہے۔ ڈاکٹر بارنگ کو اس نے پسند کر لیا اور ڈاکٹر بارنگ بھی اسے بیحد پسند کرتا تھا چنانچہ انہوں نے شادی کر لی۔ کئی سالوں بعد ایک بار جب ڈاکٹر بارنگ سوسن کے پاس گیا تو اس کے لباس سے کسی گیس کی تیز بو آ رہی تھی۔ سوسن بیحد نفیس عورت ہے۔ اس نے ڈاکٹر بارنگ کو منع کر دیا کہ وہ اب سائنس پر کام کرنا بند کر دے۔ لیکن ڈاکٹر بارنگ کی تو زندگی ہی سائنسی تجربات میں گزری تھی چنانچہ اس نے انکار کر دیا۔ اس پر ان دونوں کے درمیان ناچاقی ہو گئی

اور سوسن نے عدالت سے طلاق لے لی لیکن ڈاکٹر بارنگ اسی طرح اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ اس کے بغیر بیمار پڑ گیا۔ سوسن بھی اس سے محبت کرتی تھی چنانچہ ان دونوں کے درمیان یہ طے پا گیا کہ وہ دونوں آپس میں دوستی رکھیں گے لیکن شرط یہ رکھی گئی کہ ڈاکٹر بارنگ مہینے میں ایک ہفتہ مستقل سوسن کے پاس رہے گا اور اس دوران وہ سائنسی لیبارٹری کے قریب بھی نہ جائے گا۔ چنانچہ تب سے ایسا ہی ہو رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب بھی ایسا ہو کہ وہ سوسن کے پاس خفیہ طور پر جاتا ہو لیکن اگر نہ بھی جاتا ہو تو سوسن اگر اسے کال کرے تو وہ لازماً اس کے پاس پہنچ جائے گا"---- ماریا نے کہا۔

"یہ سوسن کہاں رہتی ہے"---- جولیا نے پوچھا۔

"وہیں کلب کے اندر ایک طرف اس کی رہائش گاہ ہے۔ وہ بیحد امیر کبیر عورت ہے"---- ماریا نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ کہاں مل سکے گی۔ کیا تمہیں اس کے فون نمبر کا علم ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں تو ڈاکٹر بارنگ کی سیکرٹری ہوں۔ مجھے کیسے نہیں معلوم ہو گا"---- ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"میں نمبر ملاتی ہوں۔ تم اس سوسن سے بات کرو۔ تم نے اسے یہ کہنا ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد اس کے پاس ڈاکٹر بارنگ کا خصوصی پیغام لے کر آ رہے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسے کبھی نہیں ملے گی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ وہ بیحد تک چڑھی عورت ہے۔ وہ تو مجھ سے بھی اس لئے چند باتیں کر لیتی تھی کہ میں ڈاکٹر بارنگ کی سیکرٹری ہوں ورنہ وہ تو بڑے بڑے افسروں کو بھی گھاس نہیں ڈالتی"---- ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ گھر پر ہے یا نہیں"---- تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ معلوم ہو جائے گا"---- ماریا نے کہا تو جولیا کرسی سے اٹھی اور اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جبکہ تنویر نے اس دوران ماریا کو کرسی سمیت اٹھایا اور فون والی تپائی کے قریب لا کر رکھ دیا۔ جولیا نے چونک کر دیکھا تو تنویر مسکرا دیا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں فون اٹھانے کی تکلیف نہ کرنی پڑے"۔ تنویر نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ماریا کے کان سے لگا دیا۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"---- چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماریا بول رہی ہوں۔ سیکرٹری ٹو ڈاکٹر بارنگ۔ مادام سے بات کراؤ"---- ماریا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"---- چند لمحوں بعد ایک انتہائی نرم سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مترنم اور نفیس تھا۔

"ماریا بول رہی ہوں مادام"---- ماریا نے کہا۔

"تم کہاں ہو اور وہ بارنگ کہاں ہے۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا۔ ملازمین نے بتایا کہ تم واپس چلی گئی ہو اور بارنگ کسی لیبارٹری میں بند ہو گیا ہے۔ کیوں۔ اس نے مجھے فون بھی نہیں کیا۔ یہ کیا سلسلہ ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی سرکاری مسئلہ ہے مادام۔ ڈاکٹر صاحب کو مجبوراً لیبارٹری میں بند ہونا پڑا ہے اور میں واپس اپنے فلیٹ میں آ گئی ہوں۔ ابھی چند لمحے پہلے ڈاکٹر بارنگ صاحب نے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہا ہے کہ میں آپ کو فون کر کے پوچھوں کہ کیا آپ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں یا نہیں"---- ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے معنی خیز نظروں سے جولیا کی طرف دیکھا تو جولیا نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ وہ درست لائن پر بات کر رہی ہے۔

"اس نے خود مجھے فون کیوں نہیں کیا۔ اس کا وہاں کا فون نمبر کیا ہے"---- روسن نے کہا۔

"وہاں فون نہیں ہے۔ صرف ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے اور وہ بھی باہر سے۔ صرف میں ہی کر سکتی ہوں ورنہ وہاں کا کمپیوٹر ٹرانسمیٹر کال ہی آف کر دے گا کیونکہ وہاں صرف چند مخصوص لوگوں کی آوازیں ہی فیڈ کی گئی ہیں"---- ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور

سن نے ایک بار پھر جولیا کی طرف دیکھا تو اس بار جولیا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں رہائش گاہ پر موجود ہوں۔ تم یہی پوچھنا چاہتی ہو یا کوئی اور بات ہے۔ میں اس سے فوراً ملنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"مادام۔ اس کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے دو خاص افراد یہ بندوبست کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے اس بارے میں بھی مجھے ہدایت کی ہے۔ میں نے ان سے رابطہ کیا ہے۔ وہ کچھ رقم کے عوض یہ کام کرنے پر تیار ہو گئے ہیں لیکن وہ رقم پیشگی چاہتے ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"۔۔۔۔ سوسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اس لیبارٹری کو سرکاری طور پر مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ سرکاری طور پر وہاں سے دو ماہ سے پہلے کسی بھی صورت میں باہر نہیں آ سکتے اور نہ ہی کوئی آدمی وہاں جا سکتا ہے جبکہ اس کا چارج پریذیڈنٹ ہاؤس کے ان دو افراد کے پاس ہے۔ اگر وہ چاہیں تو ایک سپیشل وے کھول کر ڈاکٹر ہارنگ کو آپ تک پہنچا سکتے ہیں یا آپ چاہیں تو آپ کو وہاں پہنچا سکتے ہیں۔ چونکہ یہ جرم ہے اس لئے وہ رقم مانگتے ہیں۔ اب جیسے آپ کہیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں۔ وہاں تو

انتہائی ناگوار بو پھیلی ہوئی ہو گی۔ ٹھیک ہے تم انہیں میرے پاس بھیج دو میں خود ان سے بات کر لیتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"بہتر مادام۔ وہ ایک عورت اور ایک مرد ہے۔ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے اس لئے وہ صرف پریذیڈنٹ ہاؤس کا ریفرنس دیں گے"۔ ماریا نے واقعی انتہائی ذہانت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں کہو کہ وہ کلب کے ریسپشن پر پہنچ کر پریذیڈنٹ ہاؤس کا حوالہ دیں۔ وہاں سے انہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"۔ سوسن نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ ماریا نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو آپ خوش ہیں۔ اب تو مجھے چھوڑ دیں"۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ہاں چھوڑ دیں گے۔ صبر کرو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور اس نے تنویر کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی۔ دوسرے لمحے اسے ریوالور کے دھماکے اور ماریا کی چیخ سنائی دی تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اسے کھول کر اس کی لاش سٹور میں چھپا دو تنویر۔ تاکہ فوراً لاش دستیاب نہ ہو سکے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ جولیا نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"یہ ضرورت ہے اس خوامخواہ کی درد سری کی۔ نکل چلو"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے پیچھے چل پڑی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کار میں بیٹھے سوسن کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر ہارنگ کے یہاں تک آنے میں تو کافی وقت لگے گا۔ کسی طرح اس سوسن کو مجبور کر کے وہاں کمپلیکس میں لے جایا جائے تو کام زیادہ جلدی ہو سکتا ہے"---- تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ڈاکٹر ہارنگ مشکوک ہو سکتا ہے۔ وہ باہر آ جائے تو پھر کمپلیکس میں جانے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ اصل بات اس سیلڈ کمپلیکس میں راستہ بنانے کی ہے"---- جولیا نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار سوسن کلب کی وسیع و عریض اور انتہائی شاندار عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑی اور تنویر اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے۔ تنویر نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا ہال بیحد وسیع اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس وقت چونکہ صبح کا وقت تھا اس لئے میزوں پر اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔

البتہ ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کے پیچھے دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔ تنویر اور جولیا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"جی"---- ایک لڑکی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے۔ مادام کو اطلاع کر دیں"۔ جولیا نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ لیں"---- لڑکی نے چونک کر کہا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بیگی بول رہی ہوں۔ مادام کو اطلاع کر دیں کہ کاؤنٹر پر ایک خاتون اور ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے"---- لڑکی نے کہا تو پھر وہ خاموش کھڑی رہی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے سپروائزر کو بلایا۔

"انہیں مادام کے پاس چھوڑ آؤ"---- لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

"آیئے"---- سپروائزر نے کہا اور دائیں طرف راہداری کی طرف مڑ گیا۔ جولیا اور تنویر اس کے پیچھے چلتے ہوئے کلب کی عمارت کے ایک دروازے سے باہر سائیڈ پر پہنچ گئے اور پھر بائیں طرف مڑ کر وہ ایک علیحدہ بنی ہوئی شاندار عمارت کے بند گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر دو مسلح باوردی دربان موجود تھے۔

"انہیں مادام کے پاس پہنچا دو"---- سپروائزر نے کہا۔

"یس۔ آیئے جناب"---- ایک دربان نے کہا اور پھر دربان پھاٹک کھول کر اندر چلا گیا جولیا اور تنویر اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ رہائش گاہ واقعی بیحد شاندار اور امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیں۔ مادام ابھی تشریف لا رہی ہیں"---- وہاں تک لانے والے ملازم نے کہا اور پھر باہر چلا گیا۔

"چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ البتہ اسے غور سے دیکھنے پر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر ہے ورنہ جس انداز میں وہ بنی سنوری ہوئی تھی اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نوجوان لڑکی ہے۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔ وہ دونوں سمجھ گئے کہ یہی سوسن ہے چنانچہ وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا نام جولیا اور یہ مائیکل ہے۔ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے اور ماریا نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے"---- جولیا نے کہا تو مادام نے بڑے نخوت بھرے انداز میں سر ہلا کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تو تم اس لیبارٹری کے انچارج ہو۔ کس علاقے میں ہے یہ لیبارٹری۔ کیا پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہے"---- مادام نے انہیں غور

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ ان باتوں کو چھوڑیں مادام۔ یہ سرکاری راز ہے۔ آپ اپنی بات کریں کہ آپ کیا چاہتی ہیں"---- جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سوسن بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو۔ جانتی ہو میں کون ہوں۔ تم تو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملازم ہو جبکہ میں چاہوں تو پریذیڈنٹ کو یہاں بلا لوں"---- سوسن نے تلخ اور کرخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر بلا لیں۔ انہیں کہہ دیں کہ وہ آپ کو ڈاکٹر ہارنگ سے ملوا دیں۔ میں دیکھوں گی کہ وہ کیسے آپ کی بات مانتے ہیں۔ چلو مائیکل اٹھو۔ چلیں"---- جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"حیرت ہے۔ تم کس طرح کی باتیں کر رہی ہو"---- سوسن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام سوسن۔ ہم صرف ماریا کی وجہ سے یہاں آئے ہیں ورنہ اس سیلڈ لیبارٹری کے سپیشل وے کو کھولنے پر ہمیں سرکاری طور پر گولی بھی ماری جا سکتی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس قدر سختی ہے۔ لیکن یہ سختی کب تک رہے گی۔ ایک ماہ۔ دو ماہ"---- سوسن نے کہا۔

"یہ دو سال تک بھی رہ سکتی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"وہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو اور بولو کتنی رقم مانگتی ہو تم"---- سوسن نے اس بار قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا تو جولیا واپس بیٹھ گئی۔ اس کے کہنے پر تنویر بھی بیٹھ گیا۔

"آپ کیا چاہتی ہیں۔ آپ وہاں خود جانا چاہتی ہیں یا ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں بلوانا چاہتی ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں وہاں نہیں جا سکتی۔ مجھے بدبو سے شدید نفرت ہے۔ میں کسی قسم کی بدبو کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ ڈاکٹر ہارنگ یہاں آتا ہے تو اسے یہاں لباس بھی تبدیل کرنا پڑتا ہے اور خوشبویات سے نہانا بھی پڑتا ہے۔ پھر میں اس کے سامنے آتی ہوں اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کو یہاں آنا ہو گا"---- سوسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ڈاکٹر ہارنگ نے خود یہاں آنے سے انکار کر دیا تو"۔ جولیا نے کہا۔

"وہ کیسے انکار کر سکتا ہے۔ وہ تو میرے بغیر وہاں تڑپ رہا ہو گا اسی لئے تو اس نے ماریا سے بات کی ہے"---- سوسن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"مادام آپ کو شاید علم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب وہاں جو بات کرتے ہیں وہ ریکارڈ ہو کر حکومت تک پہنچتی رہتی ہے البتہ ایک ایسی فریکونسی ہے جس پر ان کی بات ریکارڈ نہیں ہو سکتی اور وہ آزادی سے بات کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر ہارنگ کھل کر وہاں بات نہیں کرتے۔ وہ بظاہر انکار ہی کریں گے لیکن آپ نے انہیں مجبور کر دینا ہے کہ وہ آپ کے پاس آئیں۔ اس لئے آپ جو بہانہ چاہیں بنا لیں۔ آپ کی مرضی"---- جولیا نے کہا۔

"وہ میرا حکم ٹال ہی نہیں سکتا۔ تم صرف راستہ کھول دو پھر دیکھو وہ کس طرح سر کے بل چل کر یہاں آتا ہے"---- سوسن نے کہا تو جولیا نے تنویر کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا تو تنویر اٹھا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوسن حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ تنویر نے جا کر دروازے کو لاک کیا اور پھر واپس مڑ آیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو"---- سوسن نے حیران ہو کر کہا لیکن اس دوران جولیا اٹھ کر اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور سوسن چیختی ہوئی نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور صوفے پر ڈال دیا۔

"اس کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو"---- جولیا نے کہا تو تنویر نے جلدی سے بیلٹ کھولی اور آگے بڑھ کر سوسن کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھ دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے باہر جا کر سب لوگوں کا خاتمہ کرنا ہو گا ورنہ اس طرح ہم کسی بھی لمحے پھنس سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ نجانے کب یہاں پہنچے"---- تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صرف باہر کے دربانوں کو چھوڑ دو اور باقی سب کو ختم کر دو۔ زیادہ لوگ نہیں ہوں گے"---- جولیا نے کہا تو تنویر سر ہلاتا

ہوا تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے مادام سوسن سٹنگ روم میں داخل ہوئی تھی جبکہ جولیا نے سوسن کے منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب سوسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد سوسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ واپس صوفے پر گر گئی۔ اسی لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور سوسن کے گال پر پڑنے والے زوردار تھپڑ اور سوسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم کون ہیں"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے اور یہ مجھے مار کیوں رہی ہو۔ تم۔ تم کون ہو"---- سوسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کراہتے ہوئے کہا۔

"میرا ساتھی باہر گیا ہے اور ابھی جب وہ واپس آئے گا تو یہاں موجود تمہارے سارے ملازم موت کے گھاٹ اتر چکے ہوں گے اور اس کے بعد تمہارا نمبر ہو گا۔ میرا ساتھی عورتوں پر تشدد کرنے کا ماہر ہے۔ وہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دے گا۔ تمہاری آنکھیں نکال دے گا۔ چہرے پر خنجروں کے وار کر کے اسے مسخ کر دے گا"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو سوسن کا رنگ یکلخت ہلدی کی

طرح زرد پڑ گیا۔

"کک۔ کک۔ کیوں۔ مم۔ مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ تم جو رقم کہو میں دینے کے لئے تیار ہوں"---- سوسن نے بے اختیار روتے ہوئے کہا۔

"ہمیں رقم نہیں چاہئے۔ سمجھیں۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ہارنگ اس لیبارٹری سے باہر آ جائے"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"باہر آ جائے۔ کیوں۔ کیا تم اسے مارنا چاہتی ہو۔ مم۔ مم۔ مگر کیوں"---- سوسن نے کہا۔

"سنو سوسن یہ سرکاری معاملات ہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ ہمارے ساتھ لیبارٹری میں کام کرتے ہیں وہاں لیبارٹری کے سامان میں کافی لمبی گڑبڑ کی گئی ہے جسے درست کرنا ضروری ہے کیونکہ لیبارٹری کی سالانہ چیکنگ دو روز بعد ہونی ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس کام میں اتھارٹی ہیں۔ اس لئے ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر ہارنگ دو روز کے لئے لیبارٹری سے چلا جائے تاکہ اس دوران ہم اس گڑبڑ کو سنبھال لیں۔ اس کے بعد بے شک ڈاکٹر ہارنگ واپس چلا جائے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہو گی۔ ہمیں معلوم ہے کہ صرف تمہاری ذات ہی ایسی ہے جو ڈاکٹر ہارنگ کو لیبارٹری سے باہر بلا سکتی ہے ورنہ وہ صدر کے کہنے پر بھی باہر نہیں آئے گا۔ اس لئے یہ پلان بنایا گیا ہے کہ تم اسے فوری طور پر یہاں بلاؤ اور دو روز تک اپنے پاس رکھو۔ اور بس۔ ہمارا کام ہو

جائے گا لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہیں تو یہاں گولی مار دی جائے گی اور ڈاکٹر ہارنگ کو آخری چارہ کار کے طور پر وہیں لیبارٹری میں ہی ہلاک کرنا پڑے گا۔ بولو۔ تم کیا چاہتی ہو۔ اپنی اور ڈاکٹر ہارنگ کی زندگی یا موت"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ پلیز مجھے مت مارو اور ہارنگ کو بھی مت مارو۔ پلیز۔ تم جیسا کہو گی ویسے ہی ہو گا۔ میں اپنی ضمانت دیتی ہوں"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"دیکھ لو۔ ڈاکٹر ہارنگ نے باہر آنے سے انکار کر دینا ہے اور تم نے اسے ہمارے متعلق یا کسی بھی معاملے کے متعلق کچھ نہیں بتانا۔ اگر تم نے اس سلسلے میں اشارہ بھی کر دیا تو دوسرے لمحے تمہاری لاش پھڑک رہی ہو گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں اسے یہاں آنے پر مجبور کر دوں گی۔ تم بے فکر رہو۔ لیکن میں اس سے رابطہ کیسے کروں گی"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اسے کوئی جواب دیتی اندرونی دروازہ کھلا اور تنویر کسی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ سوسن چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ تنویر نے کاندھے پر لادی ہوئی عورت کو ایک دھماکے سے سوسن کے سامنے فرش پر پھینک دیا۔ اسی لمحے سوسن کے منہ سے چیخ نکل گئی کیونکہ اس عورت کے عین پیشانی میں گولی ماری گئی تھی اور اس کی پیشانی پر اتنا بڑا بھیانک سوراخ نظر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بھیانک چہرہ جسے دیکھ کر ایک بار تو جولیا بھی دل ہی دل میں کانپ

گئی۔

"یہ۔ یہ۔ میری سیکرٹری تھی۔ یہ۔ یہ۔ تم نے اسے مار دیا"۔ سوسن کی حالت واقعی غیر ہو رہی تھی۔

"اسے میں اس لئے اٹھا لایا ہوں تاکہ تم اس کی حالت دیکھ کر یقین کر لو کہ اگر تم نے تعاون نہ کیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری رہائش گاہ میں موجود تمام ملازمین لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اس لئے اب تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہے"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھ لیا سوسن میرا ساتھی کس فطرت کا ہے۔ اب بولو کیا کہتی ہو تم"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں ابھی اسے بلاتی ہوں۔ وہ ضرور آئے گا۔ وہ سر کے بل چلتا ہوا آئے گا لیکن میں اس سے رابطہ کیسے کروں گی"۔۔۔۔ سوسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر نکالو"۔۔۔۔ جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"اس پر ڈاکٹر ہارنگ کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ ہے۔ میں اس کا بٹن دباؤں گی تو ڈاکٹر ہارنگ کال رسیو کرے گا۔ اگر وہ تم سے پوچھے کہ تم نے یہ فریکونسی کہاں سے حاصل کی ہے تو تم کہہ سکتی ہو کہ تم نے پریذیڈنٹ ہاؤس سے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کا طریقہ تو آتا ہو گا"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں مجھے آتا ہے۔ میں ٹرانسمیٹر پر اپنے مینیجر سے خفیہ بات کرتی ہوں تاکہ کوئی اور اسے نہ سن سکے"---- سوسن نے جواب دیا۔

"تنویر۔ سوسن کے ہاتھ کھول دو۔ اب یہ ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن اگر یہ کوئی غلط بات کرے یا کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کرے تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی کھوپڑی میں گولی اتار دینا"۔ جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر سوسن کی پشت پر اس کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی اپنی بیلٹ کھول لی۔

"یہ تمہارے پاس اپنی زندگی بچانے کا آخری چانس ہے"۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم فکر نہ کرو۔ تم جیسے کہو گی ایسا ہی ہو گا۔ میں مرنا نہیں چاہتی"---- سوسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر جولیا کے ہاتھ سے لے کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سوسن کالنگ ہارنگ۔ اوور"---- سوسن نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر ہارنگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- ڈاکٹر ہارنگ کی حیرت زدہ سی آواز سنائی دی۔

"ہارنگ میں سوسن بول رہی ہوں۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"تم نے کیسے یہ خفیہ فریکونسی حاصل کر لی۔ کس نے دی ہے

تمہیں یہ فریکونسی۔ اوور"---- ڈاکٹر ہارنگ کے لہجے میں مرجانے کی حد تک حیرت تھی۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ تم وہاں چھپ کر بیٹھ جاؤ گے اور سوسن تم سے بات بھی نہ کر سکے گی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سوسن جو چاہے کر سکتی ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میرے آدمی بھی موجود ہیں۔ کیا میں وہاں سے فریکونسی بھی حاصل نہیں کر سکتی۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سوری سوسن۔ دراصل میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس طرح کا دھماکہ کر سکتی ہو۔ اوور"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"سنو ہارنگ۔ میں تمہاری طلب انتہائی شدت سے محسوس کر رہی ہوں۔ اس لئے تم سب کام چھوڑ کر ابھی اور اسی وقت میرے پاس پہنچ جاؤ اور کم از کم دو روز کا پروگرام بنا کر آؤ۔ سن لیا تم نے۔ اوور"---- سوسن نے کہا۔

"اوہ سوری سوسن ڈیئر۔ میں جس سلسلے میں ملوث ہوں اسے میں ایک لمحے کے لئے بھی چھوڑ کر لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا۔ صرف ایک ماہ کا کام باقی ہے۔ پھر میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ انتہائی اہم ترین مسئلہ ہے۔ اوور"---- ڈاکٹر ہارنگ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم میں اب اتنی جرات پیدا ہو گئی ہے کہ تم مجھے انکار کر دو۔

بولو۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے انتہائی تلخ اور سخت لہجے میں کہا۔

"میں انکار نہیں کر رہا ڈیئر۔ تمہیں میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ تم میری اپنی حالت کا اندازہ اچھی طرح کر سکتی ہو۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجبوری ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"میں کوئی مجبوری نہیں جانتی۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت میرے پاس پہنچنا ہو گا ابھی اور اسی وقت۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ دے سکتی ہوں۔ بس۔ اس کے بعد کیا ہو گا تم اچھی طرح جانتے ہو۔ پھر میں دیکھوں گی کہ اسرائیل تمہارے نام پر قیامت تک تھوکتا رہے گا۔ بولو۔ جواب دو۔ آتے ہو یا نہیں۔ اوور"۔ سوسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوسن ڈیئر۔ پلیز معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں تمہیں کبھی انکار نہ کرتا۔ لیکن مجبوری ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں ٹرانسمیٹر آف کر رہی ہوں۔ اس کے بعد میں آدھا گھنٹہ انتظار کروں گی اس کے بعد میں پرائم منسٹر صاحب کو فون کر کے تمام بات بھی بتا دوں گی اور سرخ لفافہ بھی ان تک پہنچا دوں گی۔ پھر میں دیکھوں گی کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز ایسا مت کرنا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ لیکن میں دو روز تک نہ رک سکوں گا۔ صرف رات تک رکوں گا اور ایک گھنٹہ لگ جائے گا مجھے تمہارے پاس پہنچنے میں۔ اوور"۔۔۔۔ آخر کار

ڈاکٹر ہارنگ نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹہ سہی۔ اور رات تک سہی لیکن اس میں اب مزید کوئی لچک نہ ہو گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بس۔ اب تو ٹھیک ہے"۔۔۔۔ سوسن نے ٹرانسمیٹر واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جب تک ڈاکٹر ہارنگ یہاں پہنچ نہیں جاتا۔ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا"۔۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"وہ پہنچ جائے گا۔ لازماً آئے گا۔ میں نے اسے دھمکی ہی ایسی دی ہے"۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

"یہ کس قسم کی دھمکی تھی۔ کیا تم اسے بلیک میل کرتی رہتی ہو۔ حالانکہ ہمیں بتایا گیا تھا کہ تم اس کی بیوی رہی ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ لیکن میں نے اس سے طلاق لے لی تھی کیونکہ ڈاکٹر ہارنگ سائنس دان ہونے کے باوجود عورتوں کے بارے میں مجسم شیطان ہے۔ تم اسے جدید دور کا راسپوتین کہہ سکتی ہو۔ میں اس کی بیوی تھی لیکن وہ دوسری عورتوں سے تعلقات رکھنے کا عادی تھا اور میں بھی اسے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتی تھی۔ چنانچہ میں برداشت کرتی رہی لیکن جب معاملات برداشت سے باہر ہوئے تو میں نے اس سے طلاق لے لی لیکن اس سے پہلے میں نے اس کے خلاف استعمال کرنے کے

لئے ایسا بلیک میلنگ مواد اکٹھا کر لیا کہ اگر میں اس مواد کو حکومت کے اعلیٰ حکام اور عوام میں پیش کر دوں تو یا تو ڈاکٹر ہارنگ خود کشی کر لے گا یا پھر اسے گولی مار دی جائے گی۔ یہ میں نے اس لئے کیا تھا کہ طلاق کے بعد وہ مجھ سے قطعی علیحدگی اختیار نہ کرے۔ اس نے ایسا بھی کرنے کی کوشش کی لیکن جب میں نے اسے بلیک میلنگ مواد کے بارے میں بتایا تو وہ انتہائی خوفزدہ ہو کر میری بات ماننے پر مجبور ہو گیا۔ اب بھی وہ شاید نہ آتا لیکن اس بلیک میلنگ مواد نے اسے آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اسی لئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر صورت میں آئے گا اور تم نے دیکھا کہ وہ آ رہا ہے"---- سوسن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تم باہر جا کر ڈاکٹر ہارنگ کا استقبال کرو اور اسے یہاں لے آؤ تاکہ پھر ہم واپس چلے جائیں"---- جولیا نے تنویر کا نام لئے بغیر کہا۔

"پلیز۔ میری سیکرٹری بینی کی لاش باہر لے جائیں۔ اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو رہا۔ شاید زندگی میں پہلی بار میں نے ان حالات کو اس انداز میں دیکھا ہے۔ ورنہ ----" سوسن نے کہا۔

"اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ"---- جولیا نے حکم دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے جھک کر بینی کی لاش اٹھائی اور اس بار وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے لاک کیا تھا۔ پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جولیا ہاتھ میں ریوالور لئے سوسن کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا تمہارا تعلق واقعی پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے"---- چند لمحوں

کی خاموشی کے بعد سوسن نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"---- جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ تمہارا اور تمہارے ساتھی کا انداز پولیس والوں جیسا ہے اور تمہارے ساتھی نے جس انداز میں بیچاری بینی کی پیشانی میں گولی ماری ہے ایسا عام آدمی نہیں کر سکتا"---- سوسن نے کہا تو جولیا مسکرا دی۔

"ہمارا تعلق واقعی پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہی ہے لیکن ہم پریذیڈنٹ ہاؤس کی سپیشل سیکورٹی میں ملازم ہیں۔ ہمیں ایسے کاموں کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے"---- جولیا نے جواب دیا تو سوسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا میں شراب پی سکتی ہوں"---- تھوڑی دیر بعد سوسن نے کہا۔

"نہیں۔ خاموش بیٹھی رہو۔ جب ڈاکٹر ہارنگ آ جائے گا تو پھر جو مرضی آئے کرتی رہنا"---- جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیا تو سوسن کے ہونٹ بھینچ گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ لیکن وہ اکیلا تھا۔

"کیا ہوا"---- جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر ہارنگ آ گیا ہے۔ آؤ چلیں"---- تنویر نے جواب دیا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں ہے ڈاکٹر ہارنگ۔ وہ اندر کیوں نہیں آیا"---- سوسن نے

بھی اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور سوسن چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ تنویر کے ریوالور سے نکلنے والی گولی نے اس کی کھوپڑی بھی توڑ دی تھی۔

"باہر دربان موجود ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"میں نے انہیں اندر بلا کر ختم کر دیا ہے اور ڈاکٹر ہارنگ کو بے ہوش کر کے کار میں ڈال دیا ہے۔ آؤ اب چلیں"---- تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

کرنل ڈیوڈ کی کار ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی کرنل ڈیوڈ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے کیپٹن رینڈل ایک طرف سے تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔

"کیا رپورٹ ہے کیپٹن"---- کرنل ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ سب اندر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ وہ گاڑی بھی گیراج میں موجود ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آؤ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جس کے قریب جا کر اس کے ڈرائیور نے کار روکی تھی۔ یہ وہی پارک ہاؤس تھا جس میں پالمر ہسپتال سے غائب ہونے والی گاڑی اندر جاتے ہوئے دیکھی گئی تھی اور جس میں عمران اور اس کے زخمی ساتھی

ہسپتال سے فرار ہو کر پہنچے تھے اور کرنل ڈیوڈ نے وہیں ہسپتال سے ہی کیپٹن رینڈل کو اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر جب کیپٹن رینڈل نے اسے رپورٹ دی کہ اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے تب کرنل ڈیوڈ یہاں پہنچا تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند تھا۔ کیپٹن رینڈل کے حکم پر اس کا ایک آدمی تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور اندر کود گیا اور پھر اس نے پھاٹک کھول دیا تو کرنل ڈیوڈ بڑے فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہو گئے۔

"کہیں گیس کا اثر تو نہ ہو گا اندر ابھی تک"---- کرنل ڈیوڈ نے چلتے چلتے اچانک ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ اثر ختم ہو چکا ہے۔ میرا ایک آدمی اندر چکر لگا آیا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اچھل پڑا۔

"چکر لگا آیا ہے۔ وہ کیسے۔ پھاٹک تو اب کھلا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے اسے عقبی طرف سے بھیجا تھا کہ پوری طرح تسلی ہو سکے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کتنے افراد ہیں اندر"---- کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"اس آدمی کے بقول آٹھ افراد ہیں لیکن وہ سب فلسطینی

ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"فلسطینی ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی فلسطینی کیسے بن گئے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب انہوں نے فلسطینی میک اپ کر لیا ہو گا"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے مطمئن ہو کر اس طرح اثبات میں سرہلا دیا جیسے اسے سب بات سمجھ میں آ گئی ہو۔

"ان کے ساتھ عورت بھی ہے یا نہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک عورت ہے جو ایک علیحدہ کمرے میں بے ہوش پڑی ہوئی دیکھی گئی ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں چار افراد صوفے پر ٹیڑھے میڑھے ہوئے پڑے تھے لیکن وہ سب نوجوان اور فلسطینی ہی تھے۔

"باقی لوگوں کو اٹھوا کر یہاں لے آؤ اور میک اپ واشر بھی لے آنا"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے پیچھے موجود افراد کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد مزید چار مرد اور ایک عورت کو بھی وہاں لایا گیا۔

"لیکن ان میں تو کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی قد و قامت کا نہیں ہے۔ اور یہ عورت عمران کی ساتھی نہیں ہے۔ یہ عورت تو ادھیڑ عمر اور موٹی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے اس بار فیصلے

لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ لوگ میک اپ میں ماہر ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے خصوصی قسم کا میک اپ کر رکھا ہو"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے انہیں رسیوں سے بندھواؤ۔ پھر ان کے میک اپ صاف کرو۔ سپیشل میک اپ واشر منگواؤ۔ جلدی کرو سمجھے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار صوفوں اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر تھا۔ اس کے پیچھے چار افراد ہاتھوں میں رسیوں کے گچھے اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

"انہیں اچھی طرح باندھ دو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو اس کی ہدایات پر عمل شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد ان سب کو رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

"اب اس کا میک اپ چیک کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے آگے بڑھ کر اس خصوصی ساخت کے میک اپ واشر کی مدد سے اس آدمی کا چہرہ چیک کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد جب اس نے اس کے چہرے سے کنٹوپ ہٹایا تو کرنل ڈیوڈ کے بھینچے ہوئے

ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے کیونکہ اس آدمی کی شکل تبدیلی نہ آئی تھی۔

"یہ تو میک اپ میں نہیں ہے"---- کیپٹن رینڈل ...ی طرح چیختے ... ے پر وہاں

"دوسرے کو چیک کرو۔ سب کو چیک کرو"---- ...

جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی ہدایت کے مطابق کیپٹن رینڈل تیزی سے حرکت میں آ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب کے میک اپ چیک کر لئے گئے لیکن ان میں سے کسی کے چہرے پر تبدیلی کے معمولی سے آثار بھی نظر نہ آ رہے تھے۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ ان کے قدو قامت ہی وہ نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی یا تو ابھی تک ہسپتال میں موجود ہیں یا پھر انہیں وہاں سے نکال کر انہوں نے کسی اور جگہ بھیج دیا ہے اور ہم اس گاڑی کے پیچھے دوڑتے ہوئے یہاں آ گئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ بتائیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ لے آؤ انہیں ہوش میں"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بڑی سی بوتل کا ڈھکن کھولا اور ایک بے ہوش آدمی کی ناک پر چند لمحوں تک لگا کر اسے ہٹایا اور پھر دوسرے آدمی کی ناک سے لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے باری باری سب کے ساتھ ایسا کرنے کے بعد بوتل کا ڈھکن بند کیا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے

بجے میں [illegible] ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے وہ سب [illegible] سے [illegible] گئے۔ انہوں نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور انہوں نے [illegible]ں کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر [illegible]۔۔۔۔ [illegible]

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اٹھ کر اس لمبے قد اور چھریرے بدن کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام شہاب ہے مگر یہ ہمیں باندھا کیوں گیا ہے اور آپ تو شاید جی پی فائیو کے چیف ہیں"۔۔۔۔ شہاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باہر پورچ میں پالمر ہسپتال کی جو گاڑی موجود ہے اس میں تم لوگ سوار ہو کر یہاں آئے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ہم ہسپتال کو سامان سپلائی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ گاڑی ہمارے استعمال میں رہتی ہے"۔۔۔۔ شہاب نے جواب دیا۔

"اس گروپ کے انچارج تم ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ مگر۔۔۔۔" شہاب نے کہا لیکن پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے چونک کر کہا۔

"اس شہاب کے علاوہ باقی سب کو گولیوں سے اڑا دو"۔ کرنل ڈیوڈ

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو سب بری طرح چیخنے چلانے لگے۔ لیکن دوسرے لمحے کیپٹن رینڈل کے اشارے پر وہاں موجود دو مسلح آدمیوں نے اپنی مشین گنوں کے رخ ان کی طرف کئے اور فائر کھول دیا اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی سوائے شہاب کے باقی سب افراد کے جسموں میں لاتعداد سوراخ ہو گئے اور تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ فرش پر خون ہی خون پھیل گیا۔

"تم نے دیکھ لیا شہاب کہ ہم ملک دشمنوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر شہاب کے بال مٹھی میں پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو کاروباری لوگ ہیں۔ ہم ملک دشمن کیسے ہو گئے۔ یہ تو آپ نے ظلم کیا ہے۔ یہ تو بربریت ہے"۔۔۔۔ شہاب نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم ملک دشمن ہو۔ تمہارا تعلق ریڈ ہاک سے ہے۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھپایا ہے۔ بولو۔ ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ میں تمہاری آنکھیں نکال دوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز جنونیوں جیسا تھا۔

"میں کسی عمران اور کسی ریڈ ہاک کو نہیں جانتا۔ مجھے مار ڈالو۔ میرے ٹکڑے اڑا دو۔ لیکن جو سچ ہے میں وہی کہوں گا"۔ شہاب نے

بھی جواب میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رینڈل" ---- کرنل ڈیوڈ نے شہاب کے بال چھوڑتے ہوئے مڑ کر کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڑا منگواؤ اور اس کی کھال اتار دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے زبان نہیں کھولتا" ---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر میرا خیال ہے کہ اسے ہیڈکوارٹر لے جایا جائے اور وہاں اس سے پوچھ گچھ کی جائے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کوڑا تو سر ہیڈکوارٹر ہی ہو گا۔ وہیں سے لانا پڑے گا"۔ کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پھر خنجر نکالو اور اس کے جسم پر کوئی جگہ نہ چھوڑو جہاں زخم نہ ہو اور پھر ان زخموں پر مرچیں بھر دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ زبان کیسے نہیں کھولتا" ---- کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر یہاں سے قریب ہی تھری ایکس پوائنٹ ہے۔ وہاں لاشعور چیک کرنے والی مشین ہے" ---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ اسے اور لے چلو وہاں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر شہاب کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب بیرونی دروازے کی

طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ اپنی کار میں بیٹھا تھری ایکس پوائنٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ شہاب کو کیپٹن رینڈل اپنی کار میں ڈالے اس کی کار کے پیچھے آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھری ایکس پوائنٹ کے نیچے بنے ہوئے ایک خصوصی تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہاں کا انچارج ہیری تھا۔ اس نے شہاب کے سر پر ایک کنٹوپ چڑھایا اور پھر گردن کے قریب بٹن بند کر کے اس نے اس کنٹوپ سے منسلک تاریں دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کے ساتھ ایڈجسٹ کیں اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک مشین کو آپریٹ کرنے کے بعد اس نے مشین کے ساتھ منسلک ایک لچھے دار تار جس کے ساتھ ایک مائیک لگا ہوا تھا ہک سے اتار کر کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"پوچھیے سر" ---- اس آپریٹر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے مائیک اس کے ہاتھ سے لے لیا جبکہ آپریٹر دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ---- کرنل ڈیوڈ نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام شہاب ہے" ---- مشین سے ایسی آواز سنائی دی جیسے گراریاں چلنے سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"تمہارا تعلق کس فلسطینی تنظیم سے ہے" ---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"میرا تعلق ریڈ ایگل کے گروپ ریڈ باک سے ہے"---- مشین سے آواز سنائی دی۔

"اس گروپ کا انچارج کون ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صالح"---- جواب دیا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ انہیں صالح اپنے ساتھ لے گیا ہے"۔ جواب دیا گیا۔

"پہلے وہ کہاں تھے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ڈاکٹر وہاب کے ہسپتال میں"---- شباب نے جواب دیا۔

"یہ ہسپتال کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"پالمر ہسپتال کے عقب میں ایک مکان کے نیچے تہہ خانوں میں"۔ شباب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا راستہ کدھر سے ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"پالمر ہسپتال کے پیچھے عقبی گلی میں"---- شباب نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"وہاں تو کوئی دروازہ نہیں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"خفیہ دروازہ ہے دیوار کے اندر"---- شباب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر گراہم کا کیا تعلق ہے اس ہسپتال سے"---- کرنل ڈیوڈ

نے پوچھا۔

"ڈاکٹر گراہم کا تعلق بھی ریڈ باک سے ہے"---- شباب نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں تو کوئی فلسطینی تھا۔ یہ کیسے ہوا اور کیوں ہوا"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"عمران اور اس کے ساتھی زخمی تھے۔ خاص طور پر عمران شدید زخمی تھا۔ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر گراہم کو بلایا گیا اور ڈاکٹر گراہم عمران کا علاج کر رہا تھا کہ اطلاع ملی کہ پالمر ہسپتال میں جی پی فائیو پہنچ گئی ہے اور ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر پالمر بھی پہنچ گیا ہے تو فوری طور پر ایک آدمی کو ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں وہاں بھیج دیا گیا۔ وہ آدمی پہلے بھی ضروری مواقع پر ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں وہاں جاتا رہتا ہے۔ وہ اس معاملے میں باقاعدہ تربیت یافتہ ہے اس لئے کسی کو شک نہیں پڑتا"---- شباب نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کیسے زخمی ہوئے تھے اور کیا کیا ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو کی گاڑی میں ریلوے اسٹیشن کے قریب ہمارے ایک خفیہ پوائنٹ کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔ وہاں موجود ہمارے آدمی نے صالح کو اطلاع دی کہ یہاں جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ موجود ہے کیونکہ اس نے اس جھنڈ سے ہونے والی ایک ٹرانسمیٹر کال بھی کیچ کی تھی جس میں کرنل

ڈیوڈ کسی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر رہا تھا۔ صالح ہمارے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ پھر ہم نے اس جھنڈ کو چاروں طرف سے گھیر کر فائر کھول دیا لیکن اچانک پتہ چلا کہ یہ جی پی فائیو کے آدمی نہیں ہیں بلکہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جس پر فائرنگ روک دی گئی مگر عمران اور اس کا ایک ساتھی صفدر شدید زخمی ہو چکے تھے اور وہاں ایک عورت جس کا نام کیتھی بتایا گیا تھا ہلاک ہو چکی تھی جبکہ دوسری عورت ڈومیری بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اسے بھی ساتھ اٹھا کر اس اڈے پر لے آیا گیا۔ اس کے بعد وہاں سے ان سب کو ہسپتال شفٹ کر دیا گیا۔ اس ڈومیری کو عمران کی ساتھی عورت اس کے ہیڈ کوارٹر لے گئی اور وہاں سے کوئی نقشہ لے آئی لیکن ڈومیری وہاں ہلاک ہو گئی"---- شہاب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب صالح عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں لے گیا ہے اور تم اس گاڑی میں پارک ہاؤس کیوں آئے تھے۔ تفصیل بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جب جی پی فائیو پالمر ہسپتال پہنچی تو پھر معلوم ہوا کہ وہ عقبی گلی میں موجود گاڑی تک پہنچ گئے ہیں۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ اس گاڑی کو پہچان لیا گیا ہے کہ یہ گاڑی عمران کی ساتھی عورت اور ڈومیری کے سلسلے میں استعمال ہوئی تھی۔ اس سے صالح کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ جی پی فائیو ہسپتال کا سراغ لگا لے گی چنانچہ صالح نے عمران سے مشورہ کیا تو عمران نے اسے بتایا کہ وہ اپنے چند ساتھیوں کو اس گاڑی میں بھر کر

اپنے کسی دوسرے عام سے اڈے پر بھیج دے تاکہ جی پی فائیو اس گاڑی کو تلاش کرتی رہے اور گاڑی کے غائب ہو جانے سے وہ یہی سمجھیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس گاڑی میں چلے گئے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو صالح اپنے کسی اور اڈے پر خفیہ طور پر لے جائے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ ہم گاڑی لے کر پارک ہاؤس میں پہنچ گئے اور صالح عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کسی اور اڈے پر چلا گیا ہے"---- شہاب نے کہا۔

"کہاں گیا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ ہم پہلے چلے آئے تھے"---- شہاب نے جواب دیا۔

"تمہارا صالح سے تو رابطہ ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ خود ہی رابطہ کرتا ہے۔ ہمارے گروپ میں صالح ہی رابطہ کرتا ہے اور وہی احکامات دیتا ہے۔ گروپ میں کسی کا کوئی رابطہ براہ راست صالح سے نہیں ہوتا"---- شہاب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے درمیان کوئی پروگرام بنا ہو تو بتاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جب جی پی فائیو کی آمد کی اطلاع دی گئی تو اس وقت عمران اور اس کی ساتھی عورت اور دوسرے ساتھی جس کا نام تنویر تھا' کو کہہ رہا تھا کہ وہ جا کر ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ماریا سے ملیں اور اس سے معلوم

کریں کہ کس طرح ڈاکٹر ہارنگ کو کمپلیکس سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ ماریا لازماً ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوریوں سے واقف ہو گی اس لئے وہ ضرور کوئی نہ کوئی کلیو دے دے گی۔ اگر ڈاکٹر ہارنگ ایک بار باہر آ گیا تو پھر اس کمپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"---- شہاب نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے مائیک آف کیا اور اسے آپریٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کا خاتمہ کر دو۔ کیپٹن رینڈل۔ ہمیں فوراً اس ماریا کی رہائش گاہ پر جانا ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے کہا اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ کی کار اور اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کی کار تیزی سے اس رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں ماریا کی رہائش تھی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں پلازہ کی پارکنگ میں جا کر رک گئیں تو وہ سب نیچے اترے اور تیزی سے پلازہ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔

"سر۔ ماریا کی رہائش گاہ کا علم تو میجر براؤن کو تھا۔ انہوں نے ہی یہاں سے عمران اور اس کی ساتھی عورت کا تعاقب کیا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اسے اس کا علم تھا ورنہ تو بڑی پریشانی ہوتی"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کرنل ڈیوڈ ایسی باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔

کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کا چیف ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا"---- کیپٹن رینڈل نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"آئندہ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ سمجھے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گئے جس کے باہر ماریا کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے جھلائے ہوئے انداز میں دروازے پر لات ماری تو بھاری دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو کھلا ہوا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن رینڈل اور اس کے دو مسلح ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ پھر وہ سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر ایک عورت بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور اس کے دل میں گولی کا سوراخ تھا۔ وہ ہلاک ہو چکی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو ہلاک ہو گئی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب اس لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے مرے ہوئے کم از کم دو گھنٹے گزر چکے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ ان دو گھنٹوں کو چاٹوں۔ دو گھنٹے گزرے ہوں یا دس گھنٹے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے نانسنس۔ لیکن اب کیا کریں۔

اب کہاں جائیں۔ وہ عمران نجانے اب تک کیا کر چکا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے قدرے بے بس سے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ٹرانسمیٹر۔ ٹرانسمیٹر کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کون سا ٹرانسمیٹر جناب"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون سا کا کیا مطلب۔ ٹرانسمیٹر تو ٹرانسمیٹر ہی ہوتا ہے۔ کون سا کیا ہوتا ہے۔ ٹرانسمیٹر نکالو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ تو جناب ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ یہاں ہمارے پاس تو نہیں ہے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نانسنس۔ ایمرجنسی کے لئے ایک ٹرانسمیٹر ہر وقت ساتھ رکھا کرو۔ لیکن تم لوگ ہو ہی احمق۔ چلو جلدی کرو۔ چلو"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور تقریباً دوڑتا ہوا فلیٹ سے باہر نکلا اور پھر اسی طرح دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ایک بار پھر جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر کرنل ڈیوڈ تیزی سے اپنے دفتر میں پہنچا اور اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ لیکن اسی لمحے اسے خیال آ گیا کہ ٹرانسمیٹر کی فریکونسی کا

تو اسے علم ہی نہیں ہے۔ مارٹن والا ٹرانسمیٹر تو عمران لے گیا تھا۔ اسے تو صدر صاحب نے ڈاکٹر ہارنگ کا خصوصی فون نمبر ہی دیا ہوا ہے۔ جس سے پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کرنا پڑتا ہے اور اس طرح براہ راست ڈاکٹر ہارنگ سے بات ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر ایک طرف رکھا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کر کے اس نے ڈاکٹر ہاررنگ کا مخصوص نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف سے ایک لمحے کے لئے گھنٹی بجی پھر اچانک ایک آواز سنائی دی۔

"یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس نمبر پر کال نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ آواز کہہ رہی تھی اور یہ آواز سن کر ہی کرنل ڈیوڈ کو معلوم ہو گیا کہ یہ آواز ٹیپ شدہ ہے۔ اس نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر کے اس نے کریڈل پر دو تین بار ہاتھ مارے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سنٹرل ٹیلی فون ایکسچینج کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس فون ہی معطل کر دیا ہے۔ احمق لوگ ہیں یہ"۔ کرنل

ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''---- کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''انچارج ڈائریکٹر مارٹن صاحب سے بات کریں جناب''۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو''---- کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''انچارج ڈائریکٹر سنٹرل ٹیلی فون ایکسچینج مارٹن بول رہا ہوں''۔ ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

''چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں''۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے بھی زیادہ بھاری آواز بناتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''---- اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ کا پھولا ہوا سینہ ایک انچ اور پھول گیا اور چہرے پر فاخرانہ تاثرات ابھر آئے۔

''مسٹر مارٹن۔ حکومت کی ایک خصوصی لیبارٹری میں ایک نمبر نصب ہے۔ میں نے اس نمبر پر ابھی کال کی تو آپ کے ایکسچینج سے اس پر ٹیپ لگایا ہوا ہے کہ اس نمبر کو ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ کیا تماشا ہے۔ کس نے معطل کیا ہے اسے اور کس کے حکم پر کیا گیا ہے۔ یہ تو انتہائی اہم اور ایمرجنسی نمبر ہے''---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''کون سا نمبر جناب''---- مارٹن نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں

حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور کرنل ڈیوڈ نے صدر صاحب کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ اس سے پہلے پانچ بار زیرو ڈائل کرنا پڑتا ہے۔

''یہ نمبر تو جناب ایکسٹرا سپیشل نمبر ہے۔ یہ تو سیلڈ ہوتا ہے۔ اسے تو چھیڑا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ٹیپ اس فون پر لگائی گئی ہو گی جہاں یہ فون موجود ہے جناب''---- مارٹن نے کہا۔

''آر یو شیور''---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس سر''---- دوسری طرف سے مارٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر اسے چھوڑ کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ایک بار پھر ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا لیکن اس بار بھی جواباً وہی ٹیپ سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر فون آنے پر پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ''---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی''---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر''---- چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں"---- ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"جناب میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مودبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے کرنل ڈیوڈ۔ کیا ایمرجنسی ہے"۔ صدر صاحب نے باوقار لہجے میں کہا۔

"جناب میں لیبارٹری میں ڈاکٹر ہارنگ سے انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں لیکن جو نمبر آپ نے دیا تھا جناب اس پر ٹیپ لگی ہوئی ہے کہ یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نمبر معطل کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ یہ کام ڈاکٹر ہارنگ نے کیا ہو گا۔ وہ یقیناً انتہائی مصروف ہوں گے لیکن آپ نے کیا کہنا ہے انہیں۔ اور آپ نے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا ہوا ان کا"---- صدر صاحب نے کہا۔

"انہی کے سلسلے میں اہم بات کرنی تھی جناب۔ وہ لوگ ڈاکٹر ہارنگ کو اس سیلڈ لیبارٹری سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے یہ پلاننگ کی ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ کی سابقہ سیکرٹری ماریا سے انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کی کوئی ایسی کمزوری معلوم کی ہے جسے استعمال کرتے ہوئے وہ ڈاکٹر ہارنگ کو ہر قیمت پر لیبارٹری سے باہر نکال لیں گے اور اس کے بعد انہوں نے ماریا کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے جناب

میں فوری طور پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے انہیں الرٹ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کسی بھی چال میں نہ آئیں اور کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہ آئیں۔ ورنہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو ماریا ہلاک ہو چکی ہے۔ ویری سیڈ"---- صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ نہ صرف ماریا بلکہ ان کے ہاتھوں کارمن ایجنٹ ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی بھی ہلاک ہو چکی ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ڈومیری ہلاک ہو چکی ہے"۔ صدر صاحب نے انتہائی چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ کیسے ہوا۔ ڈومیری تو انتہائی ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھی اور میرا خیال تھا کہ وہ عمران کے مقابلے میں کامیاب رہے گی تفصیل سے بتاؤ"---- صدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ کے حکم پر ڈومیری ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر رہی۔ اس نے وہاں سے کمپلیکس کا نقشہ حاصل کر لیا۔ اس نقشے کے مطابق کمپلیکس کا راستہ اسونڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک سیڈ فارم میں نکلتا تھا۔ چنانچہ ڈومیری وہاں پہنچ گئی اور عمران نے ڈاکٹر ہارنگ کے ملازم مارٹن سے اسونڈ ریلوے اسٹیشن اور اس سیڈ فارم کا

پتہ لگا لیا۔ مجھے بھی ڈاکٹر ہارنگ نے فون پر بات چیت کرتے ہوئے بتا دیا۔ چنانچہ میں سیدھا وہاں پہنچا تو ڈومیری اور اس کے ساتھی وہاں قابض تھے اور میری اس سے بات ہوئی۔ ڈومیری بضد تھی کہ وہ اس سیڈ فارم پر ہی رہے گی اور عمران یہاں آئے گا تو وہ اسے ہلاک کر دے گی لیکن مجھے معلوم تھا کہ عمران پہلے معلوم کرے گا کہ سیڈ فارم کی کیا پوزیشن ہے پھر وہ حملہ کرے گا۔ چنانچہ میں نے وہاں سے ہٹ کر مورچہ بندی کر لی۔ عمران وہاں سے کچھ دور درختوں کے جھنڈ میں چھپا ہوا تھا۔ ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی رات کے اندھیرے میں سیڈ فارم سے نکل کر وہاں اس جھنڈ میں پہنچ گئیں اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں پکڑ لیا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں نے اس جھنڈ پر حملہ کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی شدید زخمی ہو گئے لیکن وہاں سے قریب ہی ایک فلسطینی گروپ بھی عمران کی مدد کے لئے موجود تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے۔ ڈومیری کو بھی وہاں سے نکال لیا گیا۔ میں اس فلسطینی گروپ کو تلاش کرتا رہا۔ پھر مجھے اطلاع دی گئی کہ عمران کے ساتھی ڈومیری کو ساتھ لے کر اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے وہاں ڈومیری اور اس کے گروپ کے افراد کو ہلاک کر دیا اور وہاں سے وہ نقشہ لے اڑے ہیں جو ڈومیری نے ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے حاصل کیا تھا۔ میں نے وہ گاڑی ٹریس کر لی جس میں وہ لوگ گئے تھے۔ اس گاڑی کا تعلق پالمر ہسپتال سے تھا۔ میں نے اپنی فورس کے ساتھ

پالمر ہسپتال پر حملہ کر دیا تو وہاں کے خفیہ تہہ خانوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج ہو رہا تھا۔ وہاں کا ڈاکٹر گراہم غدار تھا۔ اس نے ہمارے چھاپے کی اطلاع دے دی اور وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے لیکن میں نے اس فلسطینی گروپ کے لیڈر کو پکڑ لیا اور پھر اسے اپنے خاص ہیڈ کوارٹر لے گیا اور میں نے مشین کے ذریعے اس کا ذہن چیک کر کے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ عمران نے پلان بنایا تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوری معلوم کر کے اس کو ہر صورت میں کمپلیکس سے باہر نکالا جائے اور اس کے لئے انہوں نے ماریا کو ٹارگٹ بنایا ہے۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو وہ ہم سے پہلے ماریا سے معلومات حاصل کر کے وہاں سے جا چکے تھے اور ماریا ہلاک ہو چکی تھی۔ میں نے سوچا کہ میں پہلے ڈاکٹر ہارنگ کو مطلع کر دوں پھر ان کی تلاش میں جاؤں لیکن فون نمبر اٹنڈ ہی نہیں ہو رہا۔ اس لئے مجبوراً آپ کو فون کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ ہی صرف اس عمران کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ڈاکٹر ہارنگ کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ آپ اس پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر لیں۔ ویسے ڈاکٹر ہارنگ کی ایسی کوئی کمزوری نہیں ہو سکتی جسے عمران اور اس کے ساتھی اس حد تک استعمال کر سکیں کہ ڈاکٹر ہارنگ جیسا آدمی کمپلیکس کو چھوڑ کر باہر نکل آئے"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فریکونسی بتا دی۔

"شکریہ سر"---- کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ صدر صاحب نے بہرحال اس کی کارکردگی کی تعریف کی تھی۔

"آپ مجھے رپورٹ دیتے رہا کریں تاکہ مجھے ساتھ ساتھ حالات کا علم ہوتا رہے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ چونکہ میں مسلسل اس عمران کے پیچھے بھاگ دوڑ کر رہا ہوں اس لئے رپورٹ نہیں دے سکا۔ اب آپ کو باقاعدہ رپورٹ ملتی رہے گی جناب"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"---- صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار بہنے لگا۔

عمران آرام کرسی پر نیم دراز تھا کیونکہ ابھی اس کے زخم بھرے نہ تھے۔ صالح وہ دوا حاصل کرنے گیا تھا جو فوری طور پر زخموں کو مندمل کر سکتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اچانک صالح کو اطلاع مل گئی کہ کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کے ساتھ اس ہسپتال کے قریب پہنچ گیا ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج ہو رہا تھا تو عمران کی ہدایت پر صالح نے اپنے ساتھیوں کو ہسپتال کی گاڑی میں اپنے ایک عام سے اڈے پر بھجوا دیا تاکہ کرنل ڈیوڈ کو ڈاج دیا جا سکے اور پھر خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک اور اڈے پر لے آیا تھا اور یہاں پہنچتے ہی عمران نے جولیا اور تنویر کو ڈاکٹر ہارنگ کی سیکرٹری ماریا سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے بھیج دیا تھا کیونکہ اب اس نے یہی پلان بنایا تھا کہ کسی طرح ڈاکٹر ہارنگ کو اس کمپلیکس سے باہر نکالا جائے۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس بار اسرائیل حکام نے اس کمپلیکس کو اس انداز میں

سیلڈ کر دیا ہے کہ اس کے اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جتنا وقت بھی گزر رہا ہے وہ وقت پاکیشیا کے خلاف اور اسرائیل کے حق میں ہی جا رہا ہے جبکہ اس نے کیپٹن شکیل کو کمپلیکس کا نقشہ دے کر اس کمپلیکس میں تازہ ہوا کے لئے کئے جانے والے انتظامات کی تلاش کے لئے بھیج دیا تھا تاکہ اگر دونوں میں کوئی بھی کام ہو جائے تو وہ اس مشن کو مکمل کرے۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ بھوت کی طرح اس کے پیچھے لگا ہوا ہے اور وہ اسی طرح لگا رہے گا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اب جلد از جلد اس مشن کو مکمل کر ڈالے۔ اب سب کچھ تو سامنے آ گیا تھا لیکن اب مسئلہ کسی بھی طرح کمپلیکس کے اندر داخل ہو کر اسے تباہ کرنے کا تھا اور اب تک کی جو صورت حال سامنے تھی اس کے مطابق یہ کام بظاہر ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ اگر وہ ٹھیک ہوتا تو خود ماریا سے جا کر معلومات حاصل کرتا۔ لیکن اس کی حالت ایسی تھی کہ وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اس نے جولیا اور تنویر کو بھیجا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ یہ کام بہرحال سرانجام دے لے گی اور تنویر چونکہ فطری طور پر تیزی سے کام کرنے کا عادی ہے اس لئے تنویر کی وجہ سے یہ کام زیادہ جلدی مکمل ہو سکے گا ویسے اپنے طور پر اس نے یہ پلاننگ بنائی تھی کہ اگر ڈاکٹر ہارنگ کسی بھی طرح کمپلیکس سے باہر آ جائے تو پھر اس کے ذریعے کس طرح اس کمپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس

کے لئے اس نے صالح کی مدد سے ایک خصوصی ساخت کا ایئر وائرلیس چارجر بم حاصل کر لیا تھا جس کی مدد سے وہ آسانی سے اپنا مشن مکمل کر سکتا تھا۔ لیکن اب مسئلہ صرف ڈاکٹر ہارنگ کے باہر آنے کا تھا۔ اس وقت عمران صفدر کے ساتھ کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی تک نہ ہی جولیا اور تنویر کی طرف سے کوئی اطلاع آئی تھی اور نہ ہی کیپٹن شکیل واپس آیا تھا اس لئے عمران کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

”عمران صاحب۔ کیا ڈاکٹر ہارنگ کی کوئی ایسی کمزوری ہو گی کہ جس کی مدد سے وہ ان حالات میں کمپلیکس سے باہر آنے پر مجبور ہو جائے“۔۔۔ صفدر نے جو ساتھ ہی اسی طرح کی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم شاید ابھی تک اسی پوائنٹ پر غور کرتے رہے ہو“۔ عمران نے آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں نے واقعی اس پر غور کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اول تو ڈاکٹر ہارنگ میں ایسی کوئی کمزوری ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ایک نامور سائنس دان ہے اور اگر ہوئی بھی سہی تو وہ ان حالات میں کسی صورت بھی کمپلیکس سے باہر نہیں آ سکتا“۔۔۔ صفدر نے کہا۔

”صفدر ہمارے پیشے میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے اندازے کی بنا پر ہی کیا جاتا ہے۔ میں نے کب کہا ہے کہ ایسی کمزوری لازماً ڈاکٹر ہارنگ

میں ہو گی لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ بہرحال انسان ہے ویسے تم نے شاید خیال نہ کیا ہو لیکن میں نے اس کی رہائش گاہ میں اس کے دفتر کے اندر دیوار پر لگی ہوئی چار ایسی تصویریں دیکھی ہیں جن سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ سائنس دان ہونے کے باوجود نفسیاتی طور پر لیڈی کلر بھی ہے۔ لیڈی کلر کا مطلب سمجھتے ہو ناں"---- عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی تو وہاں آپ کے ساتھ تھا لیکن میں نے تو وہاں ایسی کوئی تصویر نہیں دیکھی جس سے آپ نے یہ اندازہ لگایا ہو"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ واضح تصویریں نہیں ہیں۔ تجریدی آرٹ پر مبنی تصویریں تھیں اور ایسی تصویروں کے انتخاب سے ہی اس کی نفسیاتی اور ذہنی کیفیات کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی اس نقطہ نظر سے ان تصویروں کا جائزہ لے۔ ان تصویروں میں عورتوں کو ایک خاص انداز میں پینٹ کیا گیا تھا۔ ایک ایسے انداز میں کہ بظاہر یہ تصویریں ٹیڑھی میڑھی سی لکیروں پر مبنی نظر آتی تھیں۔ ان سے ڈاکٹر ہارنگ کی عورتوں کے معاملے میں نفسیاتی اور فطری کج روئی بہرحال سامنے آجاتی ہے اور ان تصویروں کو دیکھ کر ہی میں نے یہ پلاننگ کی ہے۔ ماریا اس کی طویل عرصے تک سیکرٹری رہی ہے اور سیکرٹری کو بہرحال اپنے باس کے تمام رازوں کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ماریا کوئی نہ کوئی ایسی بات بتا دے گی جسے استعمال کر کے ڈاکٹر ہارنگ کو اس

کمپلیکس سے باہر نکالا جا سکتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی یہ ایک اندازہ ہے ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو۔ جیسا میں نے سوچا ہے لیکن اس پر کام تو کیا جا سکتا ہے"---- عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے جو جدید ساخت کا وہ وائرلیس چارجر بم منگوایا ہے وہ تو لامحالہ ڈاکٹر ہارنگ کے کمپلیکس میں داخل ہوتے ہی چیک ہو جائے گا اور اسے بے کار کر دیا جائے گا پھر----" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد صفدر نے کہا۔

"یہ تو بعد کی بات ہے۔ تمہیں پہلے یہ بات پوچھنی چاہئے کہ ڈاکٹر ہارنگ وہ بم لے کر کمپلیکس میں کیوں داخل ہو گا۔ اسے باہر کیوں نہ چھوڑ جائے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ واقعی یہ تو انتہائی اہم بات ہے"---- صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تم نے اس بم کو دیکھا ہے"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ نے صالح کے ذریعے اسے منگوایا ہے"---- صفدر نے جواب دیا۔

"یہ کوئی عام بم نہیں ہے صفدر۔ میرا مطلب ہے بارود سے بنا ہوا بم نہیں ہے بلکہ اس میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور ترین فورس ریز استعمال کی گئی ہیں جو ڈی چارج ہوتے ہی تیزی سے ہر طرف پھیل

جاتی ہیں اور پھر ایک مخصوص فاصلے پر پھیلنے کے بعد خود بخود بلاسٹ ہو
جاتی ہیں اور یہ اس قدر طاقتور ہوتی ہیں کہ تم اسے ایٹم بم کی طاقت کا
دسواں حصہ سمجھ لو اور تمہیں سن کر حیرت ہو گی کہ یہ ایجاد بھی
اسرائیل کی ہے۔ اسرائیل نے تو اسے خصوصی مقاصد کے لئے تیار
کیا تھا لیکن ایکریمیا میں ایسا خصوصی اسلحہ بنانے والی تنظیمیں موجود
ہیں جو ایسا اسلحہ خفیہ طور پر تیار کر کے اسے مارکیٹ میں فروخت کر
دیتی ہیں۔ اس طرح ایسا اسلحہ ہر جگہ پہنچ جاتا ہے اور تم شاید یہ سن کر
حیران رہ جاؤ گے کہ یہ انتہائی خوفناک وائرلیس چارجر بم ساخت کے
لحاظ سے ایک انچ چوڑی اور دو انچ لمبی ایک پٹی کی صورت میں ہے اور
بس"۔ عمران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات
نمودار ہو گئے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسرائیل کی ایجاد ہے"---- صفدر
نے کہا۔

"اس کا نام جیوش بم رکھا گیا ہے اور یہ نام ہی بتا رہا ہے کہ یہ
اسرائیل کی ایجاد ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب میں آپ کی بات سمجھ گیا۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ کے علم میں
لائے بغیر اس کے لباس میں اسے چھپا دیں گے۔ اس طرح یہ اس کے
ساتھ کمپلیکس میں پہنچ جائے گا اور ڈاکٹر ہارنگ کو اس کا علم ہی نہ ہو
سکے گا"---- صفدر نے کہا۔

"اب تم نے سمجھداری کی باتیں شروع کر دی ہیں اور وہ بھی صالحہ
کی عدم موجودگی میں"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آپ کو اچانک صالحہ کی یاد کیسے آ گئی"---- صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کارکردگی کو دیکھ کر۔ بلکہ اب میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے
کہ آئندہ جس ٹیم میں تم شامل ہو گے اس میں صالحہ کو بھی لازماً شامل
کیا جائے گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے تمہارے چیف کی منتیں ہی کیوں
نہ کرنی پڑیں"---- عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے زبردستی صالحہ کو مجھ سے نتھی کر رکھا ہے۔ حالانکہ میرا
خیال ہے کہ صالحہ اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہے"---- صفدر نے کہا۔

"اچھا۔ تو پھر کس ٹائپ کی لڑکی ہے وہ"---- عمران نے کہا اور
صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عورتوں کی نفسیات مجھ سے زیادہ آپ سمجھ لیتے ہیں اس لئے
آپ ہی بتائیں کہ وہ کس ٹائپ کی لڑکی ہے"---- صفدر نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو پھر تمہیں یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کہ میں نے
اسے زبردستی تمہارے ساتھ نتھی کر رکھا ہے"---- عمران بھلا کہاں
اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو سمجھتے رہیں۔ مجھے بہرحال
ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"---- صفدر نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لمبے لمبے ٹھنڈے سانس بھی بھر رہے ہو اور یہ بھی کہہ رہے ہو کہ دلچسپی نہیں ہے"---- عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"کچھ پتہ چلا"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے بڑی ٹکریں ماری ہیں لیکن کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ نقشے کے مطابق جہاں ایسا ہو سکتا تھا وہاں مقامی آبادی ہے اور عام لوگوں کے مکانات ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ہی وہاں آبادی بنائی گئی ہو اور کسی خاص مکان کے اندر اس کا سسٹم رکھا گیا ہو۔ لیکن اب اس مکان کو تلاش کرنا ناممکن ہے اور یہ آبادی فلسطینیوں کی ہے"---- کیپٹن شکیل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی اس کمپلیکس کو خفیہ رکھنے کے لئے اسرائیلی حکام نے بے حد محنت بھی کی ہو گی اور انتہائی ذہانت سے بھی کام لیا ہو گا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ لازماً اس آبادی کے اندر کوئی نہ کوئی مکان ایسا ہو گا جس میں یہ سسٹم ہو گا اور اس مکان پر قابض افراد لامحالہ سرکاری ہوں گے۔ بہرحال ٹھیک ہے جولیا اور تنویر آجائیں اس کے بعد اگر ضروری ہوا تو پھر اس آبادی کا سروے بھی کرلیں گے"۔ عمران نے کہا

اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کی کرسی کے ساتھ ہی موجود ایک تپائی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صالح بول رہا ہوں"---- دوسری طرف سے ریڈ ہاک کے سربراہ نوجوان صالح کی آواز سنائی دی۔

"یس"---- عمران نے کہا۔

"وہ گروپ جسے آپ کی بجائے ہسپتال کی گاڑی میں بھجوایا گیا تھا انہیں جی پی فائیو نے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے لیڈر شہاب کو وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے ہیں"---- صالح نے کہا۔

"اوہ ویری سیڈ۔ بڑا افسوس ہے۔ اتنے نوجوانوں کی موت پر"۔ عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"افسوس تو ہوتا ہے جناب۔ لیکن بہرحال اعلیٰ مقاصد کے لئے قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں اور ہم تو نجانے کتنے طویل عرصے سے مسلسل قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں۔ میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ کہیں شہاب کو آپ کے کسی پروگرام کے بارے میں تو علم نہ تھا کیونکہ شہاب آپ کو بے حد پسند کرتا تھا اور وہ ہسپتال میں بھی زیادہ سے زیادہ آپ کے قریب رہنے کی کوشش کرتا تھا"---- صالح نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے کسی خاص بات کا علم نہیں ہے البتہ اسے

یہاں تمہارے اس اڈے کا علم نہ ہو"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس بارے میں بے فکر رہو۔ اس اڈے کا علم اسے نہیں ہے اور نہ ہی میرے علاوہ کسی اور کو علم ہے"---- صالح نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"---- عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ان لوگوں نے ہماری جگہ اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اس لئے مجھے ذاتی طور پر ان کی موت پر دلی افسوس ہو رہا ہے"---- عمران نے افسردہ سے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"کیپٹن شکیل تم باہر جا کر پہرہ دو۔ ہو سکتا ہے شباب کو علم ہو اور کرنل ڈیوڈ یہاں اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائے"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے تنویر تھا جس نے کاندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ کون ہے"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر ہارنگ"---- جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ ویری گڈ"---- عمران نے بے ساختہ کہا تو جولیا کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر

آئے تھے جبکہ تنویر نے نیچے بچھے ہوئے قالین پر ڈاکٹر ہارنگ کو لٹا دیا۔

"اسے کس طرح بے ہوش کیا گیا ہے"---- عمران نے کہا۔

"گردن میں بل دے کر۔ کیوں"---- تنویر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کہیں یہ اچانک ہوش میں نہ آ جائے"---- عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک اس کی گردن کا بل سیدھا نہیں ہو گا۔ یہ ہوش میں نہیں آ سکے گا"---- تنویر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اب مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ شاندار کارنامہ تم نے کیسے سرانجام دیا"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اس سوسن کے آدمیوں کو مارنے کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم لوگوں نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ اس کے مقابلے میں یہ معمولی باتیں ہیں۔ کیپٹن شکیل کو بلاؤ"---- عمران نے کہا۔ وہ واقعی اس وقت بے حد خوش نظر آ رہا تھا اور تنویر سرہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"یہ کون ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ"---- تنویر نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے واقعی وہ کام کر دکھایا ہے جو

بظاہر ناممکن نظر آ رہا تھا"---- کیپٹن شکیل نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تو عمران مجھے کام کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا ورنہ شاید اتنا لمبا چکر ہی نہ چلے اور کام ہو جائے"---- تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ صالحہ نے جو جیوش بم اور اس کے ساتھ سپیشل میڈیکل باکس لا کر دیا تھا وہ تم نے سیف میں رکھا تھا وہ لے آؤ"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تنویر۔ تم اس کا کوٹ اور قمیض اتار دو"---- عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر ہارنگ پر جھک گیا۔

"یہ جیوش بم کیا آپ اس کے جسم کے اندر فٹ کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ورنہ تو یہ لازماً کمپلیکس کے اندر داخل ہوتے ہی چیک ہو جائے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بم انسانی کھال کے اندر بھی تو چیک ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ چیکنگ مشینری ایسی نصب کرتا ہے کہ وہ چیز چیک کر سکے جو انسان کے پاس ہو۔ عام طور پر یہ بات ذہن میں نہیں آتی کہ کوئی آدمی اپنے جسم کے اندر بم چھپا کر لے

آئے گا اس لئے ایسی مخصوص مشینری چیکنگ میں استعمال نہیں کی جاتی"---- عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن کیا یہ واقعی ڈاکٹر ہارنگ ہے بھی سہی یا نہیں"---- صفدر نے کہا۔

"تنویر اور جولیا نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق یہ ڈاکٹر ہارنگ ہی ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی اپنے کمپلیکس میں پہنچ جائے۔ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس کا ٹکراؤ ہم سے ہوا ہے البتہ اب تمہارے کہنے پر اس بم کے ساتھ ساتھ اس کے جسم میں مخصوص ٹیلی ویو بٹن بھی لگانا پڑے گا تاکہ اس کی نقل و حرکت اور اس کی باتیں بھی ہم تک پہنچ سکیں"---- عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس جیوش بم کی جو لمبائی چوڑائی بتائی ہے اتنی لمبی چوڑی چیز آپ جسم میں کہاں لگائیں گے"---- چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

"اس کی پشت میں ایسی جگہ جہاں یہ حرکت کرنے میں رکاوٹ نہ بن سکے"---- عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر صدر صاحب کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے صدر کے بتائے ہوئے کوڈ کے مطابق عہدے کا نام ساتھ نہ لیا تھا اور صرف ڈیوڈ کہا تھا۔

"یس۔ ایل بی سی اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ آواز بہرحال ڈاکٹر ہارنگ کی نہ تھی البتہ کرنل ڈیوڈ ایل بی سی کے الفاظ سے سمجھ گیا تھا کہ کال لانگ برڈ کمپلیکس سے اٹنڈ کی جا رہی ہے۔

"میں جی پی فائیو کا چیف ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرائیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کوڈ دوہرائیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل

ڈیوڈ چونک پڑا۔

"یہی تو کوڈ ہے اور کیا کوڈ دوہراؤں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ کوڈ درست نہیں ہیں۔ اوور اینڈ آل"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل ڈیوڈ ہونقوں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹرانسمیٹر کو دیکھنے لگا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ اس نے کوڈ درست بتایا ہے۔ اپنا نام کرنل ڈیوڈ کی بجائے صرف ڈیوڈ بتایا ہے۔ پھر یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ کوڈ درست نہیں ہے۔ اس نے ایک بار پھر بٹن آن کیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو کالنگ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کوڈ دوہرائیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔

"کیا حماقت ہے۔ اسرائیل کے صدر صاحب نے خود یہ کوڈ طے کیا تھا کہ میں اپنے نام کے ساتھ کرنل نہیں کہوں گا اور اسی کوڈ کے تحت فون پر میری ڈاکٹر ہارنگ سے بات بھی ہو چکی ہے۔ پھر اب کون سا نیا کوڈ بن گیا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ سے بات کراؤ۔ میں نے انتہائی اہم ترین معاملے میں ان سے بات کرنی ہے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے بعد میں ڈاکٹر ہارنگ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اور

بات چیت میں آپ نے خود نئے کوڈ طے کئے تھے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی کے ذہن میں شاہب کی وہ بات آ گئی کہ ان کے اڈے سے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ ہوئی تھی جس میں کرنل ڈیوڈ ڈاکٹر ہارنگ سے باتیں کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ مجھے رپورٹ ملی تھی کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے میری آواز میں ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس شیطان نے کوڈ بھی بدل لئے ہیں۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ بہرحال اب میں اصل کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری سر۔ مجھے کیا معلوم کہ کون اصل ہے اور کون نقل۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ صدر صاحب سے تصدیق کر لو۔ میں نے ابھی صدر صاحب سے یہ ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کی ہے ارے ہاں۔ ایک اور بات۔ میں نے پہلے جس فون نمبر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی اب اس نمبر پر ایک ٹیپ چل رہی ہے کہ یہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ اس فون نمبر کا مجھے علم ہے اس عمران کو نہیں تھا۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ کون اصل ہے اور کون نقل۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ اس وقت انتہائی اہم ترین سائنسی کام میں مصروف

ہیں۔ آپ ایک گھنٹے بعد کال کریں۔ پھر ملاقات ہو سکتی ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ ہیں تو لیبارٹری میں ہی۔ باہر تو نہیں چلے گئے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ باہر کیسے جا سکتے ہیں۔ وہ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہیں۔ اوور"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا لیکن تم میری طرف سے ڈاکٹر ہارنگ کو یہ پیغام پہنچا دو کہ پاکیشیائی ایجنٹ انہیں لیبارٹری سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں کہہ دیں کہ وہ کسی بھی صورت میں باہر نہ جائیں۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات واضح ہو گئے تھے۔ اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن رینڈل کو بھیجو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"---- کرنل ڈیوڈ نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل بڑے مودبانہ انداز میں

کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر بارنگ تو لانگ برڈ کمپلیکس میں موجود ہے۔ اور کسی اہم سائنسی کام میں مصروف ہے۔ اس طرح اس کی طرف سے تو اطمینان ہو گیا لیکن جب تک یہ عمران اور اس کے ساتھی پکڑے نہ جائیں یا ہلاک نہ ہو جائیں تب تک مجھے چین نہیں آ سکتا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا آپ کی بات ڈاکٹر بارنگ سے ہوئی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے پوچھا۔

"نہیں۔ بتایا تو ہے کہ وہ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہے جسے فوری طور پر چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایک گھنٹے بعد بات ہو گی لیکن بہرحال وہ ہے کمپلیکس کے اندر اور میں نے اس کے آدمی کو بتا دیا ہے کہ وہ اسے میرا حکم سنا دے کہ وہ کسی بھی حالت میں اور کسی بھی صورت میں اس کمپلیکس سے باہر نہ آئے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"صرف یس سر کہنے سے بات نہیں بنے گی کیپٹن رینڈل"۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک جھلائے ہو انداز میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"سر عمران اور اس کے ساتھی فلسطینی گروپوں کی پناہ میں ہیں۔ اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ریڈ ایگل میں شامل اپنے مخبر سے اس بارے میں خصوصی معلومات حاصل کریں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل

نے کہا۔

"ریڈ ایگل میں ہمارے مخبر۔ کیا مطلب۔ وہاں ہمارے مخبر کہاں ہیں۔ وہ تو اس تنظیم میں ہیں جس کا تعلق شاکر سرات سے ہے۔ ریڈ ایگل تو ابھی تک ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ ہوٹل خیاط کا مالک سفیان شوبائی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے لیکن چونکہ پرائم منسٹر صاحب کا وہ کلاس فیلو بھی رہا ہے اور ان کا گہرا دوست بھی ہے اور وہ پرائم منسٹر ہاؤس میں آتا جاتا بھی رہتا ہے اس لئے اس پر کوئی ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ اگر اس پر ہاتھ ڈالا جائے تو ہمیں اس بارے میں خاصی اہم معلومات مل سکتی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ واقعی ریڈ ایگل سے تعلق رکھتا ہے۔ بولو۔ کوئی ثبوت دو۔ پھر دیکھو کرنل ڈیوڈ کیسے اس کی گردن پکڑتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ثبوت تو ہے لیکن"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل بات کرتے کرتے بے اختیار رک گیا۔

"بولو۔ بولو۔ رک کیوں گئے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ اس کے بھتیجے صالح کو ایک بار میں نے پکڑ لیا تھا اور اس

نے اگل بھی دیا تھا کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے لیکن اس دوران پرائم منسٹر صاحب نے اسے چھوڑنے کا خصوصی حکم دے دیا اور مجھے مجبوراً اسے چھوڑنا پڑا"۔۔۔۔ کیپٹن ریندل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ جب اس نے تسلیم کر لیا تھا تو پھر اسے کیوں چھوڑا۔ کب کی بات ہے۔ یہ بات میرے نوٹس میں کیوں نہیں لائی گئی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ ان دنوں صدر صاحب کے ساتھ ایکریمیا کے دورے پر گئے ہوئے تھے اور میجر براؤن صاحب آپ کی جگہ انچارج تھے۔ انہوں نے مجھے خاص طور پر منع کر دیا تھا کہ اس کا ذکر آپ سے نہ کروں"۔ کیپٹن ریندل نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ صالح کون ہے۔ کیا کرتا ہے یہ۔ کہاں رہتا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ تو تب سے غائب ہو گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ وہ ایکریمیا چلا گیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ریندل نے جواب دیا اور پھر وہ بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ وہی صالح تو نہیں جس کا ذکر ابھی شہاب نے کیا ہے جو ریڈ ایگل کا لیڈر ہے اور اسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے"۔۔۔۔ اچانک کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب۔ ویسے یہ نام تو فلسطینیوں میں عام ہے"۔ کیپٹن ریندل نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اگر سفیان شوبائی کا بھتیجا ریڈ ایگل سے تعلق رکھتا ہے تو پھر لازماً سفیان شوبائی کا بھی تعلق اس تنظیم سے ہو گا۔ ریکارڈ میں وہ ٹیپ تو موجود ہو گا جس میں اس صالح نے اپنے آپ کو سفیان شوبائی کا بھتیجا بتایا تھا اور تسلیم کیا ہو گا کہ اس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ وہ تو لازماً ریکارڈ میں ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن ریندل نے کہا۔

"تو پھر میرا منہ کیوں دیکھ رہے ہو۔ جاؤ اور جا کر وہ ٹیپ لے آؤ۔ جلدی کرو۔ اور سنو۔ یہ آکر نہ کہنا کہ ٹیپ نہیں ہے یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس لئے مجھے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر یہ ٹیپ چاہئے۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن ریندل تیزی سے اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی پہلے سے ہی اس پر ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ایل بی سی۔ اوور"۔۔۔۔ وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ سے بات کراؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر بارنگ بول رہا ہوں۔ اوور"---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر بارنگ کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ڈاکٹر بارنگ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران آپ کو کمپلیکس سے کسی بھی طرح باہر نکالنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے اس کے لئے انہوں نے آپ کی سابقہ سیکرٹری ماریا پر بھی تشدد کیا ہے اور جب ہم وہاں پہنچے تو ماریا ہلاک ہو چکی تھی۔ اس لئے ہم آگے نہ بڑھ سکے۔ میں نے فوراً آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے فون پر ٹیپ لگا رکھی ہے۔ مجھے آپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کا علم نہ تھا چنانچہ میں نے صدر صاحب سے بات کی۔ صدر صاحب نے تمام حالات سننے کے بعد آپ کی فریکونسی دی۔ اس پر بات ہوئی تو آپ کے اسسٹنٹ نے بتایا کہ آپ انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہیں اور ایک گھنٹے بعد بات کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب میں دوبارہ کال کر رہا ہوں۔ آپ برائے مہربانی کسی بھی صورت لیبارٹری سے باہر نہ جائیں"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر ساری بات اسے بتاتے ہوئے کہا۔

"تو یہ کام اس پاکیشیائی ایجنٹ نے کیا ہے۔ ویری سیڈ۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوور"---- ڈاکٹر بارنگ کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون سا کام۔ کس کام کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب بات منہ سے نکل ہی گئی ہے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ پوچھنے سے باز نہیں آئیں گے اور اگر میں نے نہ بتایا تو آپ صدر صاحب سے کہہ دیں گے اور پھر صدر صاحب کے پوچھنے پر مجھے بہرحال بتانا ہی پڑے گا بات یہ ہے کہ میں کمپلیکس سے باہر جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔ میری سابقہ بیوی سوسن نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کیا اور مجھے مجبور کیا میں ہر صورت میں اس کے پاس پہنچوں۔ میں چونکہ اس کی بات کسی صورت بھی نہیں ٹال سکتا تھا اس لئے میں نے سپیشل وے اوپن کیا اور باہر چلا گیا۔ اپنے آدمیوں کو میں کہہ گیا کہ فون پر ٹیپ لگا دیں کہ فون معطل کر دیا گیا ہے۔ میں واپس آ کر ٹیپ ختم کر دوں گا اور کسی کو نہ بتایا جائے کہ میں باہر گیا ہوں۔ یہی بتایا جائے کہ میں اہم سائنسی کام میں مصروف ہوں۔ میرا خیال تھا کہ میں جا کر سوسن کو سمجھا کر ایک گھنٹے کے اندر واپس آ جاؤں گا۔ لیکن جیسے ہی میں سوسن کی رہائش گاہ پر پہنچ کر کار سے نیچے اترا اچانک میرے سر پر دھماکہ سا ہوا اور میں بے ہوش ہو گیا پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں سیڈ فارم کے قریب درختوں کے ایک جھنڈ کے اندر پڑا ہوا تھا میں بڑا حیران ہوا کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ بہرحال میں وہاں سے اٹھا اور سیدھا سیڈ فارم میں آ گیا لیکن سیڈ فارم پر پولیس موجود تھی کیونکہ وہاں سے لاشیں ملی ہیں۔ سیڈ فارم پر کام کرنے والے لوگ بھی موجود تھے۔ وہ

مجھے جانتے تھے۔ اس لئے میں نے وہاں سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر اپنے اسسٹنٹ جان فشر سے رابطہ کیا۔ اس نے سپیشل وے کھولا لیکن جیسے ہی میں اس راستے میں داخل ہوا وہاں موجود کمپیوٹرائزڈ چیکنگ نظام نے بتا دیا کہ میری پشت پر کھال کے اندر کوئی خطرناک چیز موجود ہے۔ میرا اسسٹنٹ جان فشر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چنانچہ مجھے کمپلیکس کے اندر جانے کی بجائے اس نے سکریننگ روم کا راستہ کھول دیا اور میں سکریننگ روم میں پہنچ گیا وہاں مزید چیکنگ کی گئی تو معلوم ہوا کہ میری پشت کی کھال کے اندر انتہائی خطرناک اور انتہائی خوفناک جیوش وائرلیس چارجر بم رکھا گیا ہے چنانچہ مشینری کے ذریعے اس بم کو وہیں میرے جسم کے اندر ہی آف کیا گیا اور پھر اسے باہر نکال لیا گیا۔ اس کے علاوہ میری گردن کی عقبی سمت ایک ٹیلی ویو بٹن بھی کھال کے اندر رکھا گیا تھا وہ بھی انتہائی جدید ترین تھا۔ اسے بھی آف کیا گیا۔ پھر مکمل چیکنگ کے بعد جب یہ بات کنفرم ہو گئی کہ اور کچھ نہیں ہے تو پھر میں کمپلیکس کے اندر گیا اور اب آپ سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری سیڈ۔ تو ان لوگوں نے اپنی گیم کھیل بھی ڈالی۔ اگر وہ مشینری نہ ہوتی تو اب تک کمپلیکس تباہ ہو چکا ہوتا۔ وری سیڈ۔ مجھے اس سلسلے میں صدر صاحب کو رپورٹ دینی ہو گی۔ اور ہاں۔ اب تو آپ کو پتہ چل گیا کہ یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں اور انہوں نے

یقیناً آپ کی سابقہ بیوی سوسن کو مجبور کر دیا ہو گا کہ وہ آپ کو کال کرے۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب سمجھ میں آیا کہ وہ کس قسم کی کمزوری تلاش کرنا چاہتے تھے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو واقعات تھے وہ میں نے آپ کو بتا دیئے ہیں۔ آپ پلیز ایک کام کریں کہ میری بیوی سوسن کے بارے میں معلومات کر کے مجھے بتائیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"کہاں رہتی ہے آپ کی سابقہ بیوی سوسن۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ سوسن کلب کی مالکہ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو مادام سوسن آپ کی سابقہ بیوی رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ وہ واقعی سوسن کلب جاتا رہتا تھا اور اس کی کئی بار سوسن سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔ لیکن یہ بات اسے معلوم نہ تھی کہ اسرائیل کی اس قدر امیر کبیر اور حسین عورت اس سائنس دان ڈاکٹر ہارنگ کی بیوی ہو گی۔ اس لئے وہ حیران ہوا تھا۔

"آپ پلیز مجھے بھی بتائیں گے۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"میں بتا دوں گا لیکن اب آپ کسی صورت بھی باہر نہیں جائیں گے۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اب تو میرے باہر جانے کا سوال ہی خارج از امکان ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن ریڈل اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا جو چاروں طرف سے سیلڈ تھا۔

"مل گئی وہ ٹیپ"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ٹیپ میجر براؤن نے اپنے آفس میں اپنی تحویل میں رکھی ہوئی تھی"---- کیپٹن ریڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہ ٹیپ ریکارڈر میں لگاؤ۔ میں ایک فون کر لوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا

گیا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر مسرت بھرا فاتحانہ تاثر ابھر آیا۔

"سوسن کلب کی مالکہ۔ مادام سوسن کا ذاتی نمبر بتاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا اور آپریٹر نے جلدی سے ایک نمبر بتا دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ تم کون بول رہے ہو۔ مادام سوسن سے میری بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں سیکنڈ کمانڈر پولیس بول رہا ہوں جناب۔ مادام سوسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف مادام سوسن کو بلکہ ان کی رہائش گاہ میں موجود ان کے تمام ملازمین جن کی تعداد آٹھ ہے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کے گیٹ کے باہر پہرہ دینے والے دونوں دربانوں کی لاشیں بھی اندر پڑی ہوئی ہیں"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ پولیس والے اب ٹکریں مارتے رہ جائیں گے۔ یہ بھلا کیسے سوسن کے قاتلوں کو پکڑ سکتے ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا سر"---- کیپٹن رینڈل نے جو ٹیپ ریکارڈر میں مائیکرو ٹیپ لگائے اس انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کہ کرنل ڈیوڈ بات ختم کرے تو وہ ٹیپ ریکارڈر آن کرے، کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ ڈاکٹر ہارنگ لیبارٹری سے باہر اپنی بیوی سوسن سے ملنے چلا گیا تھا اور یہ کام عمران نے بڑی کامیابی سے مکمل کر لیا۔ اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی کھال میں خوفناک بم چھپا کر اسے واپس کمپلیکس بھیج دیا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا وہ کمپلیکس تباہ ہو گیا"---- کیپٹن رینڈل نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"نانسنس۔ ہمارے ہوتے ہوئے کیسے تباہ ہو سکتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم لوگ احمق ہو تو کرنل ڈیوڈ بھی احمق ہے۔ اگر کرنل ڈیوڈ تمہاری طرح احمق ہوتا تو اب تک عمران پورے اسرائیل کی اینٹ سے اینٹ بجا چکا ہوتا"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ خود ہی تو----" کیپٹن رینڈل نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ کمپلیکس تباہ ہو گیا ہے۔ بولو۔ میں نے کہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نہیں سر۔ مگر وہ بم"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"وہ تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کر کے کہہ دیا کہ وہ چیکنگ کرے اور چیکنگ میں وہ بم ٹریس ہو گیا اور اسے آف کر دیا گیا"---- کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی ساری بات کو اپنے حق میں پلٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر۔ پھر تو واقعی آپ نے کمپلیکس کو بچا لیا ہے لیکن یہ سب ہوا کیسے"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ مسرت کی شدت سے چمک اٹھا۔

"ہونا کیا تھا۔ اس عمران نے ماریا کو جا پکڑا ہو گا اور ماریا سے اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ سوسن ڈاکٹر ہارنگ کی کمزوری ہے۔ چنانچہ وہ سوسن کے پاس پہنچ گیا ہو گا وہاں انہوں نے سوسن کے سارے ملازموں کو ہلاک کر کے سوسن کو مجبور کیا ہو گا کہ وہ ڈاکٹر ہارنگ کو اپنے پاس بلائے اور وہ احمق ڈاکٹر ہارنگ باوجود تمام پابندیوں اور ہدایات کے ان حالت میں بھی سوسن کی کال پر اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں عمران وغیرہ موجود تھے۔ انہوں نے اسے بے ہوش کیا اور اس کے جسم میں انتہائی خوفناک بم فٹ کیا اور اسے لے جا کر سیڈ فارم کے پاس چھوڑ دیا۔ جب اسے ہوش آیا تو وہ خاموشی سے کمپلیکس میں پہنچ گیا۔ میں نے کال کر کے اس سے پوچھ گچھ کی اور پھر میں نے اسے تفصیلی چیکنگ کے لئے کہا کیونکہ مجھے تو معلوم ہے کہ عمران وغیرہ کیا کرتے ہیں چنانچہ چیکنگ میں وہ بم ٹریس ہو گیا اور اسے آف کر دیا گیا"---- کرنل ڈیوڈ نے مکمل طور پر ساری بات کو اپنا کارنامہ بنا کر کیپٹن رینڈل کو بتا دیا۔

"اوہ۔ آپ تو بے حد قابل مبارک باد ہیں سر۔ ویری گڈ سر"---- کیپٹن رینڈل نے ایک بار پھر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ تو میرے لئے معمولی باتیں ہیں۔ ہمیں اب اس عمران کو ٹریس کرنا ہے۔ چلاؤ ٹیپ"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل نے سر ہلاتے ہوئے بٹن آن کر دیا۔ کرنل ڈیوڈ ٹیپ سنتا رہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی ناقابل تردید ثبوت ہے۔ ٹھیک ہے ٹیپ مجھے دو اور جا کر اس سفیان شوبائی کو جہاں بھی ہو اٹھا کر لے آؤ۔ اب اسے زبان کھولنی پڑے گی۔ جاؤ ابھی اور اسی وقت"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور ٹیپ اٹھا کر اس نے کرنل ڈیوڈ کے حوالے کر دی اور ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جلدی لے آؤ اسے۔ جلدی۔ اب میں وزیر اعظم صاحب سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ ہونہہ۔ وزیر اعظم کا دوست۔ میں دیکھ لوں گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے مڑے بغیر کہا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے قصبہ اسوند کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شام کا اندھیرا ہو چکا تھا اور سٹریٹ لائٹس جل چکی تھیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی عقبی سیٹ پر عمران تقریباً نیم دراز سا تھا۔ وہ عقبی سیٹ پر اکیلا ہی بیٹھا تھا۔ اس کے عقب میں ایک اور کار آ رہی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے اسوند کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"مجھے تمہاری طرف سے بے حد تشویش ہے عمران۔ تمہاری حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ تم اس مشن میں عملی طور پر حصہ لے سکو"---- جولیا نے گردن موڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو آنکھیں بند کئے سیٹ پر نیم دراز تھا۔

"اور مجھے جو تشویش ہے اس کا تو تمہیں خیال ہی نہیں ہے"۔

عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ فضول باتیں مت کرو"---- جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں فضول بات نہیں کر رہا۔ بڑی اہم بات ہے اور میرے مستقبل کا سوال ہے"---- عمران نے اس بار آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات۔ یہ وقت ہے ایسی فضول باتیں کرنے کا"۔ جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران پھر وہی شادی والی بات کرے گا۔ صفدر کار چلانے کے ساتھ ساتھ خاموش بیٹھا ان کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔

"تو پھر اپنے چیف کو کہہ دیا کرو کہ وہ ذرا ہاتھ کھلا رکھا کرے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ چیف کے ہاتھ کھلا رکھنے کا کیا مطلب"---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن میں زیادہ دن لگ جائیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ چیک دیتے ہوئے دو تین صفرین کم ڈال دیتا ہے اور میں لاکھ چیختا رہوں وہ سنتا ہی نہیں۔ اب تم بتاؤ کہ میری تشویش زیادہ اہم ہے یا تمہاری"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم اس تشویش کی بات کر رہے تھے"---- جولیا نے کہا۔

"تو اور کیا تشویش مجھے ہو سکتی ہے۔ چلو تم بتا دو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ بات کا رخ موڑنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔ ایسے ماہرانہ انداز میں آپ بات کو پلٹتے ہیں کہ جواب نہیں"---- صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"کیا مطلب"---- جولیا نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ اب اتنا تو نہ تھا کہ بات اس کی سمجھ میں نہ آتی۔

"چھوڑیں مس جولیا۔ ہمیں مشن کی ہی بات کرنی چاہئے۔ اس بار ہماری قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ اگر وہ جیوش بم چیک نہ ہو جاتا تو اب تک ہم واپس پاکیشیا بھی پہنچ چکے ہوتے"---- صفدر نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ عمران تیزی سے حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے اور اب پروگرام کمپلیکس کے اندر جانے کا ہے۔ اس لئے مجھے تشویش ہو رہی ہے"---- جولیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ عمران صاحب کوئی بھی پلان بغیر سوچے سمجھے نہیں بنایا کرتے۔ اب اگر انہوں نے یہ پلان بنایا ہے تو اس بارے میں انہوں نے ضرور سوچا ہو گا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ ہمیں اس بارے میں کچھ بتائیں یا نہیں"---- صفدر نے کہا۔

"پلان تو ہمارے سامنے بنا ہے کہ اس جیوش بم کے چیک ہو جانے کے باوجود سیڈ فارم سے جانے والے خفیہ راستے کا پتہ چل گیا ہے اور

یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس راستے میں کس قسم کی چیکنگ مشینری نصب ہے۔ باقی رہا اس کا باہر سے کھولنا تو ظاہر ہے عمران نے اس بارے میں کوئی یقینی حل تلاش کر لیا ہے۔ تب ہی تو ہم وہاں جا رہے ہیں لیکن مجھے جو تشویش ہے وہ یہ ہے کہ اس راستے سے اندر جانے کے بعد ہمیں جس تیزی سے حرکت میں آنا پڑے گا ویسی حرکت موجودہ حالت میں عمران نہیں کر سکتا اور میں اس کی عادت جانتی ہوں۔ اس نے باز نہیں آنا نتیجہ یہ کہ اس کے زخم کھل جائیں گے اور پھر مسئلہ بن جائے گا۔ ہم بہرحال دشمنوں کے علاقے میں بھی ہیں اور دشمنوں میں گھرے ہوئے بھی ہیں"۔۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو جولیا۔ اس بار یہ مشن تمہارا ہے۔ میں تو بس مہمان اداکار ہی رہوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اسوند ریلوے اسٹیشن قریب آ رہا ہے۔ اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"گاڑی اسی جھنڈ میں لے چلو جہاں ہم پر فائرنگ کی گئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ریڈ ہاک کے اڈے والے پھر چیکنگ کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں صالح کے ذریعے ان سے بات ہو چکی ہے۔ اب وہ ہماری مدد کریں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی اس جھنڈ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے اندر جا کر حالات دیکھ لیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم گاڑی اندر لے چلو۔ گھبراؤ نہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے کار آگے بڑھائی اور پھر جھنڈ میں داخل ہو گیا۔ ان کے پیچھے تنویر بھی دوسری کار لے کر اندر پہنچ گیا اور پھر وہ سب کاروں سے نیچے اتر آئے۔

"ڈگی میں موجود وہ بڑا بیگ نکال کر لے آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا کار کی ڈگی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ڈگی کھولی اور اس میں سے ایک بڑا سا بیگ نکال کر ڈگی دوبارہ بند کی اور پھر بیگ لا کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"اسے کھولو۔ اس کے اندر ایک مشین ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ کھولا۔ اس کے اندر واقعی ایک بڑی سی ٹیپ ریکارڈر جیسی مشین موجود تھی۔ عمران نے مشین کے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے کئی بٹن یکے بعد دیگرے دبائے تو مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ عمران نے مزید بٹن دبانے شروع کر دیئے اور پھر ایک جھماکے سے سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس کمرے میں بیجوں کی بھری ہوئی بوریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ اندر کسی کے داخل ہونے کی بھی جگہ نہیں ہے لیکن وہ پہلے دیکھ چکے تھے کہ ڈاکٹر ہارنگ اسی کمرے میں داخل ہوا تھا اور اسی بوریوں سے

بھرے ہوئے کمرے کا ایک حصہ تیزی سے سائیڈ میں غائب ہو گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ بوریاں مصنوعی ہوں۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا چوکور ڈبہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اور پھر اس ڈبے کو اس نے مشین کی سائیڈ سے لگا دیا۔ وہ ڈبہ اس طرح مشین کی سائیڈ سے چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

"اب میری بات غور سے سن لو۔ تم لوگوں نے اس مشین کو لے جا کر اس بوریوں والے کمرے کے اندر اس طرح چھپا دینا ہے کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑ سکے"---- عمران نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"---- جولیا چونک کر پوچھا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"---- عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ اس مشین کے وہاں رکھنے سے کیا ہو گا۔ کیا کمپلیکس تباہ ہو جائے گا یا وہ خفیہ راستہ کھل جائے گا"۔ تنویر نے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہو گا۔ صرف اتنا ہو گا کہ یہ مشین وہاں پہنچ جائے گی"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز آپ کے ذہن میں جو پلان ہے وہ بتا دیں کیونکہ ہم خود اس طویل جدوجہد کا کوئی انجام سامنے نہ آتے دیکھ کر انتہائی بے چینی محسوس کر رہے ہیں"---- صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس مشین کے ذریعے اس کمپلیکس کے راستے میں موجود چیکنگ مشینری کو آف کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں داخل ہونے کا سکوپ بن سکے"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یہ انتہائی جدید ترین چیکنگ مشینری اس چھوٹی سی مشین سے آف ہو سکتی تھی تو پھر رونا کس بات کا تھا۔ تم نے دیکھا کہ وہاں ایسی مشینری بھی موجود ہے جس نے انسانی کھال کے اندر موجود بم کو بھی چیک کر لیا ہے۔ ورنہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا"---- عمران نے کہا۔

"کون کون جائے گا یہ مشین وہاں رکھنے"---- صفدر نے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"تم سب جاؤ گے اور وہاں اس وقت یقیناً پہرے کا پہلے سے زیادہ انتظام کیا گیا ہو گا۔ اس لئے تم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر داخل ہونا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے لئے سب کے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ دو آدمی کافی ہیں"---- تنویر نے کہا۔

"اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم سب کے جانے کے بعد میں ذرا اطمینان سے اس ٹھنڈی جگہ پر سو لوں گا ورنہ جو یہاں رہے گا وہ مجھے ڈسٹرب کرتا رہے گا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ سب چلتے ہیں۔ چلو تنویر تم یہ مشین اٹھاؤ اور صفدر

اور کیپٹن شکیل تم کار میں سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والے مخصوص پسٹل اٹھاؤ اور دوسرا اسلحہ بھی۔ یہاں اس طرح باتوں میں وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ"۔۔۔۔ جولیا نے اچانک انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ مشین وہاں رکھ کر ہم واپس آ جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تو اور تم نے وہاں کیا کرنا ہے۔ وہ سیڈ فارم ہے۔ ویلی کلب تو نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں آپ کو پشت پر اٹھا کر ساتھ لے چلوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب میری حالت ایسی بھی گئی گزری نہیں ہے۔ اس مشین کی وہاں موجودگی کے بعد میرا یہاں رہنا ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آخر کچھ پتہ بھی تو چلے کہ تم کرنا کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"صالح کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے صالح کی آواز سنائی

دی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نام بھی اصل ہی لیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے یقین تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہیں کی جا سکتی۔

"عمران صاحب۔ آپ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے اسونڈ والے اڈے میں شفٹ ہو جائیں کیونکہ کرنل ڈیوڈ نے آپ کا وہاں جانے کا سراغ لگا لیا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی مشینری بھی حاصل کر لی ہے۔ وہ اب آندھی اور طوفان کی طرح سیڈ فارم کی طرف آ رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے معلوم ہوا اسے یہ سب کچھ۔ اوور"۔ عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں بتاؤں گا۔ آپ فوراً شفٹ ہو جائیں۔ کاریں وہیں چھوڑ دیں۔ میں نے اڈے میں اپنے آدمی کو کہہ دیا ہے۔ وہ ابھی آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس کا نام زبیر ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اس کے ساتھ چلے جائیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لو بھئی یہ دوسری پلاننگ بھی ختم ہو گئی۔ اس بار واقعی قسمت

ہمارا ساتھ نہیں دے رہی۔ جاؤ تم لوگ اور زبیر آئے تو اسے اندر لے آؤ۔ اور ہاں کاروں میں موجود تمام سامان بھی نکال لو"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑے۔ سب کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیپٹن شکیل اور جولیا نے کاروں میں موجود سامان نکالنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک نوجوان کی رہنمائی میں ریڈ ہاک کے ایک انتہائی خفیہ اڈے میں پہنچ چکے تھے۔ نوجوان جس کا نام زبیر تھا انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور وہ سب اس قالین پر ہی بیٹھ گئے تھے۔

"تو اس مشین سے تم کمپلیکس کی اندرونی مشین جام کرنا چاہتے تھے"---- جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جیوش بم اور ٹیلی ویو بٹن کو ٹریس کر کے آف کر دیا تھا۔ اس طرح میری پہلے والی پلاننگ ختم ہو گئی۔ لیکن بہرحال مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ اس راستے میں کس قسم کی چیکنگ مشینری نصب ہے اور اسے کس طرح جام کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے صالح سے کہہ کر یہ خصوص مشین منگوائی تھی۔ یہ مشین اس سیڈ فارم والے کمرے میں رکھنے کے بعد جیسے ہی میں یہاں سے مخصوص بٹن آن کرتا تمام چیکنگ مشینری جام ہو جاتی۔ اس کے بعد اس راستے کو ڈائنامیٹ سے توڑ کر اندر داخل ہو جانا کوئی مسئلہ نہ تھا کیونکہ یہاں سیڈ فارم پر نہ ہی اب ڈومیری موجود ہے اور نہ ہی جی پی فائیو۔ اور ہم

اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر کے نکل جاتے لیکن اب تمہارے سامنے صالح کی کال آ گئی کہ کرنل ڈیوڈ نے اس مشین کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور ظاہر ہے اس کے بعد اس نے آندھی اور طوفان کی طرح سیڈ فارم کی طرف بڑھنا تھا۔ اگر صالح ہمیں بروقت کال کر کے اس بارے میں نہ بتا دیتا تو اس بار لامحالہ ہم ان کے گھیرے میں آجاتے"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے لٹک گئے۔

"تو پھر اب"---- جولیا نے کہا۔

"اس مشن نے مجھے واقعی زندگی میں پہلی بار ناک آؤٹ پوزیشن میں لا کھڑا کیا ہے"---- عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ اس اڈے کا سراغ تو نہ لگا لے گا جبکہ ہماری کاریں اس جھنڈ میں موجود ہیں"---- اس بار صفدر نے کہا۔

"زبیر سمجھدار نوجوان لگ رہا ہے۔ پھر صالح نے خاص طور پر کہا تھا کہ کاریں وہیں چھوڑ دیں۔ اس کے ذہن میں کوئی پلان ہو گا"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد زبیر اس کمرے میں داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ میں نے دونوں کاروں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اب ان کاروں کی مدد سے وہ ہمارے گروپ کا سراغ نہ لگا سکے گا"۔ زبیر نے ان کے قریب فرش پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کس طرح جلایا ہے۔ کیا ان میں بم رکھا تھا"---- عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ ایسا میٹریل موجود ہے جو لوہے کو بغیر شعلہ پیدا کئے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ دونوں کاریں جل کر راکھ بن چکی ہیں لیکن نہ ہی کوئی دھماکہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی شعلہ نکلا ہے"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہم کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے۔ ہمیں باہر کے بارے میں بھی تو معلوم ہونا چاہئے"---- عمران نے کہا۔

"سیڈ فارم کے باہر جی پی فائیو کے لوگ پھیلتے جا رہے ہیں اور میں نے آٹھ گاڑیوں کو سیڈ فارم کے گرد گھیرا ڈالتے دیکھا ہے اور ابھی مسلسل گاڑیاں آ رہی ہیں"---- زبیر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اس قدر تعداد میں فورس لے آیا ہے کرنل ڈیوڈ"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے وہ پوری جی پی فائیو کی فورس کو یہاں لے آیا ہے"---- زبیر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کب سے یہاں ڈیوٹی دے رہے ہو"---- اچانک عمران نے زبیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گذشتہ چھ سالوں سے جناب۔ جب سے یہ اڈا قائم ہوا ہے میرا تعلق اسوند سے ہے۔ ریلوے اسٹیشن کے پاس میرا گاؤں ہے۔ میرے

آباؤاجداد اسی علاقے کے رہنے والے ہیں"---- زبیر نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ کمپلیکس بھی تمہارے سامنے بنا ہو گا"---- عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ میرے والد صاحب یہاں بطور فورمین کام کرتے رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ جاتا رہتا تھا"---- زبیر نے جواب دیا۔

"اس کمپلیکس میں تازہ ہوا کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں"---- عمران نے کہا تو زبیر چونک پڑا۔

"انتہائی زبردست انتظامات ہیں جناب۔ یہاں سے کچھ دور باقاعدہ ایک بستی بسائی گئی ہے اس میں سو ڈیڑھ سو گھر ہیں اور ان سب گھروں میں ویسے تو بظاہر فلسطینی رہتے ہیں لیکن یہ سب فلسطینی باقاعدہ حکومت کے ملازم ہیں۔ انہیں بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں۔ ہر گھر میں ایسے خفیہ آلات نصب ہیں کہ اگر کوئی اجنبی ان میں سے کسی گھر میں بھی داخل ہو تو حکومت کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہاں ہونے والی تمام گفتگو باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہے۔ ان میں سے دو گھر ایسے ہیں جن میں ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ افراد رہتے ہیں۔ ان دونوں گھروں کے نیچے بڑے بڑے تہہ خانے ہیں۔ ان تہہ خانوں میں کمپلیکس کے لئے تازہ ہوا کی رسد کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ باقاعدہ بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے ہیں جو بیرونی ہوا کھینچ کر اندر پہنچاتے رہتے ہیں"- زبیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کبھی وہاں گئے ہو"---- عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک بار گیا تھا۔ آج سے دو سال پہلے جب ان میں سے ایک پمپ خراب ہو گیا تھا اور میرے والد صاحب کو وہاں پمپ درست کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ میں ان کے ساتھ گیا تھا۔ اس کے بعد میرے والد صاحب ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے۔ ایک بھاری ٹرالی نے ان کی موٹر سائیکل کو سائیڈ ماری اور وہ وفات پا گئے اور اس کے بعد میرا وہاں جانا نہیں ہوا"---- زبیر نے جواب دیا۔

"اگر ہم کسی طرح ان دونوں گھروں پر قبضہ کر لیں تو کیا ہم اپنا مشن مکمل کر سکتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہاں سے قریب ہی باقاعدہ ملٹری کی ایک کافی بڑی چوکی ہے اور اس بستی کی نگرانی اسی چوکی کے ذریعے کی جاتی ہے وہاں ایسی مشینری نصب ہے کہ کوئی اجنبی جیسے ہی اس بستی میں داخل ہوتا ہے اس کی چیکنگ شروع ہو جاتی ہے اور اگر انہیں شک پڑ جائے تو وہ پوری فورس کے ساتھ چھاپہ مار کر اس اجنبی کو پکڑ کر لے جاتے ہیں اور انہیں ہلاک کر دیتے ہیں"---- زبیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس چوکی پر کتنے افراد ہوتے ہیں"---- عمران نے پوچھا۔

"تقریباً اس کے قریب فوجی ہوتے ہیں۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ صرف میرا اندازہ ہے"---- زبیر نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس چوکی تک کا نقشہ بناؤ۔ اس طرح کہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس چوکی تک پہنچ سکیں"---- عمران نے کہا۔

"میں کاغذ لے آؤں پھر بتا دیتا ہوں"---- زبیر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو اب آپ اس طرف سے کمپلیکس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اور ہم نے یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے تو نہیں رہنا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پہنچا کر انہیں بے ہوش کر دیں گے لیکن مسئلہ تو پھر اصل راستے کا رہے گا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جس انداز میں یہ کمپلیکس بنایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہاں سے ہوا براہ راست اندر نہ جاتی ہو گی۔ لازماً اس کے نیچے خفیہ اور علیحدہ ہال بنایا گیا ہو گا۔ وہاں علیحدہ پمپ لگائے گئے ہوں گے جو ان پمپوں سے آنے والی ہوا کو دوسرے پمپوں کے ذریعے پورے کمپلیکس میں پھیلا دیتے ہوں گے۔ اگر ہم اس کمرے تک پہنچ جائیں تو ہم آسانی سے کمپلیکس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ کرنل ڈیوڈ باہر پہرہ دیتا رہ جائے گا"---- عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کمرہ بھی ہر طرف سے سیلڈ ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سیلڈ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ظاہری یا خفیہ طور پر لازماً کوئی نہ کوئی دروازہ ہو گا تاکہ پمپوں کی ساتھ ساتھ دیکھ بھال بھی کی جا سکے کیونکہ تازہ ہوا کی مسلسل سپلائی انسانوں کے ساتھ ساتھ سائنسی لیبارٹری کے لئے بھی ضروری بلکہ لازمی ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں نے بھی اثبات میں سرہلا دیئے۔ اسی لمحے زبیر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تہہ شدہ کاغذ تھا۔

"میں اس علاقے کا تفصیلی نقشہ ڈھونڈ لایا ہوں۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ نقشے پر آپ کو زیادہ آسانی سے سمجھ آ جائے گی"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ زبیر نے نیچے بیٹھ کر تہہ شدہ کاغذ کھولا اور اسے ان کے سامنے فرش پر ہی بچھا دیا۔ یہ واقعی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ تھا۔ اس کے بعد زبیر نے نقشے کے مطابق راستے کی نشاندہی کرنی شروع کر دی۔

"جو راستہ تم نے بتایا ہے اس راستے پر تو لامحالہ ہمیں سیڈ فارم کے قریب سے ہو کر گزرنا پڑے گا جبکہ بقول تمہارے باہر ہر طرف جی پی فائیو کے لوگ پھیلے ہوئے ہیں"---- عمران نے کہا۔

"لیکن دوسرا راستہ تو بہت طویل ہے عمران صاحب"۔ زبیر نے کہا۔

"طویل یا مختصر راستے سے غرض نہیں۔ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ ہم اس چوکی اور بستی تک پہنچ جائیں لیکن جی پی فائیو کو کسی طرح

بھی اس کا علم نہ ہو سکے"---- عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ یہاں سے اسوند ریلوے اسٹیشن کے پیچھے ہمارے گاؤں تک جائیں۔ یہ دیکھیں یہ ہے ہمارا گاؤں۔ جسے اسوند گاؤں بھی کہا جاتا ہے اسی گاؤں پر ہی ریلوے اسٹیشن کا نام اسوند ریلوے اسٹیشن ہے۔ اسوند سے آپ شمال کی طرف آگے بڑھتے رہیں اور پھر اس طرح لمبا چکر کاٹ کر آپ اس علاقے میں پہنچیں"---- زبیر نے باقاعدہ نقشے پر نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے گاؤں سے ہمیں جیپیں وغیرہ مل سکتی ہیں کیونکہ اتنے لمبے راستے پر ہم پیدل تو سفر کرنے سے رہے"---- عمران نے کہا۔

"چیف صالح کو اگر کہا جائے تو انتظامات ہو سکتے ہیں"---- زبیر نے کہا۔

"چیف صالح اب ہمارے لئے کہاں کہاں انتظامات کرتا پھرے گا پہلے ہی اس نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے وہ بہت ہے"---- عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایک طریقہ ہے کہ گاؤں کے پاس ایک پرائیویٹ ٹیکسیوں کا اڈا ہے جہاں سے ارد گرد کے علاقوں کے سفر کے لئے ٹیکسیاں مل سکتی ہیں۔ وہاں سے آپ ٹیکسیاں لے لیں اور آگے جہاں آپ مناسب سمجھیں انہیں چھوڑ دیں اور آگے پیدل چلے جائیں"---- زبیر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ کیا تم اس اڈے تک ہمارے

ساتھ چل سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے دلی خوشی ہو گی"۔۔۔۔ زبیر نے انتہائی خوش دلی سے کہا۔

"تمہارے اس اڈے میں کس قسم کا اسلحہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زیادہ تر تو عام سا اسلحہ ہے۔ لیکن ایک تہہ خانے میں خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی موجود ہے"۔۔۔۔ زبیر نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے وہ خصوصی ساخت کا اسلحہ دکھا سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بالکل جناب۔ آیئے"۔۔۔۔ زبیر نے جواب دیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے صرف صفدر کو اپنے ساتھ لیا اور پھر وہ دونوں اس کے ساتھ چلتے ہوئے تیزی سے اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اسے اطلاع مل چکی تھی کہ سفیان شوبائی کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پہنچا دیا گیا ہے کرنل ڈیوڈ جیسے ہی بلیک روم میں داخل ہوا وہاں موجود کیپٹن رینڈل نے اسے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔ سامنے لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر لیکن بارعب چہرے کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ اور وہ بے ہوش تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں انتہائی قیمتی ہیروں کی انگوٹھیاں بھی موجود تھیں۔

"کوئی مسئلہ تو پیدا نہیں ہوا اس کے اغوا میں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سفیان شوبائی کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پر موجود تھا۔ مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے وہاں پہلے بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے اور پھر اندر داخل ہو کر اسے اٹھا کر کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا"---- کیپٹن ریندل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اسے ہوش میں لے آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے وہاں موجود ایک اور آدمی سے کہا تو اس آدمی نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر وہ آگے بڑھا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس کے دہانے کو سفیان شوبائی کی ناک سے لگایا اور پھر ایک دو لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے واپس جیب میں ڈالی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سفیان شوبائی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح سمٹنے لگا جیسے وہ لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن ظاہر ہے راڈز میں مکمل طور پر جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک آتے ہی حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال ہے کہ میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ"---- سفیان شوبائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جی پی فائیو کا چیف اور تم اس وقت

جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو۔ اور ابھی میرے حکم سے تمہارے جسم کی پوری کھال اتاری جائے گی"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو سفیان شوبائی بے اختیار چونک پڑا۔

"کھال اتاری جائے گی۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ میں تو اسرائیل کا خاص وفادار ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب دونوں میرے کردار کو اچھی طرح جانتے ہیں"---- سفیان شوبائی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے پرائم منسٹر صاحب سے خصوصی تعلقات ہیں لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم ان تعلقات کی آڑ میں اسرائیل کے خلاف کام کر رہے ہو۔ تمہارا تعلق اسرائیل کے خلاف کام کرنے والی فلسطینیوں کی خفیہ تنظیم ریڈ ایگل سے ہے اور تمہارا بھتیجا صالح اس تنظیم کے سب سے خطرناک گروپ ریڈ ہاک کا سربراہ ہے اور تم اس کے ساتھی ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ مجھ پر الزام ہے۔ حکومت کی تمام ایجنسیوں نے ہمیشہ میرے خلاف انکوائریاں کی ہیں لیکن انہیں کبھی میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا۔ میرا بھتیجا صالح انجینئر ہے اور ایکریمیا میں ملازم ہے۔ وہیں رہتا ہے میرا اور اس کا کسی خفیہ تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو میں تمہیں بتادوں کہ میں اور وہ اسرائیل کے لئے مخبری کرتے ہیں میرے شاکر

سرات اور ان کی تنظیم کے سب بڑوں کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں"---- سفیان شوبائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ تمہارے بھتیجے صالح کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے اس نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ میری جیب میں اس کے اعتراف جرم کا ٹیپ موجود ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بکواس ہے یہ سب کچھ۔ محض دھوکہ بازی ہے۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہے تو تمہیں میری بات مان لینی چاہئے"---- اس بار سفیان شوبائی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا بھتیجا صالح اسرائیل کے دشمن نمبر ایک عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں تمہاری بات مان جاؤں اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے اور یہاں اسرائیل میں جو کرنل ڈیوڈ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میری بات پرائم منسٹر صاحب سے کرا دو۔ وہ میری صفائی دے دیں گے"---- سفیان شوبائی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو بلیک روم کرنل ڈیوڈ کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

"تمہاری تو چیخیں تک بھی پرائم منسٹر تک نہ پہنچ سکیں گی سفیان شوبائی۔ اور نہ انہیں کبھی معلوم ہو سکے گا کہ تم اچانک کہاں غائب ہو گئے ہو۔ تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کاٹ کر علیحدہ کر دی جائے گی

اور تمہاری ہڈیاں توڑ کر تمہاری لاش کا قیمہ بنا کر گٹر میں بہا دیا جائے گا ہاں البتہ تم صرف ایک صورت میں اپنی زندگی بچا سکتے ہو کہ تم مجھے صالح کے بارے میں سب کچھ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں خاموشی سے یہاں سے نکال دیا جائے گا اور پرائم منسٹر تک بھی یہ بات نہیں پہنچائی جائے گی کہ تمہارے بھتیجے کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے اور یہ بھی سن لو کہ کرنل ڈیوڈ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تو تم مجھ پر تشدد کرو گے۔ مجھ پر۔ سفیان شوبائی پر"---- سفیان شوبائی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل ڈیوڈ کی اس بات پر سرے سے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہیری"---- کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے ایک طرف کھڑے پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا

"یس سر"---- اس آدمی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"الماری سے خار دار کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس کے جسم پر برساتے رہو جب تک اس کی زبان نہ کھلے یا اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ نہ چھوڑ دے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"---- ہیری نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ کی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"سفیان شوبائی۔ میرا نام کیپٹن رینڈل ہے اور میں کرنل صاحب کا ماتحت ہوں اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کرنل صاحب جو کچھ کہتے ہیں اس پر پورا پورا عمل بھی کرتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی جان بچا لو۔ ورنہ

واقعی تمہارے جسم کی کھال اتار دی جائے گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کیپٹن ریڈل نے سفیان شوبائی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم لوگ چاہتے کیا ہو۔ میں تو بتا رہا ہوں کہ میرے بھتیجے کا نام صالح ضرور ہے لیکن وہ ایکریمیا میں ہے یہاں تو وہ ہے ہی نہیں"۔ سفیان شوبائی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیری۔ جلدی حکم کی تعمیل کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ہیری جو ہاتھ میں خاردار کوڑا اٹھائے سفیان شوبائی کی طرف بڑھ رہا تھا ایک جھٹکے سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ سفیان شوبائی کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"خبردار۔ اگر تمہارا ہاتھ سست پڑا تو گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ہیری کا بازو واقعی کسی مشین کی طرح چل پڑا اور کمرہ تیز بھیانک اور مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ سفیان شوبائی کے لباس کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور اس کے جسم کے خاردار کوڑے نے واقعی پرخچے اڑانے شروع کر دیئے اور پھر سفیان شوبائی کی گردن ڈھلک گئی تو ہیری نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

"اسے پانی پلاؤ اور اس کے زخموں پر پانی ڈالو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہیری کا ساتھی تیزی سے کرنل ڈیوڈ کے احکام کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سفیان شوبائی کے زخموں پر ٹھنڈا پانی پڑنا شروع ہو گیا اور پھر باقی پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا گیا۔ اور سفیان

شوبائی کراہتا ہوا پھر ہوش میں آ گیا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔

"ہیری اس کے زخموں میں سرخ مرچیں بھر دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اب بھی وقت ہے سفیان شوبائی۔ اس لئے اپنے آپ کو بچالو۔ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہارے زخموں کا علاج بھی کیا جائے گا اور جو کچھ تم بتاؤ گے وہ کسی اور کو نہیں بتایا جائے گا"۔۔۔۔ کیپٹن ریڈل نے نرم لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"۔۔۔۔ یکلخت سفیان شوبائی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ بولتے جاؤ۔ میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا بشرطیکہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ میرے بھتیجے کا تعلق ریڈ ہاک سے ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں تسلیم کرتا ہوں"۔۔۔۔ سفیان شوبائی نے چیختے ہوئے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا شعور ماؤف ہو گیا ہو اور اب وہ لاشعوری طور پر بولے چلا جا رہا ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ آج صبح صالح نے

مجھے فون کر کے جے ایکس ریز سپیشل مشینری مہیا کرنے کے لئے کہا تھا میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ پاکیشائی ایجنٹوں کو اس کی فوری ضرورت ہے جس پر میں نے اسے یہ مشین سپلائی کر دی تھی کیونکہ زیر زمین ایسے لوگوں سے میرا لین دین ہے جو اس قسم کی انتہائی خطرناک اور پیچیدہ سائنسی مشینری فروخت کرتے ہیں یہ مشینری وہ بغیر کسی خصوصی ضمانت کے مہیا نہیں کرتے کیونکہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس کا استعمال انتہائی خطرناک ہوتا ہے صالح کا آدمی یہ مشین حاصل کرنے آیا تو میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ حکومت کے کسی کمپلیکس کی مشینری جام کرنے کے لئے پاکیشائی ایجنٹوں کو یہ مشین چاہئے اور وہ مشین لے کر چلا گیا بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے اور مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"---- سفیان شوبائی نے کراہتے ہوئے رک رک کر کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ اسے گولی مار دو کیپٹن رینڈل اور میرے ساتھ آؤ میرے آفس میں۔ جلدی فوراً"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ کر بھاگنے والے انداز میں بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے دفتر میں پہنچ گیا دفتر پہنچتے ہی اس نے تیزی سے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے کریڈل پر زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پہلے سپیشل گروپ کے کیپٹن سے بات کراؤ اور پھر ریڈ گروپ کے کیپٹن سے بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔

"سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے سفیان شوبائی کو گولی مار دی گئی ہے"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو اس پر۔ کمپلیکس اس وقت شدید خطرے میں ہے ہم نے اسے فوری طرف پر بچانا ہے تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو لے کر فوراً سیڈ فارم پہنچو میں کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کے گروپس کو بھی وہیں بھجوا رہا ہوں یہ دونوں گروپس وہاں تمہاری ماتحتی میں کام کریں گے تم نے وہاں پہنچ کر پورے سیڈ فارم کو چاروں طرف سے گھیر لینا ہے۔ جو اندر موجود ہوں ان سب کو بغیر کسی چیکنگ کے گولیوں سے اڑا دو اور جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے ان کا خاتمہ کر دو۔ اس کے بعد ارد گرد کا سارا علاقہ چھان مارو۔ درختوں کے تمام جھنڈ چھان مارو۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً وہاں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رومیل لائن پر ہیں جناب"---- دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو کیپٹن رومیل"---- کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"---- دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"اپنے گروپ کو لے کر فوراً اسونڈ ریلوے اسٹیشن کے سامنے میدان میں واقع سیڈ فارم پر پہنچ جاؤ تم سب کو پوری طرح مسلح ہونا چاہئے مشین گنوں کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی لے لو پورا گروپ لے کر وہاں پہنچو کیپٹن رینڈل بھی اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہے۔ تم نے وہاں کیپٹن رینڈل کی ماتحتی میں کام کرنا ہے سمجھ گئے ہو۔ باقی باتیں کیپٹن رینڈل تمہیں بتا دے گا"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"تم ابھی یہاں کھڑے ہو نانسنس۔ میں سمجھا کہ تم اب تک سیڈ فارم پہنچ بھی چکے ہو گے"---- کرنل ڈیوڈ نے سامنے کھڑے کیپٹن رینڈل کو دیکھ کر اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے واقعی وہ اسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"سر۔ آخر اس اچانک ریڈ کی وجہ کیا ہے۔ کیا وہ مشین کوئی خاص مشین ہے جس کا ذکر سفیان شوبائی نے کیا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تمہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ سفیان شوبائی نے کیسا خوفناک انکشاف کیا ہے نانسنس۔ احمق آدمی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے عمران کو کوئی ایسی مشین اس صالح کے ذریعے پہنچائی ہے جس سے کمپلیکس کے اندر موجود تمام مشینری کو جام کیا جا سکتا ہے۔ اب عمران اس مشین کی مدد سے مشینری کو جام کر دے گا اور ظاہر ہے وہ احمق ڈاکٹر ہارنگ اور اس کے ساتھی اس مشین کو ناکارہ کرنے کے لئے راستہ کھول کر کمپلیکس سے باہر آئیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی ان پر بھوکے عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے اس طرح کمپلیکس یقینی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ اب بھی سمجھے ہو یا تمہیں گولی کی زبان میں سمجھاؤں نانسنس"---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ اب میں سمجھ گیا سر۔ اب میں آپ کی انتہائی ذہانت تک تو نہیں پہنچ سکتا سر"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور جا کر اس عمران کو روکو۔ ہر صورت میں روکو۔ کسی کو نہ بخشو۔ سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ زیرون ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ جاؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو کیپٹن رینڈل سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جان سے بات کریں سر"---- دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن جان بول رہا ہوں باس"---- چند لمحوں بعد ہی ایک انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں کیپٹن جان۔ اپنے پورے گروپ کو لے فوراً اسوند ریلوے اسٹیشن کے سامنے میدان میں واقع سیڈ فارم پر پہنچ جاؤ۔ فوراً روانہ ہو جاؤ۔ وہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کے ساتھ ساتھ کیپٹن رومیل اور اس کا گروپ بھی موجود ہوگا تم نے اور کیپٹن رومیل دونوں نے کیپٹن رینڈل کی ماتحتی میں کام کرنا ہے اسے سب کچھ معلوم ہے سمجھے۔ پورا اسلحہ لے کر جانا اور فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر وہ میز کی عقبی طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا اس کی عادت تھی کہ جہاں خطرہ ہوتا تھا وہاں وہ خود فوری طور پر نہ جاتا تھا۔ اس لئے اب بھی اس نے اپنے تینوں ماتحت گروپوں کو وہاں بھجوا دیا تھا لیکن وہ خود ہیڈکوارٹر میں موجود رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا رہا۔ جب اس کے خیال کے مطابق کیپٹن رینڈل اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ گیا ہوگا تو اس نے ٹرانسمیٹر اٹھالیا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ یو۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ پہنچ گئے ہیں سارے گروپس۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن جان کا گروپ ابھی چند لمحے پہلے پہنچا ہے جبکہ کیپٹن رومیل کا گروپ مجھ سے پہلے پہنچا ہوا تھا۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا رپورٹ ہے۔ مارے گئے وہ عمران اور اس کے ساتھی یا نہیں۔ اوور"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جوشیلے لہجے میں پوچھا۔

"سر یہاں یہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ فارم میں صرف چھ چوکیدار موجود تھے سر۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب فارم کے اندر کیپٹن رومیل کے گروپ کو تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ کیپٹن جان کے گروپ کو میں نے فارم سے باہر پہرے پر لگا دیا ہے اور خود میں اپنے گروپ کے ساتھ اردگرد کے علاقے کو چیک کر رہا ہوں۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور خود کرسی سے اٹھ کر تیز تیز قدم بڑھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ریڈ ہاک کے خفیہ اڈے سے نکل کر درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے اسوند گاؤں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ زبیر ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ سیڈ فارم اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں باقاعدہ سرچ لائٹیں نصب کر دی گئی تھی جن کی تیز روشنی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور وہاں بے شمار مسلح افراد بھی فارم کے گرد چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

"پوری فوج اٹھا کر لے آیا ہے کرنل ڈیوڈ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چونکہ عمران آہستہ آہستہ چل رہا تھا اس لئے سب ساتھی بھی اس کی وجہ سے آہستہ چل رہے تھے انہوں نے اپنے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے وہ اندھیرے کا جز ہی بنے ہوئے تھے انہیں زبیر نے بتایا تھا کہ جی پی فائیو کے آدمی اس جھنڈ کا چکر لگا گئے

ہیں جہاں ان کی جلی ہوئی دونوں کاریں موجود تھیں لیکن چونکہ انہیں وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا تھا اس لئے وہ سب واپس چلے گئے تھے اور ان کے جانے کے بعد ہی زبیر انہیں وہاں سے نکال کر اسوند گاؤں کی طرف لے جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ گاؤں کے قریب پہنچ گئے گاؤں کی مدہم روشنیاں انہیں دور سے نظر آنے لگ گئی تھیں جبکہ اسوند ریلوے اسٹیشن کی روشنیاں اب اندھیرے کا جز بن چکی تھیں۔

"عمران صاحب۔ ان ٹیکسی ڈرائیوروں کو کیا بتانا ہو گا کہ آپ نے کہاں جانا ہے"---- زبیر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں تم نے یہی کہنا ہے کہ ہم نے افالا جانا ہے اور بس"۔ عمران نے کہا تو زبیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ ٹیکسی ڈرائیور جی پی فائیو کے ہاتھ لگ گئے تو پھر معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے"---- صفدر نے کہا۔

"اس بات کی فکر نہ کریں۔ وہاں دو ٹیکسی ڈرائیور ایسے ہیں جو ہمارے گروپ کے ہیں ان کی جان بھی چلی جائے تب بھی وہ زبان نہ کھولیں گے۔ میں انہیں مخصوص اشارہ کر دوں گا۔ پھر آپ بے فکر ہو کر چلے جائیں۔ چاہے آپ اس چوکی کے قریب جا کر اتریں پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا"---- زبیر نے کہا۔

"کیا وہ دونوں ٹیکسی ڈرائیور اس وقت اڈے پر ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اول تو موجود ہوں گے اور اگر نہ بھی ہوتے تو میں انہیں ان کے گھروں سے بلا لاؤں گا"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر گاؤں کے باہر سے چکر کاٹ کر وہ آگے بڑھے تو زبیر نے انہیں وہیں روک دیا۔

"آپ کا اڈے پر جانا ٹھیک نہیں ہے۔ میں اکیلا وہاں جاتا ہوں اور ٹیکسیاں یہیں لے آتا ہوں"---- زبیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا جبکہ زبیر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور تھوڑی دیر دور جانے کے بعد وہ اندھیرے میں گم ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے دور سے کار کی ہیڈ لائٹس کو چمکتے اور اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ سب درختوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دو سیاہ رنگ کی بڑی بڑی کاریں وہیں آکر رکیں اور پھر آگے والی کار سے زبیر نیچے اتر آیا۔

"عمران صاحب"---- زبیر نے کہا تو عمران درخت کی اوٹ سے باہر آگیا اور اس کے باہر آتے ہی باقی ساتھی بھی درختوں کی اوٹ سے باہر آگئے۔ اسی لمحے کاروں میں سے دو اور نوجوان بھی باہر آگئے۔

"عمران صاحب۔ یہ قاسم ہے اور اس کا نام رضوان ہے۔ ان دونوں کا تعلق ہمارے گروپ سے ہے۔ اس لئے اب آپ بے فکر ہو کر ان کے ساتھ چلے جائیں۔ ویسے میں نے آپ کے حکم کے مطابق افالا تک جانے کا کہہ دیا ہے۔ لیکن آپ اگر چاہیں تو آگے بھی جا سکتے ہیں۔ کرایہ میں نے انہیں ادا کر دیا ہے"---- زبیر نے عمران سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کاروں میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کاروں کی ڈگیوں میں رکھ دیئے۔ آگے والی کار جس کے ڈرائیور کا نام قاسم تھا' میں فرنٹ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر عمران اور صفدر بیٹھ گئے تھے اور پھر وہ دنوں کاریں مڑیں اور تیزی سے آگے بڑھتی گئیں۔

"آپ نے اصل میں کہاں جانا ہے جناب"---- قاسم نے گردن موڑے بغیر عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جنت گم گشتہ کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اگر تمہیں علم ہو تو پھر وہیں لے چلو"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جنت گم گشتہ۔ یہ کیسا نام ہے۔ اس نام کی تو کوئی بستی یا گاؤں نہیں ہے"---- قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں جو کہا گیا ہے ویسا کرو۔ سمجھے"---- جولیا نے قاسم سے مخاطب ہو کر کہا تو قاسم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کاریں تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ عمران جانتا تھا کہ ان کا سفر کافی طویل ہے اور انہیں افالا نامی علاقے تک پہنچنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا جبکہ وہ چوکی جہاں دراصل انہوں نے جانا ہے وہ وہاں سے پیدل ایک گھنٹے کے سفر پر ہے۔ اس طرح انہیں وہاں تک پہنچنے میں دو

ڈھائی گھنٹے کے قریب لگ جائیں گے اور اس وقت رات کے تق
آٹھ بجے تھے اور عمران کے خیال کے مطابق تقریباً دس بجے ک
قریب وہاں پہنچ سکیں گے۔ دونوں کاریں تیز رفتاری سے آگے بڑھ
چلی جارہی تھیں اور وہ سب خاموشی سے سفر کر رہے تھے اور پھر او
گاؤں کے قریب پہنچ کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاروں سے اتر
اور اس نے کاروں کو واپس بھجوا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے پیدل
اس چوکی کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ عمران چونکہ زبیر سے راستو
کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے رات گہری ہو
کے باوجود وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے۔ عمران نے دانستہ یہ کوشش ک
تھی کہ وہ آبادیوں کے قریب سے نہ گزریں کیونکہ وہاں موجود پہر
دار یا کتے وغیرہ ان کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سنسان
راستوں سے گزر کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جس بستی میں ہوا
نگاہی کے انتظامات تھے اسے نقشے میں دوب لکھا گیا تھا اور یہ چو
دوب سے مغرب کی طرف تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر بنائی گ
تھی۔ زبیر کے مطابق یہ چوکی ایک چھوٹی سی عمارت کے اندر قائم ک
گئی تھی اور عمارت کے نیچے ایک تہہ خانہ تھا جس میں ایسی مشینری
نصب تھی جن کی مدد سے وہ بستی کی مسلسل نگرانی کرتے رہتے تھے۔
بستی کے مستقل رہائشی افراد کے تمام کوائف ان مشینوں میں موجود
تھے اس لئے ان افراد کی چیکنگ نہ ہوتی تھی البتہ اگر کوئی اجنبی بستی
میں داخل ہو تو وہاں باقاعدہ چیکنگ کی جاتی تھی۔ اس لئے عمران نے

ب سے پہلے اس چوکی پر قبضہ کرنے کا پلان بنایا تھا مسلسل چلتے چلتے
خر کار انہیں دور سے ایک اونچے ٹاور پر جلتی ہوئی مدھم سی سرخ
وشنی نظر آنے لگ گئی اور یہ اس چوکی کی خاص نشانی تھی کیونکہ اس
ور کی مدد سے ہی وہ خصوصی مشینری کام کرتی تھی۔

"میں اور جولیا یہاں رکیں گے جبکہ باقی سب افراد چوکی میں داخل
وں گے اور وہاں کے انچارج کو بے ہوش کر دیا جائے گا جبکہ باقی
فراد کو خاموشی سے ختم کرنا ہو گا۔ اس کے لئے تمہیں سائیلنسر لگا
سلحہ استعمال کرنا ہو گا" ---- عمران نے ایک سائیڈ پر رکتے ہوئے
پنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اسلحہ وغیرہ لے لو اور پوری احتیاط سے تم نے یہ آپریشن مکمل
رنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ اس وقت بھی پہرہ دے رہے
وں" ---- عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"صفدر۔ تم ان سب کو لیڈ کرو گے اور تنویر تم نے خیال رکھنا ہے
کہ اس موقع پر کسی قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ نہ کرو۔ کیونکہ ہم جس
در خاموشی سے اس چوکی پر قبضہ کریں گے اتنا ہی ہمارے حق میں
فائدہ مند ہو گا" ---- عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔ سچویشن کو سمجھتا ہوں" ---- تنویر نے
جواب دیا۔

"اگر تم پاگل ہوتے تو اب تک قبر میں پہنچ چکے ہوتے۔ اس لئے
مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی سمجھدار ہو لیکن پھر بھی محتاط رہنا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ جو عمران کے فقرے کے
ساتھ غصے سے بگڑنے لگا تھا کہ شاید عمران اس پر طنز کر رہا ہے اس
فقرے کے آخری حصے کو سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میری طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہوگی"۔۔۔۔ تنویر
نے جواب دیا۔

"میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گی۔ تم تنویر کو اپنے ساتھ رکھ لو"۔
جولیا نے کہا۔

"اگر تم جانا چاہتی ہو تو پھر کیپٹن شکیل میرے پاس ٹھہرے گا۔
پھر لیڈر بھی تم ہی ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس بار بہت زیادہ نقاہت محسوس کر رہے
ہیں حالانکہ زخمی تو آپ پہلے بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن اس طرح کی
حالت پہلے آپ کی کبھی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ ساتھیوں کے جانے کے بعد
کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میری اس سلسلے میں ڈاکٹر سے بھی
بات ہوئی تھی کیونکہ میں بے پناہ نقاہت محسوس کر رہا تھا مگر ڈاکٹر نے
مجھے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے میں نقاہت
محسوس کر رہا ہوں لیکن صالح سے بات کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ یہ
لوگ جی پی فائیو اور دوسرے سرکاری محکموں کے خلاف آپریشن کے
دوران خصوصی گولیاں ایم جی ایکس استعمال کرتے ہیں ان گولیوں میں

بارود کا تناسب کچھ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کا زہر زیادہ تیزی سے
اور زیادہ خطرناک انداز میں اثر کرتا ہے۔ میرے جسم کے اندر دو
گولیاں لگی ہوئی تھیں پھر ان گولیوں کو نکالنے میں کافی وقت لگا تھا اس
لئے ان کا زہر اثر انداز ہو رہا ہے جبکہ صفدر کی ٹانگ میں موجود گولی تم
نے ابتدائی طبی امداد کے دوران ہی نکال دی تھی اس لئے اس کا زخم
بھی جلدی مندمل ہو گیا اور اس کے خون میں زہر بھی شامل نہیں
ہوا"۔ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ تو ایسے معاملات میں ڈاکٹروں سے بھی زیادہ معلومات رکھتے
ہیں اس کے لئے آپ خصوصی ادویات منگوا کر استعمال کر
لیتے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ادویات استعمال کرنے کا تو نتیجہ ہے کہ میں اب چلنے پھرنے لگ
گیا ہوں ورنہ تو شاید ابھی میں بستر پر ہی پڑا ہوتا البتہ اگر وہ خصوصی
دوا جو میں نے صالح کو کہہ کر منگوائی تھی بروقت مل جاتی تو پھر معاملہ
زیادہ درست ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے ایک سایہ
سا اپنی طرف بڑھتا محسوس ہوا تو وہ دونوں یکلخت چوکنا ہو گئے۔

"عمران صاحب"۔ اچانک دور سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"آ جاؤ"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور چند لمحوں بعد صفدر
وہاں پہنچ گیا۔

"چوکی پر قبضہ ہو گیا عمران صاحب۔ وہاں بارہ مسلح افراد تھے اور وہ

سب شراب کے نشے میں مدہوش ہوئے پڑے تھے۔ وہاں خالی بوتلوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے شاید وہاں کوئی جشن منایا گیا تھا۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ ان میں لیڈر کون ہے البتہ نیچے تہہ خانے میں واقعی انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے اور باقاعدہ کام کر رہی ہے"---- صفدر نے قریب آ کر تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ چلو میں بھی دیکھوں کہ وہ کس قسم کی مشینری ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تینوں چوکی کی طرف روانہ ہو گئے۔

کرنل ڈیوڈ کی کار سیڈ فارم کے گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر تیزی سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے ارد گرد موجود اس کے ماتحتوں کی ایڑیاں بج اٹھیں اور کرنل ڈیوڈ کا چوڑا سینہ یہ آوازیں سنتے ہی کچھ اور چوڑا ہو گیا۔ ایک کیپٹن نے جلدی سے آگے بڑھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سلوٹ کیا۔

"کیا پوزیشن ہے کیپٹن رومیل"---- کرنل ڈیوڈ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کیپٹن سے پوچھا۔

"سر۔ سیڈ فارم کے اندر میرا گروپ تعینات ہے اور باہر کیپٹن جان کا۔ جبکہ کیپٹن رینڈل اردگرد کے علاقے کو چیک کرنے گئے ہوئے ہیں۔ ان کا گروپ بھی ان کے ساتھ ہے"---- کیپٹن رومیل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جان کہاں ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ بھی کیپٹن رینڈل کے ساتھ گئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ یہاں کے اردگرد کے تمام دیہاتوں کے بارے میں جانتے ہیں"---- کیپٹن رومیل نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"سیڈ فارم کی مکمل تلاشی لے لی ہے کہیں کوئی مشینری وغیرہ تو نہیں رکھی گئی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے سپر گائیکر سے خود مکمل چیکنگ کی ہے جناب۔ کوئی مشین نہیں ہے"---- کیپٹن رومیل نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ لوگ کہاں گئے۔ انہیں تو یہ مشین یہاں رکھنی چاہئے تھی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا لیکن کیپٹن رومیل نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے چار جیپیں آتی دکھائی دیں تو کرنل ڈیوڈ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ کیپٹن رینڈل صاحب اور ان کا گروپ ہے سر"---- کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپیں قریب آکر رکیں اور پھر سب سے آگے والی جیپ میں سے کیپٹن رینڈل کے ساتھ ہی ایک اور کیپٹن نیچے اترا۔ یہ کیپٹن جان تھا ان دونوں نے قریب آکر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی"---- کرنل ڈیوڈ نے اس طرح کیپٹن رینڈل سے پوچھا جیسے اس نے انہیں کہیں چھپا رکھا ہو۔

"سر۔ وہ درختوں کے قریب جھنڈ میں رہے ہیں جہاں پہلے وہ زخمی ہوئے تھے۔ وہاں دو کاروں کی راکھ بھی موجود ہے لیکن وہ سب غائب

ہو چکے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"راکھ موجود ہے کاروں کی۔ راکھ کا کیا مطلب۔ کیا کاریں کاغذ کی بنی ہوئی تھیں"---- کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ وہ اس طرح راکھ کا ڈھیر بن گئی ہیں جیسے واقعی وہ کاغذ کی بنی ہوئی ہوں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر یقیناً انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ ہم لوگ یہاں چھاپہ مار رہے ہیں۔ وہ کہیں چھپ گئے ہوں گے پہلے بھی زخمی ہونے پر انہیں یہاں قریب ہی ریڈ ایگل کے کسی اڈے میں لے جایا گیا تھا۔ اب بھی یقیناً وہ وہیں چھپے ہوئے ہوں گے۔ تم نے تلاش کیا ہے وہاں"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس اڈے کا پتہ نہیں چل رہا البتہ میں نے جب اردگرد کے علاقے کا گشت کیا تو ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اسوند گاؤں کے باہر ٹیکسی اڈے سے ایک آدمی جس کا نام زبیر بتایا گیا ہے اور جو اس گاؤں کا رہنے والا ہے۔ دو خالی ٹیکسیاں لے کر گیا۔ دونوں ٹیکسیاں اس طرف کو گئی ہیں جدھر وہ جھنڈ ہے لیکن میں نے اردگرد کا سارا علاقہ چیک کیا ہے وہ ٹیکسیاں کہیں نہیں ملیں"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ دونوں ٹیکسیاں تمہارے استقبال کے لئے وہیں کھڑی رہتیں نانسنس۔ احمق آدمی۔ اس وقت رات [illegible] ایک آدمی کا دو خالی ٹیکسیاں لے کر جانے کا کیا مطلب ہے یہی کہ ان

ٹیکسیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہائر کیا گیا ہے۔ کہاں ہے وہ آدمی جس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ وہیں ٹیکسی اڈے پر رہتا ہے جناب۔ ٹیکسیوں وغیرہ کی صفائی کرتا ہے"---- کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو میرے ساتھ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا کار کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔

"کیپٹن رومیل اور کیپٹن جان۔ تم دونوں یہیں رہو گے اور ہر طرح سے محتاط اور چوکنے رہو گے۔ ہو سکتا ہے پاکیشائی ایجنٹ اچانک حملہ کر دیں اور کیپٹن رینڈل تم اپنے چار مسلح ساتھیوں کو ساتھ لے لو"---- کرنل ڈیوڈ نے کار کے قریب رک کر احکامات دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن رینڈل نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کی سائیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اسوند گاؤں کی طرف کار لے چلو"---- کیپٹن رینڈل نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے کر کے ٹرن لیا اور پھر تیزی سے کار کو ریلوے اسٹیشن کی طرف لے جانے لگا۔ ان کے پیچھے ایک جیپ بھی چل پڑی جس میں چار مسلح افراد موجود تھے۔

"اس گاؤں کے آدمی کا ٹیکسیاں لے جانا پیچیدہ سی بات ہے۔ رات

کو اس وقت اس عمران نے گاؤں کے اس آدمی کو کیسے ہائر کر لیا ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہ مقامی لوگ بیحد لالچی ہوتے ہیں۔ یقیناً انہوں نے اسے رقم دی ہو گی"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ریلوے اسٹیشن کراس کر کے وہ اسوند گاؤں کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں گاؤں کی مدھم روشنیاں دور سے نظر آنے لگ گئیں۔

"کیا یہ اڈا گاؤں کے اندر ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ گاؤں کے باہر ہے"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور پھر اس نے ڈرائیور کو اڈے کے بارے میں گائیڈ کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے دیہاتی سٹائل کے اڈے میں پہنچ گئے جہاں آٹھ کے قریب ٹیکسیاں اور چار چھوٹی ویگنیں موجود تھیں۔ ایک طرف چائے خانہ بنا ہوا تھا اور وہاں دس بارہ افراد بیٹھے تھے۔ جی پی فائیو کی کار دیکھ کر وہ سب یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور اس نے بڑے فاخرانہ انداز میں ادھر ادھر دیکھا جبکہ کیپٹن رینڈل نیچے اتر کر تیزی سے چائے خانے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی تھا جو لباس کے لحاظ سے غریب آدمی لگتا تھا اس نے قریب آ کر انتہائی مودبانہ انداز میں کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور ساتھ ہی ہاتھ جوڑ دیئے۔

"جج۔ جج۔ جناب۔ میں غریب آدمی ہوں جناب"---- اس آدمی نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب میرا نام ریاض ہے جناب۔ میں یہاں ٹیکسیوں کی صفائی کرتا ہوں جناب"---- اس آدمی نے اسی طرح عاجزانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لے گیا دو ٹیکسیاں"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ زبیر لے گیا ہے۔ وہ یہاں آیا تھا جناب۔ اس نے دو ٹیکسیاں لیں اور چلا گیا"---- ریاض نے جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے یہ زبیر"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ وہ اسی گاؤں کا رہنے والا ہے جناب"---- ریاض نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل۔ اس کے ساتھ جاؤ اس زبیر کو لے آؤ۔ وہ یہیں ہو گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیں سر"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو جناب۔ ٹیکسیوں کے ساتھ چلا گیا ہے"---- ریاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ کیپٹن اور سنو اگر زبیر نہ ہو تو اس کے گھر میں جو بھی مرد ہو اسے پکڑ کر لے آنا۔ جاؤ اور جلدی آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے

میں کہا۔

"لیں سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریاض کو ساتھ لے لیا تھا جبکہ کرنل ڈیوڈ واپس کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کیپٹن رینڈل کی جیپ واپس آگئی۔ جیپ رکتے ہی کرنل ڈیوڈ اپنی کار سے باہر آگیا۔ جیپ میں سے کیپٹن رینڈل اور ریاض کے ساتھ ساتھ ایک مقامی نوجوان اترا۔ اس نوجوان کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جناب۔ زبیر تو گھر میں نہیں ہے۔ یہ زبیر کا بھائی ہے اس کا نام ہاشم ہے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"کہاں ہے زبیر"---- کرنل ڈیوڈ نے اس نوجوان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ تو دارالحکومت میں رہتا ہے جناب۔ ہفتے پندرہ دن بعد اور کبھی کبھار ایک دو ماہ بعد آتا ہے"---- نوجوان نے جواب دیا۔

"یہ ریاض کہہ رہا ہے کہ وہ یہاں سے ٹیکسیاں لے کر گیا ہے۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ دارالحکومت میں رہتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں خود اس کی بات سن کر حیران ہوا ہوں جناب۔ انہیں تو گاؤں آئے ہوئے پندرہ دن گزر چکے ہیں جناب۔ وہ اگر یہاں آتے تو لازماً گھر آتے جناب"---- ہاشم نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو لے کر سیڈ فارم پہنچو۔ وہاں چل کر ان سے مزید باتیں ہوں گی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے اس کے بیٹھتے ہی کار آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک بار پھر سیڈ فارم کے سامنے پہنچ گئی۔

"اندر لے چلو"---- کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور کار کو سیڈ فارم کے اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے ہی وہ جیپ بھی اندر آ گئی جس میں کیپٹن رینڈل موجود تھا۔ کار آفس کے سامنے جیسے ہی رکی کرنل ڈیوڈ نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ آفس میں روشنی ہو رہی تھی اور آفس سے باہر کیپٹن ردمیل کھڑا ہو تھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں پاس سے گزرتے ہوئے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا اور کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ابھی کرنل ڈیوڈ بڑی سی دفتری میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ کیپٹن رینڈل ریاض اور ہاشم سمیت اندر داخل ہوا۔

"سنو۔ تم دونوں میں سے ایک جھوٹ بول رہا ہے اس لئے جو سچ ہے وہ بتادو ورنہ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہوگا"۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"---- ریاض نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بھی سچ ہی کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ بیشک سارے گاؤں سے پوچھ لیں جناب"---- ہاشم نے جواب دیا۔

"ریاض کو جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جبکہ تم جھوٹ بول کر اپنے بھائی کو چھپا رہے ہو تمہارا بھائی پاکیشیائی دشمنوں کا ایجنٹ ہے۔ بولو۔ کہاں ہے وہ جلدی بولو"---- کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے زور سے میز پر مکہ مارا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب۔ زبیر پچھلے پندرہ روز سے گھر نہیں آیا"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتا ہے وہ۔ کہاں رہتا ہے دارالحکومت میں۔ پتہ بتاؤ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے کبھی نہیں بتایا جناب۔ صرف مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ دارالحکومت میں کام کرتا ہے اور بس"---- ہاشم نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا غصے کی شدت سے اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا اور آنکھوں میں سے شعلے نکلنے لگے تھے۔

"لے جاؤ اسے ساتھ والے کمرے میں۔ اور اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو۔ اس سے سچ اگلواؤ۔ لے جاؤ اسے"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے

ہوئے کہا تو کیپٹن ریندل نے ہاشم کا بازو پکڑا اور گھسیٹتا ہوا دفتر سے باہر لے گیا جبکہ ہاشم مسلسل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"اسے ابھی باہر بٹھاؤ۔ اس کی باری بعد میں آئے گی"۔ کرنل ڈیوڈ نے آفس میں موجود کیپٹن رومیل سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی ایک طرف کھڑے ہوئے ریاض کی طرف اشارہ کر دیا کیپٹن رومیل نے ریاض کا بازو پکڑا اور اسے باہر لے گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے انداز میں آفس میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن ریندل تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"سر۔ سر۔ اس ہاشم نے انکشاف کر دیا ہے کہ اس درختوں کے جھنڈ میں جس میں عمران اور اس کے ساتھی زخمی ہوئے تھے ریڈ ایگل کا خفیہ اڈہ ہے اور زبیر اس اڈے کا چوکیدار ہے وہ اب بھی وہیں ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن ریندل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید ترین جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ پھر یقیناً عمران اور اس کے ساتھی بھی وہیں چھپے ہوئے ہوں گے جاؤ سب کو ساتھ لے جاؤ اور گھیر لو اس اڈے کو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں ہوں تو انہیں اس اڈے سمیت تباہ کر دو۔ ورنہ اس زبیر کو پکڑ کر لے آؤ جلدی کرو۔ فوراً جاؤ۔ کیپٹن رومیل اور کیپٹن جان کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ کسی کو زندہ نہ نکلنے دینا۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ کیپٹن ریندل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر آفس

سے باہر نکل گیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں یہ بچ کر کیسے جاتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے جسم میں جیسے بے چینی کی لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر واپس مڑ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ دو تین بار اس نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ بے اختیار آفس سے باہر آ گیا۔

"جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے جناب"۔۔۔۔ ریاض نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی ٹھہرو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں انعام ملے۔ تمہاری مدد سے ہم دشمن تک پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا لیکن اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کا سارا جوش و خروش یکلخت ٹھنڈا ہو گیا تھا کہ زبیر تو اڈے سے دو خالی ٹیکسیاں لے گیا تھا اس کا مطلب ہے کہ اب وہ اڈے پر نہیں ہو گا اور یہ ٹیکسیاں یقیناً وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لے کر گیا ہو گا اور اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اب اڈے پر عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں ہوں گے وہ یقیناً ان ٹیکسیوں میں بیٹھ کر نکل گئے ہوں گے وہ تیزی سے مڑا اور پھر آفس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت ریاض کے سامنے جا کر رک گیا۔

"کیا تم جانتے ہو ان ٹیکسی ڈرائیوروں کو جنہیں زبیر لے گیا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ ان میں سے ایک کا نام قاسم ہے اور دوسرے کا نام رضوان ہے جناب"---- ریاض نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر آفس میں چلا گیا اسی لمحے اسے دور سے تیز فائرنگ اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ تیزی سے مڑا اور آفس سے نکل کر دوڑتا ہوا سیڈ فارم کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیڈ فارم کے گیٹ سے باہر کھلے میدان میں آگیا۔ وہاں مسلح چار افراد موجود تھے اور وہاں کوئی آدمی نہ تھا فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں دور سے سنائی دے رہی تھیں۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے خاموشی سے کھڑا رہا۔ کچھ دیر بعد فائرنگ اور دھماکے رک گئے اور ہر طرف خاموشی چھا گئی پھر تھوڑی دیر بعد دور سے ایک جیپ کی ہیڈ لائٹس چمکیں اور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سیڈ فارم کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر لہرایا اور وہ جیپ اس کے قریب پہنچ کر رک گئی اور کیپٹن رینڈل اچھل کر نیچے اترا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش تھا۔

"سر۔ سر۔ انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"کیسا انکشاف"---- کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی سرکاری بستی میں گئے ہیں وہ

وہاں سے کمپلیکس کے اندر جانا چاہتے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"سرکاری بستی۔ وہ کون سی ہے۔ کیا مطلب۔ سرکاری بستی سے کیا مطلب"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہاں سے کچھ دور ایک بستی ہے جس نام دوب ہے اس بستی کو خصوصی طور پر بنایا گیا ہے یہاں سرکاری لوگ رہتے ہیں اس بستی میں دو گھر ایسے ہیں جن میں ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ رہتے ہیں ان گھروں کے نیچے بڑے تہہ خانے ہیں جن میں ہوا پھینکنے والے بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے ہیں جو مکانوں کی چھتوں سے ہوا کھینچ کر کمپلیکس میں پہنچاتے ہیں اس بستی کی حفاظت کے لئے حکومت کی طرف سے ایک خصوصی چوکی بنائی گئی ہے جو بستی سے کچھ فاصلے پر ہے۔ اس میں خصوصی مشینری نصب ہے تاکہ اگر کوئی اجنبی بستی میں داخل ہو تو اسے چیک کیا جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس بستی میں گئے ہیں۔ یہ بستی ویسے تو یہاں سے قریب ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھی لمبا چکر کاٹ کر گئے ہیں تاکہ کسی کو ان کی وہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکے"---- کیپٹن رینڈل نے تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیسے یہ سب معلوم ہوا۔ کس نے بتایا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اسی زبیر نے جناب۔ میں نے وہ اڈا تلاش کر لیا تھا لیکن وہاں

موجود زبیر نے ہم پر فائر کھول دیا۔ ہمارے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ لیکن جوابی فائرنگ میں وہ شدید زخمی ہو گیا جس کے بعد اس پر قابو پا لیا گیا۔ کیپٹن جان ایک ایسا طریقہ جانتا ہے جس کی مدد سے وہ کسی بھی آدمی کی گردن کی عقبی طرف خنجر کی نوک اتار کر اس کا ذہن اس طرح ماؤف کر دیتا ہے کہ وہ آدمی پوچھنے پر سب کچھ سچ سچ بتانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس ہاشم کے ساتھ بھی کیپٹن جان نے یہی طریقہ استعمال کیا تھا تو ہاشم نے اس اڈے اور زبیر کے متعلق بتایا۔ پھر اس زبیر کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا تو اس نے یہ سب کچھ بتایا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا بتایا ہے اس نے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"بس جناب۔ یہی بتایا ہے اس نے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ زبیر۔ اسے لے آؤ یہاں۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ ساری بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ کوئی ایسی بستی ہو سکتی ہے جس میں اجنبی داخل نہ ہو اور وہاں سے ہوا کمپلیکس میں پہنچائی جائے۔

"وہ تو ہلاک ہو گیا ہے جناب"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک ہو گیا۔ کیوں۔ اور اس نے جھوٹ بولا ہو تب"۔ کرنل

ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس طریقے میں یہی بڑی خامی ہے کہ جیسے ہی گردن کے عقبی حصے میں داخل کی گئی خنجر کی نوک کو واپس کھینچا جاتا ہے وہ آدمی تڑپ تڑپ کر چند لمحوں میں ہلاک ہو جاتا ہے پہلے ہاشم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور اب زبیر کے ساتھ بھی۔ لیکن جناب۔ باتیں اس نے صحیح ہی بتائی ہیں۔ ہاشم نے بھی سچ بولا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اس اڈے میں کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جناب۔ اس میں ہر قسم کا اسلحہ بھرا ہوا ہے۔ میں نے وہاں اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"تو اب عمران اور اس کے ساتھی اس بستی میں گئے ہیں لیکن وہاں جا کر وہ کیا کریں گے۔ کیا وہ پمپ بند کر دیں گے۔ کیا کریں گے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ زبیر کے مطابق وہ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس بھر دیں گے۔ اس طرح کمپلیکس کے اندر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ان پمپوں کو تباہ کر کے اندر جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ بنا لیں گے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک بات ہے۔ ویری سیڈ۔ لیکن اب تک وہ ایسا کر بھی چکے ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ اب تک اس کا انداز الجھا ہوا سا تھا لیکن اب کیپٹن

رینڈل کی بات سن کر اسے کے چہرے پر انتہائی جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی ان ٹیکسیوں میں بیٹھ کر پہلے گاؤں افالا پہنچیں گے اور پھر وہاں سے پیدل دوب جائیں گے۔ اس طرح انہیں دو ڈھائی گھنٹے بہرحال لگ جائیں گے جبکہ اگر ہم یہاں سے براہ راست جیپوں پر جائیں تو ہمیں صرف ایک گھنٹہ لگے گا اور میرا خیال ہے کہ اب تک عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر تم بھی چلو۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جلدی کرو۔ بلاؤ سب کو۔ ہم نے انہیں گھیرنا ہے۔ جلدی کرو"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ یو۔ اوور"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"یس کیپٹن جان اٹنڈنگ یو۔ اوور"---- چند لمحوں بعد کیپٹن جان کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن جان۔ تم اپنے گروپ اور کیپٹن رومیل کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنے گروپ سمیت فوراً سیڈ فارم پہنچ جائے۔ اب ہم نے اس سرکاری بستی جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرنا ہے۔ فوراً

پہنچو۔ کرنل صاحب شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"---- کیپٹن رینڈل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہاں بھی چار پانچ مسلح آدمی رہنے چاہئیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ کی کار اور اس کے پیچھے تقریباً بارہ جیپیں مسلح افراد سے بھری ہوئی سرکاری بستی دوب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ کیپٹن رینڈل کی جیپ سب سے آگے تھی۔ اس کے پیچھے کرنل ڈیوڈ کی کار تھی اور ان کے پیچھے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کے گروپس کی جیپیں تھیں۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ اس بستی کو گھیر لے گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد آگے والی جیپ رک گئی اور اس کے رکتے ہی کرنل ڈیوڈ کے ڈرائیور نے بھی کار روک دی تھی اور اس طرح ان کے پیچھے آنے والی جیپیں بھی رک گئیں۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ خود ہی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اسی لمحے اگلی جیپ سے کیپٹن رینڈل بھی نیچے اتر آیا۔ جبکہ عقبی جیپ سے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل بھی نیچے اترا آئے جبکہ باقی افراد جیپوں کے اندر ہی موجود رہے۔

"سر۔ یہاں سے بستی تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہو سکتا

ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہرے کا انتظام کر رکھا ہو۔ اس لئے میں نے یہاں جیپ روک دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آگے پیدل چلنا چاہئے"۔ کیپٹن رینڈل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس بستی میں کتنے لوگ رہتے ہیں اور تمہارے کہنے کے مطابق یہ سب سرکاری لوگ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"زبیر کے مطابق چار پانچ سو افراد ہیں اور اس نے بتایا ہے کہ یہ سب سرکاری لوگ ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ریٹائرڈ لوگ"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ چاروں طرف سے اس بستی کو گھیر لو۔ تمہارے پاس میگا فون تو ہوگا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میری جیپ میں موجود ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاریں اور جیپیں یہیں چھوڑ دو۔ میگا فون اور نائٹ ٹیلی سکوپ مجھے دے دو۔ جیسے ہی بستی کے آثار نظر آنے لگیں تو سب نے اس بستی کو چاروں طرف سے گھیر لینا ہے۔ سمجھ گئے ہو۔ اس کے بعد میں میگا فون پر بستی والوں کو خبردار کروں گا۔ اور سنو۔ سب نے پوری ہوشیاری سے کام کرنا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ وہ کسی صورت بھی زندہ واپس نہ جائیں گے"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔ اس دوران کیپٹن رینڈل تیز تیز قدم

اٹھاتا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں میگا فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں نائٹ ٹیلی سکوپ۔ اس نے دونوں چیزیں کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیں۔

"میگا فون اپنے پاس رکھو۔ اب میں اسے اٹھاتا پھروں گا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور صرف اس کے ہاتھ سے نائٹ ٹیلی سکوپ لے لی۔

"یس سر۔ سوری سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جیپیں اور کاریں ایک طرف کر کے کھڑی کر دی گئیں۔ کرنل ڈیوڈ نے اپنی کار کے ڈرائیور کو وہیں رہنے اور کار اور جیپوں کا خیال رکھنے کا کہہ دیا اور باقی سب افراد جن کی تعداد پچاس کے قریب تھی کیپٹن رینڈل کی سربراہی میں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے بستی کی روشنیاں نظر آنے لگ گئیں۔ جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر ایک اونچے ٹاور پر سرخ رنگ کی لائٹ بھی جل رہی تھی۔

"یہ ٹاور اور یہ سرخ لائٹ کیسی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ یوں لگتا ہے جیسے ٹرانسمیٹر ٹاور ہو"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"کیپٹن رومیل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رومیل سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر پہلے اس ٹاور کی طرف جاؤ اور پوری احتیاط سے اسے گھیر لو اور چیک کرو کہ یہ کیا ہے اور یہاں کون لوگ موجود ہیں اور پھر وہاں سے تم نے مجھے زیرو ون ٹرانسمیٹر پر کال کر کے صورت حال بتانی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف کھڑے ہوئے اپنے گروپ کی طرف بڑھ گیا۔

"جب تک کیپٹن رومیل کی طرف سے رپورٹ نہیں آ جاتی۔ ہم یہیں رہیں گے تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ میرا خیال ہے کہ جب تک کیپٹن رومیل وہاں کے بارے میں چیکنگ کرے ہم اس بستی کو گھیر لیں۔ اس طرح کافی وقت بچ جائے گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"کیا تم نے میرا حکم نہیں سنا۔ آئندہ اگر تم نے ایسی بات کی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے۔ جب تک اس ٹاور کے بارے میں ہمیں صحیح معلومات نہ مل جائیں ہمارا آگے بڑھنا خودکشی بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور خاموش ہو گیا۔

"کیپٹن رومیل اپنے گروپ سمیت آگے بڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپٹن رینڈل کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ تو کیپٹن رینڈل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رومیل کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جیسے ہی بٹن آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے کیپٹن رومیل کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہ کوئی چیک پوسٹ ہے۔ اندر آٹھ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ ایک آدمی کی لاش علیحدہ کمرے میں ہے اور جناب اس عمارت کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے جس کے اندر مشینری نصب تھی لیکن اب یہ مشینری فائرنگ کر کے تباہ کر دی گئی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کسی نے اس چوکی پر اچانک حملہ کیا ہے اور یہاں تباہی مچا کر نکل گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کا کام ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ اس چوکی سے نکل کر بستی کے گرد پھیل جاؤ۔ میں کیپٹن رینڈل اور کیپٹن جان کے گروپس کو بھیج رہا ہوں۔ یہ لوگ یقیناً بستی کے اندر موجود ہوں گے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ اوور"---- دوسری طرف سے کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو تم دونوں اپنے گروپس کو لے کر اس بستی کو گھیر لو۔ جلدی کرو اور سنو۔ گھیرا ایسا ہونا چاہئے کہ کوئی آدمی بھی زندہ اس گھیرے سے کسی صورت بھی باہر نہ نکل سکے میں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنے گروپ اور کیپٹن جان نے اپنے گروپ کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر وہ سب تیزی سے کمانڈوز انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ کرنل ڈیوڈ کیپٹن رینڈل کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر جب بستی کچھ فاصلے پر رہ گئی تو کرنل ڈیوڈ رک گیا۔

"تم سب انتظامات کر کے واپس آؤ۔ میں اس وقت تک یہیں رکوں گا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیں سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ وہیں ایک درخت کے ساتھ رک گیا جبکہ کیپٹن رینڈل آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ بستی پر چھائی ہوئی خاموشی اسے غیر فطری سی لگ رہی تھی کیونکہ نہ ہی کسی چوکیدار کی آواز سنائی دے رہی تھی اور نہ ہی کوئی کتا بھونک رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں مسلسل عجیب سے خیال آ رہے تھے لیکن وہ خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے کسی کے بھاگ کر آنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک کر درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے

اس نے کیپٹن رینڈل کو بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا تو وہ اوٹ سے باہر آ گیا۔

"سر۔ سر۔ پوری بستی بے ہوش پڑی ہوئی ہے سر۔ ٹیم نے چیکنگ کر لی ہے سر"---- کیپٹن رینڈل نے قریب آ کر ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"بے ہوش پڑی ہوئی ہے پوری بستی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ جب میں اپنے گروپ کے ساتھ بستی کے قریب پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ بستی پر غیر فطری سا سکوت چھایا ہوا تھا چنانچہ میں نے پہلے گھر کو چیک کیا تو اندر چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کی بے ہوشی کسی گیس کی وجہ سے تھی۔ چنانچہ میں نے کیپٹن جان سے بات کی اور پھر ہم سب بستی میں گھس گئے سر۔ واقعی پوری بستی بے ہوش پڑی ہے۔ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے۔ میں آپ کو بتانے آیا ہوں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو پھر وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ میں نے کیپٹن جان اور کیپٹن رومیل کو کہہ دیا ہے کہ وہ ان دونوں گھروں کو تلاش کریں جن میں پمپنگ سسٹم نصب ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کمپلیکس کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو چکے ہیں"---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری سیڈ۔ وری سیڈ۔ جلدی چلو جلدی اور ہم نے انہیں پکڑنا ہے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے بستی کی طرف دوڑ پڑا۔ کیپٹن رینڈل بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی بستی کے قریب پہنچے ایک طرف سے کیپٹن جان نکل کر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"سر۔ سر۔ ادھر وہ مکان ہے سر۔ جہاں پمپ نصب ہیں سر۔ وہاں بم مار کر زمین میں بڑا سا سوراخ کیا گیا ہے سر"۔۔۔۔ کیپٹن رومیل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرف کو مڑ گیا اس کے چہرے پر دہشت کے سائے ناچنے لگ گئے تھے اور ذہن بھونچال کی زد میں آ گیا تھا کیونکہ کیپٹن رومیل کی بات سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لامحالہ کمپلیکس کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ اس مکان کے اندر پہنچ گیا جہاں ایک تہہ خانے میں بڑے بڑے ہیوی پمپ نصب تھے اور ان کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا سا سوراخ تھا۔ جس کے نیچے گہرائی میں اندھیرا نظر آ رہا تھا۔

"لائٹ لے آؤ لائٹ۔ نیچے دیکھو کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد طاقتور ٹارچ لائی گئی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ٹارچ کی روشنی میں سوراخ کے نیچے انتہائی گہرائی میں ایک کافی بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا جس میں چار بڑے بڑے پمپ نصب تھے

اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ یہ چاروں پمپ چل رہے تھے سوراخ کے ساتھ ایک رسی لٹک رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ نیچے اتر گئے ہیں۔ یہاں رسی بھی لٹک رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کی واپسی بھی یہیں ہو گی۔ جلدی کرو۔ باہر نکلو اور مکان کو چاروں طرف سے گھیر لو۔ یہ لوگ جیسے ہی باہر آئیں ان پر فائر کھول دو۔ جلدی کرو۔ یہاں مت ٹھہرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم نیچے نہ جائیں باس"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نیچے جا کر کیا کریں گے۔ انہوں نے بہرحال باہر تو آنا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کہیں وہ سیڈ فارم والا راستہ کھول کر نہ نکل جائیں سر"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ چلو نیچے اترو۔ اپنے آدمیوں کو بھیجو اور اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے جو بھی نظر آئے اسے اڑا دو۔ جلدی کرو۔ اور مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن جان کیپٹن رینڈل اور کیپٹن رومیل تینوں نے اپنے اپنے گروپ کو ہوشیار کیا اور پھر وہاں اور رسیاں لٹکائی گئیں اور بیک وقت کئی کئی افراد ان رسیوں کی مدد سے نیچے اترنا شروع ہو گئے۔

لانگ برڈ کمپلیکس کے مین آفس میں عمران، جولیا اور صفدر کے
ہمراہ موجود تھا۔ جولیا اور صفدر دونوں عمران کی ہدایات کے مطابق اس
وقت تلاشی لینے میں مصروف تھے جبکہ عمران ایک کرسی پر بیٹھا ہوا
انہیں دیکھ رہا تھا اور انہیں ہدایات بھی دے رہا تھا جبکہ کیپٹن شکیل
اور تنویر دونوں پورے کمپلیکس میں وائرلیس چارجر ڈی کٹ بم لگانے
میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بستی دوب کے
ساتھ چوکی پر قبضہ کر لینے کے بعد وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا
تھا۔ اس چوکی کی ایک تہہ خانے میں انتہائی جدید ترین اسلحے کا سٹاک
بھی موجود تھا۔ اس میں ایسی گیس کے کیپسول بھی وافر مقدار میں
موجود تھے جو انتہائی زود اثر گیس کے تھے۔ اس گیس میں یہ خاصیت
تھی کہ یہ صرف چند سیکنڈ میں وسیع رقبے میں ہوا میں شامل ہو کر پھیل
جاتی تھی اور ایریئے میں موجود سب جاندار کو پلک جھپکنے میں بے

ہوش کر دینے کے بعد خود اپنا وجود ختم کر دیتی تھی۔ اس طرح اس
گیس کو فائر کرنے کے دو منٹ بعد اس کے اثرات فضا سے ختم ہو
جاتے تھے جبکہ اس گیس سے بے ہوش ہونے والے افراد کئی گھنٹوں
تک ہوش میں نہیں آ سکتے تھے۔ اس گیس کے کیپسول ملنے کے بعد
عمران نے سابقہ پلاننگ تبدیل کر دی تھی اور گیس کی فائرنگ سے اس
نے پوری بستی کو بے ہوش کیا اور پھر ان گھروں کو تلاش کر کے جہاں
سے تازہ ہوا کمپلیکس میں پہنچانے کے بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے
تھے۔ عمران نے یہ گیس فائر کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے اطمینان
سے ان پمپوں کے ساتھ زمین پر ڈائنامیٹ فائر کیا۔ اس طرح وہ ایک
بڑا سا سوراخ کر لینے میں کامیاب ہو گئے اور عمران کے اندازے کے
عین مطابق ان پمپوں کے نیچے ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا وہاں بھی
بڑے بڑے پمپ لگے ہوئے تھے جو اوپر سے آنے والی ہوا جو آگے
پورے کمپلیکس میں پھیلا دیتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی گندی ہوا
نکالنے کا سسٹم بھی اسی ہال میں نصب تھا۔ اس سوراخ میں رسی لٹکا کر
وہ ایک ایک کر کے نیچے اتر گئے اور پھر ہال کا دروازہ کھول کر وہ اس
لانگ برڈ کمپلیکس میں آخر کار داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے جس
کے لئے وہ اس قدر بے چین تھے اور جس میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کے داخلے کو روکنے کے لئے اسرائیل کی حکومت نے ہر ممکن
کوشش کی تھی۔ لانگ برڈ کمپلیکس واقعی تعمیراتی انجینئرنگ کا شاہکار تھا
اور انتہائی وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ شاید پوری دنیا کا

سب سے بڑا سائنسی زیر زمین کمپلیکس تھا۔ اس میں ایک وسیع وعریض اور انتہائی جدید ترین لیبارٹری کے ساتھ ساتھ ایک وسیع وعریض اور انتہائی جدید ترین مشینری سے مزین ایک طیارہ ساز فیکٹری بھی تھی اور ان کے علاوہ اس کمپلیکس میں انتہائی تیز رفتار اور انتہائی دور دراز فاصلے تک مسلسل پرواز کرنے والے طیاروں کی سائنسی انداز میں کارکردگی چیک کرنے کا بھی مکمل یونٹ موجود تھا۔ یہاں نیچے تقریباً پورا شہر بنایا گیا تھا۔ رہائشی کالونی بھی تھی اور غلے اور خوراک کے بند ڈبوں کے بڑے سٹورز بھی تھے۔ عمران کو بتایا گیا تھا کہ اس کمپلیکس میں کم از کم پانچ سو کے قریب افراد موجود تھے جو اس بے ہوش کر دینے والی گیس کی وجہ سے اپنی اپنی جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کو دراصل اس فارمولے کی تلاش تھی جس کے تحت ڈاکٹر ہارنگ کی زیر نگرانی لانگ برڈ تیار کیا جا رہا تھا۔ اس نے اس طیارے کا اندرونی ڈھانچہ فیکٹری میں دیکھ لیا تھا۔ گو ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے اسے فارمولے کی ابتدائی کاپی مل گئی تھی لیکن وہ بالکل ہی ابتدائی معلومات تھیں جبکہ عمران کو اس فارمولے کی ضرورت تھی جسے طویل تحقیق کے بعد حتمی طور پر تیار کیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ہارنگ کے دفتر میں موجود تھا۔ چونکہ وہ خود تیزی سے حرکت نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ کرسی پر بیٹھ کر اپنی نگرانی میں جولیا اور صفدر کے ہاتھوں اس فارمولے کو تلاش کرا رہا تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اپنے ساتھ لائے ہوئے انتہائی طاقتور

وائرلیس چارجر بم جنہیں عرف عام میں ڈی کٹ کہا جاتا تھا پورے کمپلیکس میں عمران کی مخصوص ہدایات کے مطابق نصب کرنے میں مصروف تھے۔ یہ ڈی کٹ بم سائز میں بےحد چھوٹے ہوتے تھے اس لئے انہیں کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی جگہ میں چھپایا جا سکتا تھا اور پھر انہیں ایک ہی فریکونسی پر ڈی چارج کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے سارے ڈی چارجر ایک ہی بٹن دبانے سے بیک وقت فائر ہو سکتے تھے۔ یہ بم سائز میں جس قدر چھوٹے تھے اتنے ہی بے پناہ طاقتور تھے۔ پھر ان پر خصوصی طور پر تیار کئے گئے پلاسٹک کے خول چڑھا دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے یہ گائیگر سے چیک نہ ہو سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ڈی کٹ بموں کو سختی سے صرف خصوصی مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ڈی کٹ بم حکومتوں کے خلاف گوریلا کارروائیاں کرنے والی تنظیموں میں بھی بےحد مقبول تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ایکریمیا کی خفیہ مجرم تنظیمیں نہ صرف انہیں خفیہ طور پر استعمال کرتی تھیں بلکہ یہ مارکیٹ میں عام بھی مل جاتے تھے۔ عمران نے صالحہ کی مدد سے کمپلیکس کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے لئے انہی ڈی کٹ بموں کا بھی انتظام کیا تھا۔

"ارے یہ کیا" ---- اچانک جولیا کی آواز سنائی دی جو بائیں طرف کی دیوار میں ہاتھ پھیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور عمران اور صفدر دونوں جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار کا ایک حصہ خود بخود

غائب ہو گیا۔ اب دیوار کے اندر ایک بڑا سا سیف نظر آ رہا تھا جس میں نہ ہی کوئی سوراخ تھا اور نہ ہی کوئی لکیر۔

"یہ کیسا سیف ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ وائس ڈیوائس سیف کہلاتا ہے۔ یہ صرف مخصوص آواز، مخصوص لہجہ اور مخصوص الفاظ سن کر ہی کھلے گا"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر سیف کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب اسے کیسے کھولا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اسے بم سے اڑا دیا جائے اور تو کوئی صورت نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے اندر یقیناً وہ فارمولا ہو گا کیونکہ یہ دنیا کا سب سے محفوظ ترین سیف سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک آواز اور لہجے کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ یہ ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لہجے سے ہی کھلتا ہو گا لیکن اصل بات وہ الفاظ ہیں جن کی ادائیگی کے بغیر یہ کسی طرح نہیں کھل سکے گا اور اسے بم سے بھی نہیں اڑایا جا سکتا کیونکہ اس طرح اس کے اندر موجود فارمولا جل کر راکھ ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس ڈاکٹر ہارنگ کو ہوش میں لایا جائے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس اسے ہوش میں لانے والا اینٹی گیس محلول بھی تو نہیں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی گردن کے عقبی حصے سے خون نکال کر تو اسے ہوش میں لایا جا سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسے اس وقت ہوش میں لایا جائے جب ساری کارروائی مکمل ہو جائے بہرحال انسانی نفسیات کے مطابق میں کوشش کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لہجے میں الفاظ ایل بی سی ادا کئے لیکن سیف نہ کھلا تو اس نے لانگ برڈ کمپلیکس کے الفاظ کہے لیکن پھر بھی سیف نہیں کھلا تو عمران نے ڈاکٹر ہارنگ کے الفاظ کہے اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف درمیان میں سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر خود بخود کھل گیا اور جولیا اور صفدر بے اختیار اچھل پڑے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چھوٹے سے سیف میں واقعی ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ یہ ہماری اصل مطلوبہ فائل ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فائل بند کر کے اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں پہلے سے موجود ایک فائل نکالی اور اسے سیف میں اسی طرح خانے میں رکھا اور پھر سیف سے نکالی ہوئی فائل کو اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر ہارنگ کے لہجے اور آواز میں اس کا نام لیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف دوبارہ بند ہو گیا۔

"اب اس دیوار کو برابر کر دو جولیا"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر دیوار کی سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کیپٹن شکیل تیزی سے اندر داخل ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کچھ لوگ پمپنگ ہال میں اتر رہے ہیں"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ویسے ہی ادھر چیکنگ کے لئے گیا تو میں نے دور سے دیکھا کہ پمپنگ ہال میں سائے سے نظر آ رہے تھے۔ میں ذرا سا آگے گیا تو میں نے وہاں دس بارہ افراد کو دیکھا۔ وہ سب مسلح ہیں اور اوپر سے مسلسل افراد نیچے اتر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ فائر کھولنے سے پہلے آپ کو اطلاع کر دوں"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ ہمیں اوپر کسی نہ کسی کو چھوڑنا چاہئے تھا"---- عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کتنے افراد ہوں گے۔ ہم انہیں آسانی سے گولی مار کر ختم کر سکتے ہیں"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم اندر پھنس بھی سکتے ہیں۔ یہاں تو اسرائیل کی پوری فوج بھی آ سکتی ہے۔ وہ ڈی کٹ بم لگ گئے ہیں یا

نہیں"---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ فٹ ہو چکے ہیں صرف چند رہتے ہیں۔ تنویر انہیں نصب کرنے میں مصروف ہے"---- کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کس طرف موجود ہے وہ"---- عمران نے پوچھا۔

"سیڈ فارم کی طرف"---- جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ جگہ یہاں سے زیادہ نزدیک ہے۔ چلو ہمیں ادھر جانا ہے۔ ہم سیڈ فارم سے آسانی سے باہر نکل جائیں گے۔ اس طرح یہ ہمیں یہاں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔ چلو جلدی کرو"---- عمران نے کہا اور سب تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میں آپ کو اٹھا لیتا ہوں"---- صفدر نے کہا اور عمران کے انکار کے باوجود اس نے عمران کو اٹھا کر اپنی پیٹھ پر لادا اور پھر وہ تیزی سے اس کمرے سے نکل کر راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پمپنگ ہال وہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے انہیں یقین تھا کہ جب تک وہ لوگ یہاں تک پہنچیں گے تب تک وہ سیڈ فارم والا راستہ کھول کر باہر نکل بھی چکے ہوں گے۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"---- صفدر نے عمران کو اٹھائے دوڑتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ جی پی فائیو کے لوگ ہیں۔ انہیں ہم وہاں نہ ملے ہوں گے تو انہوں نے کسی نہ کسی طرح ان ٹیکیوں کا سراغ لگایا ہو گا اور پھر یہاں پہنچ گئے ہوں گے۔ بہرحال ہم نے اپنا کام مکمل کر لیا

ہے۔ اب ہم نے صرف یہاں سے باہر نکلنا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سیڈ فارم کے باہر بھی ان کے آدمی موجود ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"وہاں ہوں گے بھی سہی تو بہرحال اتنے افراد نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر لیبارٹری کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں سیڈ فارم والا راستہ کھولنے کا آٹومیٹک سسٹم موجود تھا۔ وہاں تنویر بھی موجود تھا۔ وہ ان سب کو دوڑ کر آتے دیکھ کر رک گیا تھا اور حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"جی پی فائیو اور اس کے گرد پس پمپنگ اسٹیشن والے راستے سے کمپلیکس میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں فوراً یہاں پہنچنا پڑا۔ اب ہمیں یہاں سے باہر جانا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے صفدر کی پشت سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر بھاگنے کی بجائے انہیں روکنا تھا۔ کہاں ہیں وہ"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں تنویر۔ ہمیں یہاں سے فوری نکلنا ہو گا ورنہ یہاں اسرائیل کی پوری فوج پہنچ جائے گی اور پھر ہمارے خاتمے کے لئے اس پورے کمپلیکس پر وہ ایٹم بم بھی مار سکتے ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ پمپنگ

اسٹیشن کمپلیکس کے انتہائی دوسرے کونے پر ہے جبکہ سیڈ فارم والا راستہ اس کے انتہائی دوسرے کونے پر۔ اور ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ ہم اندر ہیں۔ اس لئے وہ اس طرح تیزی سے حملہ کرتے ہوئے یہاں تک نہ پہنچ سکیں گے بلکہ وہ کمانڈوز انداز میں آگے بڑھیں گے اور جب تک وہ یہاں تک پہنچیں گے ہم یہاں سے باہر نکل بھی چکے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار تنویر سمیت سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سیڈ فارم کا راستہ کھولنے والی مشینری کے ساتھ ساتھ چیکنگ مشینری کا کنٹرول موجود تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ سیڈ فارم کے اندر اور باہر جی پی فائیو کے لوگ موجود ہوں۔ اس لئے راستہ کھلتے ہی تم لوگوں نے احتیاط سے باہر نکلنا ہے اور پھر ان سب کا خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مشینری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں بہرحال معلوم تو ہو جائے گا کہ ہم اس [illegible] سے گئے ہیں اور پھر وہ ہمیں تل ابیب تک پہنچنے سے پہلے ہی گھیر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ مشینری آٹومیٹک ہے۔ میں اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دوں گا کہ ہم جیسے ہی باہر جائیں گے چند لمحوں بعد یہ راستہ خودبخود بند ہو جائے گا۔ اس طرح اندر موجود افراد کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ

راستہ کھلا بھی ہے یا نہیں۔ وہ لامحالہ ہمیں کمپلیکس کے اندر ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے اور ہم آسانی سے زبیر کے اڈے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم اپنا مشن تو بہرحال مکمل کر ہی چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"صدر کے سپیشل میٹنگ ہال میں اس وقت کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ڈاکٹر ہارنگ موجود تھے جبکہ ان کے سامنے موجود میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی خالی تھی۔

"آخر یہ سب کیا ہوا ہے کرنل ڈیوڈ۔ یہ لوگ کمپلیکس میں داخل ہوئے۔ انہوں نے پہلے سب کو بے ہوش کر دیا۔ لیکن وہاں نہ ہی کسی مشین کو تباہ کیا گیا نہ کسی کو ہلاک کیا گیا حتی کہ کسی مشین کو چھوا تک نہیں گیا"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"آپ نے اس طیارے کا فارمولا چیک کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران وہ فارمولا لے اڑا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ فارمولا کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ جس سیف میں فارمولا موجود ہے وہ وائس ڈیوائس سیف ہے۔ اسے کسی صورت بھی نہیں کھولا جا سکتا۔ اس کے باوجود میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ

محفوظ ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارٹنگ نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے ہال کا اندرونی دروازہ کھلا اور اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے اور وہ دونوں ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ ڈاکٹر ہارٹنگ نے سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔۔ صدر نے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تو آپ کی رپورٹ کے مطابق ہم باوجود انتہائی زبردست کوششوں کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانگ برڈ کمپلیکس میں داخل ہونے سے نہ روک سکے"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حقیقت یہی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"پہلے تو آپ مجھے تفصیل بتائیں کہ وہ لوگ آخر کس طرح اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوئے جبکہ کمپلیکس ہر طرف سے سیلڈ تھا"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے انہیں اس وقت سے جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ عمران نے کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی مشین حاصل کی ہے اس کے پیچھے جانے پھر ٹیکسیوں کے بارے میں اطلاع ملنے، ریڈ ایگل کے اڈے کو ٹریس کرنے اور وہاں کے انچارج زبیر کے معلومات حاصل کرنے سے لے کر بستی دوب تک پہنچنے تک کی پوری تفصیل سنا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل حماقت اس چوکی والوں سے ہوئی ہے۔ اگر وہ لوگ الرٹ ہوتے تو عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی نہ بستی تک پہنچ سکتے تھے اور نہ کمپلیکس میں داخل ہو سکتے تھے"۔۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ انتظامات تو واقعی انتہائی فول پروف تھے کیونکہ کسی کو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ کس جگہ تازہ ہوا کے انتظامات کئے گئے ہیں اور پھر ان انتظامات کو خفیہ رکھنے اور انہیں محفوظ رکھنے کے لئے اس انداز میں بستی کا قیام اور اس کی حفاظت کے لئے چوکی کا انتظام واقعی انتہائی شاندار تھا لیکن عمران کو بہرحال اس کا علم ہو گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آخر اسے کیسے علم ہو گیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی"۔۔۔۔ صدر صاحب نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے بھی آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ڈومیری کو ڈاکٹر ہارٹنگ صاحب کی رہائش گاہ سے اس کمپلیکس کا نقشہ مل گیا تھا جو اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جا کر رکھ دیا تھا اور عمران کو اس کا علم ہو گیا تھا اور پھر انہوں نے ڈومیری کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا اور وہاں ڈومیری پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا اور نقشہ لے اڑے۔ اس نقشے سے ہی انہیں علم ہوا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا تو صدر صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے اس قدر اہم نقشہ اپنی رہائش گاہ پر رکھ کر حقیقتاً

حکومت کے ساتھ زیادتی کی ڈاکٹر ہارنگ۔ بہرحال پھر کیا ہوا۔ آپ بتائیں کرنل ڈیوڈ"---- صدر نے پہلے ڈاکٹر ہارنگ سے کہا اور پھر کرنل ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"جناب۔ جب ہم اس چوکی پر پہنچے تو وہاں کے تمام عملے کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور پوری بستی پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے بستی کے مکینوں کو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ ہم نے وہ مکان تلاش کیا جہاں پمپ لگے ہوئے تھے وہاں پمپوں کے ساتھ زمین میں ایک بڑا سا سوراخ نظر آ رہا تھا جس کے نیچے ایک اور پمپنگ اسٹیشن نظر آ رہا تھا۔ وہاں ایک رسی بھی لٹک رہی تھی اس لئے ہم سمجھ گئے کہ عمران اور اس کے ساتھی نیچے گئے ہیں اور کمپلیکس میں موجود ہیں چنانچہ میں نے پوری فورس نیچے اتار دی اور میں خود بھی نیچے اتر گیا۔ اس کے بعد ہم نے پورا کمپلیکس چھان مارا لیکن وہاں عمران یا اس کا کوئی ساتھی موجود نہیں تھا۔ صرف کمپلیکس کے افراد بے ہوش ہوئے پڑے تھے۔ کمپلیکس ہر طرف سے بند تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے۔ ہم بے حد حیران ہوئے ہم نے یہی سمجھا کہ شاید عمران اور اس کے ساتھی ہم سے پہلے اس سوراخ سے نکل کر جا چکے ہیں لیکن اس صورت میں وہاں رسی موجود نہ ہوتی اور ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ چونکہ کمپلیکس میں کسی چیز کو چھیڑا نہ گیا تھا اور نہ ہی کسی آدمی کو ہلاک کیا گیا تھا البتہ وہ سب بے ہوش تھے۔ اس لئے میں نے اپنے آدمیوں کو باہر بھیج کر ہوش میں لانے والی دوا منگوائی اور پھر سب

سے پہلے ڈاکٹر ہارنگ صاحب کو ہوش میں لایا گیا۔ ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے ہمارے ساتھ پورے کمپلیکس کو چیک کیا اور انہوں نے بھی تصدیق کر دی کہ کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا۔ ان کے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لایا گیا۔ مجھے اس بات پر شدید حیرت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی کمپلیکس میں داخل بھی ہوئے اور باہر بھی نہیں گئے۔ آخر وہ کہاں گئے اور کس طرح گئے اور وہ آخر کمپلیکس میں کیا کرنے گئے تھے۔ لیکن پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ سیڈ فارم کے باہر موجود بی پی فائیو کے افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر ہارنگ اور ان کے ساتھیوں نے سیڈ فارم والا راستہ کھولنے والی مشینری کو بغور چیک کیا تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی سیڈ فارم والا راستہ کھول کر باہر گئے ہیں۔ مشینری چونکہ آٹومیٹک تھی اس لئے راستہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ اس لئے ہمیں ان کے باہر جانے کا علم ہی نہ ہو سکا اور جب علم ہوا وہ وہاں سے فرار ہو چکے تھے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانگ برڈ کمپلیکس میں داخل ہونے کے باوجود ناکام رہا ہے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ وہ یقیناً اپنی کارروائی کرتا لیکن چونکہ ہم فوراً ہی اس کے سر پر پہنچ گئے تھے اس لئے اس نے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی"---- کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی فاخرانہ لہجے میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ آپ نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے وہاں سے کوئی چیز وہ ساتھ تو نہیں لے گئے۔ میرے حلق سے یہ بات نہیں اتر رہی کہ عمران اس طرح بغیر کچھ حاصل کئے نکل جائے۔ وہ ضرور کچھ نہ کچھ کر کے گیا ہو گا یا کچھ لے کر گیا ہو گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے جناب۔ ہر لحاظ سے سب کچھ اوکے ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"لانگ برڈ کا فارمولا۔ وہ تو محفوظ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ بھی محفوظ ہے"۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صدر کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے کمپلیکس کے اندر مکمل چیکنگ کی ہے وہاں کوئی بم یا کوئی ڈائنامیٹ وغیرہ تو نصب نہیں کیا گیا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے پہلے ہی چیکنگ کر لی ہے پورے کمپلیکس کی اور پھر ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھیوں نے بھی اپنی مشینوں کو ہر لحاظ سے چیک کر لیا ہے۔ وہاں اس قسم کی کوئی چیز بھی نہیں ہے اور تمام مشینری بھی قطعی اوکے حالت میں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک بار پھر کمپلیکس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے اسے تلاش کیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے

کہا۔

"یس سر۔ پورے دارالحکومت میں جی پی فائیو اسے تلاش کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اب کمپلیکس کی حفاظت بھی ہر طرف سے ہو رہی ہے اور ہم ہر طرح سے الرٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ اب لانگ برڈ کی تیاری اور اس کی ٹیسٹنگ میں باقی کتنا عرصہ رہ گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے ڈاکٹر ہارنگ سے پوچھا۔

"صرف دو ہفتے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے نہ صرف دوبارہ کام شروع کر دیا ہے بلکہ ہم نے کام کی رفتار کو بھی پہلے سے زیادہ تیز کر دیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر یہ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے لیکن کرنل ڈیوڈ اب آپ نے سست نہیں پڑ جانا۔ میں ہر صورت میں اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ اس شخص نے اسرائیل کو مستقل طور پر ایک دہشت اور خوف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ہم کوئی بھی پلاننگ اطمینان اور دلجمعی سے نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے سروں پر ہر لمحے خطرے کی تلوار کی طرح لٹکتا رہتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ان کے اٹھتے ہی ڈاکٹر ہارنگ اور کرنل ڈیوڈ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں نے اسے زخمی تو کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اس کی زندگی کے دن بہرحال تھوڑے رہ گئے ہیں"۔

کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑتے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سپیشل میٹنگ کے دوران کسی فون کا آنا اس کی اہمیت ظاہر کر رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ اس عمران کی کال نہ ہو۔ ایسے موقعوں پر وہی کال کرتا ہے اور ہمیشہ کی طرح کوئی بری خبر ہی سناتا ہے"---- صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ پرائم منسٹر صاحب کی کال آئی ہے۔ وہ آپ سے انتہائی ایمرجنسی میں بات کرنا چاہتے ہیں"---- دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"ایسی کیا ایمرجنسی ہو گئی ہے۔ تم نے انہیں بتایا نہیں کہ میں سپیشل میٹنگ لے رہا ہوں"---- صدر صاحب نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے انہیں بتایا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ میٹنگ میں کون کون ہیں تو میں نے انہیں بتا دیا کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب اور جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ صاحب شامل ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ان کی موجودگی میں ہی وہ بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے آپ

کو کال کرنا پڑا"---- ملٹری سیکرٹری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"موجودگی میں۔ کیوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ معاف کیجئے۔ مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے اپنا نام لیا تو آپ کا ملٹری سیکرٹری آپ سے میری بات نہیں کرائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے پرائم منسٹر کے لہجے اور آواز میں بات کرنی پڑی"---- دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو صدر کا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا۔ چونکہ میٹنگ روم کے فون پر آٹومیٹک لاؤڈر موجود تھا اس لئے عمران کی آواز کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ تک بھی پہنچ رہی تھی اور کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے جبکہ ڈاکٹر ہارنگ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"---- صدر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس بار میں آپ سے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ نے واقعی کسی بھوت کی طرح ہمارا پیچھا کیا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے لانگ برڈ کمپلیکس میں داخلے کی راہ نکالی لیکن وہ میرے پیچھے وہاں بھی پہنچ گیا اور مجبوراً مجھے وہاں سے نکلنا پڑا"---- عمران نے کہا تو صدر کا بجھا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ عمران کی بات سن کر انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کمپلیکس کا

کچھ نہیں بگاڑ سکا اور اسے ناکام واپس جانا پڑا ہے۔

"اس بار ناکامی تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ تم کمپلیکس سے نکل جانے میں تو کامیاب ہو گئے ہو لیکن اب اسرائیل سے زندہ نہیں نکل سکو گے"۔۔۔۔ صدر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ فون کال اس لئے کی ہے تاکہ آپ خوامخواہ چیکنگ کے چکر میں بے گناہ افراد کو نہ مارتے رہیں۔ میں اس وقت لوبان سے بات کر رہا ہوں اور ابھی نصف گھنٹے بعد ہم یہاں سے بھی پرواز کر جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صدر کا چہرہ بے اختیار گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا جبکہ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر فاخرانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ عمران نے یہ بات کہہ کر انہیں بتا دیا تھا کہ عمران ناکام واپس جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں"۔۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

"سارا مسئلہ تو وقت کا ہے۔ بہرحال یہ میرا احسان سمجھیں کہ میں آپ کو نصف گھنٹے کا وقت دے رہا ہوں اگر آپ کمپلیکس میں موجود سائنس دانوں کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں تو نصف گھنٹے کے اندر اندر انہیں کمپلیکس سے باہر نکال لیں میں نہیں چاہتا کہ لانگ برڈ کمپلیکس کے ملبے سے آپ کو اپنے قابل سائنس دانوں کی لاشیں بھی نکالنی پڑیں حالانکہ یہ سائنس دان پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پھر بھی سائنس دان تو ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر

صاحب اور کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہارنگ بھی اچھل پڑا

"بکواس مت کرو۔ اب تم ناکام ہو جانے کے بعد اس طرح اپنی خفت مٹانا چاہتے ہو۔ ہم نے کمپلیکس کی مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ وہ محفوظ ہے"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنا انسانی فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ٹھیک نصف گھنٹے بعد آپ کا لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گا۔ تب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں بکواس کر رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ اب اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف اس طرح کی کوئی پلاننگ کی تو آئندہ نہ صرف وہ پراجیکٹ تباہ ہو گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس کا بھی یہی حشر ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صدر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ان کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ تو کچھ اور کہہ رہا ہے جبکہ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے وہاں مکمل چیکنگ کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ بکواس کر رہا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ صاحب سے پوچھ لیں۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ اور ان کے ساتھیوں سمیت انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے پورے کمپلیکس کو چیک کیا ہے اور ویسے بھی

اگر وہ ہمسایہ ملک سے بول رہا ہے تو اتنے فاصلے سے وہ کسی طرح بھی کمپلیکس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف خفت مٹا رہا ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل صاحب کی بات درست ہے جناب۔ میں نے ان کے ساتھ چیکنگ کی ہے۔ ہم نے ایک ایک مشین چیک کی ہے اس کے علاوہ غلے کے گوداموں تک چیک کئے ہیں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"لیکن عمران کا آج تک کا ریکارڈ تو یہی رہا ہے کہ اس نے کبھی اس طرح غلط بیانی نہیں کی"---- صدر صاحب نے کہا۔

"اس بار وہ یقیناً غلط بیانی ہی کر رہا ہے سر"---- کرنل ڈیوڈ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ آپ ڈاکٹر ہارنگ یہیں سے اپنے کمپلیکس میں فون کریں اور سب لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ فوراً کمپلیکس سے نکل کر اس سے دور چلے جائیں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیس سر"---- دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"لانگ برڈ کمپلیکس کا نمبر ملائیں۔ جلدی کریں"---- صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"جناب۔ کمپلیکس کے نمبر پر ٹیپ چل رہا ہے کہ نمبر ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے"---- دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ ٹرانسمیٹر لے کر یہاں آؤ۔ جلدی۔ فوراً"۔ صدر نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ آپ نے وہاں ٹیپ کیوں لگا رکھی ہے۔ کیا ضرورت ہے اس کی"---- صدر نے سخت لہجے میں ڈاکٹر ہارنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ سر۔ وہ سر۔ حفاظتی اقدام کے سلسلے میں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یہ حفاظتی اقدام الٹا ہمارے خلاف جا رہا ہے"---- صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب چونکہ کمپلیکس سے باہر چلے گئے تھے اس لئے انہوں نے نمبر پر ٹیپ لگا دی تھی جو بعد میں انہوں نے ہٹائی ہی نہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے موقع دیکھتے ہی کہا۔

"یہ ایسی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے"---- صدر نے پریشان سے لہجے میں کہا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ بھی جو اس وقت سے مسلسل کھڑے تھے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ وقت گزرتا جا رہا ہے اور ٹرانسمیٹر نہیں آ رہا"۔ صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات کرتا اندرونی دروازہ کھلا اور صدر کا سیکرٹری ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر صدر صاحب کے سامنے رکھ دیا اور پھر تیزی سے واپس چلا گیا۔

صدر صاحب نے خود ہی ٹرانسمیٹر پر لانگ برڈ کمپلیکس کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر ڈاکٹر ہارنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ جلدی بات کریں اور نکالیں اپنے آدمیوں کو"۔۔۔۔ صدر نے تلخ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہارنگ تیزی سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر ہارنگ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد کال رسیور کرنے والا بلب جل اٹھا لیکن فوراً ہی دوبارہ بجھ گیا دوسری طرف سے کسی نے کال کا جواب نہ دیا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔۔۔۔ صدر صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کال رسیور تو کی گئی ہے بلب تو جلا ہے لیکن پھر بجھ گیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے پریشان سے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر کال کرنا شروع کر دی۔ لیکن مسلسل اور بار بار کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیوں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ہارنگ کوئی جواب دیتا ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے سیکنڈ کمانڈر انچیف آپ سے فوراً بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ یہ وقت ہے بات کرنے کا۔ بہرحال بات کراؤ"۔ صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کمانڈر ہاورڈ بول رہا ہوں سر۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر سے"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے وحشت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ صدر نے اس کے لہجے پر چونکتے ہوئے کہا۔

"سر۔ تل ابیب کے نواح میں اسوند ریلوے اسٹیشن کے ساتھ وسیع علاقے میں خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں جناب۔ یوں لگ رہا ہے جیسے زمین کے اندر کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو انتہائی خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں سر۔ اور مسلسل جاری ہیں۔ میں نے سوچا کہ وہاں جانے سے پہلے آپ کو اطلاع کر دوں۔ میں نے اپنی فورس کو حکم

دے دیا ہے کہ وہ سارے علاقے کو گھیر لیں سر۔ کوئی بڑی تخریب کاری ہوئی ہے سر" ---- کمانڈر ہاورڈ نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا تو صدر کے ہاتھ سے بے اختیار رسیور گر گیا اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران سچ کہہ رہا تھا۔ لانگ برڈ کمپلیکس تباہ ہو گیا۔ یہ وہی دھماکے ہو رہے ہیں۔ اسرائیل کا سب سے بڑا اور سب سے قیمتی پراجیکٹ تباہ ہو گیا۔ سب کچھ تباہ ہو گیا۔ اسرائیل کا مستقبل تباہ ہو گیا" ---- صدر نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے یہ فقرے وہ لاشعوری طور پر بول رہے ہوں اور کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ دونوں کے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے۔

ایک سیاہ رنگ کی کار اور ایک بڑی سی ویگن آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں اسرائیل کے ہمسایہ اسلامی ملک لوبان کی سرحد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے والی کار میں صالح اور اس کے دو ساتھی تھے جبکہ ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی۔ عقبی سیٹ پر عمران اکیلا نیم دراز تھا جبکہ سب سے آخری بڑی سیٹ پر تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے عمران کی آنکھیں بند تھیں جبکہ باقی سب ساتھی نہ صرف جاگ رہے تھے بلکہ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے۔ ویگن میں گھمبیر سی خاموشی طاری تھی ماحول میں بڑا تناؤ سا محسوس ہو رہا تھا۔

"آخر ہمیں کیا ضرورت ہے اس طرح بزدلوں کی طرح بھاگنے کی۔ ہم دوبارہ بھی تو اس کمپلیکس پر حملہ کر سکتے ہیں" ---- اچانک تنویر

نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم نے وہ ڈی کٹ بم بھی تو کمپلیکس میں لگائے تھے۔ ان کا کیا ہوا۔ کیا وہ سب ضائع ہو گئے"---- صفدر نے کہا۔

"انہیں چارج کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔ اگر ہم کچھ دیر اور کمپلیکس میں رہتے تو پھر اس کا نام لانگ برڈ کمپلیکس کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا قبرستان ہی رکھا جا سکتا تھا۔ یہ شکر کرو کہ ہماری جانیں بچ گئیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ نئی ساخت کے وائرلیس چارجر بم ہیں پھر انہیں چارج کرنے کا کیا مطلب ہوا"---- جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان پر باقاعدہ کمپیوٹرائزڈ ڈیوائس لگی ہوئی ہوتی ہے جس پر وائرلیس کی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی پڑتی ہے اس کے بعد ہی اسے ڈی چارج کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ میرا پروگرام تھا کہ میں فارمولا تلاش کرنے کے بعد ان سب کو اطمینان سے چارج کروں گا لیکن تم خود جانتے ہو کہ اس کا موقع ہی نہیں مل سکا"---- عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اس طرح بھاگنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کی وجہ"۔ تنویر نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری موت کم از کم اسرائیل

میں نہ ہو بلکہ کسی اسلامی ملک میں ہو۔ چاہے وہ لوبان ہو یا پاکیشیا۔ اس لئے میری مجبوری ہے کہ مجھے فوری فرار ہونا پڑ رہا ہے اور تمہاری مجبوری یہ ہے کہ میں تمہارا لیڈر ہوں اس لئے جہاں لیڈر وہاں ٹیم۔ ویسے بھی اب میں مرنے کے بعد یہاں اکیلا پڑا رہوں گا تم لوگ اور کچھ نہیں تو فاتحہ تو پڑھ ہی دو گے"---- عمران نے کہا۔

"خبردار۔ اس قسم کی باتیں میرے سامنے مت کیا کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے"---- جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے اصل فارمولا مل گیا ہے اب ہمارے سائنس دانوں کو اس لانگ برڈ کے متعلق پوری تفصیل سے علم ہو جائے گا کہ اس میں کس قسم کی مشینری نصب کی گئی ہے چنانچہ وہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ معلوم کر لیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کمپلیکس ناقابل تسخیر ہے ایک بار تو قسمت سے ہم اندر داخل ہو گئے لیکن اب ہم کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اب انہوں نے کمپلیکس کے باہر چاروں طرف فوج کا پہرہ لگا دینا ہے اور وہ بستی والا راستہ بھی اب ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے اس لئے خوامخواہ وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔ اس کے علاوہ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہماری وجہ سے ریڈ ایگل اور ذاتی طور پر صالح کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے اور گو صالح نے کھل کر بات نہیں بتائی لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ شاید اب یہ

لوگ مزید ہماری مدد نہ کریں اس لئے بھی میں نے یہی مناسب سمجھا کہ ہم واپس چلے جائیں پھر اگر زندگی رہی تو اسرائیل دور نہیں ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا نقصان۔ کیا وہ اسوند ریلوے اسٹیشن کے قریب اڈے کی بات کر رہے ہیں آپ"---- صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو ان کے لئے معمولی بات ہے بلکہ الٹا وہ تو شرمندہ ہے کہ اس کے آدمی زبیر کے زبان کھولنے پر کرنل ڈیوڈ کو اس بستی دوب تک ہمارے پہنچنے کی اطلاع ملی اور وہ وہاں پہنچ گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس کا چچا سفیان شوبائی اسرائیل کا بہت بڑا آدمی تھا۔ وہ ڈبل ایجنٹ تھا۔ ریڈ ایگل کا بھی بہت بڑا عہدیدار تھا اور ادھر اسرائیلی حکومت کا بھی ایجنٹ تھا اور شاکر سرات کی تنظیم کے بارے میں معلومات اسرائیلی حکومت تک پہنچاتا تھا۔ گو یہ معلومات عام سی ہوتی تھیں لیکن اس طرح وہ ریڈ ایگل کے لئے اسرائیلی حکام اور حکومت سے انتہائی کارآمد معلومات حاصل کر لیتا تھا اور اس کی کارکردگی کے سر پر ریڈ ایگل اسرائیلی حکومت کے خلاف بیحد کامیاب جا رہا تھا اور ویسے بھی وہ مالی لحاظ سے بیحد طاقتور تھا۔ صالح نے میری فرمائش پر کمپلیکس کی مشینری جام کرنے والی خصوصی مشین اور یہ خصوصی ساخت کے ڈی کٹ بم سفیان شوبائی کی معرفت ہی ایکریمیا سے حاصل کئے تھے ورنہ صالح کو یہ دونوں چیزیں شاید نہ مل سکتیں۔ لیکن کرنل ڈیوڈ کو کسی طرح اس بارے میں علم ہو گیا اور اس نے سفیان شوبائی کو

اغوا کیا اور پھر اس پر انتہائی غیرانسانی تشدد کرنے کے بعد آخر کار وہ اس سے یہ باتیں اگلوانے میں کامیاب ہو گیا اور سفیان شوبائی کو اس نے ہلاک کر دیا اور اپنی فورس لے کر وہ سیدھا ہمارے پیچھے سیڈ فارم پہنچ گیا اس سفیان شوبائی کی ہلاکت نے ریڈ ایگل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ اس کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور یہ سب کچھ ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے صالح اور اس کے ساتھیوں کا موڈ بدلا ہوا تھا"---- عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب صالح ہمیں لوبانی سرحد کی طرف لے جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی دھوکہ نہ دے"---- جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ مسلمان دھوکہ نہیں کرتا۔ میں نے جب اسے کہا کہ ہم فوراً اسرائیل چھوڑنا چاہتے ہیں تو اس نے خود ہی آفر کر دی تھی۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اب یہی چاہتا ہے کہ ہم اسرائیل سے چلے جائیں تاکہ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہو کر ریڈ ایگل اور ریڈ ہاک کی تنظیم نو کے لئے کام کر سکیں"---- عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار ہمارا مشن ادھورا رہا"---- صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"انسان کا کام کوشش کرنا ہے۔ اسے تکمیل تک پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ادھورے کام کو تکمیل تک پہنچا دے۔ آخر وہ قادر مطلق ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند

کرلیں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم لوبان چلے جاؤ ہم یہاں رہ جاتے ہیں اور ہم اس کمپلیکس کو تباہ کرنے کا مشن مکمل کریں"۔ تنویر نے کہا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ بہرحال تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو اور جولیا اس کی ڈپٹی چیف ہے لیکن یہ کام تم نے اپنی ذمہ داری پر کرنا ہے۔ میری ذمہ داری نہیں ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے تنویر۔ لوبان پہنچ کر میں چیف سے بات کروں گی پھر اگر چیف نے اس مشن کو مکمل کرنے کی اجازت دے دی تو ٹھیک۔ ورنہ ہم عمران کے ساتھ ہی واپس چلے جائیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ آگے جانے والی کار ایک موڑ مڑتے ہی اچانک رک گئی تو صفدر نے بھی ویگن کو بریک لگا دیئے۔ اگلی کار میں سے صالح اتر کر ویگن کی طرف آیا اور پھر وہ ویگن پر چڑھ آیا۔

"عمران صاحب۔ ہم سرحد کے قریب پہنچ گئے ہیں لیکن ہمیں یہاں سے پیدل چلنا پڑے گا ورنہ ہم مارک کر لئے جائیں گے"۔ صالح نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنا فاصلہ طے کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف تین چار کلو میٹر"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو

گیا۔

"آیئے پھر"۔۔۔۔ صالح نے کہا اور پھر ویگن سے نیچے اتر گیا۔

"ہم میک اپ میں کاغذات کی مدد سے بائی ایئر بھی تو جا سکتے تھے"۔۔۔۔ تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمام راستوں پر فوج خصوصی چیکنگ کر رہی ہے۔ وہ لوگ اس حد تک پاگل ہو گئے ہیں کہ ہر آدمی کا باقاعدہ میک اپ چیک کیا جا رہا ہے اور معمولی سا مشکوک ہونے کی صورت میں وہ گولی مار دینے میں دریغ نہیں کرتے۔ اب تک وہ چالیس آدمیوں کو شک کی بنا پر گولیوں سے اڑا چکے ہیں۔ اس بار انہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ ہمیں کسی صورت بھی زندہ اسرائیل سے نہیں نکلنے دیں گے"۔ عمران نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کے خیال کے مطابق تو ہم تل ابیب میں ہوں گے اور کمپلیکس تباہ کرنے کی کارروائی میں مصروف ہوں گے پھر وہ سرحدوں پر اس انداز کی چیکنگ کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ میں زخمی ہوں اور ہم کمپلیکس سے بھی ناکام فرار ہوئے ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ ہم اب اسرائیل سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے انہوں نے آج صبح سے یہ کارروائی شروع کر دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر صالح کی رہنمائی میں وہ پیدل

آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ ناہموار سا پہاڑی علاقہ تھا۔ پھر ایک پہاڑ کے قریب پہنچ کر صالح رک گیا۔

"یہاں سے آگے اسرائیل کی چیک پوسٹ ہے۔ اسے ہم نے کراس کرنا ہے۔ اس کی چیکنگ قریب ہی ایک پہاڑی پر بنی ہوئی اس ایئر پوسٹ سے کی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے کار اور ویگن پیچھے چھوڑ دی ہیں۔ چیک پوسٹ پر ہماری بات چیت ہو چکی ہے۔ وہاں ہمارے آدمی موجود ہیں لیکن ہمیں یہاں سے چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنا ہو گا تاکہ اس ایئر پوسٹ سے ہمیں چیک نہ کیا جا سکے۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہیں"---- صالح نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انتہائی محتاط انداز میں چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چیک پوسٹ کے قریب پہنچ گئے۔ صالح نے منہ پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے سیٹی بجائی تو چیک پوسٹ سے اس سیٹی کا جواب سیٹی میں ہی دیا گیا۔

"آیئے۔ معاملہ اوکے ہے"۔ صالح نے کہا اور آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ بڑے محتاط انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے چیک پوسٹ کی سائیڈ میں بنے ہوئے کمرے کی اوٹ میں پہنچ گئے۔ وہاں دو اسرائیلی فوجی موجود تھے ان کے ہاتھوں میں گنیں تھیں۔

"اسی طرح آگے نکلتے چلے جاؤ۔ بائیں طرف موڑ مڑنے کے بعد تمہارے آدمی موجود ہیں"---- ایک فوجی نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے واپس بھی آنا ہے"---- صالح نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ کسی بھی لمحے چیکنگ ٹیم پہنچ سکتی ہے"---- اس فوجی نے جواب دیا اور صالح نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ دونوں فوجی گھسٹنے کے انداز میں چلتے ہوئے کمرے کی دوسری سائیڈ کی طرف مڑ گئے اور عمران اور اس کے ساتھی پہلے کی طرح انتہائی محتاط انداز میں ایک بار پھر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس موڑ پر پہنچ گئے جس کی طرف چیک پوسٹ پر موجود فوجی نے اشارہ کیا تھا۔ موڑ مڑتے ہی صالح اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ سامنے گہرائی میں ایک بڑی سی اسٹیشن ویگن موجود تھی جس کے ساتھ ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ صالح نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو اس مسلح آدمی نے بھی اسی طرح اشارے میں جواب دیا اور پھر وہ سب گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ اس اسٹیشن ویگن کے قریب پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ یوسف ہے۔ یہ آپ کو نزدیکی بڑے لوبانی شہر تاسار پہنچا دے گا۔ وہاں سے آگے آپ اطمینان سے جا سکتے ہیں۔ یوسف آپ کے لئے سارے کام کرے گا۔ یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے"۔ صالح نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ آپ کا مکمل تعارف صالح نے کرا دیا ہے۔ مجھے آپ جیسے عظیم انساوں کی خدمت کر کے خوشی ہو گی"---- یوسف نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کیا جبکہ

جولیا کو اس نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"اب مجھے اجازت دیں عمران صاحب"---- صالح نے کہا۔ عمران نے آگے بڑھ کر صالح کو سینے سے لگا لیا۔

"بہت بہت شکریہ صالح۔ تمہارے احسانات پوری پاکیشیائی قوم پر ہیں۔ ہم اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے"---- عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ یہ تو ہمارا فرض تھا۔ مجھے تو افسوس ہے کہ آپ اس کمپلیکس کو تباہ نہیں کر سکے اور اب حالات بھی ایسے ہو گئے ہیں کہ آپ کا وہاں رکنا ہمارے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی خطرناک ہو گیا تھا۔ بہرحال آئندہ آپ جب بھی تشریف لائیں گے تو انشاء اللہ اس بار کی کمی پوری کر دیں گے"---- صالح نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوس ہونا گناہ ہے جو کام ہم سے ادھورا رہ گیا ہے وہ پورا بھی ہو سکتا ہے۔ خدا حافظ"---- عمران نے کہا۔ صالح مسکراتا ہوا مڑا اور تیزی سے دوبارہ اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے مڑ کر ہاتھ ہلایا اور پھر آگے بڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ بھئی۔ اب ہم لوبانی سرحد میں ہیں۔ آؤ"---- عمران نے کہا اور وہ سب ویگن میں سوار ہو گئے۔ یوسف نے ڈارئیونگ سیٹ سنبھالی اور ویگن پہاڑی راستوں کے اندر ہی اندر دوڑتی ہوئی او

چیک پوسٹ سے کافی فاصلے پر جا کر ایک بڑی سڑک پر پہنچ کر مڑی اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ایک کافی بڑے شہر میں داخل ہو گئی پھر ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو کر ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر پہنچ کر رک گئی۔ یوسف ویگن سے نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور ایک لوبانی نوجوان باہر آ گیا۔

"اوہ آپ۔ ٹھیک ہے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں"---- نوجوان نے یوسف کو دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور یوسف جو واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا تھا اس نے ویگن کو آگے بڑھا دیا اور پھر پورچ میں لے جا کر روک دیا۔

"آیئے عمران صاحب"---- یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا اور ویگن سے نیچے اتر گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ویگن سے نیچے اتر آئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سٹنگ روم میں موجود تھے۔

"تمہارا تعلق بھی ریڈ ایگل سے ہے"---- عمران نے یوسف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں لوبانی شاخ کا انچارج ہوں"---- یوسف نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان جس نے پھاٹک کھولا تھا ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروبات کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ ہمارے اس اڈے کا انچارج ہے۔ اس کا نام رحمت ہے اور رحمت۔ یہ پاکیشیا کے عمران صاحب اور ان کے ساتھی ہیں"۔ یوسف نے اس نوجوان کا تعارف عمران اور اس کے ساتھیوں سے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف رحمت سے کرایا۔

"پھر تو ہم رحمت کی پناہ گاہ میں آ گئے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رحمت اور یوسف دونوں ہنس پڑے۔

"رحمت۔ تم جا کر کھانے کا انتظام کرو"---- یوسف نے رحمت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"---- رحمت نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا جو پروگرام ہے وہ مجھے بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق کارروائی کر سکوں"---- یوسف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال تو تم مجھے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا دو تاکہ میں اسرائیل کے صدر کو اطلاع کر دوں کہ وہ اسرائیل کی سرحدوں سے چیکنگ پارٹیاں ہٹا لیں ورنہ خوامخواہ ہمارے شک کی بنا پر بے گناہ افراد مارے جاتے رہیں گے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں لے آتا ہوں"---- یوسف نے جواب دیا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم واقعی یہ اطلاع دینے کے لئے کال کر رہے ہو"---- جولیا

نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ میں ان سے درخواست بھی کروں گا کہ وہ ہمارا ادھورا چھوڑا ہوا مشن مکمل کر دیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ کمپلیکس تباہ ہو سکتا ہے۔ مگر کیسے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے۔ جو کام ہم ادھورا چھوڑ آئے ہیں وہ اگر چاہے تو انہی اسرائیلیوں کے ہاتھوں سے مکمل کرا دے"---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یوسف کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس پر لانگ برڈ کمپلیکس کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی تپائی پر رکھ دیا۔

"یہاں سے تل ابیب فون کرنا ہو تو رابطہ نمبر کیا ہے"---- عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو یوسف نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا۔ فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- رابطہ قائم ہوتے ہی

اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر سپیکنگ۔ صدر سے بات کراؤ" ---- عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو ساتھ بیٹھا ہوا یوسف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"صدر صاحب سپیشل میٹنگ لے رہے ہیں جناب" ---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل میٹنگ۔ کون کون شامل ہے" ---- عمران نے چونک کر اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے" ---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ پھر ابھی بات کراؤ۔ فوراً۔ میں نے ان کی موجودگی میں ہی بات کرنی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی" ---- عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

"ہیلو سر۔ صدر صاحب سے بات کریں" ---- تھوڑی دیر بعد ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں علی عمران بول رہا ہوں۔ معاف کیجئے مجھے یقین تھا کہ اگر میں نے اپنا نام لیا تو آپ کا ملٹری سیکرٹری آپ سے میری بات نہ

کرائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے پرائم منسٹر کے لہجے اور آواز میں بات کرنی پڑی" ---- عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"کہنا کیا چاہتے ہو تم" ---- چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر کی سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"اس بار میں آپ سے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔ کرنل ڈیوڈ نے واقعی کسی بھوت کی طرح میرا پیچھا کیا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے لانگ برڈ کمپلیکس میں داخلے کی راہ نکالی لیکن وہ میرے پیچھے وہاں بھی پہنچ گیا اور مجبوراً مجھے وہاں سے نکلنا پڑا" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بار ناکامی تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ تم کمپلیکس سے نکل جانے میں تو کامیاب ہو گئے ہو لیکن اب اسرائیل سے زندہ نہیں نکل سکو گے" ---- صدر صاحب کی آواز میں تفاخرانہ پن نمایاں تھا۔

"میں نے یہ فون کال اس لئے کی ہے تاکہ آپ خوامخواہ چیکنگ کے چکر میں بے گناہ افراد کو نہ مارتے رہیں۔ میں اس وقت لوبان سے بات کر رہا ہوں اور ابھی نصف گھنٹے بعد ہم یہاں سے بھی پرواز کر جائیں گے" ---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں" ---- صدر نے جواب دیا۔

"سارا مسئلہ تو وقت کا ہے۔ بہرحال یہ میرا احسان سمجھیں کہ میں

آپ کو نصف گھنٹے کا وقت دے رہا ہوں۔ اگر آپ کمپلیکس میں موجود سائنس دانوں کی زندگیاں بچانا چاہتے ہیں تو نصف گھنٹے کے اندر اندر انہیں کمپلیکس سے باہر نکال لیں۔ میں نہیں چاہتا کہ لانگ برڈ کمپلیکس کے ملبے سے آپ کو اپنے قابل سائنس دانوں کی لاشیں بھی نکالی پڑیں حالانکہ یہ سائنس دان پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پھر بھی سائنس دان تو ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں چمک آ گئی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران دانستہ بھی غلط بات نہیں کرتا اس لئے اگر وہ کہہ رہا ہے کہ نصف گھنٹے بعد کمپلیکس تباہ ہو جائے گا تو اس نے یقیناً اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست بہرحال کر رکھا ہو گا۔

"بکواس مت کرو۔ اب تم ناکام ہو جانے کے بعد اس طرح اپنی خفت مٹانا چاہتے ہو۔ ہم نے کمپلیکس کی مکمل چیکنگ کر لی ہے وہ محفوظ ہے"۔ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"میں نے اپنا انسانی فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ ٹھیک نصف گھنٹے بعد آپ کا لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گا تب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں بکواس کر رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب اگر آئندہ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف اس طرح کی کوئی پلاننگ کی تو آئندہ نہ

صرف وہ پراجیکٹ تباہ ہو گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس کا بھی یہی حشر ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ ملک کا صدر ہے اور بات کرنے کی تمیز نہیں"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں نصف گھنٹے کی مہلت دینے کی۔ جو کچھ کرنا ہے فوری کر دو دشمن کو مہلت دینا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہاں پانچ چھ سو افراد ہیں اور میں اس طرح کے قتل عام کا قائل نہیں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار نارمل لہجے میں جواب دیا۔

"وہ پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد کے قتل عام کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور تم پانچ چھ سو افراد کا رونا رو رہے ہو"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ یہودی ہیں اور ہم الحمدللہ مسلمان۔ اور ان دونوں میں فرق تو بہرحال ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی نصف گھنٹے بعد کمپلیکس تباہ ہو جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں کسی مشن کو ادھورا چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں وہاں سے اس لئے فوری آ گیا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اس کمپلیکس

کی تباہی اسرائیل کو پاگل کر دے گی اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش شروع کر دیں اور ہمارا وہاں سے نکلنا مسئلہ بن جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ڈی کٹ بم چارج ہی نہیں ہوئے"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی چارج نہیں ہوئے۔ میں نے غلط نہیں کہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس طرح تباہ ہو جائے گا کمپلیکس۔ بولو"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو دعا تو کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ مجھ جیسے گنہگار کی دعا بھی تو قبول ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اجازت دیں میں نے کچھ تھوڑے سے کام کرنے ہیں۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں"۔ یوسف نے اٹھتے ہوئے کہا۔ شاید اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے عمران کے ساتھی اس سے کھل کر بات نہیں کر رہے۔

"صالح سے اگر فوری رابطہ کرنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ فون بھی کر سکتے ہیں اور ٹرانسمیٹر پر بھی بات ہو سکتی ہے"۔

یوسف نے جواب دیا۔

"فون نمبر بھی بتا دو اور فریکونسی بھی۔ شاید ضرورت پڑ جائے"۔ عمران نے کہا تو یوسف نے فون نمبر اور فریکونسی دونوں بتا دیئے۔

"او کے۔ اب تم نے ہمارے کاغذات تیار کرانے ہیں تاکہ ہم پاکیشیا واپس جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا بندوبست ہو جائے گا"۔۔۔۔ یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور یوسف سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب بولو۔ اصل چکر کیا ہے۔ کس طرح تباہ ہو گا کمپلیکس"۔ جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آدھا گھنٹہ گزرنے دو۔ جو کچھ ہو گا تمہارے سامنے ہو گا۔ یہ پیچیدہ تکنیکی کام ہے اس لئے اس کی وضاحت کرنے بیٹھ گیا تو وہ صرف سائنس دان ہی نہیں کمپلیکس میں نصب تمام مشینری بھی اکھاڑ کر لے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اسرائیل کے صدر کو فارمولے کے بارے میں نہیں بتایا جبکہ ڈاکٹر ہارنگ بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے لازماً صدر کو رپورٹ دی ہو گی کہ آپ اصل فارمولا لے اڑے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کا انتظام میں کر کے ہی آیا تھا۔ ڈاکٹر ہارنگ نے ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے اسے ہی چیک کیا ہو گا اور چونکہ اس کے

نقطہ نظر سے یہ سیف اس کے علاوہ اور کوئی کھول ہی نہیں سکتا اس لئے سیف کو اسی طرح بند دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا ہو گا اور اس نے مزید بھی اطمینان کیا ہو گا تو صرف اتنا کہ سیف کھول کر دیکھا ہو گا کہ اندر فارمولا ہے یا نہیں اسی لئے تو صدر نے مجھ سے فارمولے کی بات نہیں کی ورنہ اگر ڈاکٹر ہارنگ کو علم ہو جاتا تو وہ لازماً صدر کو یہ بتا دیتا کہ میں فارمولا لے اڑا ہوں"---- عمران نے کہا۔

"آپ نے بھی تو اس بارے میں کوئی بات نہیں کی"---- صفدر نے کہا۔

"میں نے تو جان بوجھ کر نہیں کی کیونکہ کمپلیکس تباہ ہو گا تو وہ لوگ سمجھ لیں گے کہ فارمولا بھی ساتھ ہی جل گیا ہے ورنہ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ فارمولا میں لے اڑا ہوں تو پھر لامحالہ ان کے ایجنٹ اس فارمولے کے حصول کے لئے ہمارے پیچھے لگ جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں معلوم ہو جاتا کہ پاکیشیا بھی اس فارمولے سے لانگ برڈ بنا سکتا ہے اور اس لانگ برڈ سے اگر اسرائیل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر سکتا ہے تو پاکیشیا بھی اسرائیل کے ایٹمی مراکز اور لیبارٹریاں تباہ کر سکتا ہے اس لئے وہ لامحالہ ہمارا پیچھا کرتے جبکہ اب وہ مطمئن رہیں گے اور ہمارے سائنس دان بھی اطمینان سے اس پر کام کرتے رہیں گے"---- عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ وہاں سے سیف کھول کر فائل بھی تو اٹھا کر لے جا سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ سیف ڈاکٹر ہارنگ کی آواز سے کھلتا ہے اور ڈاکٹر ہارنگ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میٹنگ میں موجود ہے اور نصف گھنٹے میں وہ وہاں پہنچ کر سیف کھول کر واپس باہر نہیں آ سکتا"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم واقعی بروقت انتہائی ذہانت کی باتیں سوچ لیتے ہو۔ پتہ نہیں تم کھاتے کیا ہو"---- تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھل کر تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال۔ لیکن ایک بات بتا دوں آغا سلیمان پاشا کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال ذہانت تو بڑھا دے گی مگر دولت غائب ہو جائے گی۔ کہو تو سلیمان پاشا کو تمہارے فلیٹ پر بھجوا دوں"---- عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ نصف گھنٹہ تو ہو گیا ہو گا"---- جولیا نے بے چینی سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ دو منٹ رہ گئے ہیں"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف تپائی پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ تو اس بار آپ نے یہ ڈیوائس استعمال کی ہے۔ حیرت ہے۔ واقعی اب تو سلیمان کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال ہی کھانا ہی پڑے گی"---- اب تک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو

عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کس ڈیوائس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ عمران صاحب آخر کس طرح یہاں بیٹھ کر اسرائیل میں ان ڈی کٹ بموں کو ڈی چارج کریں گے اور حقیقت یہ ہے کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کیونکہ واقعی ان بموں کو چارج نہیں کیا گیا تھا اور پھر فاصلہ بھی زیادہ ہے لیکن اب جیسے ہی عمران صاحب نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر سامنے رکھا ہے تو بات میری سمجھ میں آ گئی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں یہ حقیقتاً بے پناہ ذہانت کی بات ہے۔ ایسی ذہانت کہ جسے بے مثل کہا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا کے چہرے پر ایسے تاثرات بکھر گئے جیسے کیپٹن شکیل نے عمران کی ذہانت کی بات نہ کی ہو بلکہ خود جولیا کی ذہانت کی داد دی ہو۔

"لیکن کیسے۔ کچھ ہمیں بھی تو سمجھاؤ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ڈی کٹ وائرلیس چارجر ہیں۔ عمران صاحب نے انہیں جب ہمیں نصب کرنے کا کہا تھا تو میں نے دیکھا تھا کہ ان بموں پر موجود وائرلیس چارجر اوپن ہے۔ مطلب یہ کہ جس وقت چاہیں ان پر کوئی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی جا سکتی ہے لیکن پھر ہمیں وہاں سے فوری نکلنا پڑا اور ہم انہیں چارج نہ کر سکے لیکن اب عمران صاحب نے ٹرانسمیٹر پر لانگ برڈ کمپلیکس کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی ہے۔ اب جیسے ہی اس فریکونسی پر کال کریں گے لانگ برڈ کمپلیکس میں

نصب تمام ڈی کٹ بم اوپن ہونے کی وجہ سے خود بخود اس فریکونسی پر ایڈجسٹ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جیسے ہی دوسری طرف سے ٹرانسمیٹر کال رسیو کی جائے گی وہ ڈی چارج ہو کر پھٹ جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گئے۔

"اب مجھے آغا سلیمان پاشا سے پوچھنا پڑے گا کہ تنخواہ تو مجھ سے وصول کرتے ہو اور مونگ کی دال کیپٹن شکیل کو کھلا دیتے ہو"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے کیپٹن شکیل۔ یہ اس قدر تکنیکی اور پیچیدہ مسئلہ تھا کہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ لوگوں کو کیسے سمجھاؤں گا لیکن تم نے میری مشکل حل کر دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے۔ اب اس مشن کو مکمل کر ہی دیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا اور پھر بار بار کال دیتا رہا۔ لیکن کال رسیو کرنے والا بلب بھی نہ جلا اور کال رسیو بھی نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ کال کیوں رسیو نہیں کی جا رہی جبکہ میں نے پریذیڈنٹ کا نام اسی لئے استعمال کیا ہے کہ کال لازماً رسیو کر لی جائے گی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر کال دوہرانا شروع کر دی لیکن مسلسل کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے جب کال رسیو نہ کی گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔

"واقعی جب اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہو تو انسان کی ذہانت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ یقیناً لانگ برڈ کمپلیکس کی فریکونسی تبدیل کر دی گئی ہے اور اب یہ تباہ نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے مایوسی سے لٹک گئے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ کی کال سے پہلے ہی لانگ برڈ کمپلیکس تباہ ہو چکا ہے۔ اس لئے کال رسیو نہیں کی جا رہی"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً عمران سمیت سب ساتھی اچھل پڑے۔

"وہ کیسے"---- عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ سے پہلے صدر صاحب ٹرانسمیٹر کال کر چکے ہوں گے۔ سائنس دانوں کو وہاں سے نکالنے کے لئے اور ظاہر ہے انہوں نے بھی یہی فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے ہی کال کی ہو گی۔ نتیجہ یہ کہ کمپلیکس تباہ ہو گیا"---- کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ تو فون کریں گے۔ ٹرانسمیٹر کال کیوں کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"فون پر تو ٹیپ لگی ہوئی ہے"---- کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے درست کہا ہے اور اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اب تو مجھے تمہارے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال کھانا پڑے گی"---- عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیک تو کرو کسی طرح"---- جولیا نے کہا۔

"ابھی ہو جاتا ہے چیک۔ اسی چیکنگ کے لئے تو میں نے یوسف سے صالح کا فون نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکونسی لی تھی"---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر صالح کی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"---- عمران نے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ صالح اٹنڈنگ یو۔ خیریت عمران صاحب۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی۔ اوور"---- صالح کی انتہائی پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے نہیں۔ سب ٹھیک ہے۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں تل ابیب کے نواح میں ہوں کیوں۔ اوور"---- صالح نے

کہا۔

"میں نے اسرائیل کا لانگ برڈ کمپلیکس تباہ کر دیا ہے۔ لیکن اب ہم نے چیکنگ کرنا تھی کہ کیا وہ مکمل طور پر تباہ ہوا ہے یا نہیں۔ اس لئے تمہیں کال کیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ کمپلیکس تباہ کر دیا ہے آپ نے۔ وہ کیسے۔ آپ تو لوبان چلے گئے تھے۔ اوور"۔۔۔۔۔ صالح کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"لوبان میں بھی تو اللہ تعالیٰ دعا سن سکتا ہے۔ تم اس بات کو چھوڑو اور چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ ہم اس وقت یوسف کے اڈے پر موجود ہیں جس کا انچارج رحمت ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تو واپسی میں یہاں ایک اڈے پر رک گیا تھا۔ میں فوراً وہاں جاتا ہوں پھر آپ کو کال کر دوں گا۔ مجھے فون نمبر معلوم ہے آپ میری کال کا انتظار کریں"۔۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"او کے۔ پوری طرح چیک کر کے کال کرو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ سب کال کا شدت سے انتظار کرتے رہے اور اسی سلسلے میں باتیں بھی کرتے رہے۔ ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہیلو۔ عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں صالح بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے تو واقعی محیرالعقول کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسرائیل کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اب سالوں تک اسرائیل کو لگایا ہوا آپ کا یہ زخم تازہ رہے گا۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کریں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی کھل اٹھے تھے۔ کیپٹن شکیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ رینگتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"شکریہ۔ بہرحال تفصیل کیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ کمپلیکس اور اس کے ارد گرد کا پورا علاقہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اس قدر خوفناک تباہی ہوئی ہے کہ دیکھنے والوں نے بتایا ہے کہ یوں لگ رہا تھا جیسے زمین سے اچانک سینکڑوں آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ پورے اسرائیل میں یہودیوں پر سوگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ ویل ڈن عمران صاحب۔ آپ واقعی عظیم ہیں۔ ویل ڈن"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح واقعی حد درجہ پرجوش انداز میں بول رہا تھا۔

"شکریہ۔ یہ سب کچھ خاص طور پر تمہاری مدد سے ممکن ہو سکا ہے۔ اس لئے اصل مبارکباد کے حقدار تم ہو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ واقعی عظیم ظرف کے مالک ہیں عمران صاحب۔ میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں"۔۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"ایک بار پھر شکریہ۔ اچھا خدا حافظ۔ زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو

گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا آئیڈیا درست نکلا ہے کیپٹن شکیل۔ ورنہ میں تو واقعی مایوس ہو گیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لحاظ سے دیکھا جائے تو لانگ برڈ کمپلیکس کو خود اسرائیل کے صدر نے اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہاں۔ واقعی اور شاید اسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ یہ سب کچھ اس کے اپنے ہاتھوں ہوا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ ورنہ بیچارے کرنل ڈیوڈ کی شامت آ جائے گی۔ صدر کا سارا غصہ اس پر نکلے گا اور وہ میرا دوست ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آف ایکریمیا بول رہا ہوں۔ ہمارے پریذیڈنٹ صاحب آپ کے پریذیڈنٹ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بات تو ہاٹ لائن پر ہی ہوتی ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف

سے بولنے والی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں بلکہ ناراک میں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب ایک اہم میٹنگ میں مصروف تھے لیکن آپ کی کال کی وجہ سے وہ میٹنگ چھوڑ کر اپنے خصوصی کمرے میں پہنچ رہے ہیں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ بات کرائیں۔ صدر صاحب لائن پر آ چکے ہیں"۔ چند لمحوں بعد ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو صدر صاحب۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع دی گئی ہے کہ تل ابیب میں آپ کا کوئی اہم پراجیکٹ تباہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار اور خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ہاں جناب۔ اسرائیل کا انتہائی اہم ترین پراجیکٹ تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت پوری اسرائیلی قوم سوگ میں ڈوبی ہوئی ہے"۔ اسرائیل کے صدر نے انتہائی درد بھرے لہجے میں کہا۔

"تباہ کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی تخریب کاری ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں جناب۔ دشمن ایجنٹوں کی کارروائی ہے"۔۔۔۔ اسرائیل

کے صدر نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو اطلاع ملی ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھوں سے یہ پراجیکٹ تباہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنا اس قدر اہم پراجیکٹ اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دوں"۔۔۔۔ صدر نے انتہائی ناراض لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ایکریمیا کے صدر تو بعد میں آپ سے افسوس کرتے رہیں گے۔ میں نے سوچا کہ میں پہلے افسوس کر لوں"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ تم۔۔۔۔" اسرائیل کے صدر نے رک رک کر کہا لیکن وہ فقرہ مکمل نہ کر سکے۔

"مجبوری تھی ورنہ اس وقت جو کچھ آپ پر اور اسرائیل پر گزر رہی ہے آپ نے میری کال اٹنڈ نہ کرنی تھی لیکن میں آپ کو اصل حقیقت بتانا ضروری سمجھتا تھا کہ لانگ برڈ کمپلیکس میں نے تباہ نہیں کیا بلکہ یہ تباہی آپ کے اپنے ہاتھوں ہی ہوئی ہے۔ میں نے تو صرف اتنا کیا تھا کہ لانگ برڈ کمپلیکس میں ایک خصوصی وائرلیس چارجر بم لگا دیئے تھے اور انہیں اوپن کر دیا تھا۔ آپ نے یقیناً اپنے سائنس دانوں کو کمپلیکس سے باہر نکالنے کے لئے پہلے وہاں فون کیا ہو گا لیکن ڈاکٹر ہارنگ صاحب نے فون پر ٹیپ لگا رکھی تھی اس لئے آپ نے یقیناً

ٹرانسمیٹر کال کی ہو گی اور یہی اصل نکتہ تھا۔ جیسے ہی آپ نے ٹرانسمیٹر کال کی وہاں موجود یہ خصوصی بم اس فریکونسی پر چارج ہو گئے اور پھر جیسے ہی آپ کی کال دوسری طرف سے رسیو کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر آن کیا گیا وہ بم ڈی چارج ہو کر پھٹ پڑے۔ اس طرح یہ کارنامہ آپ کے مبارک ہاتھوں سے ہی سرانجام پایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔ صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مختصر طور پر میں نے بتا دیا ہے لیکن تفصیل آپ اپنے ملک کے ماہرین سے پوچھ لیجئے گا۔ بہرحال یہ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والا آپ کا ہر اقدام آخر کار اسی انجام سے ہی دوچار ہوتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر دوسری طرف سے بات سنے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اسرائیل کے صدر نے پھر یہی دعا مانگی ہو گی کہ کاش ایک عمران یہودیوں میں بھی پیدا ہو جاتا"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔

"عمران تو پیدا ہو سکتا ہے لیکن علی عمران پیدا نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور دلچسپ کہانی

بلاسٹنگ اسٹیشن

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

● کافرستان کا ایک ایسا انوکھا منصوبہ —— جس کو ختم کرنے کا کوئی راستہ موجود نہ تھا۔

● پاکیشیا میں بنائے جانے والا کافرستانی بلاسٹنگ اسٹیشن — جسے تباہ کرنا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دونوں کے لئے ناممکن ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ہی ملک میں بے بس ہو گئے تھے — کیوں — ؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

● ایک ایسا مشن — جس میں عمران کی موجودگی میں بلیک زیرو کو ٹیم کا لیڈر بنا دیا گیا — کیسے اور کیوں — ؟

● وہ لمحہ — جب سلیمان نے ایکسٹو کا چارج سنبھال لیا اور پھر عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی ایکسٹو کے زیر عتاب آ گئے — انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

● وہ لمحہ — جب جولیا اور تنویر نے بلیک زیرو کو گولی مار دینے کی کھلے عام دھمکی دے دی۔

● ایک ایسا مشن جس میں عمران کے مقابل اترنے والے شاگل اور مادام ریکھا اپنے آدمیوں سمیت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور ہر طرف موت کے سائے پھیلتے چلے گئے۔

● عمران — جس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس مشن کو صرف ٹرانسمیٹر کالز کے ذریعے مکمل کر لیا —— انتہائی حیرت انگیز اور ذہانت سے پُر منصوبہ بندی۔

لمحہ بہ لمحہ بدلتی ہوئی انتہائی دلچسپ کہانی
ایک ایسی کہانی — جس میں سسپنس
اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔

انتہائی تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے واقعات
اور ایکشن سے پُر ایک دلچسپ، یادگار اور
انوکھی کہانی

منفرد انداز میں لکھی گئی ایک ایسی کہانی جو قارئین
کو مدتوں یاد رہے گی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ایڈونچر

لانگ فائٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس کی تکمیل کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی طویل اور جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں جولیا، تنویر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اور کئی ممبر شدید زخمی ہو کر یقینی موت کے دہانے پر پہنچ گئے۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس نے عمران جیسے باہمت انسان کو بھی اعصابی طور پر تھکا کر رکھ دیا۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں انتہائی جان لیوا اور خونریز طویل جدوجہد کے بعد جب کامیابی حاصل ہوئی تو عمران کو اپنے شدید زخمی ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے خود ہی شکست قبول کرنی پڑی۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران کو تنویر، صدیقی اور نعمانی کی جانیں بچانے کے لئے دشمنوں سے باقاعدہ ایک معاہدہ کرنا پڑا ـــــ ایسا معاہدہ ـــــ جو عمران کی شکست اور مشن کی ناکامی کا معاہدہ تھا۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران اور سیکرٹ سروس کے مقابلے میں انتہائی طاقتور اور باوسائل خفیہ ایجنسی بلیک ٹاپ، ملٹری انٹیلی جنس کے تربیت یافتہ ایجنٹوں اور باقاعدہ فوجی دستوں نے بھرپور حصہ لیا ـــــ اس لانگ فائٹ کا نتیجہ کیا نکلا ـــــ؟ حیرت انگیز اور دلچسپ۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں بلیک ٹاپ کی مادام ماریا نے اپنی پھرتی، ذہانت اور انتہائی تیز رفتار جدوجہد سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بیک وقت زچ کر کے رکھ دیا ـــــ ایک دلچسپ اور حیرت انگیز کردار۔

لانگ فائٹ ـــــ ایک ایسا مشن جس میں عمران کو سوائے اپنے شدید زخمی ساتھیوں کے اور کچھ نہ مل سکا ـــــ کیا واقعی ـــــ؟

- مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور جدوجہد ـــــ لمحہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات اور موت کے قہقہوں سے گونجتی ہوئی اعصاب شکن فضا۔ سانس روک دینے والا سسپنس۔ ایک ایسی طویل و جان لیوا جدوجہد کی کہانی جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر نہیں ابھری۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنسنی خیز اور یادگار ایڈونچر

سُپر مشن

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

سُپر مشن —— بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا ایک ایسا مشن جسے اس نے خود سُپر مشن کا نام دیا تھا۔

سُپر مشن —— جس کے تحت عمران کے ملک سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کر لیا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا۔

سُپر مشن —— عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی یہ سُپر مشن ہی ثابت ہوا کیونکہ عمران جانتا ہی نہ تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہوگا۔؟

سُپر مشن —— عمران نے بلیک تھنڈر سے سائنسدان اور فارمولے کو واپس حاصل کرنے کا عزم کر لیا اور بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش شروع ہو گئی۔

سُپر مشن — جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا واسطہ یکے بعد دیگرے بلیک تھنڈر کے کئی ایجنٹوں سے پڑتا رہا —— اور ہر ایجنٹ سُپر ایجنٹ ثابت ہوتا رہا۔

مِس کلے —— بلیک تھنڈر کا ایسا سُپر ایجنٹ جسے خود بلیک تھنڈر نے عمران کے مقابلے میں کم تر صلاحیتوں کا سمجھتے ہوئے موت کی سزا دے دی۔

بلیک تھنڈر —— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں —— بلیک تھنڈر مداخلت نہ کرے گی۔ انتہائی حیرت انگیز سچوئشن۔

• کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے —— یا —— ؟

• انتہائی حیرت انگیز —— دلچسپ —— سنسنی خیز اور یادگار مشن جس میں قدم قدم پر پیش آنے والے انوکھے واقعات نے خود عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔